امجد رئیس کلیکشن

(مغربی ناولوں کی تلخیص)



(2)

(تین طویل ناول)

تلاشِ ماضی

امجد رئیس

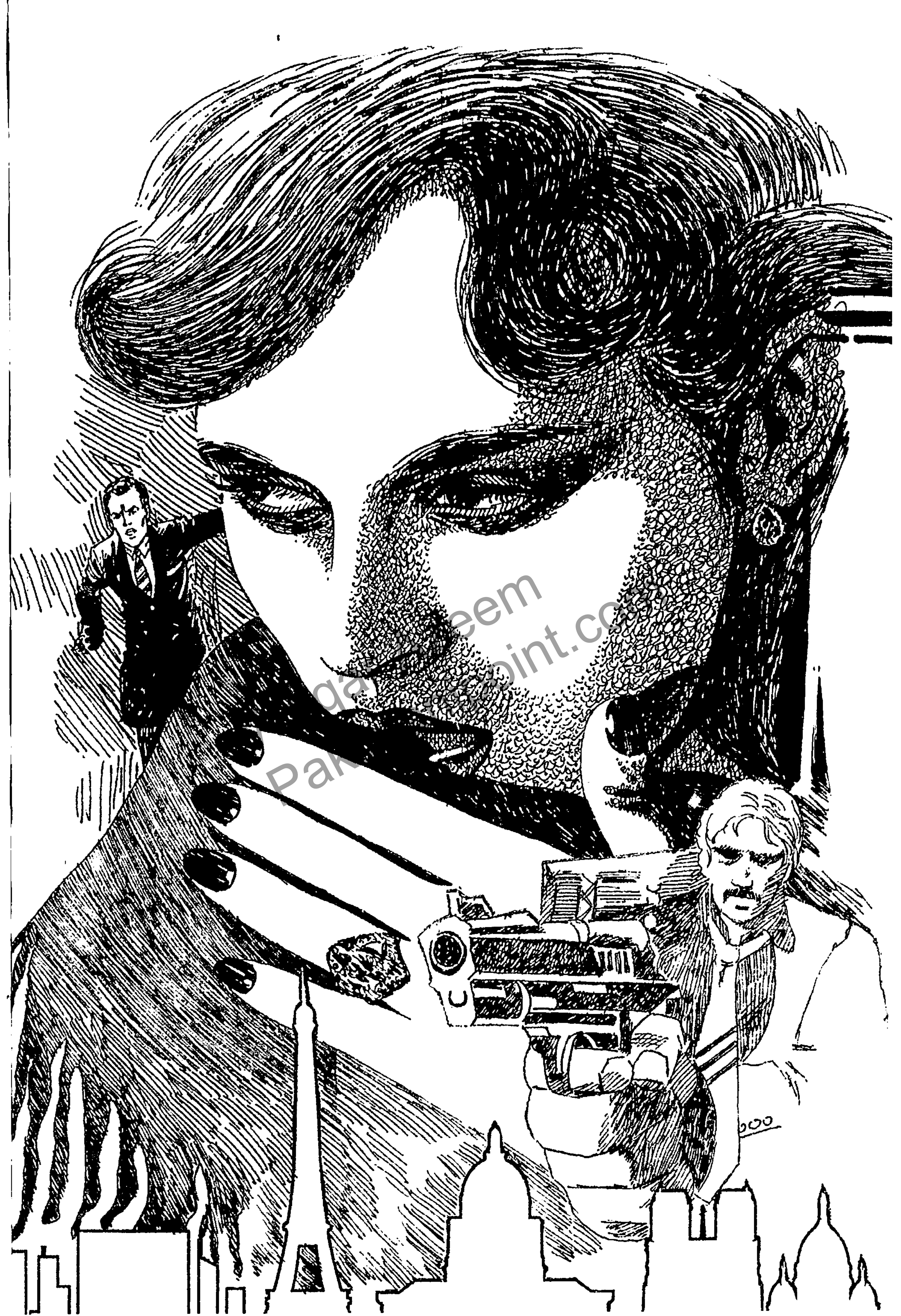
طلب ہو... جستجو ہو تو یادگار لمحوں کو دل و دماغ میں سمیٹ لینے کو جی چاہتا ہے... ایسے ہی بکھرے بکھرے لمحوں کی کڑیاں جوڑتے ہوئے طائرِ خیال دور... بہت دور بلکہ اس سے بھی دور نکل جانے کی خواہش میں کہیں ٹھہرتا نہیں... شام و سحر کی باریکیاں اور دھند میں لپٹی سحر آگیں شامیں آنکھوں میں خواب ہونے لگتی ہی... پیچ در پیچ راستوں میں کھو جانے والی کہانیاں ایک بار پھر نئے سرے سے ابھرنے لگتی ہیں... وہ موڑ آتے ہیں جہاں ایک اَن ہونی اور پُراسرار سی آگ دلکش و حسین محبت سمیت بہت سے نازک رشتوں کو چاٹ جاتی ہے... بس راکھ رہ جاتی ہے... جس میں کچھ ادھ جلے رشتے... کچھ سراغ، کچھ موہوم سے نشان رہ جاتے ہیں... جنہیں جوڑ کر ماضی کی تصویر بنانا کسی خوں ریز معرکے سے کم نہیں ہوتا... اسی تناظر میں ڈوبتا ابھرتا... بکھرتا پھر سمٹتا... سنسنی اور تجربے سے لبریز ایک مغربی شاہکار کا دل فریب اردو جامہ...

پیرس کے گلی کوچوں میں کھو جانے والے

ماضی کی تلاش کا پرتجسس اور دل ربا احوال......

پیرس، 1973ء

وہ خود تاخیر سے پہنچا تھا۔ میڈیلن، وقت کی پابند تھی۔ تاہم اس روز وہ بھی پابندیِ وقت کا ریکارڈ توڑ چکی تھی۔ برنارڈ ٹراوسٹوک نے دوسری کریم کافی کا آرڈر دیا۔ وہ دھیرے دھیرے چسکیاں لے رہا تھا۔ گاہے گاہے وہ آؤٹ ڈور کیفے کے اطراف میں نظر دوڑا لیتا۔ سیاحوں کی چہل پہل تھی لیکن اس کی گہرے سیاہ بالوں والی بیوی کی جھلک تک دکھائی نہیں دی...... میڈیلن، طے شدہ وقت سے نصف گھنٹا تاخیر کا شکار ہو چکی تھی۔ ٹریفک میں پھنسنے کا جواز اپنی اہمیت کھو چکا تھا۔ برنارڈ بے دھیانی میں سطحِ زمین کو جوتے کی ایڑی سے رگڑ رہا تھا۔ بے چینی غیر محسوس انداز میں اس کے جسم میں سرایت کر رہی تھی۔ دونوں کی شادی کو خاصا عرصہ گزر چکا تھا۔ میڈیلن شاذ ہی طے شدہ وقت سے اِدھر اُدھر ہوئی تھی اور نصف گھنٹے سے زیادہ......؟ یہ ایک غیر معمولی بات تھی۔ شادی کو پندرہ برس سے زیادہ کا عرصہ بیت گیا تھا۔ اس کے باوجود میڈیلن کی خوب صورتی اور اصول پسندی دونوں جوں کے توں تھیں۔ برنارڈ کے سر کی گردش کے ساتھ بے قراری میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اندیشوں اور سوالات نے یلغار شروع کر دی۔ کوئی حادثہ؟ کوئی تصادم؟ یا فرنچ خفیہ محکمے کے رابطہ کار کلاڈ



نے آخری لمحات میں کوئی اشارہ کیا ہے؟ گزشتہ دو ہفتوں سے حالات برق رفتاری سے کروٹ بدل رہے تھے۔ افواہیں اُڑی ہوئی تھیں کہ نیٹو انٹیلی جنس میں کوئی بیرونی جاسوس بیٹھا ہوا ہے...... یا پھر اندر والا باہر والوں سے مل گیا ہے۔ ہر کوئی ایک سائے سے بدکتا پھر رہا تھا۔

کئی روز گزر گئے تھے۔ میڈیلن، ایم آئی سکس، لندن سے ہدایات کی منتظر تھی۔ اگر اسے کوئی ہدایت ملی تھی تو وہ خود کہاں تھی اور برنارڈ کیونکر بے خبر تھا؟ اس کا ذہن سوالات واوہام کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ معاً اس نے ویٹر ماریو کو ہاتھ ہلاتے دیکھا جو بھری پُری میزوں کے درمیان راستہ بناتا آرہا تھا۔

”مسٹر ٹراوسٹوک، میڈم کا فون پر پیغام آیا ہے۔“

”کہاں ہے وہ؟“

”وہ لنچ پر نہیں آسکتیں اور آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔“

”کہاں؟“

ویٹر نے ایک پرزہ پکڑایا۔ ”یہ پتا لکھوایا ہے۔“

برنارڈ نے پنسل سے لکھے مختصر الفاظ دیکھے۔

66، ریومیراح، نمبر 5۔

برنارڈ کی پیشانی سکڑ گئی۔ ”کیا یہ پیگالی نہیں ہے؟ پیگالی کے آس پاس وہ کیوں جائے گی؟“

ماریو نے بے بسی سے شانے اچکائے۔ ”جو پتا میڈم نے لکھوایا، وہ میں نے لکھ لیا۔“

”ہاں، ٹھیک ہے، شکریہ۔“ برنارڈ نے اس کی ہتھیلی پر اضافی فرانک بطور ٹپ رکھے۔ ماریو کی باچھیں کھل گئیں۔ برنارڈ اپنی مرسیڈیز کی طرف چل دیا۔

وہ پیگالی کی طرف جاتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ وہ علاقہ کسی طرح ایک عورت کے لیے محفوظ جگہ نہیں ہوسکتا۔ جبکہ ماریو نے کاغذ کا جو پرزہ دیا تھا، اس پر پتا اسی علاقے کا لکھا تھا۔ پیرس کا ایک بدنام علاقہ۔ عام آدمی بھی اُدھر کا رخ کرتے ہوئے گھبراتا تھا۔ برنارڈ کو صرف یہ اطمینان تھا کہ میڈیلن اپنی حفاظت کرنا جانتی تھی۔

ریوڈی چیپل پر آتے ہی اس کا منہ بن گیا۔ خستہ حال سڑکیں...... سڑکوں کے کونوں پر نیم عریاں طوائفیں۔ سستے نائٹ کلبس۔ مرسیڈیز کو دیکھ کر عورتوں نے معنی خیز اشارے بازی شروع کردی۔

ایسا کیا ہے؟ مختلف خیالات میں غلطاں برنارڈ ”بولیوارڈ بے“ سے ہو کر ”ریومیراح“ پر رک گیا۔ وہ نمبر 66 کے بالمقابل رکا تھا۔ گاڑی سے نکل کر اس نے سر اٹھایا۔

تین منزلہ عمارت کا پلاسٹر جگہ جگہ سے اُدھڑا ہوا تھا۔ بالکونیاں یوں جھکی تھیں، جیسے سجدہ ریز ہونا چاہتی ہوں۔ برنارڈ نے کار لاک کی اور سہ منزلہ عمارت میں داخل ہوگیا۔ اس نے سوچا وہ خوش نصیب ہوگا اگر واپسی پر اسے گاڑی جگہ پر ملی...... وہ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ فضا میں تلی ہوئی پیاز اور سگریٹ کی بو مستقل طور پر بس گئی تھی۔ وہ ٹاپ فلور تک چلا گیا۔ برنارڈ نے فلیٹ نمبر 5 کے دروازے پر دستک دی۔ ردِعمل نہ ملنے پر اس نے نام پکارا۔ دوسری مرتبہ بھی جواب نہ آنے پر اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ دروازہ لاک نہیں تھا۔

برنارڈ اندر داخل ہوگیا۔ ٹوٹی پھوٹی ونڈو بلائنڈ کی وجہ سے اندر سائے، روشنی کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔ ایک دیوار کے ساتھ بڑا سا بستر تھا جس کی چادر استعمال کی وجہ سے بکھری ہوئی تھی۔ سائڈ ٹیبل پر بیڈ کے ساتھ دو گندے گلاس اور شیمپین کی ایک خالی بوتل رکھی تھی۔ کمرے میں الکحل اور انسانی بدن کے پسینے کی بو رچی بسی تھی۔ منظر نامہ وہاں ہونے والی سرگرمی کی عکاسی کررہا تھا۔ برنارڈ کی الجھی ہوئی، گھومتی نظریں بیڈ کے بالائی پائے کی جانب گئیں۔ اس نے دو قدم آگے بڑھ کر دیکھا اور زمین نے اس کے قدم جکڑ لیے۔ سرہانے کے قریب سرخ لہو میں ڈوبا ایک زنانہ سینڈل پڑا تھا...... اس کی بیوی فرش پر پڑی تھی۔ زلفیں بکھری ہوئی اور آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ سفید بلاؤز پر خون کے دھبے تھے۔ برنارڈ گھٹنوں کے بل گرگیا۔

”نہیں...... یں......“ اس کے حلق میں پھندا لگ گیا۔ اس نے بیوی کے رخسار کو چھوا۔ خفیف سی گرمی کا احساس ہوا۔ برنارڈ نے کان اس کے سینے پر رکھا۔ دھڑکن کی آواز معدوم تھی۔ سانسوں کی آمدورفت بھی منقطع تھی۔ برنارڈ نے ہچکی لی۔ ”میڈیلن!“ رنج والم نے اس کی رگ رگ کو توڑ ڈالا۔

لفظ میڈیلن کی بازگشت ختم نہیں ہوئی تھی کہ عقب میں دبے قدموں کی آہٹ ابھری۔ برنارڈ گھوما اور ششدر رہ گیا۔ وہ اپنی جانب اٹھے پسٹل کو گھور رہا تھا۔ پسٹل میڈیلن کا تھا...... ہتھیار بدست کو دیکھ کر وہ دریائے حیرت میں ڈوب گیا۔

”کیوں؟“ اس نے سوال کیا۔

جواب گولی کی شکل میں آیا۔ خاموش فائر تھا۔ وہ میڈیلن کے قریب جا گرا۔ دم توڑتے ہوئے اس نے اپنی محبوب بیوی کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی۔

☆☆☆

بکنگھم شائر، انگلینڈ/ بیس برس بعد

جارڈن ٹراوسٹوک، انکل ہیو کی آرام دہ نشست میں شیری کا جام لیے بیٹھا تھا۔ مینٹل پیس پہ ارل آف لووٹ کا پورٹریٹ تھا۔

جارڈن کے لیے اس قسم کی دعوتیں غیر دلچسپی کا باعث تھیں۔ وہ جانتا تھا، کس قسم کا اجتماع ہے...... لیکن انکل ہیو اس قسم کی دعوتوں کے دلدادہ تھے۔ آج کا اجتماع سر ریگی اور لیڈی ہیلن وان کے اعزاز میں تھا۔ وہ دونوں پہلے سے ہی انکل ہیو کی جاگیر پر مہمان بنے بیٹھے تھے...... خاص خاص لوگ مدعو کیے گئے تھے جن کی آمد کا سلسلہ شروع ہونے والا تھا۔ متوقع مہمانوں کے عہدوں کے پیشِ نظر ایک یادگار رات سر پر تھی۔ انکل ہیو، ایم آئی سکس سے ریٹائر ہو چکے تھے۔ انکل کے سابقہ ساتھیوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ چند اہم شخصیات پیرس سے آ رہی تھیں۔ لندن کی معاشی کانفرنس میں شرکت کے باعث وہ لندن پہنچ چکی تھیں۔ خفیہ کے اہلکاروں کی موجودگی بھی لازم تھی۔ نیز ڈپلومیٹس کے بغیر پارٹی مکمل نہیں ہوسکتی تھی۔

''جارڈن، میری مدد کرو۔'' انکل ہیو نے اسٹڈی میں قدم رکھا۔ انہوں نے ٹکسیڈو سوٹ زیبِ تن کیا ہوا تھا اور نک ٹائی سے الجھ رہے تھے۔ جارڈن نے اٹھ کر ٹائی کی ناٹ درست کی۔

''تمہاری بہن کہاں ہے؟'' انکل نے استفسار کیا۔

''آپ جانتے ہیں، وہ ایسی پارٹیوں سے بھاگتی ہے پھر نکل گئی باہر کہیں شہسواری میں مگن ہوگی۔'' جارڈن نے جواب دیا۔

''ڈیوس کو بھیجو، اُسے لے کر آئے۔'' انکل نے کلاک پر نگاہ ڈالی۔

اسی وقت سر ریگی اسٹڈی میں نظر آئے۔ ریگی کی بیوی ہیلن گویا اس کے تعاقب میں پیچھے پیچھے آئی تھی۔ دونوں کے منہ بنے ہوئے تھے۔ جارڈن سمجھ گیا کہ پھر کوئی کھٹ پٹ ہوئی ہے۔ وہ ڈیوس کے لیے باہر نکل گیا۔ سر ریگی اور لیڈی ہیلن کی جوڑی خاصی غیر متوازن تھی۔ جارڈن کے نزدیک اسے متوازن بنانے میں ہیلن کی وراثتی دولت نے منتر کی طرح کام کیا تھا۔ وہ دونوں انکل ہیو کے پرانے دوستوں میں شامل تھے۔

باہر نکلتے ہوئے جارڈن نے کھڑکی سے ڈرائیو وے پر نظر ڈالی۔ پہلی لیموزین پہنچ گئی تھی۔ شوفر دروازہ کھول رہا تھا۔ دو مہمان پہنچ گئے تھے...... نینا سدرلینڈ اور اس کا بیٹا۔

☆☆☆

برنیڈا ٹراوسٹوک اپنی سرکش لیکن پالتو گھوڑی فروگی کی پشت پر اُڑی جا رہی تھی۔ اس کا گداز لچک دار بدن آگے کی جانب جھکا ہوا تھا۔ چہرہ، گھوڑی کے ایال کو چھو رہا تھا۔ فروگی سرکش تھی تو اکیس سالہ برنیڈا بھی منہ زور اور خودسر......

برنیڈا مہمانوں کی فہرست دیکھ چکی تھی۔ اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اگرچہ وہ آگاہ تھی کہ اسے پارٹی میں شریک ہونا پڑے گا۔ جتنی دور جا سکتی تھی، جانے کے بعد وہ چکر کاٹ کر واپس آئی اور چرچ کے قریب پہنچتے پہنچتے فروگی کی رفتار کم کر دی۔ چرچ کے قریب پلاٹ پر آبائی قبرستان تھا۔ وہ گھوڑی سے اتر گئی اور اسے کھلا چھوڑ دیا۔ دھیرے دھیرے وہ ان دو قبروں کی طرف بڑھ رہی تھی جہاں اس کے ماں باپ پہلو بہ پہلو زیرِ زمین ابدی نیند سو رہے تھے۔

قبروں کے سرہانے ماربل کی تختیاں نقش و نگار سے عاری تھیں۔ وہاں محض چند سطور موجود تھیں:

بہشت کے مانند ہم زمین پر بھی ساتھ ہیں۔

برنیڈا گھٹنوں کے بل گھاس پر بیٹھ گئی۔ وہ یہاں سیکڑوں بار آ چکی تھی۔ وہ ٹکٹکی باندھے ماں باپ کے ناموں کو گھورتی رہی۔ یادداشت مرتعش تھی۔ حافظہ دھوکا دے جاتا تھا...... اس وقت جارڈن اور وہ بچے ہی تو تھے۔ مٹی مٹی یادیں، دھندلے نقوش۔ ماما کے پرفیوم کی خوشبو۔ ڈیڈی کے پائپ کی مہک...... مسکراہٹیں، قہقہے۔ فرانس کی گڑیا، اٹلی کا میوزک باکس...... مسکراہٹیں، قہقہے...... برنیڈا نے آنکھیں بند کرلیں۔ وقت گزرتا رہا۔ وہ ماضی میں سفر کر رہی تھی۔ وقت کا احساس کھو بیٹھی تھی۔ غالباً فروگی نے مالکن کی گردن پر پھونک ماری تھی۔ اس نے ہڑبڑا کے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ درختوں کے سائے لمبے ہوگئے تھے۔

برنیڈا نے کاٹھی اور لگام پر ہاتھ ڈالا، جست بھر کے سوار ہوئی اور فروگی کو ایڑ لگائی۔ فروگی نے رفتار پکڑنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ برنیڈا، گھوڑی کے جسم کا حصہ بن گئی تھی۔ لگ رہا تھا، گھوڑی سوار کے بغیر دوڑ رہی ہے۔ تاخیر ہو گئی تھی۔ شارٹ کٹ کے لیے برنیڈا نے راستہ تبدیل کیا۔ مجبوراً جلد ہی اسے سڑک پر آنا پڑا۔ ٹاپوں کی آواز تبدیل ہو گئی۔ ایک موڑ مڑتے ہی برنیڈا کی آنکھوں میں سرخی لہرائی۔ فروگی نے ہنہنا کر رخ پھیرا اور دونوں پچھلی ٹانگوں پر کھڑی ہوگئی۔ ساتھ ہی گاڑی کے ٹائر چیخے تھے۔ جھٹکا کھا

کر برنیڈا سنبھلتے سنبھلتے بھی نیچے جا گری۔ اس کا ردِعمل متاثر کن تھا۔ وہ لوٹ لگا کر گیند کے مانند اچھل کے کھڑی ہو گئی اور بھڑکی ہوئی گھوڑی کی لگام تھام لی۔

گاڑی کا دروازہ کھل کر بند ہوا۔

''قریب مت آنا۔'' برنیڈا پھنکاری۔

''تم ٹھیک ہو؟'' ایک شائستہ مردانہ آواز آئی۔

''میں ٹھیک ہوں۔'' وہ تڑخی۔ اس کا غصہ کم نہیں ہوا تھا۔

''اور تمہارا گھوڑا؟''

''گھوڑا؟''

''یہ گھوڑا ہے نا؟'' مرد کی آنکھوں میں شرارت نظر آئی۔

برنیڈا نے پہلی مرتبہ اس کی طرف دیکھا۔

''ہاں، وہ بھی ٹھیک ہے۔ لیکن......''

''لیکن وہ گھوڑی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔'' اس نے شریر لہجے میں کہا۔

برنیڈا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے غور سے دیکھا۔ سیاہ آنکھیں، سیاہ بال، عمر چالیس کے لگ بھگ۔ لہجہ امریکی، چوڑے شانے...... سیاہ ٹائی، ٹکسیڈو جیکٹ۔ آنکھوں میں شرارت اور اعتماد۔ وہ ایک وجیہہ شخص تھا۔

''میں معذرت خواہ ہوں...... میں عجلت میں تھا۔''

''یہ سڑک کار بھگانے کے لیے نہیں ہے۔ کسی کو نہیں معلوم ہوتا کہ اگلے موڑ پر کیا چیز ہے۔'' برنیڈا نے گھوڑی کی گردن تھپکتے ہوئے نخوت سے کہا۔

''ٹھیک کہتی ہو۔ کم از کم اس موڑ کے بارے میں، میں جان گیا ہوں۔'' وہ دلچسپی سے سبز آنکھوں والی طرح دار حسینہ کو یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔ ''دراصل چیٹ ونڈ جاتے ہوئے مجھے دیر ہو گئی تھی۔''

برنیڈا چونک اٹھی۔ ''چیٹ ونڈ جا رہے ہو؟''

''ہاں، کیوں؟ بیٹھ جاؤں کیا؟'' اس نے گھوڑی کی طرف اشارہ کیا۔

برنیڈا اندر ہی اندر اس کے اندازے پر حیرت زدہ رہ گئی۔ اس نے گھوڑی کی طرف پھر اجنبی کو دیکھا۔ ''یہ تمہیں گرا دے گی۔''

''خود تو گر کے اٹھ گئی ہو۔ میں کھڑے کھڑے گرا جا رہا ہوں۔'' وہ بڑبڑایا۔

''خود کلامی بند کرو۔''

''وہ چیٹ ونڈ؟''

''واپس جاؤ، تم نصف میل پہلے ہی مڑ کر اس طرف آ گئے ہو۔'' وہ اچھل کر فروگی پر سوار ہو گئی۔ ''موڑ پر دیودار کے درخت لگے ہیں۔''

''تمہیں یقین ہے، تم زخمی نہیں ہو؟'' اس نے ہانک لگائی۔

''میں اتنی نازک نہیں ہوں۔''

''کتنی نازک ہو؟''

جواباً برنیڈا نے مسکرا کر گھوڑی کو ایڑ لگائی۔ جاتے جاتے وہ ہاتھ ہلانا نہیں بھولی تھی۔

☆☆☆

رچرڈ وولف، کرائے کی سرخ ''مورس گیرتج'' کے پاس کھڑا اس پارا صفت، آفت کی پرکالہ کو جاتے دیکھ رہا تھا۔ سرپٹ دوڑتی گھوڑی پر دوشیزہ کی سیاہ زلفیں ہوا میں لہرا رہی تھیں۔ آناً فاناً وہ غائب ہو گئی۔ رچرڈ اس کا نام بھی نہ جان سکا تھا۔ وہ لارڈ لووٹ سے معلوم کرے گا کہ اس کی جاگیر پر یہ کون جادوگر حسینہ دندناتی پھر رہی ہے۔ لباس سے وہ کوئی دیہاتی لڑکی ہی معلوم ہوتی تھی لیکن انداز اور تیور...... نخوت، بانکپن...... عشوہ طرازی۔ وہ کوئی اور ہی چیز تھی۔ رچرڈ، اول سمجھا کہ وہ اسے زخمی کر بیٹھا ہے لیکن وہ گرتے ہی گیند کے مانند ٹپا کھا کے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ ٹھیک کہتی تھی، وہ اتنی نازک نہیں تھی۔ اس کی شہ سواری میں بھی کلام نہیں تھا۔ البتہ وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ گری تو سیدھی رچرڈ کے دل کے آنگن میں آن گری تھی۔ پینتالیس سالہ زندگی میں رچرڈ وولف کبھی کسی سے اس طرح متاثر نہیں ہوا تھا۔

اس نے مورس گھمائی۔ ہر موڑ پر وہ محتاط تھا۔ کوئی بکری یا گائے نہ سامنے آ جائے یا پھر شہ سوار ایک اور جادوگرنی......

بالآخر وہ اس موڑ تک پہنچ گیا جس کی نشاندہی سبز آنکھوں والی قاتل ادا لڑکی نے کی تھی۔ وہاں دیودار کے درختوں کی قطار تھی۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کی پُرخطر زندگی میں ایک نرم رُو خوشبودار جھونکا در آیا ہے۔

وہ سڑک پر مکان کی جانب جا رہا تھا۔ مکان کیا، حویلی یا قلعہ تھا۔ سڑک کے دونوں جانب درختوں کی قطار تھی۔ حویلی ہیوٹرا وسٹوک کی جاگیر کا ایک چھوٹا سا حصہ تھی۔ ہیوٹرا وسٹوک نے ایم آئی سکس کے قلب میں چالیس سال گزارے تھے۔ وہ خاندانی رئیس تھا۔ اب ریٹائرمنٹ کے مزے اُڑا رہا تھا۔ ضرورت نہ ہونے کے باوجود ایم آئی

سکس میں وہ اپنی افتادِ طبع کے باعث گیا تھا۔

☆☆☆

بال روم میں رچرڈ وولف نے متعدد شناسا چہرے دیکھے۔ ایک درجن سے زیادہ مہمان پہنچ چکے تھے۔ آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ امریکی سفیر کو اس نے فوراً پہچان لیا تھا۔ فرانچ وزیر مالیات فلپ سینٹ پیری، ریگی وان کے ساتھ محوِ گفتگو تھا۔ ریگی وان، لندن بینک کے پیرس ڈویژن کا سربراہ تھا۔ قریب ہی اس کی بیوی ہیلن وان بے نیازی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ گویا شوہر کو نظرانداز کر رہی تھی۔ رچرڈ حیران تھا کہ وہ اس عورت کو کب اپنے شوہر کے ساتھ خوش و خرم دیکھ سکے گا۔ ایک نسوانی قہقہے نے اس کی توجہ کھینچی۔ وہ فرانچ سفیر کی بیوہ نینا سدرلینڈ تھی۔ وہ گردن سے ٹخنوں تک قیمتی سبز ریشمی لبادے میں جھلمل کر رہی تھی۔ عمر ترپن کے قریب ہونے کے باوجود اس نے نسبتاً خود کو فٹ رکھا ہوا تھا۔ ہمراہی میں اس کا بیس سالہ بیٹا انتھونی تھا۔ انتھونی کے بارے میں افواہ تھی کہ وہ آرٹسٹ ہے۔

رچرڈ کسی کو متوجہ کیے بغیر بوفے ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔ بیسٹیل ڈے کی مناسبت سے ٹیبل پر ایفل ٹاور کا مجسمہ رکھا تھا (بیسٹیل ڈے فرانس کا قومی دن۔ جب انقلابِ فرانس کا آغاز ہوا) آج کی رات ہر چیز میں فرانچ کی آمیزش تھی۔ میوزک، شیمپین، چھت کا فانوس، طعام وغیرہ۔

''کیسا انتظام ہے۔ انکل ہیو بھی رنگ بھر دیتے ہیں۔'' ایک آواز آئی۔ رچرڈ نے گردن موڑ کے سنہرے بالوں والے نوجوان کو دیکھا۔ وہ ہاتھ میں شیمپین کا گلاس لیے مسکرا رہا تھا۔

''تم رچرڈ وولف ہو؟'' اس نے دوسرا گلاس رچرڈ کو پکڑایا۔

رچرڈ نے گلاس لیتے ہوئے سر ہلایا۔ ''اور تم......؟''

''جارڈن ٹراوسٹوک، انکل ہیو نے مجھے اشارہ کر دیا تھا۔ انہوں نے تمہیں آتے دیکھ لیا تھا۔''

دونوں نے ہاتھ ملایا۔ رسمی جملوں کے تبادلے کے بعد جارڈن نے سوال کیا۔ ''تم ڈپلومیٹ یا بینکر تو نظر نہیں آتے۔ کہیں تم جاسوس تو نہیں ہو؟''

رچرڈ ہنس دیا۔ ''مجھے توقع تھی اس قسم کے سوال کی۔''

''میری ذاتی دلچسپی ہے ایسے لوگوں میں...... کیسی زندگی ہوتی ہے ان کی؟ کیسے سوچتے ہیں؟ کیا کیا چھپا کے رکھتے ہیں؟ یہاں اس پارٹی میں متعدد لوگ ایسے ہوں گے، انکل ہیو بھی انہی میں سے ایک تھے۔''

''تمہارا اپنا اندازہ کیا ہے؟'' رچرڈ نے کہا۔

''ہونہہ، تم امریکن ہو......''

''ٹھیک ہے۔''

''کارپوریٹ ایگزیکٹو کے برعکس تم لیموزین کے بجائے اپنی گاڑی پر اور شاید کرائے کی گاڑی پر آئے ہو۔''

''یہ بھی ٹھیک ہے۔''

''تم اپنے سراغ رسانی کے کام کو کاروبار کہتے ہو؟''

''شاید ایسا ہے۔''

''پھر میرا اندازہ ہے کہ تمہارا تعلق سی آئی اے سے ہے؟''

رچرڈ نے نفی میں سر ہلایا اور مسکرانے لگا۔ ''میں پرائیویٹ سیکیورٹی کنسلٹنٹ ہوں۔ سکاروف اینڈ وولف، انک۔''

جارڈن بھی مسکرایا۔ ''یہ ایک اچھا پردہ ہے۔''

''نہیں، یہ پردہ نہیں ہے، حقیقت ہے۔ یہاں جتنے ایگزیکٹو نظر آ رہے ہیں، ان کو تحفظ درکار ہے۔ آئی آر اے کا ایک بم سب کچھ تباہ کر دے گا۔''

''اوہ، تو تمہیں اس مقصد کے لیے ہائر کیا گیا ہے۔''

''ہاں، ایسا ہی ہے۔'' رچرڈ نے سرسری انداز میں اطراف کا جائزہ لیا۔ اسے اپنے مشاہدے پر ناز تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ برنارڈ اور میڈیلن کے لڑکے سے بات کر رہا ہے۔ ویسی ہی آنکھیں اور نقوش...... پارٹی کا مقام، ہیو ٹراوسٹوک کی موجودگی۔ جارڈن نے جو نام بتایا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ اس کا تعلق ٹراوسٹوک فیملی سے ہے۔

دفعتاً جارڈن کی توجہ نئے مہمان کی طرف مبذول ہو گئی۔ رچرڈ نے بھی رخ پھیرا۔ اس نے نوٹ کیا کہ بال روم میں ہونے والی سرگوشیوں کو بریک لگ گیا تھا۔ سب ہی ایک...... طرف متوجہ تھے۔ وہ قیامت، سبک خرام...... بجلیاں گراتی چلی آ رہی تھی۔ رچرڈ دنگ رہ گیا۔ وہی طنطنہ، وہی نخوت...... ہر قدم گویا وہاں موجود مردوں کے دلوں پر تھا۔ ریشمی زلفیں اور آسمانی لباس کی سجاوٹ سونے پر سہاگا کا کام کر رہی تھی۔

''یہاں کیسے؟'' رچرڈ نے سرگوشی کی۔

''مطلب؟ تم دونوں مل چکے ہو؟'' جارڈن نے سوال کیا۔

''وہ حادثہ تھا۔'' رچرڈ نے اختصار سے بتایا۔

لڑکی نے قریب سے گزرتے ہوئے باوردی ملازم کی

ٹرے سے شیمپئن کا جام اٹھایا۔ اس کی چال میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ بس ٹرے میں سے ایک جام کم ہو گیا تھا۔ اس کی آمد نے محفل کا رنگ ہی بدل دیا تھا۔

''وہ خوش لباس بھی ہے۔'' رچرڈ نے تبصرہ کیا۔

''اچھا...... میں بتاتا ہوں اُسے، تم کیا کہہ رہے ہو۔''

''ارے نہیں، کیا ضرورت ہے۔'' رچرڈ نے جارڈن کو ٹوکا۔

''آؤ تمہارا ٹھیک سے تعارف کراؤں۔'' جارڈن نے حرکت کی۔

قریب پہنچنے سے قبل ہی لڑکی نے دونوں کو دیکھ لیا۔ پہلے جارڈن پھر نگاہ رچرڈ پر گئی۔ شناسائی کی جھلک ابھری اور ڈوب گئی۔ اس کی جگہ محتاط تاثر ابھر آیا۔

اچھی بات نہیں ہے۔ رچرڈ نے سوچا۔ لڑکی کو یاد ہے کہ میری وجہ سے وہ نیچے گری تھی۔

''تو ہم پھر مل رہے ہیں۔'' اس کے انداز میں تہذیب کی جھلک تھی۔

''مجھے امید ہے، تم نے بھلا دیا ہوگا۔''

''نہیں، کبھی نہیں۔'' اس نے کہا اور مسکرا اٹھی۔ کیا دلکش مسکراہٹ تھی۔

''ڈارلنگ، یہ رچرڈ وولف ہے۔'' جارڈن نے تعارف کرایا۔ لڑکی نے ہاتھ بڑھایا جسے رچرڈ نے بلا تامل تھام لیا۔ وہ رچرڈ کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ چند سیکنڈ بعد رچرڈ پر انکشاف ہوا کہ وہ میڈیلن کی بیٹی کی آنکھوں میں دیکھ رہا ہے...... ہاں وہ آنکھیں میڈیلن ٹراوستوک کی تھیں۔

''رچرڈ، یہ میری بہن برنیڈا ٹراوستوک ہے۔''

☆☆☆

وہ حویلی اور اس کے ہنگامے سے دور باغ میں ٹہل رہے تھے۔

''تم انکل ہیو کو کیسے جانتے ہو؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''برسوں پہلے پیرس میں ملاقات ہوئی تھی۔ پھر طویل عرصے رابطہ منقطع رہا۔ چند سال قبل میں نے اپنی کنسلٹنگ فرم قائم کی تو ایک بار پھر تمہارے انکل سے رابطہ قائم ہو گیا۔''

''جارڈن نے سکاروف اینڈ وولف کے بارے میں بتایا تھا۔ اس کی اصل نوعیت کیا ہے؟''

''کیا مطلب ہوا اس سوال کا؟'' رچرڈ رک گیا۔

''سرکاری یا غیر سرکاری؟''

رچرڈ ہنسنے لگا۔ ''تم دونوں بہن بھائی بہت باریک چھیلتے ہو۔''

''ہم نے سیکھا ہے۔ سرسری اور رسمی باتوں میں سچ چھپ جاتا ہے۔'' برنیڈا نے کہا۔

''تمہیں سچ کی تلاش ہے؟''

''ہم سب ہی سچ جاننا چاہتے ہیں۔''

''میں نے سچ بتایا ہے۔ میرے پارٹنر کا نام نکی سکاروف ہے۔''

''نکی؟ نکولائی سکاروف؟''

''تم جانتی ہو؟''

''پہلے وہ KGB میں تھا۔ عجیب بات ہے، اب وہ تمہارے ساتھ ہے۔'' کچھ دیر کے لیے خاموشی رہی۔

''کیا تم اب بھی سی آئی اے کے لیے کام کرتے ہو؟''

''میں نے کب کہا، میں سی آئی اے کے لیے کام کرتا تھا؟''

''اندازہ لگانا دشوار تو نہیں۔ تمہارا راز میرے پاس راز رہے گا۔''

''مجھے تفتیش پسند نہیں ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔

''اگر تمہیں زیرِ تشدد رکھا جائے تو تفتیش کیسی رہے گی؟''

رچرڈ پھر رک گیا۔ ''یہ اس بات پر منحصر ہے کہ تشدد کی نوعیت کیا ہے اور کون کر رہا ہے؟''

''فرض کرو وہ میں ہوں۔'' برنیڈا نے اندازِ دلربائی سے کہا۔

''پھر میں ہر نا کردہ جرم بھی قبول کر لوں گا۔''

''دیکھوں گی، سوچوں گی...... تم خطرناک آدمی لگتے ہو۔''

''ابھی دیکھ لو، ابھی سوچ لو...... تمہارے لیے بے ضرر ہوں۔''

''نہیں صبر کرو۔ آؤ باہر چلتے ہیں۔''

''یہاں بیٹھتے ہیں کچھ دیر۔'' رچرڈ نے سنگی بینچ کی طرف اشارہ کیا۔ ''تم دونوں کو انکل نے پالا ہے؟'' ساتھ ہی اس نے سوال کیا۔

''ہاں...... ماں باپ کے بعد...... اس وقت ہم بہت چھوٹے تھے۔'' برنیڈا نے جواب دیا۔ ''تم کیا جانتے ہو اُن کے بارے میں؟''

''کچھ خاص نہیں۔ وہ اس وقت پیرس میں تھے......''

''انکل ہیو کہتے ہیں کہ وہ ایک خفیہ مشن تھا۔ وہ دونوں فرائض کی انجام دہی کے دوران......'' برنیڈا رک گئی۔

''اس کے علاوہ انکل نے کبھی کچھ نہیں بتایا۔ کسی نے نہیں بتایا۔'' برنیڈا کی آواز میں درد اور شکوہ نمایاں ہوگیا۔ ''ان دنوں میں، والدین کے بارے میں بہت سوچتی رہی ہوں۔''

''کیوں؟''

''کیونکہ ان کی موت وہاں پندرہ جولائی کو آج سے بیس برس پہلے ہوئی تھی اور آج چودہ جولائی ہے۔ تم کچھ بتاؤ گے؟''

''میں اتنا ہی جانتا ہوں کہ جب انہوں نے یہ دنیا چھوڑی، اس وقت وہ پیرس میں تھے۔''

''تم کس کے لیے کام کرتے ہو؟''

''سکاروف اینڈ وولف، انک۔'' رچرڈ نے نرمی سے کہا۔

''غلط کہتے ہو۔'' برنیڈا کھڑی ہوگئی۔

☆☆☆

پیرس میں اس وقت پونے نو بجے تھے۔ ماری سینٹ پیری اپنے بستر میں تھی۔ ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی پر وہ اپنا پسندیدہ پروگرام تلاش کررہی تھی۔ محبت، نفرت، اذیت، سکون، حسد، انتقام، وفا اور بے وفائی...... پروگرام کی کہانیاں انہی موضوعات کے گرد گھومتی تھیں۔ ماری کو علم تھا کہ محبت، اذیت، وفا اور بے وفائی کیا ہوتی ہے۔ غصہ جب اسے انتقام کی طرف دھکیلتا تو وہ بے بس ہوجاتی۔ نتائج اسے ڈرا کر پسپا کردیتے تھے۔ وہ فلپ سے بہت پیار کرتی تھی۔ دونوں نے ساتھ خاصا وقت گزارا تھا۔ ایک کے بعد دوسری وزارت...... انہوں نے سیاست میں ایک کامیاب سفر طے کیا تھا۔

پروگرام تلاش کرتے کرتے وہ خبروں پر رک گئی۔ لندن کی معاشی کانفرنس کا منظر محض پانچ سیکنڈ کا تھا۔ وہ پھر سوچنے لگی کہ اسے فلپ کے ساتھ لندن جانا چاہیے تھا۔ اگرچہ وہ فضائی سفر سے خوف کھاتی تھی پھر بھی یہ بہت اچھا ہوتا۔ دونوں ہوٹل میں ایک ہی کمرے میں ٹھہرتے۔

اچانک دوسرے خیال نے اسے پریشان کردیا۔ اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔ وہ یہاں تھی اور فلپ لندن میں۔

کیا وہ وہاں اکیلا ہے؟ ماری اٹھ کر بیٹھ گئی۔ وہ امکانات کا جائزہ لے رہی تھی۔ بالآخر وہ خود کو روک نہ سکی اور فون اٹھا لیا۔ اس نے پیرس میں نینا سدرلینڈ کے اپارٹمنٹ کا نمبر ملایا۔ گھنٹی بجتی رہی، کسی نے نہیں اٹھایا۔ اس نے پھر نمبر ملایا...... پھر ملایا...... اور بند کردیا۔ وہ فون کو گھورتی رہی۔ تو وہ فلپ کے ساتھ لندن میں ہے۔ ماری کی جگہ وہ فلپ کے ساتھ ہوٹل میں رہے گی۔ ٹی وی پروگرام اس کے ذہن سے نکل گیا۔ اسے نینا کا اپارٹمنٹ چیک کرنا چاہیے۔ ہوسکتا ہے، اس کا وہم ہو...... بالآخر اس نے نینا کا اپارٹمنٹ چیک کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ جلدی جلدی لباس تبدیل کیا، چابیاں اٹھائیں۔ خواب گاہ سے نکل کر سیڑھیاں طے کیں اور نیچے لیونگ میں آگئی۔ بیرونی دروازہ کھولتے ہی باہر کی نیم سرد ہوا چہرے سے ٹکرائی۔ ٹھیک اسی وقت ساعت شکن دھماکا ہوا۔ وہ دروازے سے باہر کی جانب گری۔ سامنے پھیلے ہوئے ہاتھوں نے اس کا سر بچالیا۔ شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اس پر برس رہے تھے۔ آہستہ سے کروٹ لے کر وہ پشت کے بل لیٹ گئی۔ اوپر خواب گاہ کو سرخ، نارنجی شعلے چاٹ رہے تھے۔

وہ بم میرے لیے تھا۔ میرا محبوب جانتا تھا کہ میں اپنا پسندیدہ پروگرام کتنے بجے دیکھتی ہوں......

آگ بجھانے والی گاڑیوں کے سائرن کے ساتھ پولیس ہوٹر کی آواز بھی بلند ہورہی تھی۔

☆☆☆

انگلینڈ

معزز مہمانانِ گرامی کی گفت وشنید مدھم ہوتے ہوئے سرگوشیوں میں ڈھل گئی۔ دو آوازیں نمایاں تھیں۔ ریگی وان اور ہیلن وان...... ریگی نے حسبِ عادت زیادہ چڑھا لی تھی۔ ہیلن تنبیہ کرتی رہی۔ پھر دونوں میں حسب معمول کھٹ پھٹ شروع ہوئی۔ ریگی خاصا ٹُن تھا اور مزید جام کی خواہش میں مرا جارہا تھا۔ ہیلن نے صاف انکار کردیا۔

''ہوش میں رہو، کیوں اپنا مذاق بنا رہے ہو......''

''م...... میں...... ہوش میں ہوں، ہنی...... لاؤ اِدھر لاؤ۔''

اس وقت برنیڈا وہاں پہنچی۔ اس کے عقب میں رچرڈ تھا۔

''اچھا تم اپنا منہ بند رکھو۔'' ہیلن نے غصے سے کہا۔

''میں نے کیا غلط کہہ دیا...... برنارڈ کو میڈل ملنا چاہیے تھا۔''

''تم کچھ نہیں جانتے، لہٰذا خاموش رہو۔''

''میں جانتا ہوں...... یہاں سب جانتے ہیں۔''

ریگی نے ہاتھ لہرایا۔
''ضروری نہیں ہے کہ ہر کسی کو میڈل دیا جائے۔'' نینا نے مداخلت کی۔
''لیکن ممی اور ڈیڈی نے فرائض کی انجام دہی کے دوران جان قربان کی تھی۔ انہیں اعزاز سے محروم نہیں رکھنا چاہیے تھا۔'' برنیڈا نے تنی ہوئی آواز میں کہا۔
''ان دی لائن آف ڈیوٹی؟'' ریگی بولا۔ ''ایسا نہیں تھا۔'' اس نے بہکی ہوئی آواز میں کہا اور پینڈورا باکس کھل گیا۔ وہاں یک دم سکوت چھا گیا تھا۔ جارڈن نے بہن کو اور برنیڈا نے جارڈن کی طرف دیکھا۔
''کیا بک رہے ہو؟'' برنیڈا نے شستگی کا دامن چھوڑ دیا۔
ریگی نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔ ''ہیو کو چاہیے تھا کہ تم دونوں کو بتادے۔'' اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔
''کیا بتادینا چاہیے تھا؟'' جارڈن بھی ضبط نہ کرسکا۔
''پیرس کے اخبارات میں سب چھپ چکا ہے۔ یہ پبلک ریکارڈ کا حصہ ہے، وہ ڈیوٹی کے دوران میں نہیں......''
''ریگی......!'' جارڈن اس کے قریب چلا گیا۔
''ہمارے والدین کو پیرس میں گولی ماری گئی تھی۔ یہ مرڈر تھا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟'' اس نے آہستہ آہستہ الفاظ چباتے ہوئے سوال کیا۔
''ہاں......وہ......ہاں ایک مرڈر تھا۔''
''ایک مرڈر۔'' جارڈن نے قطع کلامی کی۔
''کیا ہوا تھا وہاں؟'' برنیڈا نے دانت پر دانت جمائے۔
ہیلن نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''میں نے ہیو سے کہا تھا کہ حقائق دفنانے سے بہتر ہے کہ بتادیا جائے۔''
برنیڈا، ہیلن کو گھورنے لگی۔ ''انکل نے کیا دفنایا ہے؟''
ہیلن نے ہونٹ سی لیے۔ سکوت کا پردہ نینا نے چاک کیا۔ ''پولیس کے مطابق ایک مرڈر تھا اور دوسری خودکشی......''
''نہیں......ں......!'' برنیڈا کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ وہ پلٹی اور بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔
''دعوت میں شرکت کا بہت شکریہ۔'' جارڈن نے سرد لہجے میں کہا اور بہن کے پیچھے نکل گیا۔ اس نے برنیڈا کو سیڑھیوں کے قریب جالیا۔
''جارڈن، یہ جھوٹ ہے۔''
''ہاں میری بہن، یہ لوگ بکواس کررہے ہیں۔''
''لیکن کیوں؟''
''افواہیں......''
''انکل ہیو، کہاں ہیں؟''
''دوسری منزل پر ہوں گے۔'' جارڈن نے جواب دیا۔
''آؤ، ہمیں اس معاملے کو سیدھا کرنا ہے۔'' برنیڈا کی آواز میں ارادے کی صلابت تھی۔
سیڑھیاں چڑھ کر وہ انکل کی اسٹڈی میں چلے گئے۔ انکل ہیو ہنگامی انداز میں کسی سے فون پر بات کررہے تھے۔ برنیڈا کی آواز پر انہوں نے توجہ نہیں دی۔ پشت ان دونوں کی جانب تھی۔
''کلاڈ، ٹائمنگ حیرت انگیز ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ یہ حادثہ نہیں ہے؟''
''ہاں......ٹھیک ہے۔''
''کیسے ہوسکتا ہے؟ اوہ گاڈ، میں فلپ کو بتاتا ہوں۔ اسے واپس جانا پڑے گا۔'' ہیو نے فون بند کردیا۔ وہ پلٹے تو تاثرات بکھرے ہوئے تھے۔
''کیا بات ہے؟''
''کیا آپ ممی اور ڈیڈی کے بارے میں سچائی بتائیں گے؟'' برنیڈا نے ابتدا کی۔
انکل ہیو کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔ ''کیا باتیں کررہے ہو؟''
''آپ نے کبھی نہیں بتایا کہ دونوں میں سے کسی نے خودکشی کی تھی؟''
''تمہیں کس نے بتایا؟'' انکل کا موڈ بدل گیا۔
''نینا سدرلینڈ، ریگی، ہیلن...... بلکہ لگتا ہے ہم دونوں کے علاوہ ساری دنیا جانتی ہے۔''
انکل ہیو نے خاموشی اختیار کی اور دروازے کا رخ کیا۔
''انکل یہ جھوٹ ہے؟''
''ہم پھر بات کریں گے اس موضوع پر۔''
''انکل بتائیں، یہ جھوٹ ہے۔'' برنیڈا روہانسی ہوگئی۔ ہیو کے قدم تھم گئے۔ ''میں نے بھی اس بات پر یقین نہیں کیا۔'' ہیو نے کہا۔ ''برنارڈ، میڈیلن کو خراش تک نہیں پہنچاسکتا تھا۔'' انکل کی آواز بوجھل سی ہوگئی۔ ''پلیز، ہم پھر بات کریں گے جب سب چلے جائیں گے۔'' وہ باہر نکل

گئے۔

بہن، بھائی ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے۔

''ڈیئر گاڈ، جارڈی...... یہ سچ ہے۔'' برنیڈا کا رنگ فق تھا۔

☆☆☆

رچرڈ بال روم میں ہی تھا۔ اس نے برنیڈا اور جارڈن کو آگے پیچھے روانہ ہوتے دیکھ لیا تھا۔ کچھ گڑبڑ تھی لیکن وہ صحیح ادراک نہ کرسکا۔ وہ ان دونوں کے پیچھے جانے کا ارادہ باندھ رہا تھا، جب اس نے ہیلن کو اپنی طرف حرکت کرتے دیکھا۔ اس کا سر دائیں بائیں ہل رہا تھا۔

''بہت برا ہوا۔'' وہ بڑبڑا رہی تھی۔ ''خود پر قابو نہ ہو تو زیادہ نہیں پینا چاہیے۔''

''کیا برا ہو گیا؟''

''ان دونوں کو برنارڈ اور میڈیلن کی حقیقت معلوم ہو گئی ہے۔''

''کس نے بتایا؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''نینا، لیکن غلطی ریگی کی ہے۔ وہ ہوش میں نہیں تھا۔''

''مجھے جارڈن اور برنیڈا سے بات کرنی چاہیے۔''

رچرڈ نے دروازے کی طرف دیکھا۔

''نہیں۔ یہ ان کے انکل کی ذمے داری ہے۔ انہیں کرنے دو۔''

رچرڈ نے کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلایا۔

''ٹھیک کہتی ہو۔ اس کے بجائے مجھے نینا کا گلا گھونٹنا چاہیے۔''

''میرے شوہر (ریگی) کی گردن دباؤ، اجازت ہے۔'' ہیلن نے کہا۔

رچرڈ گھوما اور ہیو ٹراوسٹوک نے بال روم میں قدم رکھا۔ وہ رچرڈ کی طرف ہی آ رہا تھا۔ رچرڈ کی چھٹی حس نے ٹھوکا دیا۔

''فلپ کہاں ہے؟'' ہیو نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا۔

''مجھے یقین ہے کہ وہ گارڈن میں ہوگا۔'' ہیلن نے کہا۔ ''خیریت ہے؟''

''ساری شام برباد ہوگئی...... پیرس سے کال آئی ہے۔ فلپ کی رہائش گاہ پر بم پھٹا ہے۔''

رچرڈ چونک اٹھا۔

''اوہ مائی گاڈ۔'' ہیلن کی دہشت آمیز سرگوشی سنائی دی۔ ''کیا ماری......''

''ماری، اسپتال میں ہے۔ ٹھیک ہے۔''

''قاتلانہ حملہ؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

ہیو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆

آدھی رات کے بعد انکل اور جارڈن نے برنیڈا کو تلاش کرلیا۔ وہ ایک غیر استعمال شدہ بند کمرے میں تھی۔ وہ اس کی ماں کا کمرا تھا۔ ماں کا ٹرنک کھول کر اس نے تمام اشیا بکھیر دی تھیں۔ بیشتر اشیا غیر اہم تھیں۔ وہ ان کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ باتیں کر رہی تھی۔

انکل ہیو اُس کے قریب کرسی پر بیٹھ گئے۔

''برنیڈا۔'' انہوں نے نرمی سے کہا۔ ''وقت آ گیا ہے۔''

''وقت بہت پہلے آ جانا چاہیے تھا۔''

''تم دونوں اس وقت بہت چھوٹے تھے اور حقائق تکلیف دہ تھے۔''

''اب زیادہ اذیت ہوگی۔'' برنیڈا نے انکل کی طرف نہیں دیکھا۔ ''ڈیڈی، ممی سے بہت پیار کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی ممی کو تکلیف نہیں پہنچائی۔ مجھے یاد ہے۔'' اس نے اچانک نظریں اٹھائیں۔ اس کی نگاہوں میں آگ تھی۔

انکل نے نظریں چرائیں۔

''مجھے بھی یاد ہے۔'' جارڈن نے کہا۔

انکل نے عینک اتار کر آنکھیں مسلیں اور تھکے تھکے انداز میں بولے۔ ''سچائی اور بھی زیادہ تلخ ہے۔''

''ایک مرڈر اور ایک خودکشی...... اس سے زیادہ تلخ اور کیا ہوگی۔''

''میرے آفس میں پہلے تم فائل دیکھ لو، چلو اٹھو۔''

وہ ایم آئی سکس کی کلاسیفائڈ فائل تھی۔ جس پر برنارڈ اور میڈیلن ٹراوسٹوک کا نام لکھا تھا۔

''مجھے اس پر یقین نہیں ہے، نہ میں تمہیں یہ دکھانا چاہتا تھا۔'' انکل نے اداسی سے کہا۔ وہاں گہرا سکوت چھا گیا۔ اسی خاموشی میں برنیڈا نے فائل کھولی۔ جارڈن بھی دیکھ رہا تھا۔ پیرس پولیس رپورٹ کی نقول تھیں۔ گواہان کے بیانات اور تصاویر...... مرڈر سین۔ اخذ کردہ نتائج کے مطابق برنارڈ نے کلوز رینج سے میڈیلن کو تین گولیاں ماری تھیں۔ پھر گن اپنے سر پر رکھ کے ٹریگر دبا دیا تھا۔ خوفناک تصاویر کا مشاہدہ ناقابلِ برداشت تھا۔ برنیڈا تیزی سے آگے بڑھتی گئی۔ پھر ایک رپورٹ پر رک گئی۔ رپورٹ فرنچ

خفیہ محکمے کی جانب سے تھی۔

''ناممکن!'' وہ بڑبڑائی۔

رپورٹ کے مطابق برنارڈ کے ساتھ بریف کیس تھا جس میں نیٹو کی خفیہ فائلز تھیں۔ فائلز میں اتحادی افواج کے ہتھیاروں کی تفصیل تھی۔ ان فائلز کو سفارت خانے کی حدود سے باہر نہیں نکلنا چاہیے تھا۔

''یہ کیسے تصدیق ہوا کہ فائلز ڈیڈی نے نکالی تھیں؟''

''برنارڈ کو رسائی حاصل تھی۔ وہ نیٹو اور ہماری ایجنسی کے درمیان رابطہ تھا۔ کئی ماہ سے ایسی دستاویزات مشرقی جرمنی میں پہنچائی جارہی تھیں۔ پہنچانے والے کا کوڈ نیم ''ڈیلفی'' تھا۔ ہمیں علم ہوگیا تھا لیکن ہم کالی بھیڑ تک پہنچنے میں ناکام رہے پھر دستاویزات برنارڈ کی باڈی کے قریب دریافت ہوئیں۔''

''اور آپ نے سوچا کہ ڈیڈی ہی دراصل ''ڈیلفی'' تھے۔'' جارڈن نے کہا۔

''نہیں، یہ نتیجہ فرنچ خفیہ نے اخذ کیا تھا۔ مجھے اتفاق نہیں تھا۔ تاہم میں اسے متنازعہ بھی نہیں بنا سکتا تھا۔''

''لیکن آپ نے کبھی اس پر دل سے اعتبار نہیں کیا؟'' برنیڈا نے کہا۔

''میں ثبوت وشواہد کو چیلنج نہیں کرسکتا تھا جو کہہ رہے تھے کہ ڈیلفی کو پہچان لیا گیا ہے اور برنارڈ نے بے عزتی پر موت کو ترجیح دی۔ ہاں، میں نے کبھی اسے بطور ڈیلفی تسلیم نہیں کیا۔ ڈیلفی کی تلاش بھی رک گئی۔ ایم آئی سکس میں میرے چند سال بچے تھے۔ میں برنارڈ کا بھائی تھا۔ میں نے کیریئر کی وجہ سے خاموشی اختیار نہیں کی تھی بلکہ کوئی راستہ ہی نہیں بچا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ ایم آئی سکس میں کتنے ہی لوگ رپورٹ سے خاموش اختلاف رکھتے تھے۔ برنارڈ کے خون میں غداری شامل نہیں تھی۔ یہ گہری سازش تھی۔ کسی نے سچائی چھپانے کے لیے ان دونوں کو ختم کردیا۔'' ہیو کی آواز بھرا گئی۔

''آپ نے کچھ بھی نہیں کیا؟''

''وہ میرا بھائی تھا جو کرسکتا تھا، میں نے کیا۔ کلاڈ ڈامیر پیرس آپریشن کا چیف تھا۔ اس وقت وہ آئی ایم سکس کے ساتھ رابطے میں تھا۔ میں نے اس سے تبادلہ خیال کیا اور اسے قائل کیا کہ وہ نئے زاویے سے تفتیش کرے۔ تاہم دوسری بار بھی کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔''

''یقیناً کلاڈ ڈامیر ایک ایڈیٹ ہے۔ اور یہ میں خود جاکر اُسے بتاؤں گی۔'' برنیڈا جنگلی بلی کے مانند غرائی۔

''کہاں جارہی ہو؟''

''سامان پیک کرنے...... جارڈی تم چل رہے ہو؟''

''کہاں جاؤ گی؟'' انکل ہیو نے پریشانی سے کہا۔

''پیرس۔''

☆☆☆

صبح چھ بجے فون کی گھنٹی نے رچرڈ وولف کی نیند میں خلل ڈال دیا۔

''وہ دوپہر کی فلائٹ پر پیرس کے لیے بک ہیں۔'' کلاڈ کی آواز آئی۔ ''میرے دوست نئی مصیبت کھڑی ہونے والی ہے۔''

رچرڈ اٹھ کے بیٹھ گیا۔ ''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟ کون پیرس جارہا ہے؟''

''برنیڈا اور جارڈن۔ ہیو کی کال آئی تھی۔''

''وہ بالغ ہیں۔ کہیں بھی جاسکتے ہیں۔'' رچرڈ دوبارہ لیٹ گیا۔

''وہ دونوں برنارڈ اور میڈیلن کے لیے آرہے ہیں۔''

''بہت خوب! ہیو نے روکا نہیں؟'' رچرڈ نے پوچھا۔

''کوشش کی تھی لیکن وہ لڑکی...... بہت ضدی ہے، تم تو مل چکے ہو؟''

''ہاں خاصی اڑیل ہے۔ ماں پر گئی ہے۔ بہرحال وہ کتنا جان گئی ہے؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''اس نے میری رپورٹ دیکھ لی ہے اور ڈیلفی کے بارے میں پڑھ لیا ہے۔ ظاہر ہے وہ خطروں کو دعوت دے رہے ہیں، ہیو دونوں بچوں کے تحفظ سے متعلق فکرمند ہے...... میں خود بھی پریشان ہوں۔''

''اچھا فلپ کے گھر پر دھاکے کا کیا ہوا؟''

''ماری فلپ کی قسمت اچھی تھی۔ وہ بچ گئی ہے۔''

''کسی نے ذمّے داری قبول کی ہے؟'' رچرڈ نے جاننا چاہا۔

''ہاں، ایک گروپ کی جانب سے کال آئی تھی جو خود کو کاسمک سولیڈیرٹی کا نام دیتا ہے۔''

''نیا نام ہے۔'' رچرڈ نے تبصرہ کیا۔ ''اچھا یہ بتاؤ کہ انکل کے بچوں کے لیے کیا کرسکتے ہو؟''

''وہ مجھ پر بھروسا نہیں کریں گے۔ وہ فائل میں میری رپورٹ دیکھ چکے ہیں۔ لیکن یہ کام تم کرسکتے ہو۔''

''باڈی گارڈ بن جاؤں؟''

"میں جانتا ہوں۔ تم کچھ نہ کچھ کر سکتے ہو۔"
"کیوں؟ انکل نے کہا ہے کچھ؟" رچرڈ نے استفسار کیا۔
"نہیں، میں کہہ رہا ہوں۔"
"ایک ہی بات ہے۔"

☆☆☆

واپسی کے سفر میں ریگی اور ہیلن وان، نینا سدرلینڈ اور اس کے بیٹے انتھونی کے ساتھ ائرفرانس میں تھے۔ موضوع گفتگو ٹراوسٹوک فیملی ہی تھی۔ دونوں خواتین ایک دوسرے کو موردِالزام ٹھہرا رہی تھیں جبکہ ریگی وان نے چپ سادھ لی تھی۔ اصل ذمے داری اسی پر تھی۔
"بہرحال ایک دن تو ان دونوں کو پتا چلنا ہی تھا۔ اچھا ہی ہوا۔" نینا نے موضوع بدلنا چاہا۔
"لیکن رزلٹ کیا نکلا۔ وہ دونوں پیرس جا رہے ہیں۔" ہیلن کراہی۔
نینا نے شانے اچکائے۔ "کیا حاصل؟ عرصہ بیت گیا ہے۔"
"عرصہ بیت گیا...... لیکن کچھ نکل آیا تو متاثر تم کو ہونا ہے۔" ہیلن بڑبڑائی۔
نینا نے آنکھیں دکھائیں۔ "کیا مطلب ہے؟"
"اوہ، نہیں...... کچھ نہیں۔"
"نہیں، بتاؤ...... کیا کہہ رہی تھیں تم؟"
"کچھ نہیں کہہ رہی تھی۔ دفن کرو۔" ہیلن بھی چیخ پڑی۔
نینا، اسے گھورتی ہوئی اٹھی اور دوسری طرف چلی گئی۔ انتھونی بھی اٹھ گیا۔
"مادر، تم ٹھیک ہو؟"
نینا کی تیوریوں پر بل پڑے ہوئے تھے۔ "مردود ریگی کا کیا دھرا ہے...... وہ کتیا بھی ٹھیک کہتی ہے۔ کچھ ہوا تو میں ہی پھنسوں گی۔"
"یہ کیسے ممکن ہے؟ بیس برس بعد؟" انتھونی نے کہا۔
"کیا کہہ سکتے ہیں؟"

☆☆☆

برنیڈا، پیرس رٹز کے سویٹ میں کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ وہ، پیرس اپنی دو سہیلیوں کے ہمراہ آٹھ سال پہلے آئی تھی...... دروازے کی آواز پر وہ مڑی۔ متصل سویٹ کی کنکٹنگ ڈور سے جارڈن اندر آرہا تھا۔
"کلاڈ ڈامیر نے بالآخر کال ریٹرن کی ہے۔ وہ دھماکے کی تفتیش میں لگا ہوا ہے۔ تاہم وہ ملنے کے لیے تیار ہے۔"
"کب؟"
"ایک گھنٹے میں۔"
سات بجے، دونوں لی پٹٹ زنک کے بوتھ میں بیٹھے تھے۔ کلاڈ ڈامیر بیس منٹ تاخیر سے پہنچا تھا۔ کانوں کے قریب اس کے بال سفید تھے۔ ہاتھ میں بریف کیس تھا۔ وہ تنہا نہیں تھا۔ برنیڈا نے اپنی حیرانگی کو چھپالیا۔ دوسرا آدمی رچرڈ وولف تھا۔
"ہیلو رچرڈ۔" وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔ "تم یہاں کیسے؟"
"بس اتفاق ہی ہے۔ کل تک مجھے بھی نہیں پتا تھا۔"
چاروں آپس میں متعارف ہونے کے بعد بیٹھ گئے۔ کلاڈ نے آرڈر دیا۔
"جب مجھے علم ہوا کہ رچرڈ لندن میں ہے تو مجھے خیال آیا کیوں نا اس کے تجربے سے مستفید ہوا جائے۔" کلاڈ نے بتایا۔
"اس کا مطلب فلپ کی رہائش گاہ پر دھماکے سے ہے۔" رچرڈ نے وضاحت کی۔ "میں کئی برسوں سے دہشت گرد تنظیموں کا مشاہدہ کرتا رہا ہوں۔"
"یہاں کون ملوث ہے؟" جارڈن نے سوال کیا۔
"نینا نام ہے۔ کاسمک سولیڈیریٹی۔ بہرحال میرا وزٹ ضائع نہیں گیا۔ تم لوگوں سے ملاقات ہوگئی۔"
"مطلب پر آتے ہیں۔" برنیڈا نے کلاڈ کو دیکھا۔ "انکل نے بتایا ہوگا کہ ہم یہاں کیوں ہیں؟"
"میں واقف ہوں۔ فائل پڑھ لی؟"
"کور ٹو کور۔" جارڈن نے جواب دیا۔ کچھ دیر تینوں کے درمیان سوال جواب ہوتے رہے۔ کلاڈ نے مضبوط شواہد کے ساتھ وضاحت پیش کی تھی۔
"محرک کہاں گیا؟" برنیڈا نے سوال کیا۔ "ڈیڈی اپنی محبت کا خون کیوں کریں گے؟"
"محبت محرک ہوسکتی ہے۔ محبت یا پھر کھوئی ہوئی محبت...... ممکن ہے میڈیلن کسی اور کو......"
"ناممکن......" برنیڈا کے جبڑے بھنچ گئے۔ "ممی، صرف ڈیڈی سے محبت کرتی تھیں...... اور بہت زیادہ۔"
کلاڈ نے نگاہ نیچی کر کے کہا۔ "تم نے مالک مکان ریڈو کا بیان نہیں پڑھا۔"
برنیڈا اور جارڈن نے اُلجھن سے ایک دوسرے کو

دیکھا۔

”ریڈو؟ فائل میں ایسا کچھ نہیں تھا۔“

”میں نے اسے فائل میں شامل نہیں کیا تھا۔ میری صوابدید تھی۔“

صوابدید۔ برنیڈا نے سوچا۔ کچھ چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔

”وہ فلیٹ، ریڈو کی ملکیت میں تھا۔ اس نے اسکارلیٹی کو کرائے پر دیا ہوا تھا۔ میڈیلن وہاں ہفتے میں ایک یا دو بار ضرور آتی تھی۔ وہاں آنے کا مقصد......“ کلاڈ نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

”آنے کا مقصد آشنا سے ملنا تھا۔“ جارڈن نے کھردرے لہجے میں جملہ مکمل کیا۔

”فلیٹ کے مالک کے بیان کے مطابق میڈیلن اور اسکارلیٹی ایک ہی عورت کے دو نام تھے۔ یہ حقیقت باڈی دریافت ہونے پر ریڈو پر منکشف ہوئی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میڈیلن نے فلیٹ اسکارلیٹی کے نام سے کرائے پر لیا ہوا تھا جسے وہ ملاقات کے لیے......“ وہ پھر چپ ہو گیا۔

”میرے پاس ریڈو کا تحریری بیان موجود ہے۔“

”ہمیں ریڈو سے بالمشافہ ملنا پڑے گا۔“ برنیڈا نے بمشکل خود پر قابو پایا۔

”یہ ممکن نہیں ہے۔“ کلاڈ نے کہا۔ ”وہ عمارت کئی مرتبہ فروخت ہو چکی ہے۔ ریڈو بھی ملک چھوڑ چکا ہے۔ نہیں معلوم کہاں ہوگا۔“

دونوں بہن بھائی سکتے کی حالت میں گنگ بیٹھے تھے۔ دونوں کا ذہن اذیت ناک خیالات میں الجھا ہوا تھا۔ ماں کا کوئی آشنا تھا جس سے وہ ریو میراج کے نمبر پانچ فلیٹ میں ملاقات کرتی تھی۔ باپ کو پتا چلا تو اس نے اپنی محبت کا خون کر کے خودکشی کر لی...... برنیڈا کے دماغ کا ہر خلیہ چیخ رہا تھا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس نے رچرڈ کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں ہمدردی کی خفیف سی رمق تھی۔ کیا وہ بھی یقین کر بیٹھا ہے؟ معاً اسے غصہ آیا کہ وہ ان کے خاندان کے ایک شرمناک راز سے آگاہ ہو گیا ہے۔

بیپ کی آواز پر کلاڈ نے پیجر نکالا۔ ”معذرت خواہ ہوں، مجھے جانا پڑے گا۔ دھماکے والا کیس وقت مانگ رہا ہے۔“

”تم نے ڈیلفی کے بارے میں کوئی بات نہیں کی؟“ جارڈن نے اعتراض کیا۔

”جلد ہی میں اس پر بات کروں گا۔“ وہ کھڑا ہو گیا۔

”اس نے چند خوفناک باتیں کیں اور بم کا بہانہ کر کے نکل گیا۔ بظاہر اس نے ہمیں خوف زدہ کر دیا ہے کہ ہم اپنی تفتیش روک دیں۔ مزید یہ کہ مالک مکان بھی غائب ہے۔ ہم کہاں سے شروع کریں گے؟ کیا میں غلط سوچ رہی ہوں؟“ برنیڈا نے رچرڈ کو سوالیہ نظر سے دیکھا۔

”تم یہ سوال مجھ سے کیوں کر رہی ہو؟“

”کیونکہ تم دونوں ایک دوسرے کو بہتر جانتے ہو۔“

”کلاڈ خفیہ باتیں ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن وہ اپنے دوستوں کو بھولتا بھی نہیں ہے اور تمہارے انکل اس کے پرانے دوستوں میں سے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ کلاڈ تمہیں گمراہ نہیں کرے گا۔“

’رچرڈ بھی انکل کا پرانا دوست ہے۔‘ برنیڈا نے سوچا۔

”تمہیں کلاڈ نے بلایا تھا؟“

”ہاں، لیکن وہ دوسرا معاملہ ہے۔ میں بتا چکا ہوں۔ یعنی کا سمک سولیڈیریٹی۔“

☆☆☆

ایمل فوش کا فون ساڑھے سات بجے بولنا شروع ہوا۔

”تمہارے لیے نیا کام ہے۔“ دوسری جانب سے آواز آئی۔ ”ارجنٹ معاملہ ہے اور تمہیں کامیابی سے اسے نمٹانا ہے۔“

ایمل فوش نے خود کو ردِعمل سے روکا۔ وہ اپنا کام مہارت اور کامیابی سے ہی کرتا تھا۔ وہ اپنے میدان میں پچیس سال سے سرگرم تھا۔ ”میں نے ڈیوائس ٹھیک جگہ لگائی تھی اور وقت بھی وہی تھا جو تم نے بتایا تھا۔ بم اپنے وقت پر پھٹا تھا۔ اس وقت وہ بیڈروم میں نہیں تھی۔ اس میں میری کوئی غلطی نہیں تھی۔“

”اس کی قسمت یاوری کر گئی۔ اس وقت دوسرا کام ہے......ایک لڑکی، دوسرا لڑکا۔“

”نام بتاؤ۔“

”دونوں بہن بھائی ہیں۔ برنیڈا ٹراوستوک اور جارڈن ٹراوستوک۔ وہ رٹز میں ٹھہرے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کی نگرانی کرو۔ کہاں جاتے ہیں؟ کس سے ملتے ہیں......؟“

”بس؟“

”فی الحال اتنا ہی۔ لیکن صورتِ حال تبدیل بھی ہو سکتی ہے۔“

''ماری فلپ کا کیا کرنا ہے؟'' ایمل فوش نے سوال کیا۔

''کچھ نہیں۔ بعد میں دیکھیں گے۔ اس وقت دونوں بہن بھائیوں سے پہلے نمٹنا ہے۔''

☆☆☆

رچرڈ نے اختصار کے ساتھ اپنا پس منظر بتایا اور لندن میں موجودگی کی وجہ ظاہر کی۔ لندن کانفرنس میں کئی امریکی فرمز کے ایگزیکٹو کو سیکیورٹی مطلوب تھی۔ انہوں نے سکاروف اینڈ وولف کی خدمات حاصل کی تھیں۔

''لندن میں بس یہی مصرف تھا تمہارا اور تم اکیلے تھے؟''

''مصرف تو یہی تھا مگر ظاہر ہے میں تنہا نہیں تھا، تمہارے انکل کو خبر ملی تو انہوں نے مجھے چیٹ ونڈ مدعو کر لیا۔''

برنیڈا سوچ رہی تھی کہ وہ کتنا جھوٹ اور کتنا سچ بتا رہا ہے۔ وہ جس میدان کا کھلاڑی تھا۔ وہاں ہر بات سچ نہیں بتائی جاتی۔ تاہم اس کا مجموعی تاثر اچھا تھا۔ برنیڈا صاف محسوس کر رہی تھی کہ وہ غیر محسوس انداز میں اس کی طرف کھنچ رہی ہے۔

کھانے سے فارغ ہو کر اس نے دونوں کو رزننگ چھوڑنے کی پیشکش کی، جارڈن عقبی نشست پر بیٹھ گیا۔ برنیڈا آگے رچرڈ کے ساتھ بیٹھی تھی۔ کار میں خاموشی تھی۔ اچانک وہ بولا۔ ''ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا۔ کیا تم واقعی ہوٹل جانا چاہتی ہو؟''

''اور کہاں جاؤں؟''

''ڈرائیو، واک...... جو تم پسند کرو۔ تم پیرس میں نئی ہو۔''

''جورڈی کیا خیال ہے؟'' برنیڈا نے گردن گھما کر جارڈن سے پوچھا۔

جواب میں خراٹوں کی آواز نے اسے حیرت میں ڈال دیا۔ جارڈن ٹانگیں پھیلائے سو رہا تھا۔ ایک رت جگا اور دو گلاس وائن کے اس کے لیے کافی ثابت ہوئے تھے۔ برنیڈا کی ہنسی نکل گئی۔

''چلو ہم دونوں تھوڑی چہل قدمی کر لیتے ہیں۔''

رچرڈ کی تجویز پر برنیڈا کا دل عجیب انداز میں دھڑکا۔

''پہلے جورڈی کو ہوٹل چھوڑ دینا چاہیے۔''

''ہاں اسے نیند کی ضرورت ہے۔'' رچرڈ نے اتفاق کیا۔

☆☆☆

دونوں ایک باغ سے دوسرے باغ میں ٹہلتے رہے۔ باتیں، سرگوشیاں، رات بھیگنے لگی تھی۔ گھاس، پودوں اور درختوں کی خوشبو، باتوں کا نشہ، برنیڈا کی جلد کی مہک...... بے خود کرنے والی تنہائی۔ کیفیت خود فراموشی بڑھنے لگی۔ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے دونوں ایک بینچ پر بیٹھ گئے۔ زبان کی حرکت کم ہوتی جا رہی تھی۔ لمس اور احساس ہمکلام ہونے لگے۔ کیف و سرود دل کی دھڑکن میں تھا۔ برائے نام فاصلہ بھی مٹا۔ سانس سے سانس ٹکرانے لگی۔ آنکھیں بند تھیں اور زبان خاموش......

اور پھر...... دفعتاً وہ برف کے مانند جم گیا۔ برنیڈا کے حسین چہرے پر اس کے ہاتھوں کا نرم لمس کرختگی اختیار کر گیا۔ اس نے الگ ہونے کی کوشش نہیں کی۔ تاہم اس کا بدن تن گیا۔ ہونٹ پھسل کر کان کی طرف چلے گئے۔

''چلنا شروع کرو۔''

''کیا؟''

''چلو، کوئی تبدیلی ظاہر مت کرو...... ہاتھ پکڑے رہو۔'' رچرڈ کے ہاتھ کی گرفت بتا رہی تھی کہ کوئی گڑبڑ ہے۔ برنیڈا نے اِدھر اُدھر دیکھنے کے بجائے رچرڈ کے فراخ سینے میں چہرہ چھپا لیا اور چلتے ہوئے لڑکھڑانے لگی۔ دونوں گرد و پیش سے بے نیاز ایک دوسرے میں ڈوبے ہوئے چل رہے تھے۔ ایسے ہی کئی اور جوڑے بھی وہاں موجود تھے۔ آہستہ آہستہ برنیڈا کا خوف کم ہوتا گیا۔ رچرڈ وقفے وقفے سے ہاتھ دبا کر اسے اطمینان دلا رہا تھا۔ وہ پارک سے نکل گئے۔

تب برنیڈا نے محسوس کیا کوئی ان کے تعاقب میں تھا۔ قدموں کی چاپ بہت مدھم تھی۔ رچرڈ نے رفتار بڑھا دی۔ پارک سے نکل کر وہ ریوڈی ریوالی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ٹریفک کی آواز نمایاں ہونے لگی۔ تاریکی پیچھے رہ گئی تھی۔ لہٰذا خطرہ زیادہ تھا۔ برنیڈا نے سوچا کہ سڑک کی روشنیوں کی طرف بھاگے۔ رچرڈ کے اشارے کی دیر تھی۔ وہ ریوڈی ریوالی پر آ گئے۔ برنیڈا کی نبض اعتدال پر آنے لگی۔ اس نے رچرڈ کے چہرے پر نظر ڈالی۔ تاثرات میں تناؤ کی کیفیت تھی۔ سڑک پار کر کے وہ دوسرے بلاک میں آ گئے۔

''ایک منٹ رکو۔'' وہ بڑبڑایا۔ ''اس کھڑکی کے شیشے میں دیکھو۔'' دونوں ایک چاکلیٹ شاپ پر رک گئے تھے۔

... میں غضب میں دیکھ رہی تھی۔ کوئی خاص بات نظر نہیں آئی۔

''آؤ چلیں۔'' رچرڈ نے ریوڈی ریوالی کے مغربی کونے کا رخ کیا۔ رفتار میں اعتدال تھا۔ جہاں دو سڑکیں کراس کر رہی تھیں، وہاں اس نے برنیڈا کو کھینچا۔ ''بھاگو۔''

دونوں بھاگتے ہوئے ''مونٹ تھابور'' کے قریب ایک قوس کے نیچے سے گزر کر شیڈ کے سائے میں دبک گئے۔ رچرڈ نے سختی سے برنیڈا کو ساتھ لپٹایا ہوا تھا۔ دھڑکنیں دھڑکنوں میں دھڑک رہی تھیں۔ چند سیکنڈ بعد بھاگتے قدموں کی چاپ بلند ہوئی جو قریب آتی گئی پھر تھم گئی۔ برنیڈا نے آنکھیں بند کر لیں۔

''آنکھیں کھولو، نکلو یہاں سے۔'' دونوں کیٹیگ لیون اسٹریٹ پر آئے۔ وہ بھاگنے کے انداز میں چل رہے تھے۔

☆☆☆

''کیا ہوا تھا؟'' برنیڈا اپنے سوئٹ میں تھی۔

''یقین سے نہیں کہہ سکتا۔''

''کیا وہ ہمیں لوٹنا چاہتا تھا؟ پولیس کو فون کرنا چاہیے؟''

''نہیں، وہ لٹیرا نہیں تھا۔''

''کیا؟''

''ذرا سوچو، ریوڈی ریوالی جیسی پُرہجوم جگہ پر بھی وہ ہمارے پیچھے تھا۔ وہ کوئی لٹیرا ہوتا تو پارک میں واپس جا کر دوسرا شکار تلاش کرتا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔''

''مجھے کوئی نظر نہیں آیا۔''

''درمیانی عمر، پستہ قد، گٹھا ہوا جسم...... عام سا چہرہ، ایسا چہرہ جسے یاد رکھنا مشکل ہے۔''

''مطلب، وہ خاص طور پر ہمارا تعاقب کر رہا تھا؟''

''ہاں۔''

''لیکن کیوں؟'' برنیڈا اُلجھ گئی۔ ''کسی کو مجھ میں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟''

''سوچو تم پیرس کیوں آئی ہو؟''

''مگر یہ فیملی افیئر ہے۔''

''بظاہر ہے...... ورنہ کوئی تعاقب میں کیوں آتا؟''

''مجھے کیسے معلوم ہو کہ وہ تمہارا تعاقب نہیں کر رہا تھا؟ آخر تم سی آئی اے کے لیے کام کرتے رہے ہو؟''

''غلط، میں اپنے لیے کام کرتا ہوں۔''

''اوہ، نو۔ تم بھول رہے ہو کہ میں کس ماحول میں پلی بڑی ہوں اور میرے کتنے ہی رشتے دار ایم آئی سکس میں ہیں۔ یا رہے ہیں...... جیسے انکل ہیو۔''

''تو تم تعاقب سے خوف زدہ نہیں تھیں؟''

برنیڈا خاموش رہی۔

رچرڈ زخمی درندے کے مانند چکرا رہا تھا۔ اس نے کھڑکیاں بند کر کے پردے برابر کیے۔

''میرے کام کی نوعیت ایسی ہے کہ کوئی میرے پیچھے بھی آ سکتا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ آدمی تمہارا تعاقب کر رہا تھا۔''

''تم کیسے کہتے ہو؟''

''کیونکہ تم بارودی سرنگ پر قدم رکھ چکی ہو۔ تم اُن معاملات کو کھودنے کی کوشش کر رہی ہو جو بیس برس سے دفن ہیں۔ جنہیں دفن رہنا چاہیے...... وہ محض ایک سیکس اسکینڈل نہیں تھا۔ متعدد افراد ملوث تھے۔''

''ایک منٹ رکو...... تم کتنا کچھ جانتے ہو یا کہانی سنا......''

''آرام سے بیٹھ جاؤ۔'' رچرڈ نے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ برنیڈا سچ کی توقع نہیں کر رہی ہے۔ اس نے الفاظ کو تولا اور بولا۔

''میں ان دونوں کو جانتا تھا۔ مذکورہ حادثے کے وقت، میں یہیں تھا۔'' اس نے سچ بول کر برنیڈا کی توقعات پر پانی پھیر دیا۔ جو ایک نئی کہانی کی توقع کر رہی تھی۔

''وہ پیرس میں میری پہلی پوسٹنگ تھی۔ سرکاری نوکری اور پیرس سے ابتدا...... میں خود کو خوش قسمت محسوس کر رہا تھا...... پھر میری ملاقات برنارڈ اور میڈیلن سے ہوئی۔'' رچرڈ نے جھکی ہوئی آواز میں کہا۔ ''تم اپنی ماں کی کاربن کاپی ہو...... ویسے ہی بال، سبز آنکھیں...... برنارڈ تمہاری ماں کا دیوانہ تھا۔ کوئی بھی دیوانہ ہو سکتا تھا۔ تمہاری ماں تھی ہی ایسی......'' رچرڈ گویا خود کلامی کر رہا تھا۔ ماضی میں جھانک رہا تھا۔

''تم بھی دیوانے ہو گئے تھے؟''

''میں اس وقت محض بائیس برس کا تھا اور اس وقت میں اُس کی بیٹی سے نہیں ملا تھا۔'' دونوں ایک دوسرے کو تکتے رہے۔ معاً وہ کھڑی ہو گئی۔

''اگر ہم ایک دوسرے کے ساتھ مخلص نہیں ہیں تو ساتھ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کو الوداع کہہ دینا چاہیے۔''

''بالکل بھی نہیں۔ اب جبکہ میں جان گیا ہوں کہ کوئی



شیر



ایک اخبار کے بچوں کے صفحے میں جنگل کے بادشاہ یعنی شیر کا انٹرویو شائع ہوا۔ اس انٹرویو سے متاثر ہو کر جنگل کے بادشاہ کا ایک انٹرویو میں نے بھی کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"آپ کو جنگل کا بادشاہ کیوں کہتے ہیں؟"

"تم انٹرویو کرنے آئے ہو یا میری بادشاہی کو چیلنج کرنے...... مابدولت کو اس قسم کے سوال بالکل پسند نہیں۔"

"جہاں پناہ، آپ یونہی بُرا مان گئے۔ میرا مطلب ہے آپ الیکشن کے ذریعے منتخب ہوئے تھے یا آپ کو اپنی بے پناہ طاقت کی وجہ سے بادشاہ تسلیم کیا گیا ہے؟"

"تم گستاخ بھی ہو اور بے وقوف بھی، بادشاہ بھی کبھی الیکشن کے ذریعے منتخب ہوئے ہیں؟"

"حضور والا...... جاپان اور برطانیہ میں اگرچہ بادشاہت موروثی ہے مگر اس کے باوجود......!"

"بس بس غیر ملکی نظام کے حوالے دینے کی ضرورت نہیں۔ ہم جنگل کے بادشاہ ہیں۔ جنگل کے قانون کے حوالے سے بات کرو۔"

"بندہ معافی کا خواست گار ہے۔ آپ سے ایک سوال پوچھنے کی جسارت کروں گا۔ اگر جان کی امان پاؤں تو عرض کروں؟"

"تمہاری جان بخشی جاتی ہے۔ پوچھو کیا پوچھنا ہے؟"

"حضور کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے بیس گھنٹے تو آپ سوئے رہتے ہیں۔ تو کیا اس نظامِ حکومت میں کوئی خلل نہیں پڑتا؟ کیا آپ کو تختہ الٹ جانے کا خطرہ نہیں ہوتا؟"

"خطرہ کیسے ہو سکتا ہے جنگل میں ہم سب شیر اپنا اپنا شکار کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی شکار گاہوں میں دخل نہیں دیتے۔ مابدولت اکیلے جنگل کے بادشاہ نہیں، ہم شیروں کو پورا گروہ جنگل کا بادشاہ ہے۔"

"اس کی کیا وجہ ہے کہ جنگل کے سب جانور اکٹھے ہو کر آپ کے خلاف محاذ آرا نہیں ہوتے؟"

"تم بہت بھولے ہو نوجوان...... ان میں سے بہت سوں کی روزی ہماری ذات سے وابستہ ہے۔ ہم جب سیر ہو جاتے ہیں تو بچا کھچا شکار ان کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔"

"میں آپ کی فراست سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اب جہاں پناہ ایک بات یہ بتائیں کہ آپ کا شمار بسیار خوروں میں نہیں ہوتا بلکہ میری معلومات کے مطابق آپ اپنے شکار مثلاً ہرن وغیرہ کا چوتھائی حصہ بھی نہیں کھا پاتے تو اتنی تھوڑی سی خوراک کے لیے آپ نے پورے جنگل کا ناک میں دم کیوں کیا ہوا ہے؟"

"تم اگر جنگل کے باسی ہوتے تو ہم تمہیں بتاتے کہ ہمیں دیکھ کر جب جانور ادھر ادھر چھپ جاتے ہیں تو اس وقت کس قدر سُرور حاصل ہوتا ہے۔"

"میں حضور کی اعلیٰ ظرفی کا مزید قائل ہو گیا ہوں۔ تو جہاں پناہ جان کی امان پاؤں تو ایک سوال عرض کروں؟"

"کرو کرو عرض کرو۔"

"حضور میں نے ایک دفعہ جنگل کی ایک فلم دیکھی تھی۔ اس میں ایک سین یہ تھا کہ آپ ایک بارہ سنگھے کو شکار کے لیے منتخب کرتے ہیں اور پھر جھاڑیوں میں پیٹ کے بل رینگتے ہوئے اچانک حملے کے لیے آپ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھتے ہیں۔ اس احتیاط کے ساتھ کہ پتوں کی کھڑکھڑاہٹ تک سنائی نہ دے لیکن اچانک بارہ سنگھا خطرے کی بُو سونگھ لیتا ہے اور پھر وہ بجائے بھاگنے کے آپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنے سینگ سیدھے کر کے جوابی حملے کی پوزیشن لے لیتا ہے۔ آپ ایک نظر اس پر ڈالتے ہیں جیسے اس کے عزم اور ہمت کا اندازہ کر رہے ہوں اور پھر دوسرے ہی لمحے آپ چپ چاپ دُم لپیٹ کر واپس چلے جاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟"

"اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ نوجوان ہم بہادروں کی قدر کرتے ہیں اور ان سے جھگڑا مول نہیں لیتے خواہ بارہ سنگھا ہی کیوں نہ ہو۔ بہادروں کے سامنے پسپائی اختیار کرنا بھی کسی بہادر شخص کا ہی کام ہے۔"

"بجا فرمایا آپ نے، دل تو اور بھی ذہن میں بہت تھے مگر اب باقی سوالوں کی ضرورت نہیں رہی، آپ کا بہت بہت شکریہ۔"

عطاء الحق قاسمی کی کتاب وصیت نامے سے ایک اقتباس

تمہارے پیچھے ہے تو میں گڈ بائے نہیں کہہ سکتا۔"

"تم میرے باڈی گارڈ ہو؟"

"کیا نہیں ہونا چاہیے؟"

"میں اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوں۔"

"یہ لندن نہیں ہے۔"

"میں تنہا نہیں ہوں۔" برنیڈا نے قدم بڑھائے اور جارڈن کے سوئٹ کا دروازہ کھولا۔ "جارڈن...... اٹھو جارڈی!"

"تمہارا باڈی گارڈ سو رہا ہے۔" رچرڈ نے کہا۔

"جارڈی؟" برنیڈا نے سوئچ آن کیا اور پلکیں جھپکانے لگی۔ جارڈن کا بستر خالی تھا۔

☆☆☆

جارڈن نے کپ میں شکر ملاتے ہوئے سرسری انداز میں بھورے بالوں والی لڑکی کو دیکھا جس نے فوراً ہی نگاہ پھیر لی تھی۔ جارڈن کپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ان دونوں کے درمیان تین میزیں حائل تھیں۔ وہ لڑکی کافی پُرکشش تھی۔ عمر لگ بھگ پچیس برس ہو گی۔ بال لڑکوں کے مانند تراشتے گئے تھے۔ سیاہ سویٹر، سیاہ اسکرٹ اور سیاہ رنگ کے اسٹاکنگ۔ یہ فیشن تھا یا کیموفلاج؟ جارڈن نے کن انکھیوں سے دیکھا۔ وہ لڑکی پھر اسے دیکھ رہی تھی۔ کوئی اور موقع ہوتا تو اسے خوشی ہوتی کہ ایک حسینہ اس پر فریفتہ ہو گئی ہے لیکن وہ بے چینی محسوس کر رہا تھا۔

رچرڈ اور برنیڈا کے رخصت ہونے پر وہ زیادہ دیر سوئٹ میں نہیں رکا تھا...... باہر نکلنے کے بعد اس نے پلیس وینڈوم کا رخ کیا۔ پھر اولمپیا میوزک ہال گیا۔ بعدازاں کیفے ڈی لاپیکس...... وہاں سے نکل کر وہ پیدل ریوڈی لاپیکس کی طرف چل پڑا تھا۔ نصف بلاک جانے کے بعد اسے اندازہ ہوا کہ سیاہ لباس والی اس کا پیچھا کر رہی تھی۔ ڈسپلے ونڈوز کے آگے وہ کئی بار رکا اور تصدیق کر لی کہ لڑکی اس کے پیچھے ہے۔ وہ اکتا گیا۔ اگر لڑکی فلرٹ ہے تو اب تک وہ قریب کیوں نہیں آئی۔ یہ کھیل ختم کرنا چاہیے...... براہِ راست اچھا رہے گا۔ فیصلہ کر کے اس نے نصف بلاک مزید طے کیا۔ سڑک کے دوسری جانب لڑکی ساتھ ساتھ تھی۔ وہ ایک دکان کے سامنے رکا۔ مخالف سمت میں لڑکی بھی رک گئی۔

"ٹھیک ہے، بے بی"...... وہ بڑبڑایا اور اچانک رخ پھیر کے سڑک پار کرنے لگا۔ وہ سیدھا دکان کی طرف لڑکی کے سر پر پہنچا۔

"میموزیل۔" وہ بولا۔ لڑکی پلٹی، اس کی آنکھوں میں حیرت اور بیگانگی تھی۔

"میموزیل، کیا میں پوچھ سکتا ہوں، آپ میرا پیچھا کیوں کر رہی ہیں؟"

لڑکی نے منہ کھولا اور بند کر لیا۔ وہ اپنی براؤن آنکھوں سے مستقل جارڈن کو دیکھے جا رہی تھی۔ خوب صورت آنکھیں تھیں۔

"شاید آپ سمجھی نہیں؟ پارلے وہ اینگلے (انگلش سمجھ آتی ہے؟)

"ہاں۔" وہ آہستہ سے بولی۔ "میں انگلش سمجھتی ہوں۔"

"تو آپ سمجھائیں گی...... کیوں میرا تعاقب کر رہی ہیں؟"

"لیکن میں ایسا نہیں کر رہی ہوں۔"

"ایسا ہی ہے۔"

"ایسا نہیں ہے...... میں واک کر رہی ہوں، موسیو۔ آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔" وہ رخ پھیر کر چل دی۔ اس کے چہرے پر خفگی کے اثرات تھے۔ اداکاری کر رہی ہے، جارڈن نے سوچا اور واپس چل پڑا۔ رٹز کی لابی میں جانے سے پہلے نامعلوم خواہش کے تحت اس نے پلٹ کر دیکھا اور بھورے بالوں والی لڑکی کی جھلک دیکھ لی۔ لڑکی نے پھرتی سے آڑ لے لی تھی۔

☆☆☆

کلاڈ نے پانچویں رنگ پر جواب دیا۔

"کلاڈ، میں رچرڈ ہوں۔ تم نے کسی کی ڈیوٹی لگائی ہے ہمارے پیچھے؟"

"ہم سے کیا مراد ہے؟"

"میرے اور برنیڈا کے تعاقب میں؟"

کلاڈ کے ہنسنے کی آواز آئی۔ "تم برنیڈا کے ساتھ ہو، یہ کافی نہیں ہے؟"

"کلاڈ ایک آدمی ہمارا تعاقب کر رہا تھا۔"

"چہرہ دیکھا تم نے؟" کلاڈ نے سوال کیا۔

"نہیں۔" رچرڈ نے حلیہ بتایا۔

"ٹھیک ہے، میں چیک کر لوں گا۔"

"دوسری بات یہ کہ جارڈن ہوٹل میں نہیں ہے۔"

دوسری جانب کچھ دیر خاموشی رہی۔ "یہ تشویش کی بات ہے۔"

"تمہارے آدمیوں کے پاس کوئی اطلاع ہے؟"

"ابھی رپورٹ نہیں ملی۔" کلاڈ نے جواب دیا۔

"مطلب، جارڈن کی نگرانی کروا رہے ہو؟"

"ہاں، احتیاط۔"

"نگرانی یا حفاظت؟"

"ظاہر ہے حفاظت۔ وہ ہیو کا بھتیجا ہے۔ وہ لڑکی زیادہ تجربہ کار نہیں ہے۔ تاہم کافی ہوشیار ہے۔"

"لڑکی؟"

"ہاں، جارڈن کے پیچھے میں نے اپنی ایجنٹ کو بھیجا ہے۔"

"کیا نام ہے؟"

"کولیٹ۔" کلاڈ نے کولیٹ کا حلیہ بتایا۔

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ رچرڈ نے گھومتے ہوئے سرگوشی کی۔ "میں پھر فون کرتا ہوں۔ اس نے برنیڈا کو دیکھا جو ساکت کھڑی تھی۔ دستک پھر ہوئی۔

"جاؤ، معلوم کرو...... کون ہے؟" رچرڈ نے اشارہ کیا۔

"کون ہے؟" برنیڈا نے لرزاں آواز میں سوال کیا۔

"تم ٹھیک ہو، یا صبح میں آؤں۔" جارڈن کی آواز میں معنی خیز شوخی تھی۔

"جارڈن!" وہ خوشی سے چیخی اور دروازہ کھول دیا۔ "کہاں چلے گئے تھے؟"

رچرڈ کو دیکھ کر جارڈن تھم گیا۔ "آئی ایم سوری، میں مخل ہوا ہوں۔"

"کچھ نہیں، ہم تمہاری وجہ سے پریشان تھے۔"

"میں ذرا چہل قدمی کے لیے نکل گیا تھا...... ایک لڑکی نے میرا تعاقب شروع کر دیا۔ خوب صورت تھی......"

"بھورے بال، سیاہ لباس، پانچ فٹ چھ انچ...... عمر پچیس برس۔"

جارڈن نے حیرت سے رچرڈ کو دیکھا۔ "اب نام بھی بتادو۔"

"کولیٹ۔ فرنچ خفیہ کی اہلکار ہے۔" رچرڈ نے نام بتا کر اپنے تعاقب کا احوال بتایا۔

"وہ بھی فرنچ خفیہ کا آدمی ہوگا؟"

"نہیں وہ کوئی اور تھا۔"

وہاں خاموشی چھا گئی۔ "کون ہوسکتا ہے؟"

"فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" رچرڈ نے جواب دیا۔

"جارڈی، رچرڈ ہمارے ساتھ مخلص نہیں ہے۔" برنیڈا نے خشک لہجے میں کہا۔

"کس معاملے میں؟"

"اس نے پہلے نہیں بتایا کہ وہ 1973ء میں پیرس میں تھا۔ جب ممی اور ڈیڈی......"

جارڈن نے رچرڈ کی طرف دیکھا۔ "اس لیے تم یہاں ہو کہ ہمیں سچائی تک پہنچنے سے روک سکو؟"

"میں اس لیے یہاں ہوں کہ سچائی کی تلاش میں تم دونوں کو مرنے سے بچا سکوں۔"

"کیا سچائی اتنی خطرناک ہے؟" جارڈن نے کہا۔

"نہ ہوتی تو تمہاری آمد کے ساتھ ہی تعاقب شروع نہ ہو جاتا۔"

"یعنی تم اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ یہ مرڈر اور خودکشی کا کیس تھا؟"

"یہ اتنا ہی سادہ ہوتا تو لوگ کب کا بھول چکے ہوتے لیکن کسی کو فکر ہے...... اور جس کو ہے اس نے تم دونوں پر نظر رکھی ہوئی ہے۔ وہ کون ہے؟ یہ سوال بیک وقت سادہ اور پیچیدہ ہے......"

برنیڈا اس دوران میں خاموش رہی۔ رچرڈ نے اُسے دیکھا اور فیصلہ کر کے بولا۔ "میں نے کبھی یقین نہیں کیا...... ایک لمحے کے لیے بھی نہیں۔ برنارڈ نے میڈیلن پر گولی نہیں چلائی نہ اُس نے خودکشی کی۔"

دھیرے سے برنیڈا نے پلکیں اٹھائیں۔ اس کی نظر میں بے یقینی تھی...... بے اعتباری تھی۔ "پھر ٹریگر کس نے دبایا؟"

رچرڈ اٹھ کر بیڈ پر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ نرمی سے اس کے چہرے کو چھوا۔ "مجھے نہیں معلوم لیکن میں تمہارے ساتھ مل کر حقیقت معلوم کروں گا۔"

☆☆☆

کلاڈ، چالیس برس سے فرنچ خفیہ محکمے میں خدمات انجام دے رہا تھا۔ فلپ سینٹ پیری کی رہائش گاہ پر ہونے والے دھماکے کی رپورٹ کچن ٹیبل پر پڑی تھی۔ رچرڈ صبح ہی وہاں پہنچ گیا تھا۔

"یہ معما بن گیا ہے میرے لیے۔" کلاڈ نے ہاتھ لہرایا۔ دھماکا خیز مواد بیڈ کے نیچے نصب کیا گیا تھا۔ 9:10 کا وقت سیٹ کیا گیا تھا۔ ماری اس وقت اپنا پسندیدہ پروگرام دیکھتی ہے جس کی بھی حرکت ہے، وہ اندر کا آدمی ہے۔ ماری اتفاقاً بچ گئی...... ایک بات سمجھ نہیں آرہی، فلپ اس وقت لندن میں تھا۔ اگر اسے اُڑانا مقصود تھا تو اتنی بڑی

غلطی کیسے ہوسکتی ہے؟''

''ہاں، دہشت گرد ایسی غلطی نہیں کرتے۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''میری دانست میں یہ ایک وارننگ ہوسکتی ہے کہ ہم جب چاہیں تم تک پہنچ سکتے ہیں۔''

''نہ ہی ''کاسمک سولیڈیریٹی'' کا کوئی اتا پتا ہے...... تفتیش کیا کریں؟''

''تو پھر دوسری جانب توجہ دو۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ٹراوسٹوک؟ میرے خیال میں ان کے لیے تم کافی ہو۔''

''تم معلوم کرو کہ میرے اور برنیڈا کے پیچھے کون تھا؟''

''جو بھی تھا، ممکن ہے اسے کسی اور نے ہائر کیا ہو۔'' کلاڈ نے کہا۔ ''دوسرے وہ جانتا تھا کہ بہن بھائی پیرس آرہے ہیں۔''

''میرے علم کے مطابق ہیو نے ریگی وان اور لیڈی وان کو بتایا تھا۔ ممکن ہے انہوں نے دوسروں کو بتایا ہو۔'' رچرڈ سوچنے لگا۔ ''کافی لوگ تھے، وہاں پر۔ فلپ، نینا، انتھونی یا شاید کسی اور کو بتایا ہو...... لسٹ اتنی مختصر نہیں ہے کہ ہم اس پر وقت ضائع کریں۔''

''کیا اس مشن پر کام کرنا ٹھیک رہے گا۔ کیا تم بھول گئے کہ برسوں پہلے سچائی دفن کرنے کی باقاعدہ ہدایت دی گئی تھی۔'' کلاڈ نے نکتہ اٹھایا۔

رچرڈ کیسے بھول سکتا تھا۔ واشنگٹن سے ہدایت آئی تھی کہ کیس کلوز ہو چکا ہے۔ تفتیش بند کر دی جائے۔ اسی قسم کی ہدایت کلاڈ نے فرنچ خفیہ محکمے سے وصول کی تھی۔ لہٰذا ڈیلفی کی تلاش اچانک روک دی گئی۔ تاہم رچرڈ اپنی جگہ پر ہمیشہ مشکوک رہا...... ایک ماہ بعد ہی اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا جب امریکی سفیر اسٹیفن سدرلینڈ پیرس میں برج سے کود کر خودکشی کر بیٹھا تھا۔ وہ ایک سیاسی مہرہ تھا۔ اگر وہ جاسوس کی حیثیت سے بے نقاب ہو جاتا تو خود امریکی صدر کو شدید کوفت کا سامنا کرنا پڑتا۔

اصل غدار کون تھا؟ سرکاری طور پر یہ راز کبھی حل نہ ہو سکا۔ اس کے بجائے برنارڈ کو ڈیلفی تصور کیا گیا۔ مردہ شخص کب تردید کرتا ہے؟ اب بیس برس بعد ڈیلفی کا بھوت پھر سے نامعلوم افراد کی نیند اڑانے کے لیے نمودار ہو گیا تھا۔

''اس مرتبہ میں نہیں چھوڑوں گا۔'' رچرڈ نے پُرعزم لہجے میں کہا۔ ''واشنگٹن بھی مجھے نہیں روک سکتا۔ اب میں سرکاری ملازم نہیں ہوں۔''

''بیس سال گزر گئے، رچرڈ۔ وقت بدل گیا، سیاست بدل گئی......شواہد مٹ گئے......''

''ایک چیز نہیں بدلی۔ ملزم۔ ہوسکتا ہے امریکی سفیر سدرلینڈ ''ڈیلفی'' نہ ہو، ممکن ہے ہم غلط ہوں...... لیکن یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ ڈیلفی زندہ ہو اور کام بھی کر رہا ہو۔''

''اور اس وقت.... بہت زیادہ پریشان ہو۔'' کلاڈ نے اضافہ کیا۔ دو امکان اور ہیں، ڈیلفی کے بجائے کوئی اور ہو یا پھر جو کیس فائل میں لکھا ہے وہی سچ ہو۔''

☆☆☆

برنیڈا کی آنکھ دستک پر کھلی...... دستک دینے والا رچرڈ تھا۔ وہ حیرت سے پلکیں جھپکا رہی تھی۔ ''ہمارا اپائنٹمنٹ ہے، تیار ہو جاؤ...... ناشتا گاڑی میں کر لینا۔'' رچرڈ نے کاغذ میں لپٹا ہوا ناشتا اسے پکڑا دیا۔ ''جارڈن پہلے ہی نیچے انتظار کر رہا ہے۔''

''کیسا اپائنٹمنٹ؟''

''چیف انسپکٹر بروسرڈ...... اس وقت وہی تمہارے والدین کا کیس دیکھ رہا تھا۔''

''ہمارا کوئی اپائنٹمنٹ نہیں ہے۔'' برنیڈا نے ناک بھوں چڑھائے۔

''نہیں ملنا تو میں چلتا ہوں۔''

''رکو۔'' برنیڈا نے اسے گھورا۔ ''دس منٹ دو۔'' اس نے دروازہ رچرڈ کے منہ پر بند کر دیا۔

کچھ دیر بعد تینوں روانہ ہو چکے تھے۔ گاڑی رچرڈ ڈرائیو کر رہا تھا۔

''تم بروسرڈ سے مل چکے ہو؟'' برنیڈا نے خاموشی کا قفل توڑا۔

''ہاں، اس وقت، جب دورانِ تفتیش پولیس نے میرا انٹرویو کیا تھا۔''

''کیوں؟''

''وہ ان سب سے مل رہے تھے جو تمہارے والدین کو جانتے تھے۔''

''تمہارا نام پولیس فائل میں نہیں تھا؟''

''فائل میں کئی نام نہیں تھے۔''

''مثلاً؟''

''فلپ سینٹ پیری، ایمبیسیڈر سدرلینڈ......''

''سدرلینڈ؟ نینا کا مرحوم شوہر؟''

''ہاں، وہ حساس نام تھے۔ ایک وزیر مالیات، دوسرا سفیر اور وہ مشتبہ بھی نہیں تھے۔ لہٰذا ان کا نام فائل میں

نہیں تھا۔''

''تمہارا نام کیوں نہیں تھا؟'' برنیڈا کے سوالات جاری تھے۔

''میری کوئی اہمیت نہیں تھی۔ مجھ سے صرف ان دونوں کے تعلقات پر تبصرہ لیا گیا تھا...... کیا وہ خوش و خرم تھے؟ کیا وہ آپس میں بدمزہ رہتے تھے......''

''یہ بتاؤ کہ تم کیوں ملوث ہو رہے ہو؟''

''جارڈن اور تمہاری وجہ سے۔ کلاڈ کی وجہ سے...... تمہارے انکل کی وجہ سے اور اس لیے کہ تمہارا باپ ایک اچھا آدمی تھا۔ میں خود کو ان کا مقروض سمجھتا ہوں......''

''بس یا کچھ اور؟''

''ہاں ایک بات اور......'' رچرڈ نے گردن گھما کر سبز آنکھوں میں جھانکا اور بولتے بولتے چپ ہو گیا۔

''مت کہو...... میں سمجھتی ہوں۔'' وہ زیرِلب مسکرائی۔

''وولف۔'' عقبی نشست سے جارڈن کی آواز آئی۔ ''تمہیں پتا ہے ہمارا تعاقب ہو رہا ہے؟''

''کون سی گاڑی ہے؟''

''دو گاڑیوں کے پیچھے، نیلے رنگ کی پیجو۔''

''ہاں، وہ ہوٹل سے ہی ہمارے پیچھے ہے۔''

''تم جانتے تھے؟'' برنیڈا نے کہا۔

''غور سے ڈرائیور کو دیکھو۔'' رچرڈ نے کہا۔

''اوہ...... نو...... وہ تو کولیٹ ہے۔''

''ہاں۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''سڑک کے دوسری جانب اس عمارت کو دیکھو۔''

برنیڈا نے پتھریلی عمارت کو دیکھا۔ عمارت پر کچھ لکھا تھا۔

''یہ کیا ہے؟''

''نرسنگ ہوم...... انسپکٹر بروسرڈ یہاں رہتا ہے۔ کئی سال ہو گئے۔'' رچرڈ کی آواز میں ہلکا سا تاسف در آیا۔

☆☆☆

ایکس چیف انسپکٹر کے کمرے میں ایک دیوار پر اس کی تصویر لگی ہوئی تھی۔ تصویر اسٹیشن کے باہر سیڑھیوں پر اتاری گئی تھی۔ تصویر میں وہ ایک وجیہہ اور تندرست شخص دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے کے بستر پر جو شخص لیٹا تھا، اس کا سکڑا ہوا نصف مفلوج جسم کسی طرح تصویر سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔

مسز بروسرڈ بھی وہاں موجود تھی، وہ متواتر بول رہی تھی۔

''بروسرڈ کی یادداشت اچھی ہے۔ اسے ہر بات یاد ہے۔ ہر کیس، ہر نام۔ لیکن وہ بول نہیں سکتا، نہ قلم پکڑ سکتا ہے۔ یہی چیز اسے پریشان کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ملاقاتیوں کو نہیں آنے دیتی۔ گنتی کے افراد ملنے آتے ہیں...... تھوڑی دیر کے لیے۔ تم لوگ کم سے کم سوال کرنا۔ اگر وہ پریشان ہونے لگے تو فوراً چلے جانا۔'' مسز بروسرڈ نے بریف کیا۔

''میں سمجھ گیا۔'' رچرڈ نے ایک کرسی بستر کے قریب رکھی۔ جارڈن اور برنیڈا خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔ رچرڈ نے پولیس فائل نکال کر کرائم سین کے فوٹو نمایاں کیے۔

''اگر تم پہچان لو تو صرف سر ہلا دینا۔'' رچرڈ نے فوٹو دکھائے۔ مسز بروسرڈ نے ترجمہ کیا۔

بروسرڈ نے لرزتی انگلی میڈیلن کے چہرے پر رکھ کر کچھ کہا۔

''حسین عورت۔'' مسز بروسرڈ نے ترجمہ کیا۔

بروسرڈ دوسری تصاویر دیکھ کر کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''ہم یہ رپورٹ پڑھ چکے ہیں...... ایک مرڈر اور ایک خودکشی ہے۔'' برنیڈا نے کہا۔ ''کیا چیف کو یقین ہے کہ ایسا ہی تھا؟''

مسز بروسرڈ نے پھر ترجمہ کیا۔ بروسرڈ نے پہلی مرتبہ برنیڈا کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کا عنصر نظر آیا۔ یوں لگ رہا تھا، جیسے وہ کسی جانی پہچانی شخصیت کو دیکھ رہا ہو۔ مسز بروسرڈ نے برنیڈا کا سوال پھر دہرایا۔ جواب میں بروسرڈ نے آہستہ سے سر نفی میں جنبش دی۔

''کیا انسپکٹر نے سوال سمجھ لیا تھا؟'' جارڈن نے استفسار کیا۔

''کیوں نہیں۔'' مسز بروسرڈ نے قدرے غصے سے کہا۔ ''میں نے بتایا تھا کہ وہ ہر بات سمجھتا ہے۔''

اچانک بروسرڈ بے چین ہو گیا۔ وہ ایک تصویر کے کونے کی جانب انگلی مار رہا تھا۔ اس کا جسم کلبلا رہا تھا۔ وہ کچھ بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ جس طرف اشارہ کر رہا تھا۔ وہاں عکس میں خالی فرش نظر آ رہا تھا۔ اس کی بیوی اس پر جھک گئی......

''ناقابلِ فہم۔'' وہ بڑبڑائی۔

''وہ کیا کہہ رہا ہے؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''سروی ایٹ...... نیپکن یا تولیا، میں سمجھی نہیں۔'' وہ

سنک کے قریب سے تولیا لے کر آئی۔ بروسرڈ نے ناراضگی سے سر دائیں بائیں ہلایا۔

''مجھے کوشش کرنے دو۔'' رچرڈ نے کہا اور بروسرڈ کے مزید قریب ہو گیا۔ ''پوفتے ڈوکومنٹ؟'' اس نے پوچھا۔

بروسرڈ نے اطمینان کی سانس لی اور تھک کر سر تکیے پر ڈال دیا۔

''وہ بریف کیس کہنا چاہتا تھا۔''

''مطلب وہ بریف کیس جس میں خفیہ فائلیں تھیں۔'' برنیڈا نے کہا۔ رچرڈ نے سر ہلا کر چیف ونزار انسپکٹر بروسرڈ کی طرف دیکھا۔ جو ذرا سی دیر میں نڈھال ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ مسز بروسرڈ فوراً حرکت میں آئی اور شوہر کے سامنے ڈھال بن گئی۔ ''اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ تم لوگ جاؤ۔''

''میم، ہم نے کچھ اور سوالات کرنے تھے لیکن ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ ایک سراغ رساں اور تھا...... ایٹنی گلگور، ہم کیسے ایٹنی سے مل سکتے ہیں؟'' برنیڈا نے درخواست کی۔

''کیا؟ تمہیں نہیں معلوم؟''

''کیا نہیں معلوم؟''

''انیس برس قبل وہ ایک کار کے حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا...... ہٹ اینڈ رن کیس۔ ڈرائیور بھی نہیں مل سکا تھا۔''

برنیڈا کی مایوس کن نظریں جارڈن کی حیرت زدہ نگاہ سے ٹکرائیں۔

''آخری سوال؟'' جارڈن نے کہا۔ ''آپ کے شوہر کو برین ہیمبرج کب ہوا تھا؟''

''1974ء۔''

''انیس سال پہلے۔'' وہ دنگ رہ گیا۔ یہ کیا اتفاقات ہیں؟

☆☆☆

تینوں نرسنگ کے باہر خاموش کھڑے تھے۔

''چلتے ہیں۔'' رچرڈ نے اشارہ کیا۔ تینوں نے کچھ فاصلے پر ''پیجو'' کو دیکھ لیا تھا۔ تاہم کوئی توجہ نہیں دی۔ وہ دریائے سین کے شمال کی طرف جا رہے تھے۔

اچانک جارڈن کی آواز بلند ہوئی۔ ''وولف، مجھے یہاں بولیوارڈ سینٹ جرمن پر اتار دو۔''

''یہاں کیوں؟'' رچرڈ نے گاڑی روکی۔

''میں ہوٹل میں ملوں گا...... ٹیکسی پر آجاؤں گا۔''

گاڑی سے اتر کے وہ پیچھے کی طرف گیا۔ کچھ دیر بعد وہ آؤٹ ڈور کیفے ''ہیوگو'' میں تھا۔ وہاں کافی رش تھا۔ ویٹرز بھی کافی تعداد میں تھے۔ بیس سال قبل برنارڈ یہیں آتا تھا۔ فائل میں پولیس رپورٹ اور انٹرویوز جارڈن کی یاد میں تازہ تھے۔ لیکن اس سانحے کو عرصہ بیت گیا تھا۔ ضروری نہیں تھا کہ اس کا مطلوبہ شخص ابھی تک ''ہیوگو'' میں کام کر رہا ہو۔ لیکن کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ اگرچہ وہ زیادہ پُرامید نہیں تھا۔ تاہم یہ معلوم کر کے اسے مسرت آمیز حیرت کا سامنا کرنا پڑا کہ ماریو کاسینی ابھی تک ''ہیوگو'' میں ملازم تھا۔ اس کے بالوں میں سفیدی جھلکنے لگی تھی۔ اسے متوجہ کرنے میں جارڈن کو زیادہ وقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا......

''ہاں...... ہاں...... مجھے یاد آ گیا۔ پولیس نے تین چار مرتبہ میرا انٹرویو کیا تھا۔ ہر مرتبہ میں نے ایک ہی بیان دیا تھا۔ مسٹر برنارڈ ہر صبح کافی یہیں پیتے تھے۔ کبھی مسز بھی ساتھ ہوتی تھیں۔ وہ ایک حسین عورت تھی لیکن اس روز مسٹر برنارڈ تنہا تھے۔ وہ مسز کا انتظار کرتے رہے۔''

''اور وہ نہیں پہنچیں؟''

''نہیں۔ پھر ان کی کال آئی۔ انہوں نے پیغام لکھا کر فون بند کر دیا۔'' ماریو نے آگے کا حال بھی مختصراً سنا دیا۔

''کیا برنارڈ اس دن ناراض معلوم ہو رہے تھے؟''

''نہیں۔ پریشان تھے۔ وہ مسز کی وجہ سے پریشان تھے کہ وہ پیگالی جیسی خطرناک جگہ پر کیوں گئی تھیں۔ پھر وہ ادائیگی کر کے چلے گئے۔ باقی دہشت ناک تفصیل میں نے دوسرے روز اخبار میں پڑھی تھی۔''

جارڈن کھڑا ہوتے ہوتے رک گیا۔ ''کیا تمہیں یقین تھا کہ تم مسز ٹراوسٹوک کی آواز سن رہے تھے؟''

''انہوں نے نام بتایا تھا......''

''تم نے آواز پہچانی تھی؟''

ماریو نے فوراً جواب نہیں دیا۔ ''ہاں۔''

جارڈن سمجھ گیا کہ وہ سو فیصد پُر یقین نہیں ہے۔ سوچوں میں گم جارڈن کیفے سے نکل گیا۔ رٹز ہوٹل نصف بلاک دور تھا۔ جارڈن نے پیدل چلنا شروع کر دیا۔ معاً اس کی نظر نیلے رنگ کی پیجو پر پڑی۔ دفعتاً اس نے پیجو کا رخ کیا اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

''امید ہے، ذرا رٹز تک ڈراپ کر دو گی؟'' وہ مسکرایا۔

کولیٹ نے غصے سے اُسے دیکھا۔ ''نکلو میری گاڑی

سے...... یہ ٹیکسی نہیں ہے۔''

''اوہ، کم آن، بے بی...... بس اب چلو۔''

''کون ہو تم؟ میں تمہیں نہیں جانتی۔''

''لیکن میں تمہیں جانتا ہوں۔ تمہارا نام کولیٹ ہے۔ تم کلاڈ کے لیے کام کرتی ہو۔ اس کے کہنے پر تم نے میرے اوپر نظر رکھی ہوئی ہے۔ تمہارے لیے یہ ڈیوٹی دل خوش کن ہے۔ کیونکہ میں بہت خوب صورت ہوں، تمہاری طرح......''

کولیٹ نے مسکراہٹ دبانے کی کوشش کی۔

''دروازہ بند کرو اور یہ بتاؤ کہ تمہیں کس نے بتایا کہ تم خوب صورت ہو؟''

''تمہاری حسین آنکھوں نے۔''

''اداکار ہو؟''

''نہیں صداکار ہوں، گلوکار ہوں، بے کار ہوں، خوار ہوں...... اور......''

''بس چپ ہو جاؤ، میں سمجھ گئی۔'' وہ ہنس پڑی۔

''کیا سمجھ گئیں؟''

''دیوانے ہو، پاگل ہو۔''

''ہائے، کیا ہنسی ہو...... یہ بتاؤ، کلاڈ کے ساتھ کب سے ہو؟''

''تین سال۔''

''اور اس نے تمہیں مردوں کے پیچھے لگایا ہوا ہے۔ یہ کیا کام ہوا؟''

''میں ہدایات کی تعمیل کرتی ہوں۔''

''بہت فرماں بردار ہو؟ میرے ہی پیچھے کیوں؟''

''تمہاری بہن رچرڈ کے ساتھ تھی اس لیے میں نے فیصلہ کیا کہ تم پر نگاہ رکھی جائے لیکن تم ایک مشکل آدمی ہو۔''

''ایسا بھی نہیں ہوں۔''

''تم نے دو مرتبہ غیر متوقع طور پر مجھے پکڑ لیا۔''

''یہ کام کیوں کر رہی ہو؟''

''پیٹ کے لیے۔''

''محبت کی ہے؟''

''سوری۔''

''سوچو، کھانے پر سوچتے ہیں۔''

''چلو اترو، ہوٹل آ گیا ہے۔''

''میں ڈیوٹی پر ہوں۔''

جارڈن، ہوٹل میں جاتے ہوئے ماریو کے بارے میں سوچ رہا تھا...... اچانک اسے خیال آیا کہ ایک سوال رہ گیا۔ اسے یہ پوچھنا چاہیے تھا کہ ''لہجہ انگریز عورت کا تھا؟'' وہ پلٹا اور پھر ہوٹل سے باہر آ گیا۔ پارکنگ میں اسے کولیٹ کی گاڑی نظر آئی...... وہ اسی طرف چلا گیا۔ ڈارک شیشوں کے پیچھے اسٹیئرنگ کے عقب میں کولیٹ کی شبیہ نظر آ رہی تھی۔ جارڈن نے پسنجر ڈور کی جانب سے شیشے پر دستک دی۔

''کولیٹ...... کیا ایک بار پھر لفٹ دو گی؟''

جواب نہ ملنے پر جارڈن دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ ''کولیٹ؟''

وہ بے حس و حرکت، سامنے دیکھ رہی تھی۔ لمحہ بھر کے لیے جارڈن کچھ نہ سمجھ سکا۔ پھر اس نے بالوں میں خون دیکھا جو ٹپکتا ہوا ٹرٹل نیک سویٹر میں جا رہا تھا۔ بدحواسی میں اس نے کولیٹ کا شانہ پکڑ کر ہلایا۔ ''کولیٹ!'' وہ پھسلتی ہوئی اس کی گود میں آن گری۔ کنپٹی میں گولی کا سوراخ صاف نظر آ رہا تھا۔

جارڈن گرتا پڑتا گاڑی سے نکلا۔ اسے کچھ ہوش نہ تھا۔ شاید وہ چیخ چلا رہا تھا۔ پیدل چلنے والے بھی چلانے لگے۔ بیشتر گاڑی کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ جہاں کھلے دروازے سے کولیٹ کا ایک ہاتھ باہر جھول رہا تھا۔ جارڈن نے دہشت سے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔

☆☆☆

بھیڑ لگنا شروع ہو گئی تھی۔ ایمل فوش بھی بھیڑ میں شامل تھا۔ دوسروں کے مانند وہ بھی دیکھ رہا تھا کہ پولیس جارڈن کو ہتھکڑی لگا رہی تھی جو کچھ ہوا، خلاف توقع و ارادہ تھا۔ نہ اس کے گمان میں تھا کہ کولیٹ سے مڈبھیڑ ہو گی اور وہ اسے پہچان بھی لے گی۔

کولیٹ کے ساتھ ایمل فوش نے صرف ایک بار کام کیا تھا۔ تین سال پہلے قبرص میں۔ فرنچ خفیہ کے نزدیک ایمل مردہ تھا۔ جب وہ سر جھکائے، شانے لٹکائے...... کولیٹ کی گاڑی کے قریب سے گزر رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ اسے پہچان نہیں سکے گی۔ تاہم جب کولیٹ نے اسے آواز دی تو وہ ششدر رہ گیا۔ متوجہ ہوئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ وہ دھیمے قدموں کے ساتھ اس کی گاڑی کے قریب ہو گیا۔ کولیٹ مردہ ساتھی کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی۔ عالمِ حیرت نے اسے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ ادھر ایمل فوش کے پاس کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ کی جانب آیا اور سائیلنسر لگی گن... نکال کر فائر کیا۔ اسے افسوس ہوا تھا لیکن وہ کیا کرتا نہ وہ اسے شناخت کرتی نہ

ماری جاتی...... کھسکتے وقت اس نے گن گندی نالی میں پھینک دی۔ جارڈن کا بچنا ناممکن تھا...... چند بلاک آگے جا کر اس نے فون ملایا۔

''جارڈن ٹراوسٹوک کو قتل کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔''

''کس کا قتل؟''

''وہ لڑکی تھی۔ کلاڈ کی ایجنٹ۔''

''جارڈن نے اُسے مارا؟''

''نہیں، میں نے۔''

دوسری طرف سے قہقہے کی آواز آئی۔ ''جواب نہیں۔ مزہ آ گیا۔ میں نے نظر رکھنے کے لیے کہا تھا اور تم نے اسے مرڈر کیس میں پھنسا دیا۔ کمال کر دیا...... اب دیکھنا ہے، اس کی بہن کا کیا کرتے ہو تم۔''

''تم کیا چاہتے ہو؟'' ایمل فوش نے سوال کیا۔

وقفے کے بعد جواب ملا۔ ''میرے خیال میں مسئلہ ختم کرو۔''

''لڑکی کا کام ہو جائے گا لیکن جارڈن کے لیے ضروری ہے کہ میں جیل کے اندر جاؤں اور یہ ممکن نہیں، انگلیوں کے نشانات کی مدد سے مجھے پہچان لیا جائے گا۔ یہ کام کسی اور کو کرنا پڑے گا۔''

''ٹھیک ہے، ایک وقت میں ایک کام۔ لڑکی کو ٹھکانے لگاؤ۔''

☆☆☆

ریو میراج اب ایک ترکی شخص کی ملکیت تھی۔ اس نے عمارت کی حالت درست کرنے کے لیے رقم خرچ کی تھی۔ تاہم وہ اطراف کے ماحول اور سڑکوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ اس کا نام ضمیر تھا۔ ضمیر نے برنیڈا اور رچرڈ کو بتایا کہ وہاں چار خاندان آباد ہیں لیکن پانچ نمبر فلیٹ ہمیشہ غیر آباد ہی رہا۔

''تمہارے پاس یہ عمارت کب سے ہے؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''ایک سال ہو گیا۔'' اس نے نمبر پانچ کا تالا کھولا۔ طویل عرصے سے بند کمرے میں عجیب سی باس تھی۔ برنیڈا کے سینے میں ہوک سی اٹھی۔ وہ ہچکچاتے ہوئے بھاری قدموں کے ساتھ اندر گئی۔ وہاں فرنیچر نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ کھڑکی کے قریب ایک جگہ وہ رک گئی۔ شاہ بلوط کے تختوں کے فرش پر مدھم خاکی دھبا تھا۔ دھبا بمشکل دکھائی دے رہا تھا۔

کس کے خون کا دھبا ہے؟ ممی اور ڈیڈی؟ یا دونوں کا خون ہمیشہ کے لیے ایک ساتھ مل گیا ہے......

''میں نے اسے مٹانے کی بہت کوشش کی لیکن یہ چوبی شریانوں میں جذب ہو گیا ہے۔'' ضمیر نے بتایا۔

برنیڈا نے تھوک نگلا۔ اس سڑک پر...... اس جگہ...... اس کمرے میں؟ تمام پیرس چھوڑ کر انہیں یہاں جان دینی پڑی......؟

''مسٹر ضمیر، پہلے یہاں کا مالک کون تھا؟''

''متعدد افراد تھے، میں نے ایم روزنتھال سے یہ جگہ خریدی تھی۔ روزنتھال سے پہلے یہ جگ ڈیوڈو کے پاس تھی۔''

''کیا تم اسے جانتے ہو؟''

''سوری، پرانی بات ہے۔ تم لوگ بات کرنا چاہو تو میں کچھ دیر کے لیے نیچے نمبر تین میں چلا جاتا ہوں۔'' ضمیر وہاں سے ہٹ گیا۔

برنیڈا نے رچرڈ کو دیکھا۔ وہ ایک کونے میں چوبی فرش کو گھور رہا تھا۔

''کیا سوچ رہے ہو؟'' برنیڈا اس کے قریب چلی گئی۔

''بروسرڈ کچھ بتانا چاہ رہا تھا۔ وہ جس طرف اشارہ کر رہا تھا وہ یہی مقام ہے۔''

''لیکن تصویر میں یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔''

''یہی بات قابلِ تشویش ہے اور یہی چیز بروسرڈ کو بھی پریشان کر رہی تھی۔ بریف کیس کے بارے میں کوئی بات ہے۔''

''نیٹو فائل؟''

''تم ڈیلفی کے بارے میں کیا جانتی ہو؟''

''اتنا جانتی ہوں کہ ممی اور ڈیڈی میں سے کوئی ڈیلفی نہیں تھا۔'' برنیڈا نے یقین سے کہا۔

''یہ تمہاری محبت بول رہی ہے۔''

''یقین تو تمہیں بھی نہیں۔'' برنیڈا نے منہ بنایا۔

''میری اور بات ہے۔ میرا زاویۂ نگاہ محض محبت پر مبنی نہیں ہے۔''

''یعنی تم ابھی تک پورے کھلے نہیں ہو؟''

''ہمارا مقصد ایک ہی ہے لیکن شاید ہم ایک ٹیم نہیں بن سکے۔''

''تم ایک ہی بار سب کچھ کیوں نہیں بتا دیتے؟''

''میں بھی فیصلہ نہیں کر سکا کہ کتنی آگہی تمہارے لیے

بہتر رہے گی؟'' رچرڈ پُرسوچ انداز میں ٹہل رہا تھا۔ ''ڈلینگلے میں ٹریننگ ختم ہونے کے بعد میرا پہلا ٹاسک تھا۔''

''ڈلینگلے......سی آئی اے؟''

''ہاں۔ اگرچہ سی آئی اے میرا پہلا انتخاب نہیں تھا۔ میں نے یونیورسٹی میں جو مقالہ لکھا تھا، وہ مشرق وسطیٰ کے ایک ملک کی حربی صلاحیتوں سے متعلق تھا۔ حیران کن طور پر وہ سی آئی اے کی نظر میں آگیا۔ وہ یہ بھی جان گئے کہ میں کئی زبانوں پر عبور رکھتا ہوں، مجھے اسٹوڈنٹ لون کے ضمن میں خاصا قرض دیا گیا۔ یہ دراصل گاجر دکھانے والی بات تھی۔ یوں میرے کئی مسائل حل ہو رہے تھے بلکہ بطور انٹیلی جنس اینالسٹ کام کرنے کا موقع بھی مل رہا تھا۔''

''یوں تم میرے والدین سے ملے؟''

رچرڈ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''نیٹو کو سیکیورٹی لیک کا علم ہوا تھا، جس کا مرکز پیرس تھا۔ ہتھیاروں کا ڈیٹا مشرقی جرمنی پہنچایا جا رہا تھا۔ میں تازہ تازہ پیرس پہنچا تھا۔ لہٰذا میری پوزیشن صاف تھی۔ مجھے فرنچ خفیہ کے کلاڈ ڈامیر کے ساتھ کام کرنا تھا۔ مجھے ایک ڈمی رپورٹ تیار کرنے کے لیے کہا گیا۔ یہ اصل کے مانند تھی۔ اسے کوڈ شکل میں پیرس میں منتخب سفارت خانوں میں پہنچایا گیا۔ مقصد ڈیلفی کو دھوکے سے پکڑنا تھا۔''

''میرے والدین کا کیا تعلق؟''

''وہ پیرس کی برٹش ایمبیسی میں تھے۔ برنارڈ کمیونیکیشن میں اور میڈیلن پروٹوکول میں۔ دونوں ایم آئی سکس کے لیے کام کرتے تھے۔ برنارڈ ان چند افراد میں سے ایک تھا جن کی رسائی خفیہ فائلوں تک تھی۔''

''یوں وہ مشتبہ افراد کی فہرست میں شامل تھے؟''

رچرڈ نے سر ہلایا۔ ''وہ ہی نہیں، ہر ایک تھا...... برٹش، امریکن، فرنچ، سفیر تک مشکوک تھے...... ڈمی فائل پہنچانے کے بعد انتظار شروع ہو گیا کہ وہ کب مشرقی جرمنی پہنچتی ہے۔ لیکن ڈمی فائل مشرقی جرمنی کے بجائے بریف کیس میں وہاں ملی...... جہاں تمہارے والدین کو مارا گیا۔''

''مارا گیا؟''

''ہاں میں یہی سمجھتا ہوں۔''

''کیوں؟''

''اس لیے کہ تمہارے والدین کی ہلاکت کے ایک ماہ بعد امریکی سفیر سدرلینڈ نے خودکشی کر لی تھی اور واشنگٹن سے براہِ راست تفتیش روکنے کے احکامات آئے تھے...... نیز تم نے دیکھ ہی لیا ہے کہ ریومیراح کے مالکان بدل چکے ہیں۔ بروسرڈ اکیس سال پہلے ناکارہ ہوا، سراغ رساں ایٹنی بھی ایک سال پہلے مارا گیا......''

''تم نے سچائی جاننے کی کوشش نہیں کی؟'' برنیڈا نے اعتراض کیا۔

''مجبوری تھی۔ میں سرکاری ملازم تھا۔ حتیٰ کہ کلاڈ کو بھی روک دیا گیا۔ اسے براہِ راست فرنچ پرائم منسٹر نے آرڈر کیے تھے۔ یوں ڈیلفی کی فائل بند ہو گئی۔''

''کتنا آسان تھا سب۔ انہیں غدار تسلیم کر لیا گیا۔''

وہ مڑی اور کمرے سے نکل گئی۔

''میں نے بتایا کہ میرے لیے آرڈرز تھے۔''

رچرڈ، برنیڈا کے پیچھے گیا۔

''اور تم آرڈرز پر چلنے والے آدمی ہو؟''

''مجھے واشنگٹن بلا لیا گیا تھا۔ میں چاہتا بھی تو کچھ نہ کر پاتا۔''

وہاں سے نکل کر دونوں کوچن اسپتال پہنچے۔ دورانِ سفر خاموشی چھائی رہی۔ ماری سینٹ پیری تک پہنچنے میں کوئی وقت نہیں ہوئی۔ درجن بھر پولیس مین وہاں موجود تھے۔ ماری تک اطلاع پہنچائی گئی کہ لارڈ لووٹ کی بھتیجی ملنے آئی ہے۔ دونوں پولیس اسکارٹ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔ اندر جا کر معلوم ہوا کہ نینا سدرلینڈ اور ہیلن وان بھی عیادت کے لیے پہنچے ہوئے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ مختصر سی ٹی پارٹی ہو رہی ہے۔ ماری تکیے سے ٹیک لگا کر نیم دراز حالت میں بیٹھی تھی۔ رچرڈ نے اندازہ لگایا کہ اسے دھماکے سے جسمانی سے زیادہ ذہنی صدمہ پہنچا تھا۔

نینا نے چائے کے دو کپ برنیڈا اور رچرڈ کو پکڑائے۔

''تم لوگ پیرس کب پہنچے؟''

رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے وہی سوال کیا۔

''ہم ریگی اور ہیلن کے ساتھ واپس آئے تھے۔''

''کیس میں کوئی پیش رفت ہوئی؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''دہشت گردی بتائی جا رہی ہے۔'' ماری نے سرد آہ کھینچی۔

''ہاں......اور کیا ہو سکتا ہے؟ کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ کسی سیاست داں کے بستر کے نیچے بم رکھ دے۔''

''میں ریلیز ہوتے ہی شاید آج ہی فلپ کے ساتھ سوئٹزرلینڈ چلی جاؤں۔'' ماری نے ارادہ ظاہر کیا۔

''ویری گڈ آئیڈیا۔'' ہیلن نے حمایت کی۔ ''تم

دونوں کچھ دن اکیلے اچھی جگہ گزار آؤ۔''
''ہاں تاکہ دہشت گردوں کو لائن مل جائے۔ وہ یہی چاہتے ہوں گے۔'' نینا نے کہا۔
''تمہارے لیے یہ کہنا آسان ہے، بمباری تمہارے گھر پر نہیں ہوئی ہے۔'' ہیلن نے غصہ دباتے ہوئے کہا۔
''اگر ہوتی بھی تو میں اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہلتی۔'' نینا نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔
''ہاں تم اپنی جگہ سے کہاں ہلتی ہو۔''
''وہاٹ؟''
''کچھ نہیں۔'' ہیلن دوسری جانب دیکھنے لگی۔
''ہیلن، کیا بڑبڑا رہی ہو؟'' ماری نے کہا۔
''تمہارے لیے پیرس سے نکلنا بہت اچھا رہے گا۔ کوئی بھی دوست اس کی مخالفت نہیں کرے گا۔'' ہیلن نے کہا۔
''کیا میں اس کی دوست نہیں ہوں؟'' نینا بھڑکنے لگی۔
''میں نے کب کہا......؟''
''اوہ پلیز...... بس کرو۔'' ماری کراہ اٹھی۔
اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ بحث میں ازخود ہی بریک لگ گیا...... نینا کا جواں سال بیٹا انتھونی اندر داخل ہوا۔ ''ماما تیار ہیں چلنے کے لیے؟''
جواب میں نینا نے اٹھنے میں سیکنڈ نہیں لگایا۔ جاتے جاتے اس نے ماری کو دیکھا۔ ''ایک دوست کی حیثیت سے میرا اب بھی یہ خیال ہے کہ تمہیں پیرس میں رکنا چاہیے۔'' یہ کہہ کر وہ باہر نکل گئی۔
''تھینک گاڈ، تم اِسے کیسے برداشت کرتی ہو؟'' ہیلن نے ماری سے کہا۔ برنیڈا سوچ رہی تھی کہ دونوں خواتین ایک دوسرے سے کتنا ملتی ہیں۔ دونوں کی عمریں اور حسن زوال پذیر تھا۔ دونوں کے شوہر ان میں دلچسپی کھو چکے تھے۔
''کبھی میں سوچتی ہوں کہ تم ایک راہبہ ہو جو اس کتیا کو برداشت کر لیتی ہو۔'' ہیلن نے کڑوے لہجے میں کہا۔ ''اگر میں ہوتی......''
اس وقت فلپ اندر داخل ہوا۔ ماری نے کسی قسم کی مسرت کا اظہار نہیں کیا۔ فوراً بعد ہی کلاڈ کی آمد ہوئی۔
''تم دونوں یہاں پر۔'' کلاڈ نے اظہارِ حیرت کیا۔
''ہم تمہارا انتظار کر رہے تھے۔''
''اور میں تم دونوں کی تلاش میں تھا۔''
رچرڈ اور برنیڈا دونوں چونک اٹھے۔ ''کوئی مسئلہ؟''
''نازک مسئلہ ہے۔ میرے ساتھ آؤ۔'' وہ ہال وے کے نسبتاً سنسان کونے میں آگئے۔
''کچھ دیر پہلے پولیس کی کال آئی ہے۔ کولیٹ کو کار میں گولی ماردی گئی ہے۔''
''اوہ مائی گاڈ...... جارڈن۔'' برنیڈا کا منہ کھل گیا۔
''وہ محفوظ ہے...... لیکن جو کولیٹ کو دن دہاڑے مار سکتا ہے۔ وہ جارڈن کو...... لہٰذا جارڈن کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔''
''حفاظت کے لیے...... یا مرڈر چارج میں؟'' برنیڈا چیخ اٹھی۔ اس نے کلاڈ کی آنکھوں میں ہمدردی کی جھلک دیکھ لی تھی۔
☆☆☆
دونوں اسپتال میں تنہا تھیں۔ تنہائی اچھی تھی۔ اس دوران میں دونوں نے بہت کم بات کی تھی۔ بالآخر ہیلن سے رہا نہ گیا۔
''یہ ناقابلِ برداشت ہے۔''
''میں کیا کر سکتی ہوں۔ اس کے بہت سے دوست ہیں۔ اس کے تعلقات ہیں۔ اثر و رسوخ ہے۔ وہ فلپ کو بھی میرے خلاف کر سکتی ہے۔''
''کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا۔ تم اس سے بات کرنا بند کردو۔''
''کس بنیاد پر؟ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں۔''
''کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیلن نے کہا۔
''کیا تمہاری آنکھیں کافی نہیں ہیں۔ دونوں کس طرح ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں...... فلپ تمہیں کس طرح نظرانداز کرتا ہے۔ کتنی بار وہ اسپتال آیا ہے وہ بھی چند منٹ کے لیے۔''
ماری روہانسی ہونے لگی۔
''اچھا دل چھوٹا مت کرو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔'' ہیلن نے اس کا رخسار تھپتھپایا۔ دونوں سہیلیاں ایک جیسے حالات سے گزر رہی تھیں۔ فرق صرف ہمت کا تھا۔ ماری کے برعکس ہیلن، ریگی وان کے حلق میں اٹکی ہوئی تھی۔
☆☆☆
جیل سیل میں جارڈن جس بینچ پر بیٹھا اسی پر ایک اور قیدی بھی براجمان تھا۔ اس کا حلیہ اور جسم سے اٹھنے والی

ناگوار بُو جارڈن کو پریشان کررہی تھی۔ وہ جارڈن کے لباس، جوتوں اور قیمتی گھڑی کو گھورے جارہا تھا۔

''کیا پریشانی ہے؟'' تنگ آکر جارڈن نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

''سونے کی ہے؟'' اس نے گھڑی کی طرف اشارہ کیا۔

''ہاں، پھر......''

وہ اٹھ کر اور قریب آگیا۔ ''اٹالین ہیں؟'' اس نے جوتوں کو دیکھا۔

''ہاں، اٹلی کے ہیں۔''

اس نے لباس کی طرف دیکھتے ہوئے دانت نکالے۔

''لیس مواٹراسکیل (مجھے تنہا چھوڑ دو)۔'' جارڈن نے فرنچ میں کہا۔

قیدی نے اپنے جوتوں کی طرف اشارہ کیا جو سخت گتے کے بنے تھے۔ ''یولائک؟''

''ویری نائس۔'' جارڈن نے بھی دانت نکالے۔

سیل کے دروازے پر کھڑکھڑاہٹ ہوئی۔ چابی گھومنے کی آواز آئی اور دروازہ کھلا۔ کونے میں دوسرا قیدی اٹھ کر بیٹھ گیا۔

دروازے میں سے کسی نے جارڈن کا نام پکارا۔

''یس؟'' جارڈن کھڑا ہوگیا۔

''میرے ساتھ آؤ، ملاقاتی ہیں۔''

جارڈن اُس کے پیچھے چل پڑا۔ دوسرے اہلکار نے دروازہ دوبارہ مقفل کردیا۔

''اوہ، برنیڈا۔''

برنیڈا بھاگتی ہوئی اس سے لپٹ گئی۔ ''جورڈی، تم ٹھیک ہو؟''

''ڈارلنگ، آئی ایم فائن۔'' جارڈن نے برنیڈا کے شانے پر رچرڈ کو دیکھا۔ اس کے ساتھ کلاڈ کھڑا تھا۔

''کیا خبر ہے؟''

''سر میں نو ایم ایم کی ایک گولی۔ کوئی گواہ نہیں۔'' کلاڈ نے جواب دیا۔

''گن کہاں ہے؟ میں کیسے ملزم ہوگیا؟''

''گن گاڑی کے قریب گندی نالی سے مل گئی ہے۔''

''لیکن گواہ؟'' برنیڈا نے کہا۔

''گواہ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔'' جارڈن نے کہا۔

''میں نے کولیٹ سے لفٹ لی تھی۔ گاڑی میں جگہ جگہ میری انگلیوں کے نشانات ہوں گے۔ میں دوبارہ بولیورڈ سینٹ جرمن جانا چاہتا تھا...... باہر آکر میں نے پھر کولیٹ سے لفٹ لینا چاہی...... آگے جو ہوا وہ کلاڈ کے علم میں ہے۔''

''تم نے وہاں کوئی مشکوک آدمی دیکھا تھا؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''نہیں، لیکن کولیٹ نے شاید......''

''تمہیں یقین نہیں ہے۔''

''ہاں، میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔'' جارڈن نے جواب دیا۔

''وہ بچی نہیں تھی۔ وہ اپنی حفاظت کے لیے تیار تھی۔'' کلاڈ نے کہا۔

''یہ بات میری بھی سمجھ میں نہیں آرہی۔ وہ اتنی آسانی سے......''

''کلاڈ، وہ دھوکے میں ماری گئی ہے جس نے اُسے نشانہ بنایا ہے، وہ اسے جانتی تھی اسی لیے اس نے دفاع کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔'' رچرڈ نے اندازہ ظاہر کیا۔

''مجھے سینٹ جرمن جانا چاہیے۔ جو بھی ہے وہ میرے پیچھے آئے گا۔'' جارڈن نے تجویز دی۔

''جارڈی یہ ممکن نہیں ہے۔'' برنیڈا نے نرمی سے کہا۔

''کیا مطلب ہے، اس بات کا؟''

''پولیس تمہیں آزاد نہیں کرے گی۔''

''لیکن یہ قتل میں نے نہیں کیا۔'' جارڈن نے کلاڈ کی طرف دیکھا۔

رچرڈ نے کہا۔ ''جارڈن تم تسلی رکھو، ہم تمہیں ہر قیمت پر یہاں سے نکال لیں گے۔''

''کسی نے انکل ہیو کو فون کیا؟''

''وہ چیٹ وِنڈ میں نہیں ہیں۔ کوئی نہیں جانتا، وہ کہاں ہیں؟'' برنیڈا نے بتایا۔ ''ہمیں ریگی اور ہیلن سے بات کرنی پڑے گی۔ ان کے تعلقات ہیں۔ شاید وہ سفارت خانے میں ڈوریاں ہلاسکیں۔''

''پولیس مجھے ملزم سمجھ رہی ہے؟''

''ہاں۔'' کلاڈ نے کہا۔

''اور تمہارا کیا خیال ہے؟''

''ہم میں سے کوئی بھی تمہیں قاتل نہیں سمجھتا۔''

''جورڈی ہمیں کچھ وقت درکار ہے۔'' برنیڈا نے کہا۔

جارڈن، بہن کو دیکھتا رہا۔ پھر گھڑی اتار کر اسے پکڑا دی۔

''یہ کیا کررہے ہو؟''

''شاید یہاں مجھے زیادہ دیر رکنا پڑے۔ اسے اپنے پاس رکھو۔ میں چاہتا ہوں کہ اگلی فلائٹ سے تم گھر واپس جاؤ، سمجھ گئیں؟''

''میں کہیں نہیں جارہی۔''

''ہاں، تم جارہی ہو۔''

''تمہیں یہاں میری ضرورت ہے۔'' برنیڈا نے کہا۔

جارڈن نے اس کے دونوں شانے پکڑ لیے۔ ''ہوش سے کام لو۔ ایک ایسا ایجنٹ مارا جاچکا ہے جو تربیت یافتہ تھا۔''

''اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگلی باری میری ہے۔''

''اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ خوف زدہ ہیں اور کچھ بھی کرسکتے ہیں۔ تمہیں جانا پڑے گا۔''

''تمہیں یہاں سڑنے کے لیے چھوڑ کر بھاگ جاؤں؟''

''میرے ساتھ کلاڈ ہے، ریگی ہے......''

برنیڈا نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔ ''کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ میں چلی جاؤں گی؟''

''اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔''

''میں تم سے محبت کرتی ہوں، لہٰذا میں یہیں رہوں گی......چلو رچرڈ۔''

☆☆☆

''تمہارا بھائی درست کہتا ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''تمہیں گھر جانا چاہیے۔''

''اب تم مجھے سبق نہیں سکھاؤ۔'' برنیڈا اتر گئی۔

''تمہیں کسی کی تو سننی چاہیے......سچ کی تلاش میں براہِ راست پیرس میں چھلانگ لگانا غلط تھا۔ میں جانتا ہوں، تم کیا چاہتی ہو لیکن حالات تیزی سے تبدیل ہورہے ہیں۔ ابھی دو دن نہیں گزرے اور ایک فرنچ ایجنٹ مارا گیا ہے جو کھیل بیس برس قبل شروع ہوا تھا، وہ رنگ بدل کر پھر سے شروع ہورہا ہے......تم دونوں کا اپنے والدین سے کوئی موازنہ نہیں ہے اور وہ خود کو نہ بچا سکے۔ ہر کام جذبات سے نہیں ہوتا۔''

''یعنی مجھے جارڈن کو یہاں چھوڑ دینا چاہیے؟''

برنیڈا کی آواز کا زور کم ہوگیا۔

''میں اس کا خیال رکھوں گا۔ ریگی سے بات کروں گا۔ بہترین وکیل کا بندوبست کروں گا۔''

برنیڈا، جارڈن کی دی ہوئی گھڑی کو گھور رہی تھی۔

''اگر اسے کچھ ہوا تو میں خود کو بھی معاف نہیں کرسکوں گی۔''

''اگر تمہیں کچھ ہوا تو جارڈن خود کو معاف نہیں کرسکے گا۔ اور......اور میں بھی۔''

''میں تمہاری ذمے داری نہیں ہوں۔''

''تم ہو!''

''یہ فیصلہ کس نے کیا؟''

''میں نے۔'' رچرڈ اُس کے قریب ہوگیا۔

''دور رہو......کار میں بیٹھ جاؤ۔'' برنیڈا کی دھڑکنیں ناہموار ہوگئیں۔ رچرڈ کی قربت سے وہ ڈرنے لگی تھی۔

☆☆☆

''صورتِ حال بدنما ہے۔'' ریگی نے کہا۔ ''چوری، ڈاکے، تشدد کا معاملہ ہوتا تو بات دیگر تھی لیکن مرڈر؟ مجھے ڈر ہے کہ ڈپلومیٹک مداخلت بے سود ہوگی۔''

وہ ریگی وان کی شاندار اسٹڈی میں بیٹھے تھے۔

''سفیر محترم اتنے بے اختیار نہیں۔ نہ یہ کسی عام آدمی کا مسئلہ ہے۔ وہ میرا بھائی اور انکل کا بھتیجا ہے۔ سب سے بڑھ کر اسے ناکردہ جرم میں پھنسایا گیا ہے۔ وہ قاتل نہیں ہے۔'' برنیڈا نے زور دے کر کہا۔ ''ایمبیسیڈر کچھ کرسکتا ہے۔''

''یقیناً وہ قاتل نہیں ہوسکتا۔ میری اس سے بات ہوئی ہے۔ سفیر بھی زیادہ پُرامید نہیں ہے۔ میرے بس میں ہوتا تو وہ ایک سیکنڈ بھی وہاں نہ رہتا۔ میں ایک اچھے وکیل کا بندوبست کرتا ہوں۔ وہ خاصا قابل ہے۔''

''فرنچ انٹیلی جنس کیا کررہی ہے؟'' رچرڈ نے کہا۔

''گن پر انگلیوں کے نشانات نہیں ہیں۔ لارڈ لووٹ کے بھتیجے کی حیثیت سے ہم کچھ مراعات لے لیں گے۔ تاہم آخر میں یہ مرڈر چارج ہی رہے گا۔ مصیبت یہ ہے کہ مقتولہ خود فرانسیسی شہری ہے۔ اخبارات میں اسٹوری آتے ہی نئی مشکلات کھڑی ہوجائیں گی۔''

رچرڈ نے ریگی کو بتایا کہ برنیڈا واپس جانے سے انکاری ہے۔ دونوں نے کچھ دیر اپنی سی کوشش کی۔ تاہم برنیڈا کو قائل کرنے میں ناکام رہے۔ دونوں نے بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ تاہم انہیں کوئی حیرانگی نہ تھی۔ برنیڈا اپنی ماں کی طرح ہی تھی۔

دروازے پر دستک ہوئی اور ہیلن اندر آئی۔ اس کے ہاتھ میں موجود ٹرے میں بسکٹ اور چائے تھی۔

''ریگی، تم کچھ نہیں کرسکتے؟''

''میں کوشش کررہا ہوں۔''

''وکیل سے کام نہیں چلے گا۔ کچھ اور بھی سوچنا

چاہیے۔'' ہیلن نے کہا۔

''وہ کیا؟'' ریگی نے سوال کیا۔

''یہ محض ایک مرڈر نہیں ہے۔ سازش ہے جس کی جڑیں ماضی میں دفن ہیں اور بیس سال پہلے کا مرڈر آج بھی کسی کے لیے خطرے کا باعث ہے۔'' ہیلن نے جواب دیا۔

''ڈیلفی...... تمہیں یاد ہے؟ اس کے بارے میں ہیو نے بتایا تھا۔''

''ہاں، ڈیلفی۔ ایم آئی سکس کبھی اس تک نہیں پہنچ سکی تھی؟'' ہیلن نے رچرڈ کو دیکھا۔

''ہاں، لیکن ان کو شبہات تھے۔''

''سدر لینڈ کی بات کر رہے ہو؟''

''ہاں، وہ مذکورہ سانحے کے ایک ماہ بعد پل سے کود گیا تھا۔''

''پتا نہیں وہ کیوں کودا تھا لیکن اگر میں مرد ہوتی اور میری شادی نینا سے ہو جاتی تو میں بہت پہلے کود چکی ہوتی۔'' ہیلن نے نفرت سے ہونٹ سکیڑے۔

''ہمیں اپنی توجہ مسئلے کی طرف رکھنی چاہیے'' ریگی نے پائپ ٹھونکا۔

''میں ہر ممکن کوشش کروں گا۔''

''میں آپ کی بہت مشکور ہوں۔'' برنیڈا نے کہا۔

''ڈیئر مسکراؤ، میں پریشان ہو جاتا ہوں...... ہیو کو کیا جواب دوں گا۔'' ریگی نے برنیڈا کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

''تم اس کا بہت خیال رکھنا۔'' وہ رچرڈ کی طرف مڑا۔

''میں وعدہ کرتا ہوں۔''

☆☆☆

''ہیلن اور ریگی ایک دوسرے کی ضد ہیں؟''

''مطلب؟''

''یوں لگتا ہے، مجبوراً گزارا کر رہے ہیں۔'' برنیڈا نے وضاحت کی۔

''ہاں ایسا ہی ہے۔ یہ رشتہ ہیلن کی دولت کے باعث نبھ رہا ہے اور یہ بات ریگی وان کے لیے خلش کی طرح ہے۔ وہ بینکر بھی نہیں بننا چاہتا تھا۔ ہیلن نے اسے مجبور کیا۔ ان کی بدمزگی ہر جگہ نظر آتی ہے۔ میں عادی ہو گیا ہوں۔ اس کے برعکس تمہارے والدین تھے۔ ایک دوسرے کی چاہت میں ڈوبے ہوئے۔ خوش و خرم۔ کتنا پیارا اور ہم آہنگ جوڑا تھا...... کاش میرے والدین بھی ایسے ہوتے۔''

''کیا ہوا تھا؟''

''طلاق...... یہ علیحدگی خاصے خراب انداز میں ہوئی تھی۔ بعدازاں میں شادی کے خیال سے ہی بدظن ہو گیا۔'' کچھ دیر کے لیے کار میں خاموشی چھا گئی۔

''تو شادی نہ کرنے کی یہ وجہ تھی؟'' برنیڈا نے کہا۔

''ہاں یہ ایک وجہ تھی۔ دوسری کوئی مطلب کی لڑکی ملی ہی نہیں۔ تم نے کیوں شادی نہیں کی؟'' رچرڈ نے برنیڈا پر نظر ڈالی۔

اس نے شانے اچکائے۔ ''کوئی ملا ہی نہیں۔''

''خوب، آئیڈیالسٹ ہو؟''

''شاید۔'' وہ ہنس پڑی۔

ہوٹل پہنچ کر وہ کار سے اترے اور لابی کی طرف چل پڑے پھر ایلیویٹر میں...... ایلیویٹر سے نکل کر وہ سوئٹ میں داخل ہو گئے اور دروازہ بند کر دیا۔

''تم کہاں گھسے آ رہے ہو؟''

''کہاں جاؤں؟''

''میں کیا جانوں؟'' برنیڈا نے بے نیازی سے کہا۔

''واقعی تمہارا کوئی اسکرو ڈھیلا ہے۔''

''تمہیں معلوم ہے تو اسے کس کیوں نہیں دیتے؟'' برنیڈا کی آنکھوں میں شوخی نظر آئی۔

''سنجیدہ ہو؟''

''تم بھی احمق ہو۔''

''احمق تو نہیں ہوں، لارڈ کی بھتیجی کا خیال کر جاتا ہوں...... آؤ ادھر بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں۔''

''صرف باتیں؟''

رچرڈ نے برنیڈا کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''چھوڑو ابھی آتی ہوں۔'' وہ جارڈن کے سوئٹ کی طرف جاتے ہوئے کھڑکی کے پاس سے گزری۔

''وہاں کہاں......؟''

برنیڈا رک کر جواب دینے کے لیے پلٹی اور دھماکا ہوا، کھڑکی کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اضطراری طور پر برنیڈا کچھ اور پیچھے ہٹ گئی۔ رچرڈ نے جست لگائی اور اسے لے کر زمین بوس ہو گیا۔ دوسرا فائر ہوا۔ ''لیٹی رہو، میں روشنی بند کر رہا ہوں۔'' وہ سوئچ بورڈ کی طرف رینگ رہا تھا۔ تیسرا دھماکا ہوا اور دوسری کھڑکی کا شیشہ ٹوٹا۔ اتنی دیر میں رچرڈ نے سوئچ آف کر دیا۔ ''خاموش رہنا، اٹھنا مت...... وہ سامنے والی بلڈنگ پر ہے۔ دور مار رائفل سے فائرنگ ہوئی ہے۔ ممکن ہے انفراریڈ اسکوپ لگی ہو...... میں فون کرتا ہوں۔''

''اوہ نو...... فون لائن کٹی ہوئی ہے۔''

برنیڈا لرز اٹھی۔ ’’کیا مطلب، کوئی یہاں آیا تھا؟‘‘

’’شا......ا......شا......‘‘ رچرڈ نے ساعت پر زور دیا۔

برنیڈا کا دل سینے میں بری طرح اچھل رہا تھا۔ ایلیویٹر کی مدھم آواز آرہی تھی جو تیسری منزل پر خاموش ہوگئی۔

’’برنیڈا حواس بحال رکھنا۔ ہم مصیبت میں ہیں۔‘‘

☆☆☆

’’کوئی اندر نہیں آسکتا۔‘‘ برنیڈا نے کہا۔ ’’دروازہ مقفل ہے۔‘‘

’’ان کے پاس ماسٹر کی ہوگی...... وہ پہلے یہاں آئے تھے تو اب بھی آسکتے ہیں۔‘‘

’’کیا کریں؟‘‘

’’جارڈن کا کمرا......‘‘

دونوں چاروں ہاتھ پیروں کے بل کنکٹنگ ڈور تک گئے۔ معاً برنیڈا کو احساس ہوا کہ وہ اکیلی ہے۔ ’’کہاں ہو تم؟‘‘

’’تم اندر جاؤ، میں انہیں روکتا ہوں۔‘‘

’’کیا؟‘‘

’’وہ پہلے اس کمرے کو چیک کریں گے۔ تم جارڈن کے سوئٹ سے نکل کر سیڑھیوں پر جانا اور مڑے بغیر بھاگتی رہنا۔‘‘

’’یہ خودکشی ہے۔ تمہارے پاس اسلحہ نہیں ہے۔‘‘ برنیڈا نے تاریکی میں آنکھیں پھاڑ کے دیکھا۔ رچرڈ کا سایہ دروازے کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔

’’برنیڈا، تم نکلو......‘‘ رچرڈ نے بے چینی سے کہا۔

برنیڈا پر سکتہ طاری تھا۔

دستک ہوئی۔ ’’مس ٹراوسٹوک؟‘‘ مردانہ آواز آئی۔

برنیڈا خاموش رہی۔ آواز پھر آئی۔

رچرڈ اضطراب کے عالم میں ہاتھ سے اشارہ کررہا تھا کہ وہ نکل جائے۔

دروازہ کسی وقت بھی کھل سکتا تھا۔ سوچنے، حرکت کرنے کا وقت گزر گیا تھا۔ برنیڈا نے بیڈ سائڈ سے لیمپ اٹھایا اور رچرڈ کے قریب آگئی۔

’’کیا کررہی ہو؟‘‘ رچرڈ نے برہم سرگوشی کی۔

’’شٹ اَپ۔‘‘ وہ آہستہ سے غرائی۔

دروازہ کھولا۔ دو سائے نظر آئے۔ رچرڈ قریب ترین سائے پر جا پڑا...... دونوں نیچے گرے۔ برنیڈا نے لیمپ دوسرے بن بلائے مہمان کے سر پر بجایا۔ وہ ڈکراتا ہوا منہ کے بل گرا۔ برنیڈا نے بیٹھ کر بغل کے پاس ہاتھ مارا۔ ہولسٹر؟ اس نے پشت کے بل گر کے اسے سیدھا کر کے ہولسٹر پر ہاتھ ڈالا...... تب باہر سے آنے والی روشنی کی لکیر آدمی کے چہرے پر پڑی اور برنیڈا کو غلطی کا احساس ہوا۔

’’اوہ مائی گاڈ۔‘‘ وہ بولی۔ ’’رچرڈ اسے چھوڑ دو۔‘‘

’’کیا بکواس ہے؟‘‘

’’یہ دونوں دوست ہیں۔‘‘ برنیڈا نے اٹھ کر سوئچ آن کیا۔

رچرڈ نے حیرت سے دیکھا اور مینیجر کو چھوڑ دیا۔ دوسرا آدمی کلاڈ ڈامیر تھا۔

’’تم نے میرا سر ہی کھول دیا تھا۔ اینٹ ماری تھی کیا؟‘‘ وہ چاروں مینیجر کے آفس میں بیٹھے تھے۔

’’لیمپ تھا، آئی ایم سوری۔‘‘ برنیڈا بیگ میں لپٹی برف سے کلاڈ کے سر کی ٹکور کررہی تھی۔ مینیجر کی ایک آنکھ سیاہی مائل ہورہی تھی۔ وہ وقتاً فوقتاً رچرڈ کے دائیں پنچ کو دیکھ رہا تھا۔ دروازے پر دستک کے بعد ایک پولیس مین اندر آیا اور کلاڈ سے باتیں کر کے چلا گیا۔

’’کیا کہہ رہا تھا؟‘‘ برنیڈا نے سوال کیا۔

’’گولیاں ہوٹل کے مخالف سمت کی عمارت سے چلائی گئی تھیں۔ وہ ایک پلازا ہے۔ چھت پر سے گولیوں کے خول ملے ہیں...... حملہ آور غائب ہے۔‘‘

’’اس کا مطلب ہم نہیں جانتے کہ اب وہ کب، کہاں حملہ آور ہوگا؟‘‘

’’وہ کیوں مجھے مارنا چاہتا ہے؟‘‘ برنیڈا نے استفسار کیا۔

’’اچھا سوال ہے؟‘‘ رچرڈ نے جواباً کہا۔ ’’میں پہلے بتا چکا ہوں کہ تم کیا کررہی ہو اور کیا نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ شک وشبے کی کوئی گنجائش نہیں رہی ہے کہ ڈیلفی زندہ ہے۔‘‘ رچرڈ، کلاڈ کی طرف مڑا۔ ’’ہمیں ایک سیف ہاؤس چاہیے۔‘‘

’’تم ایکس سی آئی اے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ تمہیں مارنے کی کوشش کی گئی ہو؟‘‘ برنیڈا نے نیا سوال اٹھایا۔

’’کھڑکی کے سامنے سے تم گزری تھیں، میں نہیں۔ ڈیلفی کے لیے خطرہ میں نہیں، تم ہو...... مزید یہ کہ تم سوال بہت کرتی ہو۔ ہم سیف ہاؤس جائیں گے اور کل تم ہوائی جہاز میں ہوگی۔‘‘

اس مرتبہ برنیڈا خاموش رہی۔ وہ خود کو بہت تھکا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

کلاڈ نے ایک سیمی آٹومیٹک نکال کر رچرڈ کے حوالے کیا۔ ''ادھار دے رہا ہوں۔''

''اور تم؟''

''میرے پاس دوسرا ہے۔'' اس نے جواب دے کر چند ضروری کالز کیں اور رچرڈ کو بتایا کہ کچھ دیر بعد گاڑی آئے گی جو پاسی کے سیف ہاؤس تک پہنچا دے گی۔

☆☆☆

''ہم یہاں محفوظ ہیں۔ کم از کم آج کی رات۔''

رچرڈ نے دروازے میں ڈبل بولٹ لگایا اور فلیٹ کا جائزہ لیا، کھڑکیاں چیک کیں...... عمارت کے سامنے ایک گارڈ تھا اور ایک عمارت کی پشت کی نگرانی کر رہا تھا۔ رچرڈ نے پردے برابر کر دیے۔

''تم گن استعمال کرتے ہو؟''

''مرڈر کے لیے نہیں، حفاظت کے لیے۔'' رچرڈ نے جواب دیا۔ اس نے کلاڈ کا دیا گلاک نکالا ''یہ سیمی آٹومیٹک ہے، نو ایم ایم، سولہ کارٹریج...... میگزین کے لیے۔ ایسی چیزیں میں انتہائی ضرورت کے وقت استعمال کرتا ہوں۔''

''کیا تم نے کبھی آتشیں ہتھیار استعمال نہیں کیا؟''

''وہ اور بات تھی۔ انکل ہیو کے ساتھ پرندوں کا شکار۔''

''اس وقت کیا موضوع لے کر بیٹھ گئیں۔ دیکھو کچن میں کیا ہے؟ کچھ کھا کر سونے کی تیاری کرتے ہیں...... بہت بھاگ دوڑ کر لی۔''

☆☆☆

جارڈن نے وکیل کو دیکھ کر کوئی اچھا تاثر نہیں دیا تھا۔ انگریزی اچھی تھی نہ اس کی شکل وصورت۔ جارڈن نے خود کو تسلی دی کہ برنیڈا نے اسے ہائر کیا ہے تو وہ پیرس میں کوئی بہترین وکیل ہی ہوگا۔ وکیل کا نام ایم جارمی تھا۔

''فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں سب سنبھال لوں گا۔ کاغذات اسٹڈی کرنے کے بعد ہم ایگریمنٹ کر لیں گے۔''

''تفتیش کا کیا ہوا؟''

''رفتار بہت دھیمی ہے۔'' جارمی نے بتایا۔ تم صبر کا مظاہرہ کرو۔ پولیس کے پاس کام زیادہ ہے۔''

''کیا میرے انکل سے تمہارا رابطہ ہوا؟''

''وہ میری منصوبہ بندی سے مطمئن ہیں۔''

''کیا وہ پیرس آرہے ہیں؟'' جارڈن نے استفسار کیا۔

''وہ مصروفیت میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ جلد آئیں گے۔''

جارڈن سوال کرتے کرتے رہ گیا۔ کیسی مصروفیت؟ برنیڈا کے مطابق وہ تو چیٹ ونڈ میں ہیں ہی نہیں......

جارمی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ''میں پولیس کو ہدایت کر دوں گا کہ تمہیں کسی دوسرے بہتر سیل میں منتقل کر دیں۔''

''شکریہ۔'' وہ سوچ رہا تھا کہ جارمی کی ملاقات یا رابطہ انکل سے کہاں پر ہوا۔

''میرے انکل نے اور کیا بات کہی تھی؟'' اس نے پوچھا۔

''بات چیت جاری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہیں خود بتائیں گے۔'' وکیل جارمی نے مبہم جواب دیا۔

وکیل جارمی سے متعلق جارڈن عدم اطمینان کا شکار ہو چلا تھا۔ نیا سیل کچھ بہتر تھا۔ وہاں بھی دو قیدی موجود تھے۔ دونوں جارڈن کے قیمتی اٹالین جوتوں کو دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔

''ہیلو۔'' جارڈن کو کوئی اور لفظ نہیں سوجھا۔

''او نگلے؟'' ایک نے سوال کیا۔ او نگلے (انگریز)

''او نگلے'' جارڈن نے کہا۔

''وہ تمہاری ہے۔'' سوال کرنے والے نے انگریزی میں بینچ کی طرف اشارہ کیا۔ بینچ پر پتلا سا میٹرس بھی تھا۔ جارڈن کے ذہن میں پھر وکیل کا چہرہ گھومنے لگا۔ اس نے جھوٹ کیوں بولا۔ انکل ہیو چیٹ ونڈ میں نہیں تھے۔ کہاں تھے؟ کوئی نہیں جانتا تھا۔

اتنے میں قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ دروازہ کھلا، ایک اور قیدی اندر داخل ہوا۔ وہ چوتھی اور آخری خالی بینچ پر بیٹھ گیا۔ اس کا سر بالوں سے بے نیاز تھا۔ رخسار ابھرے ہوئے تھے۔ چہرہ، وکیل جارمی سے بہتر ہی تھا۔ وہ مجرم سے زیادہ بیکری والا لگ رہا تھا۔ اس کا نام فرانکو تھا۔

وقت پر کھانا آیا تو جارڈن کی روح تڑپ اٹھی۔ اس نے بمشکل تھوڑا سا کھایا اور لیٹ گیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ یہاں سے جان چھوٹتے ہی سب سے پہلے کسی بہترین ریسٹورنٹ کا رخ کرے گا۔ بینچ پر لیٹ کر اس نے کمبل کھینچ لیا۔ سونے کی ہر کوشش ناکام رہی۔ ایک وجہ وہ خراٹے تھے جو اس کے ساتھی قیدی تواتر کے ساتھ نشر کر رہے تھے......

دوسرے دن میں گزرے ہوئے حالات کے پریشان کن خیالات کی یلغار...... کولیٹ کا خوب صورت چہرہ بار باراس کے تصور میں گھوم جاتا۔ وہ خود کو کولیٹ کی موت کا ذمے دار سمجھ رہا تھا۔ بار بار اندر سے اشتعال کی لہر اٹھتی...... اسے کیوں اور کس نے مارا؟ کیا اس نے کسی کو دیکھا تھا یا کسی نے اسے دیکھا تھا...... جارڈن خیالات میں ڈوبا ہوا نئی نئی تھیوریز ایجاد کر رہا تھا کہ وہ ایک بینچ سے ابھرنے والی معمولی سی چرچراہٹ پر دھیان نہ دے سکا۔ اسے احساس اس وقت ہوا جب کوئی اٹھ کر دبے پاؤں اس کی طرف آنے لگا۔

تاریکی میں ہیولا سا دکھائی دے رہا تھا۔ جارڈن ساکت پڑا رہا۔ کوئی اُچکا اس کی جیبیں صاف کرنے آرہا ہے۔ جارڈن کا سینہ ہولے ہولے پھول پچک رہا تھا جیسے وہ گہری نیند میں ہو۔ آنے دو اسے سبق سکھاتا ہوں۔ ہیولا قریب تر ہوتا گیا۔ چھ فٹ...... پانچ فٹ۔ جارڈن کی دھڑکن بڑھ گئی۔ عضلات تن گئے۔ جارڈن کی جیکٹ قدموں کی طرف دیوار پر لٹک رہی تھی۔ لیکن ہیولا اس کے سر کی جانب آیا۔ ضرب لگانے کے لیے اس کا ہاتھ بلند ہوا، اسی وقت جارڈن کا ہاتھ حرکت میں آیا، اس نے حملہ آور کی کلائی تھام لی۔ حملہ آور کے حلق سے حیرت زدہ آواز برآمد ہوئی۔ اس نے دوسرے ہاتھ سے حملہ کیا۔ جارڈن نے اس وار کو بھی بلاک کیا اور بینچ پر اٹھ بیٹھا۔ جارڈن نے سختی سے اس کی کلائی مروڑی۔ جارڈن نے حملہ آور کی کراہ سنی۔ وہ خود کو چھڑانے کے لیے جدوجہد کر رہا تھا لیکن جارڈن سبق سکھائے بغیر اسے چھوڑنے والا نہیں تھا۔ اس نے اٹھ کر ہیولے کو دھکیلا، دونوں دیوار کی طرف گئے۔ بھد کی آواز کے ساتھ حملہ آور دیوار سے ٹکرایا۔ کشمکش جاری تھی۔ جارڈن نے پھر دھکا دیا۔ دونوں لڑکھڑا کر سوئے ہوئے قیدی پر گرے۔ جو فرنچ میں مغلظات بکتا ہوا اٹھا۔ اسی دوران جارڈن نے محسوس کیا کہ حملہ آور کی مزاحمت ختم ہو رہی ہے۔ باہر سے بھاگتے قدموں کی آواز آرہی تھی۔ باہر سے کوئی فرنچ میں چلّایا اور اندر روشنی ہوگئی۔ جارڈن نے اپنے نیم جاں حریف کو چھوڑ دیا۔ وہ حیران تھا کہ حملہ آور کو کیا ہوا؟ تیز روشنی ہونے پر اس نے دیکھا کہ وہ گنجے سر والا فرانکو تھا۔ جو عجیب انداز میں مچھلی کی طرح بل کھا رہا تھا۔ اس کی آنکھیں اوپر چڑھ گئی تھیں۔ ہاتھ پیر پھینکتے ہوئے اس نے حلق سے اذیت ناک آواز نکالی اور آناً فاناً دم توڑ دیا...... چند سیکنڈ تک وہاں موجود افراد اس کی حرکت کا انتظار کرتے رہے۔ تاہم انتظار فضول ہی ثابت ہوا۔

گارڈ نے چیخنا شروع کر دیا۔ ذرا دیر میں وہاں مزید گارڈ پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے فرانکو کا جائزہ لیا پھر جارحانہ انداز میں جارڈن کا رخ کیا۔

''ایٹ مورٹ (یہ مرگیا ہے)۔''

''یہ ناممکن ہے۔ میں کیسے مار سکتا ہوں؟ نہ میرے پاس کوئی ہتھیار ہے۔''

گارڈز نے کوئی جواب نہیں دیا۔ باقی دونوں قیدی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے جارڈن سے دور ہو گئے۔ پتا نہیں یہ عزت تھی یا خوف؟

''تمہیں ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا۔'' گارڈ نے کہا۔

''میں نے اسے نہیں مارا۔'' جارڈن جھلّا اٹھا۔

''دیکھ لو وہ زندہ نہیں ہے۔''

معاً جارڈن کی نگاہ باریک سرخ لکیر پر گئی۔ لکیر فرانکو کے رخسار پر تھی۔ جارڈن قریب جا کر جھکا۔ سوئی جیسی ڈارٹ فرانکو کی کھوپڑی میں کنپٹی کے قریب تھی۔ جہاں سیاہ سفید بالوں کے درمیان اس کی موجودگی مبہم تھی۔

''یہ کیا ہے؟'' وہ بڑبڑایا۔ جارڈن نے فرش پر اِدھر اُدھر دیکھا۔ سرنج اور ڈارٹ گن وہیں کہیں ہونی چاہیے تھی۔ فرش اور بینچ کے میٹرس پر اسے کچھ دکھائی نہیں دیا۔ اس کی گھومتی ہوئی نظر مردہ آدمی کی بائیں مٹھی پر گئی۔ اس نے مٹھی کھولی تو کوئی شے نکل کر نیچے گری...... وہ بال پوائنٹ تھا۔

''چلو۔'' گارڈ نے اسے باہر کی طرف دھکا دیا۔

''کہاں، لے جا رہے ہو؟''

''ایسی جگہ، جہاں تم کسی اور کو نقصان نہ پہنچا سکو۔''

اسے جس سیل میں منتقل کیا گیا، وہ خطرناک قیدیوں کے لیے تھا۔ کوئی کھڑکی نہ کوئی فرنیچر...... دہری سلاخیں۔ لیٹنے کے لیے کنکریٹ کا سلیب۔ وہاں تیز روشنی مستقل جلتی رہتی تھی۔

جارڈن سر پکڑ کر سلیب پر بیٹھ گیا۔ کیا ہو رہا ہے؟ ایک اور حملہ؟ ایک اور بحران؟ بھیانک خواب کے سائے مزید گہرے ہو گئے تھے۔

ایک گھنٹا گزر گیا۔ سونے کا سوال ہی نہیں تھا۔ دفعتاً دروازے پر کھڑ بڑ نے کسی کی آمد سے مطلع کیا۔ جارڈن نے سر اٹھا کر دیکھا۔ گارڈ کے ساتھ ٹائی لگائے ایک معقول آدمی اندر آرہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔

''مسٹر ٹراوسٹوک؟'' وہ بولا۔

''یہاں اور کوئی نہیں ہے لہٰذا جارڈن ٹراوسٹوک میں

ہی ہوں۔''

آنے والے نے سیل کا جائزہ لیتے ہوئے ناگواری کا اظہار کیا۔

''اس کا ذمّے دار میرا اٹارنی ہے۔'' جارڈن نے کہا۔

''اٹارنی؟ میں تمہارا وکیل ہوں۔'' اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''ہنری لورینٹ۔ میں جلدی آجاتا لیکن ریگی وان کا پیغام مجھے بروقت نہیں مل سکا تھا۔ پیغام کے مطابق یہ ایک ایمرجنسی ہے۔''

جارڈن نے ہاتھ ملایا اور اُلجھن سے کہا۔ ''ریگی وان نے تمہیں بھیجا ہے؟''

''ہاں، تمہاری بہن نے ریگی کے ذریعے میری فوری خدمات حاصل کرنے کی درخواست کی تھی۔''

''برنیڈا......؟ کیا جنجال ہے...... پہلے آنے والا کون تھا؟ مسٹر لورینٹ۔ چند گھنٹے قبل ایک وکیل میرے پاس آیا تھا۔ اس کا نام ایم جارمی تھا۔''

لورینٹ کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ ''میرے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے۔''

''اس کا دعویٰ تھا کہ میری بہن نے اسے ہائر کیا ہے۔''

''میری ریگی وان سے براہِ راست بات ہوئی ہے جس کے مطابق تمہاری بہن نے درخواست کی تھی...... کیا نام بتایا تم نے وکیل کا؟''

''ایم جارمی۔''

''میں اس نام کے کسی کرمنل اٹارنی سے ناواقف ہوں۔''

جارڈن کچھ دیر خاموش رہا۔ ''میرا خیال ہے کہ پہلی فرصت میں تم ریگی وان سے رابطہ کرو۔''

''لیکن کیوں؟''

''کیونکہ آج رات مجھے مارنے کی کوشش کی گئی ہے...... یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا تو صبح تک تمہیں میری لاش ملے گی۔''

☆☆☆

وہ جنگل میں بکھرے ہوئے خشک پتوں پر بے تحاشا بھاگ رہی تھی۔ سیاہ رنگ کے خونخوار کتّے اس کے تعاقب میں تھے۔ درمیانی فاصلہ کم ہوتا جارہا تھا۔ یکایک کہیں سے فروگی نمودار ہوئی۔ تاہم وہ بھڑکی ہوئی تھی۔ برنیڈا نے اس کی لگام تھام کر اسے پُرسکون رکھنے کی کوشش کی...... کوشش ناکامی سے دوچار ہوئی اور لگام چھوٹ گئی۔ کتّوں کے غول نے ہلّا بولا۔ چند ایک فروگی کی گردن سے لپٹ گئے۔ ان کے بھیڑیے نما دانت فروگی کی گردن اُدھیڑ رہے تھے۔ گھوڑی کی دردناک آوازیں جنگل کے سناٹے کو چیر رہی تھیں۔ وہ اچھل اچھل کر جان بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔ دہشت نے آہنی زنجیروں کے مانند برنیڈا کو جکڑ لیا تھا۔ وہ کس طرح فروگی کو بچائے۔ فروگی نے گھٹنے ٹیک دیے۔ پھر وہ گر گئی۔ کُتّوں کے منہ پر خون لگا ہوا تھا۔ وہ اب برنیڈا کو گھور رہے تھے۔

برنیڈا چیخ مار کر اٹھی، وہ ہانپ رہی تھی۔ آہستہ آہستہ وہ حواس میں آئی۔ چہرہ پسینے میں ڈوبا ہوا تھا۔ رچرڈ کی آواز سن کر اس کا خوف کم ہوگیا۔ اس نے گردن موڑی۔ کمرے میں روشنی ہوگئی تھی۔ رچرڈ دروازے میں کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں گن تھی۔

''برنیڈا؟'' وہ بولا۔

''میں خواب دیکھ رہی تھی۔ شاید جارڈن خطرے میں ہے۔'' برنیڈا کا جسم ابھی تک لرز رہا تھا۔

''تمہارا وہم، اسے کچھ نہیں ہوگا...... تم تیار ہوجاؤ۔''

''کیا وقت ہے؟''

''صبح کے پانچ بج رہے ہیں، کلاڈ کا فون آیا تھا۔ ہمیں پولیس اسٹیشن جانا ہے۔''

''جارڈن ٹھیک ہے؟'' وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''اسے کسی نے مارنے کی کوشش کی تھی۔ تاہم وہ محفوظ ہے۔''

☆☆☆

''حیرت انگیز، غیر معمولی چیز ہے۔'' کلاڈ نے بال پوائنٹ پین میز پر رکھ دیا۔ ''یہ پریشرائزڈ سرنج ہے...... ہائپوڈرمک نیڈل۔ بڑی آسانی سے جان لیوا دوا انجیکٹ کی جاسکتی ہے۔''

''کون سی دوا؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''ابھی تجزیہ ہو رہا ہے۔ آٹوپسی بھی ہوگی۔ تاہم وجۂ ہلاکت سرنج والی دوائی ہی ہے اور کوئی وجہ سمجھ نہیں آئی۔''

''یعنی جارڈن پر الزام نہیں لگایا جاسکتا ہے۔'' برنیڈا نے کہا۔

''بہت مشکل ہے۔'' کلاڈ نے جواب دیا۔

کانفرنس روم کا دروازہ کھلا۔ جارڈن دو گارڈز کی ہمراہی میں اندر داخل ہوا۔

''اوہ گاڈ، یہ کیا حالت ہو رہی ہے تمہاری......'' برنیڈا

اس سے لپٹ گئی۔
''میں ٹھیک ہوں۔ کوئی خراش تک نہیں۔'' وہ بولا۔
اس نے وکیل کے بارے میں استفسار کیا۔
''ناممکن...... وہ فراڈ تھا۔ میں نے ریگی کے ذریعے لورینٹ کو ہائر کیا تھا۔ ریگی کے مطابق وہ بہترین ہے۔'' برنیڈا نے وضاحت کی۔
''مجھے ڈر ہے کہ اس مصیبت سے بہترین وکیل بھی میری جان نہیں چھڑا سکتا۔ لگتا ہے مجھے لمبے عرصے کے لیے یہاں سکونت اختیار کرنی پڑے گی۔ جب تک یہاں کا کھانا مجھے ہلاک نہ کردے۔''
''جارڈی، ایسی باتیں نہیں کرو۔'' برنیڈا، کلاڈ کی طرف مڑی۔ ''وہ مردہ آدمی کون تھا؟''
''اریسٹ ریکارڈ کے مطابق اس کا نام فرانکو پرامنٹر تھا۔ وہ پیشے کے اعتبار سے چوکیدار تھا۔ اس کے خلاف تشدد اور خراب رویّے کی رپورٹ تھی۔'' کلاڈ نے جواب دیا۔
''وہ جارڈن کے سیل میں کیسے پہنچا؟'' رچرڈ نے استفسار کیا۔
''جارمی نامی جعلی وکیل، فرانکو کی وکالت بھی کررہا تھا...... اس نے خصوصی درخواست کی تھی کہ اس کے دونوں موکلان کو ایک ہی سیل میں رکھا جائے۔'' کلاڈ نے انکشاف کیا۔
''یہ درخواست نہیں تھی۔'' رچرڈ نے رائے دی۔ ''وکیل نے رشوت کا سہارا لیا ہوگا۔ نیز فرانکو اور وکیل جارمی ٹیم کے طور پر کام کررہے تھے...... ٹارگٹ جارڈن تھا۔''
''کس کے کہنے پر؟'' جارڈن نے سوال اٹھایا۔
''وہی، جس نے برنیڈا پر حملہ کروایا۔''
''وہاٹ؟'' جارڈن کا رنگ بدل گیا۔
''ہوٹل کے سامنے والی بلڈنگ سے ہائی پاور رائفل کے ذریعے برنیڈا پر فائرنگ کی گئی تھی۔''
''اور وہ ابھی تک پیرس میں ہے؟'' جارڈن، برنیڈا کی طرف مڑا۔ ''بہت ہوگیا۔ تم گھر جارہی ہو اور فوراً روانہ ہورہی ہو۔''
''میں پہلے ہی زور لگا چکا ہوں مگر اس کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی۔'' رچرڈ نے کہا۔
''ہاں وہ نہیں سنے گی۔ مائی ڈارلنگ لٹل سسٹر، کسی کی نہیں سنتی۔'' جارڈن نے تلخی سے کہا۔ ''مگر اس بار اس کے پاس کوئی چوائس نہیں ہے۔''
''تم ٹھیک کہہ رہے ہو جارڈی، کوئی چوائس نہیں ہے۔ اسی لیے میں رکی ہوئی ہوں۔''
''تم ماری جاؤ گی۔'' جارڈن تڑخا۔
''اور تم؟''
دونوں رُوبرو تھے۔ ڈیڈلاک۔ کوئی پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہ تھا۔ جارڈن، بہن کو گھورتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔ ''رچرڈ، اس کا خیال رکھنا......'' رچرڈ نے سر ہلایا۔
وہاں خاموشی تھی۔
''سوال یہ ہے کہ کون تم دونوں کو مروانا چاہتا ہے؟'' رچرڈ نے کہا۔
''اس معمے کی چابی فرانکو کے پاس تھی۔'' جارڈن نے کہا۔ ''اور وہ مرچکا ہے...... کلاڈ تم اس کی فیملی یا فرینڈز کے بارے میں کیا جانتے ہو؟''
''پیرس میں اس کی ایک بہن ہے۔ اس کی صحت کافی خراب ہے۔ وہ بھی نرسنگ ہوم میں ہے۔''
''تم نے بتایا تھا کہ فرانکو چوکیدار تھا، کہاں پر؟'' رچرڈ نے پوچھا۔
''انیکا آرٹ گیلری۔ گیلری کی اچھی ساکھ ہے۔''
''فرانکو کے بارے میں وہ لوگ کیا کہتے ہیں؟'' رچرڈ نے دوسرا سوال کیا۔
''انیکا سے میری مختصر بات ہوئی ہے۔ اس کے مطابق فرانکو قابل بھروسا اور کم گو شخص تھا۔ تاہم تفصیلی بات چیت ضروری ہے۔ اس سے قبل ہمیں چند گھنٹے کی نیند لے لینی چاہیے۔''
''جارڈن کا کیا ہوگا؟'' برنیڈا نے کہا۔
''اسے پرائیویٹ سیل میں رکھا جائے گا۔ مکمل آئسولیشن......''
''یہ غلطی ہوگی۔'' رچرڈ بولا۔ ''اگر کچھ ہوا تو کوئی گواہ نہیں ہوگا۔''
جارڈن نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''رچرڈ کا کہنا ٹھیک ہے۔ میں ایسے سیل میں زیادہ محفوظ رہوں گا جہاں ایک سے زیادہ قیدی ہوں۔''
''لیکن وہ کسی اور ہائرڈ کلر کو وہاں بھیج سکتے ہیں۔'' برنیڈا نے خدشہ ظاہر کیا۔
''نہیں۔ کلاڈ وہاں بے ضرر قیدیوں کو رکھے گا۔''
کلاڈ نے سر ہلایا۔ ''خیال برا نہیں ہے۔''

☆☆☆

وہ پاسی کے سیف ہاؤس میں تھے۔ وہ ایک فلیٹ تھا۔ رچرڈ پانچ گھنٹے کی نیند لے کر اٹھا تھا۔ دن چڑھ گیا تھا۔

شاور، ٹوسٹ اور انڈوں نے اسے تازہ دم کر دیا تھا۔ اس نے برنیڈا کے کمرے میں جھانکا۔ وہ ابھی تک سو رہی تھی۔

''گڈ۔'' وہ بڑبڑایا۔ جب تک وہ اٹھے گی میں کچھ کام نمٹا لوں گا...... احتیاطاً اس نے ایک نوٹ لکھ کر نائٹ اسٹینڈ پر رکھ دیا۔ ''باہر جا رہا ہوں، تین بجے آؤں گا۔ آر۔''

گن اس نے نوٹ کے ساتھ چھوڑ دی۔ اس نے تصدیق کی کہ دونوں گارڈ فلیٹ پر ڈیوٹی دے رہے تھے۔

بعد ازاں ڈور لاک کر کے وہ نکل گیا۔ رچرڈ سب سے پہلے ماما، ریو میراح پہنچا۔ وہ پیرس پولیس کی رپورٹ اور عمارت کے مالک کا بیان دوبارہ پڑھ چکا تھا۔ سانحے کے وقت مالک ری ڈیو تھا۔ اس نے برنارڈ اور میڈیلن کے اجسام جولائی 15، 1973ء کو دریافت کیے تھے اور فی الفور پولیس کو مطلع کر دیا تھا۔ پولیس کی تفتیش کے مطابق مذکورہ فلیٹ اس نے اسکارلیٹی کو کرائے پر دیا تھا جو کبھی کبھار فلیٹ استعمال کرتی تھی۔ البتہ کرایہ پابندی سے ادا کرتی تھی۔ ری ڈیو کے بیان کے مطابق اس نے کئی بار فلیٹ سے جنسی آوازیں سنی تھیں۔ تاہم وہ اس بات کی تصدیق نہیں کر سکا کہ وہاں اس نے میڈیلن کو دیکھا تھا۔ البتہ اسکارلیٹی کو وہ کئی بار دیکھ چکا تھا...... ری ڈیو نے اتنا ضرور کہا کہ برنارڈ کے ساتھ میڈیلن نامی جس عورت کی لاش وہاں سے ملی تھی ...... عورت وہی تھی جس کا نام اسکارلیٹی تھا۔ ری ڈیو نے برنارڈ کو پہچاننے سے انکار کر دیا۔ تین ماہ بعد ری ڈیو عمارت فروخت کر کے چلا گیا تھا۔ وہ فیملی کے ساتھ ملک ہی چھوڑ گیا تھا۔ پولیس رپورٹ میں اس حوالے سے فوٹ نوٹ پر لکھا تھا۔ ''لینڈ لارڈ مزید پوچھ گچھ کے لیے مہیا نہیں ہے وہ ملک چھوڑ چکا ہے۔''

رچرڈ کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ ری ڈیو ایک نہایت اہم کلیو ہے۔ اگر وہ کسی طرح اس تک پہنچ جائے تو پیش رفت کی امید کی جا سکتی ہے۔ اس نے ہر فلیٹ کو کھٹکھٹایا، سوال جواب کیے...... تاہم کچھ ہاتھ نہ آیا۔ بیس برس کا طویل عرصہ رکاوٹ بنا ہوا تھا۔ رچرڈ عمارت سے نکل کر سڑک پر کھڑا ہو گیا۔ گھڑی دیکھی۔ اسے برنیڈا کی طرف جانا چاہیے تھا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک گیند اس کی ٹانگوں سے ٹکرائی۔ گیند کے پیچھے پانچ سات بچے بھاگے چلے آ رہے تھے...... رچرڈ کی نظر بھٹک کر ایک عمر رسیدہ عورت پر پڑی۔ عورت کی عمر ستر سال کے قریب ہو گی۔ وہ بالکونی سے بچوں کا تماشا دیکھ رہی تھی۔ رچرڈ عورت کو نظر انداز کرتے کرتے رہ گیا۔ اگر وہ یہیں کی رہنے والی ہے تو بیس برس پرانی بات یاد کرنا کچھ مشکل نہ ہو گا۔

وہ نئی امید کے ساتھ خاتون کے پاس چلا گیا۔ ''گڈ آفٹر نون۔''

وہ مسکرائی۔ منہ میں اِکا دُکا دانت تھے۔

''میں پرانے شناسا کو ڈھونڈتا ہوا یہاں آیا ہوں۔ کیا آپ جیکوئس ری ڈیو کو جانتی ہیں۔ کافی عرصے پہلے وہ یہاں سے چلا گیا تھا؟'' رچرڈ نے نرمی سے کہا اور 66، ریو میراح کی طرف اشارہ کیا۔ ''وہ عمارت اسی کی تھی۔''

''وہ چلا گیا۔'' بڑی بی نے کہا۔

''تم جانتی تھیں اس کو؟''

''اس کا لڑکا میرے گھر بہت آتا تھا۔''

''میں سمجھتا ہوں، پوری فیملی فرانس چھوڑ گئی ہے۔''

''ایسا ہی ہے۔ وہ یونان شفٹ ہو گئے، اچھی جگہ پر...... پرانی کار اور پرانے کپڑے استعمال کرنے والے کیسے وہاں چلے گئے۔'' بڑی بی نے ٹھنڈی سانس بھری۔

''اور میں یہیں، سڑ رہی ہوں۔'' بڑی بی نے حسرت بھرا تبصرہ کیا۔

''یونان میں کہاں؟ تمہیں کچھ یاد ہے؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''سمندر کے کنارے والا میں۔ بس یہی معلوم ہے۔''

''کچھ اتا پتا؟''

''اس کا لڑکا میرا بوائے فرینڈ نہیں تھا...... اور میں کیا بتا سکتی ہوں...... اب تو وہ مر کھپ گئے ہوں گے۔''

رچرڈ مایوسی سے جانے کے لیے مڑا۔ اچانک کسی خیال کے تحت وہ رک گیا۔ ''وہ لڑکا تمہارے گھر آتا تھا...... تمہاری بیٹی کا دوست تھا؟''

''میری نواسی کا۔''

''وہ فون کرتا ہو گا۔ وہاں سے خط لکھتا ہو گا؟'' رچرڈ کو ڈر تھا کہ بڑی بی چڑ نہ جائیں۔

وہ ہنس پڑی۔ ''ہاں وہ خط تو لکھتا تھا اور میری احمق نواسی نے خطوط کو سنبھال کر بھی رکھا ہوا ہے پھر اس نے خط لکھنے بند کر دیے۔''

نواسی سے ملنے کے لیے رچرڈ کو کچھ تگ و دو کرنی پڑی۔ بہرحال وہ بڑی بی کو راضی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ بڑی بی اسے اندر لے گئی۔

''یہ آدمی جیرارڈ کے خطوط دیکھنا چاہتا ہے۔'' بڑی بی نے دوسری خاتون سے کہا جو عمر میں اس سے کم تھی۔ خاتون

نے مشکوک نظروں سے رچرڈ کو دیکھا۔
''یہ بہت ضروری ہے۔ امید ہے تم مدد کرو گی۔'' رچرڈ نے نرمی سے کہا۔
''اس کا باپ نہیں چاہتا کہ کوئی اسے ملے۔'' خاتون نے جواب دیا اور گود میں موجود بے بی کو فیڈ کرانے لگی۔
''کیوں؟''
''مجھے کیا پتا...... جیرارڈ نے مجھے نہیں بتایا۔''
''کیا اس کا تعلق مرڈر سے ہے...... وہاں دو انگریزوں کا مرڈر ہوا تھا؟''
خاتون کی توجہ بے بی پر سے ہٹ گئی۔ ''تم انگریز ہو؟''
''نہیں، امریکن...... کیا تمہیں وہ واردات یاد ہے؟''
''عرصہ ہو گیا۔ اس وقت میں پندرہ برس کی تھی۔''
''جیرارڈ نے تمہیں خط لکھنا کیوں بند کر دیے؟''
خاتون بدمزگی سے ہنس پڑی۔ ''اس کی دلچسپی ختم ہو گئی تھی۔ مرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔''
''ممکن ہے ایسا نہ ہو۔ کوئی حادثہ پیش آ گیا ہو۔ وہ تمہیں خط لکھنا چاہتا ہو۔ تمہیں بغیر تصدیق کے ناامید یا بدگمان نہیں ہونا چاہیے۔ وہ سمندر کے کنارے یونان میں کہاں ہے۔ مجھے اتا پتا مل جائے تو میں اس سے تمہارے بارے میں بھی بات کروں گا۔''
خاتون نے غیر یقینی نظروں سے رچرڈ کو دیکھا۔ پھر ان دو بچوں کو دیکھا جو الگ سے کھیل رہے تھے۔
''یقین کرو۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔''
کچھ دیر بعد وہ کھڑی ہو گئی۔ دوسرے کمرے میں گئی۔ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں خطوط کا ایک نحیف پلندا تھا جو اس نے میز پر رکھ دیا۔ خطوط لفافوں کے ساتھ تھے۔ تعداد صرف چار تھی۔ متن چاروں کا ایسا ہی تھا جیسا اظہارِ محبت میں ہوتا ہے۔ جیرارڈ نے واپسی کا یقین بھی دلایا تھا۔ تاہم چوتھے خط میں رچرڈ نے بین السطور میں سرد رویّہ صاف پڑھ لیا...... واپسی کا پتا بھی ندارد تھا۔ البتہ ایک لفافے پر رچرڈ نے مہر دیکھی: پاروس، گریس۔
رچرڈ نے خطوط واپس کر دیے۔ خاتون نے خاموشی سے خطوط لیے...... وہ ماضی کی یادوں میں کھو گئی تھی۔ رچرڈ بھی خاموش تھا۔ اس نے خاتون کے لیے ہمدردی محسوس کی۔
''اگر جیرارڈ تمہیں مل جائے...... اگر وہ زندہ ہو۔'' وہ بولی۔ ''اس کو پوچھنا......'' وہ چپ ہو گئی۔ ''پوچھنا...... مجھے کیوں بھول گئے؟'' اس کی آواز ٹوٹنے لگی۔
''میں پوچھوں گا...... ضرور پوچھوں گا۔''

☆☆☆

وہاں سے نکل کر رچرڈ نے فرانکو کی بہن کے نرسنگ روم کا رخ کیا۔ یہ نرسنگ روم پہلے والے سے زیادہ بدتر حالت میں تھا۔ قریب قریب قید خانہ ہی تھا۔ فرانکو کی بہن کی حالت خاصی ابتر تھی۔ ذہنی حالت بھی خستہ تھی۔ ایک بیلٹ کے ساتھ اسے اس طرح باندھا گیا تھا کہ وہ ہل تو سکتی تھی لیکن اٹھنے سے قاصر تھی۔ دونوں کلائیوں پر بھی فیتے تھے۔ بات کرنا تو دور کی بات تھی، وہ کسی کو پہچاننے تک سے قاصر تھی...... نرس کے ذریعے معلوم ہوا کہ بارہ سال کی عمر میں درخت سے گرنے پر اس کے سر پر چوٹ آئی تھی۔ تب سے وہ معذور تھی۔ بعد ازاں اس کی حالت مزید بگڑ گئی تھی۔ فرانکو اسے دیکھنے کے لیے روز پابندی سے صبح نو بجے آتا تھا۔ نرس فرانکو کی اچانک گرفتاری اور موت سے آگاہ تھی۔
''اب اس کا خیال کون رکھے گا؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔
''اس کی ضرورت نہیں ہے۔''
''کیا مطلب؟''
''اسے گردوں کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ وہ ایک دو ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہے گی۔''
''فرانکو کے علاوہ وہ یہاں کون آتا تھا؟''
''کوئی نہیں۔''

☆☆☆

''تمہیں علم ہونا چاہیے، وہ کہاں گیا ہے؟'' برنیڈا بضد تھی۔
''میموزیل، اس نے صرف فلیٹ اور آپ کی حفاظت کا کہا تھا۔''
برنیڈا بڑبڑاتی ہوئی واپس فلیٹ میں چلی گئی۔ رچرڈ کا چھوڑا ہوا نوٹ دوبارہ پڑھا۔ نوٹ کا گولا بنا کر اس نے ایک طرف پھینک دیا۔ کیا وہ سارا دن بیٹھ کر انتظار کرے؟ جارڈن کا کیا ہو گا؟ تفتیش...... لنچ کیا کرے؟
اس نے فریج کھول کے دیکھا۔ رات کی باسی چیزیں پڑی تھیں...... اس نے لباس منتخب کیا اور تیار ہو کر باہر نکل گئی۔ فلیٹ کے سامنے والے گارڈ نے ٹوکا۔
''میموزیل، آپ کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔''
''لیکن وہ کیسے چلا گیا؟ میں انڈوں اور ٹوسٹ پر

گزارہ نہیں کر سکتی۔"

"آپ اکیلی نہیں جا سکتیں۔" گارڈ خوف زدہ ہو گیا۔

"میں جا رہی ہوں۔ چلنا ہے تو ساتھ چلو۔"

کچھ دیر بعد وہ، دونوں گارڈز کی ہمراہی میں قریبی ریسٹورنٹ پہنچ گئی۔ کھانا برنیڈا کے معیار کے مطابق نہیں تھا، تاہم فلیٹ کے فریج میں موجود اشیا سے بہتر تھا۔ واپسی پر برنیڈا کی نظر انیکا گیلری پر پڑی...... اسے یاد آیا کہ فرانکو اسی گیلری پر چوکیداری کے فرائض انجام دیتا تھا۔ وہ خود بھی آرٹ کا ذوق رکھتی تھی۔ گارڈز کی جھجک ختم ہو گئی تھی۔ انہوں نے گیلری کا وزٹ کرنے پر کوئی احتجاج نہیں کیا۔

☆☆☆

"یہ پاگل پن ہے۔ تم عمداً خطرات کو دعوت دے رہی ہو۔" رچرڈ برہم نظر آ رہا تھا۔

"تمہیں بھی یہاں رکنا چاہیے تھا۔" برنیڈا نے دلیل دی۔

"میں کام سے نکلا تھا۔ تم محض پیٹ پوجا کے لیے۔"

"کیا کام کر لیا تم نے؟"

"کچھ نہ کچھ کیا ہی ہے۔" رچرڈ نے اسے بتایا۔

"میں بھی خالی ہاتھ نہیں آئی۔" برنیڈا نے پرس میں سے ایک کارڈ نکال کر رچرڈ کو دیا۔ رچرڈ نے کارڈ دیکھا۔

"انیکا آرٹ گیلری کی پیشکش...... کانسی کے مجسمے انتھونی سدرلینڈ کی فنکاری......

"یہ کیا ہے؟"

"انتھونی سدرلینڈ کو نہیں جانتے؟"

"جانتا ہوں، پھر؟"

"پھر یہ کہ جب میں وہاں گئی تو مختلف چیزیں دیکھنے کے ساتھ چند کانسی کے مجسمے بھی دیکھے۔ ایک مجسمہ میڈونا اور چائلڈ کے تھیم پر بنایا گیا تھا...... میں متاثر ہو کر قریب گئی تو میڈونا کے سینے سے لپٹا ہوا بچہ انسانی نہیں تھا۔ وہ بندر کا بچہ تھا۔ میرے استفسار پر میزبان نے بتایا کہ ایک نوجوان آرٹسٹ پیرس میں نام پیدا کر رہا ہے۔ یہ مجسمے اس کے تخیل کے نمونے ہیں۔ آرٹسٹ کے اعزاز میں انیکا نے ایک دعوت کا انتظام کیا ہے۔ میزبان نے مجھے کارڈ دیتے ہوئے دعوت میں مدعو کیا...... مجھے نہیں معلوم تھا کہ آرٹسٹ کون ہے۔ کارڈ پر نگاہ پڑی تو احتیاط سے رکھ لیا۔"

"پھر تم نے کیا سوچا؟"

"رچرڈ ہم فرانکو کے بارے میں جتنا جان سکتے تھے، جان گئے ہیں۔ وہ اسی گیلری میں ملازم تھا۔ اس کی بہن سے تم مل آئے...... نرس نے فرانکو کے بارے میں اچھی رائے دی ہے۔ وہ روزانہ بہن کو دیکھنے جاتا تھا۔ اس کی بہن کی دیکھ بھال اور فرانکو کی تنخواہ...... سوچو اسے رقم چاہیے تھی، جس کے بغیر وہ بہن کے لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ رقم کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا اور وہ کر گزرا۔ سوال یہ ہے کہ رقم کس نے دی؟ جس نے بھی دی، اس کا تعلق انیکا گیلری سے ہے...... جو جارڈن کو مروانا چاہتا ہے۔ وہی مجھے بھی زندہ دیکھنا نہیں چاہتا۔ مردہ فرانکو ہماری آخری کڑی ہے۔"

"بس، بس...... میں سمجھ گیا۔ اچھی منطق ہے۔ تم وہاں جاؤ گی۔ کوئی تمہیں ختم کرنے آئے گا اور خود پھنس جائے گا۔ معمولی جان ہے تمہاری کہانی میں لیکن خطرہ بہت بڑا ہے۔"

"شکریہ، شکریہ...... میں تو جاؤں گی۔ خیال غلط بھی نکلا تو وہاں بڑے بڑے لوگوں سے تو ملاقات ہو جائے گی۔ کیا حرج ہے۔ تُکّا بھی لگ سکتا ہے۔"

"تُکّا لگنے کی صورت میں تم ایک آسان ٹارگٹ ہو گی اور ماری جاؤ گی۔ اس سے جارڈن کو کیا فائدہ ہو گا؟"

"میرے لیے دو باڈی گارڈز ہیں اور تیسرے تم ہو۔"

"مجھے خود پر بھروسا نہیں۔" رچرڈ نے کہا۔

"مجھے ہے...... رچرڈ، جارڈن قید ہے۔ میری حفاظت کی ضمانت کوئی نہیں لے سکتا۔ یہاں ہمارے لیے ایک چانس ہے۔"

"تم خود کو چارے کے طور پر پیش کر رہی ہو؟"

"تم بتاؤ کیا کروں؟" واپس میں جاؤں گی نہیں......"

رچرڈ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر نائٹ اسٹینڈ کی طرف جا کر گلاک اٹھا لیا۔

☆☆☆

آرٹ کے دلدادہ، معززینِ شہر اور شائقین آرٹ گیلری کی رونق میں اضافہ کر رہے تھے۔ انتھونی سدرلینڈ اپنے ڈیانا والے کانسی کے مجسمے کے قریب ایستادہ تھا۔ ڈیانا کے مجسمے کے مانند اس کے دیگر مجسمے بھی ایب نارمل زاویے اور سوچ کے حامل تھے۔ اسی مناسبت سے متنوع تبصرے کیے جا رہے تھے۔

برنیڈا، رچرڈ کے ہمراہ ایک مجسمے کے قریب رک گئی۔ بظاہر یہ مرد عورت کے اختلاط کا اظہار تھا لیکن درحقیقت اس

میں آدم خوری کا عنصر واضح کیا گیا تھا۔ وہ بھی محبت کے ساتھ......

"شادی بھی اسی کا نام ہے۔ ایک دوسرے کو زندہ کھایا جائے۔" ایک شناسا سا آواز آئی۔ وہ ریگی وان تھا۔ اس کے ہاتھ میں شیمپئن کا گلاس تھا۔ اس نے آگے جھک کر برنیڈا کی پیشانی چومی۔

"کیا آپ، ماڈرن آرٹ میں دلچسپی رکھتے ہیں؟" برنیڈا نے سوال کیا۔

"میں نہیں جانتا، ماڈرن آرٹ کیا ہوتا ہے۔ مجھے نفرت ہے لیکن فلپ سینٹ پیری اور ماری آرہے تھے...... تم جانتے ہو کہ ماری ہیلن سے کتنی محبت کرتی ہے۔ اس نے ہیلن سے کہا اور ہیلن نے مجھے بھی گھسیٹ لیا۔" ریگی نے وضاحت سے جواب دیا۔

"مجھے خوشی ہوئی آپ لوگوں کے آنے کی۔" ایک نسوانی آواز نے ان کی توجہ بٹائی۔ وہ آرٹ گیلری کی مالکن انیکا تھی۔

"شاندار انتظام کیا ہے تم نے۔" ریگی نے تبصرہ کیا۔

پھر برنیڈا اور رچرڈ کا تعارف کرایا۔ "نینا نظر نہیں آرہی۔" اس نے اطراف میں دیکھا۔

"انتھونی موجود ہے تو نینا بھی یہیں ہوگی۔" انیکا مسکرائی۔

برنیڈا نے کچھ فاصلے پر ماری کو دیکھا جو اپنی دوست ہیلن وان کے ساتھ کھڑی تھی۔ دو عورتیں، دو گہری سہیلیاں، دونوں کی شادی ناکام تھی۔ آج دونوں زیادہ ہی تنہا تنہا لگ رہی تھیں۔ ہیلن، ریگی وان سے دور تھی۔ اور ماری کا شوہر آس پاس نظر ہی نہیں آرہا تھا۔

ریگی، انیکا سے مصروفِ گفتگو تھا۔ جب رچرڈ نے معذرت کرتے ہوئے برنیڈا کا بازو پکڑا اور گول گھومتے ہوئے زینے کی طرف قدم بڑھایا۔

"کہاں؟ وہاں اوپر دیکھنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔" برنیڈا نے نشاندہی کی۔

"میں نینا کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ وہ اوپر گئی ہے۔" دونوں سیکنڈ فلور پر آگئے۔ نینا وہاں کہیں دکھائی نہیں دی۔ انہوں نے بالکونی سے نیچے فرسٹ فلور پر نظر ڈالی۔ انتھونی مرکزِ نگاہ بنا ہوا تھا۔ تالیوں کی گونج، موسیقی کی لہریں اور تصاویر کے انداز......رنگین پیرہن، سرگوشیاں، قہقہے۔

دفعتاً برنیڈا کو احساس ہوا کہ دو آنکھیں اس پر مرکوز ہیں۔ اس نے کانسی کے مجسمے کی طرف دیکھا۔ انتھونی، میڈونا کے پاس کھڑا برنیڈا کو تک رہا تھا۔ اس کی نگاہ میں چبھن تھی۔ برنیڈا پیچھے ہٹی، انتھونی نے بھی نظر ہٹالی۔

"کیا ہوا؟" رچرڈ نے استفسار کیا۔

"انتھونی......وہ عجیب انداز میں مجھے گھور رہا تھا۔"

رچرڈ نے نظر ڈالی تو انتھونی اس وقت ریگی وان سے مصافحہ کررہا تھا۔ رچرڈ دوبارہ سیکنڈ فلور کی طرف متوجہ ہوگیا۔ تاہم نینا کا کہیں پتا نہیں تھا۔ بے شک نینا نے اوپر آنے کے لیے احتیاط برتی تھی لیکن اس کے مخصوص لباس کی جھلک کے باعث رچرڈ نے اندازہ لگالیا تھا۔

"تیسری منزل پر چلتے ہیں۔" برنیڈا نے مشورہ دیا۔

رچرڈ نے اس کے مشورے پر عمل کیا لیکن وہاں بھی سناٹا تھا۔ دونوں واپسی کا ارادہ کررہے تھے جب پہلی منزل کے سازندوں نے یک لخت موسیقی کا سلسلہ روک دیا۔ موسیقی کے اختتام پر خاموشی گہرے سناٹے کے مانند لگی...... اور ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ الفاظ، موسیقی کے اختتام کے ساتھ سرگوشی میں ڈھل گئے۔ آواز ایک ستون کی آڑ میں سے آرہی تھی۔ ستون کونے میں تھا۔ رچرڈ، برنیڈا کو لے کر دھیرے سے ایک طرف ہوگیا۔

"میں نے بے صبری کا مظاہرہ کبھی نہیں کیا، میں صورتِ حال کو سمجھتی ہوں۔" وہ نینا کی آواز تھی۔

"میں جانتا ہوں، جانتا ہوں۔"

"تمہیں پتا ہے کہ انتھونی میرے لیے کیسا ہے، کتنا اہم ہے؟ ان تمام سالوں میں، میں تمہارے فیصلے کا انتظار کرتی رہی۔"

"مجھے احساس ہے، میں نے ہمیشہ تمہاری قدر کی...... کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی۔ انتھونی کو بہترین مواقع دیے...... اب وہ اکیس برس کا ہوگیا ہے۔ میری ذمے داری ختم ہوچکی۔"

"تمہاری ذمے داری۔" نینا کی آواز آئی۔ "وہ تو اب شروع ہوتی ہے۔"

رچرڈ نے بروقت برنیڈا کو آڑ میں دبالیا۔ نینا اچانک نکل کر کھٹ کھٹ کرتی بیرل نما سیڑھیوں کی طرف جارہی تھی۔ اس کے پیچھے فلپ سینٹ پیری نمودار ہوا۔

☆☆☆

فلیٹ کی طرف جاتے ہوئے برنیڈا کے ذہن میں سینٹ ماری کا ہی تصور تھا۔ یہ احساس کس قدر اذیت ناک تھا کہ اس کا شوہر کسی اور کا ہے...... "اسے بہت پہلے ادراک ہوجانا چاہیے تھا۔" برنیڈا نے آہستگی سے کہا۔

''کیا ہونا چاہیے تھا؟'' رچرڈ نے سامنے سڑک کو گھورتے ہوئے کہا۔

''ماری سینٹ پیری، اسے اپنے شوہر اور نینا کے افیئر کا ادراک بہت پہلے کر لینا چاہیے تھا۔ اس نے خود کو عرصے سے دہری اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ شوہر کا معاشقہ اور انتھونی......''

''انتھونی؟''

''تم نے انتھونی کے چہرے کے نقوش پر غور نہیں کیا؟''

''آہ، تمہارا مطلب ہے کہ انتھونی کا باپ فلپ ہے؟''

''تم نے اُن کی باتیں نہیں سنیں۔ نینا، انتھونی کے لیے فلپ کی ذمے داریوں کی بات کر رہی تھی...... اور یہ کہ آرٹ اسکول یا اس میں نمائش مہنگا شوق ہے۔ آرٹ بذاتِ خود مہنگا شوق ہے۔ انتھونی کے اخراجات کون پورے کرتا ہوگا؟''

''میں نے تمہیں بتایا تھا کہ نینا کا شوہر پل سے کود گیا تھا۔ میں تب سے شک میں تھا کہ وہی اصل غدار تھا لیکن کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ خودکشی کی وجہ ذاتی ہو؟''

''شادی؟'' برنیڈا نے کہا۔

''شادی اور انتھونی...... کیا اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ انتھونی اس کا بیٹا نہیں۔''

''اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سندرلینڈ، ڈیلفی نہیں تھا......؟''

''ہمیں تلاش کا رخ موڑنا پڑے گا۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ڈھونڈنا تو ہمیں ڈیلفی کو ہی ہے جو زندہ ہے...... وہ جارڈن اور مجھ سے خوف زدہ ہے۔'' برنیڈا نے پلٹ کر دیکھا۔ پیچھے میں دونوں فرنچ ایجنٹ پیچھے آ رہے تھے۔ پیچھے کے عقب میں نامعلوم روشنیاں تھیں۔ معاً برنیڈا کو لگا کہ رچرڈ ٹھیک کہتا تھا۔ اسے فلیٹ سے نہیں نکلنا چاہیے تھا۔ کہیں، کوئی بھی اسے دیکھ سکتا تھا۔ اسے نشانہ بنا سکتا تھا۔ معاً اس کے دل میں خوف نے سر اٹھایا۔ خواہش شدت سے بیدار ہوئی کہ وہ جلد از جلد فلیٹ میں پہنچ جائے۔

جیسے ہی گاڑی منزل پر پہنچی، برنیڈا نے تیزی سے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ رچرڈ نے بازو سے پکڑ کر واپس اُسے اندر کھینچا۔ ''باہر مت نکلو۔ پہلے ایجنٹ فلیٹ کو چیک کریں گے۔ یہی طریقہ کار ہے۔''

برنیڈا رک کر دونوں ایجنٹ کی طرف دیکھنے لگی جو سیڑھیاں چڑھ کر فلیٹ کا لاک کھول رہے تھے۔ ایک سیڑھیوں پر کھڑا رہا اور دوسرا اندر غائب ہو گیا۔

''سیف ہاؤس کے بارے میں کون جان سکتا ہے؟'' برنیڈا نے جز بز ہو کر سوال کیا۔

''رشوت، پیچ اور تمہاری دن والی بے احتیاطی۔''

''کیا کلاڈ نے......''

''میں تمہیں ڈرا نہیں رہا ہوں۔ احتیاط ضروری ہے۔''

کچھ دیر بعد سیڑھیوں پر کھڑے ایجنٹ نے اشارہ دیا۔

''آل کلیئر، آؤ اب چلتے ہیں۔'' رچرڈ نے کہا۔

وہ دونوں عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ برنیڈا آگے تھی۔ قریب پہنچ کر اس نے فٹ پاتھ پر قدم رکھا۔

سماعت شکن دھماکے نے اسے پیچھے کی جانب پھینکا۔ زمین نے جیسے کروٹ بدلی۔ ٹوٹے ہوئے شیشے بارش کی طرح برسے...... اگلے لمحے رات کی سیاہی کو لپکتے شعلوں کی زبان نے روشن کر دیا۔ برنیڈا نیچے گری ہوئی تھی۔ کانوں میں گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ اسے رچرڈ کی چیخیں سنائی نہیں دے رہی تھیں۔ نہ اسے احساس تھا کہ وہ اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے۔

''تم ٹھیک ہو؟'' وہ چیخا۔ ''میری طرف دیکھو۔''

برنیڈا نے نقاہت سے سر ہلایا۔

''یہیں رہنا، ابھی آیا۔'' وہ سیڑھیوں کے پاس سڑک پر گرے ایجنٹ کی طرف گیا۔ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر وہ اس کی نبض تلاش کرتا رہا۔ پھر واپس آ گیا۔

''گاڑی میں چلو۔'' اس نے برنیڈا کو سہارا دیا۔

''ان کا کیا ہوگا؟''

''وہ مر چکا ہے۔ دوسرا اندر تھا۔ اس کے بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ رچرڈ نے برنیڈا کو گاڑی میں دھکیلا۔

پہیوں کی چرچراہٹ کے ساتھ گاڑی حرکت میں آئی۔ رچرڈ پاگلوں کی طرح گاڑی دوڑا رہا تھا۔

''جارڈن کا کیا ہوگا؟ وہ لوگ وہاں بھی پہنچ جائیں گے۔''

''وہ محفوظ ہے۔''

''ہم کہاں جائیں گے؟'' برنیڈا نے لرزاں آواز میں سوال کیا۔

''یونان!''

☆☆☆

دوسری گھنٹی پر کلاڈ نے فون اٹھایا۔

''یہ سب کیا ہورہا ہے؟''

''رچرڈ تم کہاں ہو......اور برنیڈا؟''

''ہم ٹھیک ہیں اور محفوظ جگہ پر ہیں۔''

''میرے ہی آدمی مارے گئے؟'' کلاڈ کی آواز میں شکوہ تھا۔

''مجھے افسوس ہے لیکن سیف ہاؤس محفوظ نہیں تھا۔''

''غلطی تمہاری ہے۔ برنیڈا کو باہر نہیں آنا چاہیے تھا......اُسے کسی نے دیکھا اور تعاقب کرتا ہوا سیف ہاؤس تک پہنچ گیا۔''

''میں غلطی تسلیم کرتا ہوں اور مزید غلطیوں کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا امید کرتا ہوں کہ تم میرا پتا نہیں پوچھو گے۔''

کلاڈ نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''ہم دونوں ایک دوسرے کو طویل عرصے سے جانتے ہیں۔ یہ وقت بے اعتباری کا نہیں ہے۔''

''کلاڈ، میں معذرت خواہ ہوں مگر حالات کے تحت میرے پاس دوسری چوائس نہیں ہے۔'' رچرڈ نے نرمی سے کہا۔

''پھر میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔''

''ہم تمہیں زحمت نہیں دیں گے۔''

''رچرڈ، رکو......'' لیکن رابطہ منقطع ہوچکا تھا۔ رچرڈ جیسے کھلاڑی کی کال ٹریس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ شاید یہ دونوں کے لیے اچھا ہوا، کلاڈ نے سوچا۔

''گڈلک، میرے دوست۔'' کلاڈ بڑبڑایا۔

☆☆☆

رچرڈ نے پے فون کے ذریعے ایک اور کال کارسک لیا۔ کال واشنگٹن ڈی سی کے لیے تھی۔

اس کے کاروباری شریک نے جواب دیا۔

''سکاروف ہیئر۔''

''نکی، میں رچرڈ بات کررہا ہوں۔''

''خوب صورت پیرس، کیسا وقت گزر رہا ہے؟''

''پریشانی ہے۔ لمبی بات نہیں کرسکتا۔''

''مجھے کوئی حیرت نہیں ہوئی۔'' نکی نے سرد آہ کھینچی۔

''وہی پرانا ڈیلفی کیس ہے، 1973ء۔ نیٹولیک۔''

''آں ہاں، یاد ہے۔''

''ڈیلفی کے سلسلے میں تمہارا تعاون ضروری ہے۔''

''ضرور، لیکن میں KGB میں تھا۔ یہ معاملہ مشرقی جرمنی سے تعلق رکھتا ہے۔''

''تمہارے تعلقات ہیں وہاں۔''

''براہِ راست نہیں...... بتاؤ کیا کرسکتا ہوں؟''

''کسی اسٹاسی ایجنٹ کو پکڑو۔''

''ہونہہ۔'' کچھ دیر بعد آواز آئی۔ ہنرچ لیٹزو۔ وہ ڈیلفی کے کام کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتا ہوگا مگر ہنرچ کبھی مشرقی برلن سے باہر نہیں گیا۔''

''ٹھیک ہے، میں اس سے بات کروں گا، یہ کیسے ہوگا؟''

''مشکل سوال ہے۔ وہ برلن میں ہے۔'' نکی نے بتایا۔

''ہم برلن جائیں گے۔ کوئی مسئلہ نہیں۔'' رچرڈ نے عندیہ دیا۔

''مسئلہ ہے۔ وہ انتہائی نگہداشت کے قید خانے میں ہے۔''

☆☆☆

بوتھ سے نکل کر رچرڈ نے احتیاط سے سب وے پلیٹ فارم کا جائزہ لیا......کریٹل پریفیکٹر کی ٹرین اسٹیشن میں داخل ہورہی تھی۔ وہ ٹرین پر سوار ہوا اور تین اسٹاپ کے بعد اتر گیا۔ ایک بار پھر گردوپیش کا جائزہ مکمل کرنے کے بعد اس نے بوبگنی پکاسو کی ٹرین پکڑی۔ ٹرین اس نے گارڈی ایسٹ پر چھوڑ دی۔ وہاں سے پیدل ''نیشن'' تک آیا......

برنیڈا بتیاں بند کرکے کھڑکی کے قریب آرم چیئر میں بیٹھی تھی۔ رچرڈ نے اندر جاکر دروازہ بولٹ کردیا۔

''سب ٹھیک ہے۔ ہم یہاں محفوظ ہیں......کم از کم آج کی رات محفوظ ہیں۔''

''اور کل؟'' برنیڈا نے سرگوشی کی۔

''کل کی کل دیکھیں گے۔'' وہ بولا۔

''مجھے جارڈن کی فکر ہے۔''

''کلاڈ اس کا خیال رکھے گا۔''

''انکل ہیو؟''

''میں نے نکولائی سکاروف سے کہا ہے انکل کا پتا لگائے۔''

''رچرڈ!''

''ہاں؟''

''میں ڈر گئی ہوں...... مجھے چھوڑ کے مت جایا کرو...... میرے قریب آ جاؤ......''

☆☆☆

وہ معمول کے مطابق مخصوص مقام پر ملے تھے...... اینکا گیلری کے عقب میں موجود گودام ان کی ملاقات کے لیے مخصوص تھا۔

''اب کیا کہو گے؟''

''بم منصوبے کے مطابق ٹھیک پلانٹ کیا گیا تھا۔'' ایمل فوش نے جواب دیا۔ ''کام ہو گیا تھا۔''

''نہیں، کام نہیں ہوا تھا۔ کام ہوتا تو وہ زندہ نہ ہوتی...... نہ رچرڈ وولف سانس لے رہا ہوتا۔''

''فیوز اپنی مرضی سے کام نہیں کرتا۔ اسے دو منٹ پر سیٹ کیا گیا تھا۔ دروازہ کھلنے کے دو منٹ بعد بم پھٹ گیا تھا۔'' فوش نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ وہ دونوں زندہ ہیں...... تم اس معمولی چوہیا ماری سینٹ پیری کو بھی ختم نہ کر سکے۔''

''اس کی قسمت اچھی تھی۔ بہرحال اس مرتبہ وہ نہیں بچے گی۔''

''اُسے بھول جاؤ۔ پہلے بہن بھائی کو ٹھکانے لگاؤ۔ میرے خدا! کتنے خون ہو چکے ہیں...... اور وہ دونوں زندہ ہیں۔ کیسے؟''

''جارڈن اندر ہے میں کچھ......''

''وہ جہاں ہے، ناکارہ ہے۔ لڑکی کو دیکھو، میرے اندازے کے مطابق وہ رچرڈ کے ساتھ پیرس چھوڑنے کے چکر میں ہے۔ ان دونوں کو ڈھونڈو۔''

''کیسے؟'' ایمل فوش نے سوال اٹھایا۔

''تم پروفیشنل ہو۔''

''رچرڈ بھی ہے۔''

کچھ دیر کے لیے گودام میں خاموشی چھا گئی۔

''میں کرشمے نہیں دکھا سکتا۔ نہ اندھا دھند کام کرتا ہوں۔ مجھے اشارہ درکار ہے۔ اگر وہ انگلینڈ جا رہے ہیں تو......؟'' فوش نے کہا۔

''نہیں، وہ انگلینڈ نہیں جائیں گے۔ وہ یونان کے جزیرے پاروس جائیں گے۔''

''تمہارا مطلب ہے...... ری ڈیو فیملی؟''

''رچرڈ۔ وہاں ضرور کوشش کرے گا۔ مجھے یقین ہے...... میری ماں نے برسوں پہلے ری ڈیو کا انتظام کر دیا تھا۔ خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔'' انتھونی نے نفرت سے کہا۔

☆☆☆

فوش کے جانے کے بعد انتھونی تنہا کھڑا رہا۔ بعض حلقوں کی جانب سے نکتہ چینی کے باوجود بطور آرٹسٹ وہ پیرس میں نام پیدا کر رہا تھا۔ اس میں ٹیلنٹ یا قسمت سے زیادہ دولت کا کمال تھا۔ فلپ سینٹ پیری کی دولت کا جادو تھا۔ جیسے ہی انتھونی کی ماں کا راز فاش ہوتا، دولت کا جادو بھی ختم ہو جانا تھا۔ انتھونی، اپنے باپ فلپ کے بارے میں سوچ کر ہنس پڑا۔ اتنی مدت گزرنے کے بعد بھی فلپ کو کبھی شک نہیں ہوا تھا کہ انتھونی اور اس کی ماں کیا کر رہے ہیں......

لیکن عورت، عورت ہی ہوتی ہے۔ بیس برس پہلے نینا اگر مکمل صفائی کر دیتی تو بہتر تھا۔ ایک گواہ کو ملک سے باہر بھیج کر اس نے دانش مندی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا...... ایک زندہ گواہ...... بہت بڑی غلطی تھی۔ اگرچہ وہ ملک سے باہر تھا لیکن جب تک زندہ تھا، ایک ٹائم بم کی طرح تھا۔

انتھونی گودام سے نکل کر گلی میں آ گیا اور کار کی طرف چل دیا۔ گھر جانے کا وقت تھا۔ نینا کو اس کی فکر رہتی تھی۔ وہ کوشش کرتا تھا کہ ماں کو کوئی پریشانی نہ ہو...... اس دنیا میں نینا ہی تو وہ واحد ہستی تھی جو انتھونی سے پیار کرتی تھی۔ اُسے سمجھتی تھی!

☆☆☆

جارڈن کو نو بجے ایسکارٹ کے ساتھ سیل سے نکالا گیا۔ وہ گارڈز کے ساتھ کوریڈور سے گزرتا ہوا ویٹنگ روم میں پہنچا۔

وہاں ریگی وان منتظر تھا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے جارڈن کو بیٹھنے کے لیے کہا۔ ''کیا حالت بنا رکھی ہے؟''

''جناب، جیل میں پڑا ہوں......''

''خوش ہو جاؤ، تمہاری مطلوبہ چیزیں لایا ہوں۔ بھنا ہوا گوشت، فرنچ بریڈ۔'' ریگی نے کاغذی لفافہ اس کی طرف کھسکایا۔ ''مزے کرو۔''

جارڈن نے لفافے میں جھانکا۔ ''ریگی، اولڈ مین، تم ایک سینٹ (Saint) ہو...... لیکن وائن کہاں ہے؟''

''وائن کے بغیر کیا مزہ آئے گا۔ سرخ برگنڈی وائن کی دو بوتلیں ہیں۔'' ریگی نے آنکھ جھپکا کر دوسرا پیپر بیگ آگے بڑھایا۔

جارڈن نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ ''سینٹ نہیں، سینٹ سے بڑھ کر ہو۔''

"ہیلن نہیں مانتی اس بات کو۔" ریگی نے منہ بنایا۔
"وہ تمہاری مطلوبہ کتابیں آج لے کر آئے گی۔"
"اچھا، تازہ خبر کیا ہے؟ برنیڈا کہاں ہے؟"
ریگی نے لمبی سانس لی۔ "اسی سوال کا ڈر تھا۔ وہ دونوں غالباً ملک چھوڑ گئے ہیں۔ کلاڈ نے انہیں جہاں رکھا تھا، وہاں بم پھٹا ہے۔"
"وہاٹ؟"
"وہ دونوں ٹھیک ہیں لیکن کلاڈ کے دو آدمی مارے گئے ہیں۔"
"دھماکا کس نے کیا؟ کلاڈ کیا کہتا ہے؟"
"یہ دھماکا گزشتہ دھماکے سے مماثل ہے۔"
"کاسمک سولیڈیرٹی؟ کیا پاگل پن ہے؟ کون گروپ ہے؟"
"ابھی تک اندھیرا ہے۔"
"لیکن ہم سویلین ہیں...... دہشت گرد ہمیں یا ماری سینٹ پیری کو نشانہ کیوں بنائیں گے؟"
"ہوسکتا ہے اُن کی سوچ مختلف ہو...... عام لوگوں پر حملے ہوتے ہیں اور دہشت پھیلتی ہے......"
"یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ سرے سے کوئی دہشت گرد گروپ نہ ہو۔" جارڈن کھڑا ہو گیا۔ "یہ محض ایک کور اسٹوری ہو...... اصل مقصد کو چھپانے کے لیے۔"
"تمہارا مطلب یہ سیاست سے ہٹ کر ہے؟"
"ہاں۔"
"لیکن انہوں نے فلپ سینٹ پیری کو مارنے کی کوشش کیوں کی؟"
جارڈن ٹہلتے ٹہلتے رک گیا۔ "فلپ کو نہیں...... اس کی بیوی ماری......"
"ماری نے بم لگایا؟"
"نہیں، ماری ٹارگٹ تھی۔ وہ اکیلی گھر پر تھی۔ سب نے خیال کیا کہ دہشت گرد غلطی کر گئے ہیں لیکن وہ ٹھیک ٹھیک جانتے تھے کہ فلپ اس وقت لندن میں تھا۔ آپ فوراً رچرڈ تک یہ بات پہنچائیں جو میں نے ابھی کی ہے۔"
"مجھے نہیں معلوم، وہ کہاں ہے؟"
"کلاڈ سے معلوم کریں...... انکل ہیو کو بھی تلاش کریں...... یہ اچھا ہوا کہ برنیڈا چلی گئی۔"
ریگی سے ملاقات کے بعد جارڈن کو اس کے سیل میں واپس پہنچا دیا گیا۔ اس کے دو ساتھی اور تھے۔ ایک فراڈ، دوسرا چور...... تیسرا وہ خود تھا۔

☆☆☆

رچرڈ اور برنیڈا ایک پب میں بیٹھے تھے۔ میز پر ریٹسینا کے دو گلاس رکھے تھے۔ یہ پب، یونان میں ان کی تیسری کوشش تھی۔
"موسم گرما میں یہاں بہت سیاح آتے ہیں۔" پب کیپر نے کہا۔ "میں سب کا ریکارڈ نہیں رکھ سکتا۔"
"لیکن یہ ری ڈیو نام کا فرانسیسی سیاح نہیں تھا۔ وہ بیس سال سے اس جزیرے پر رہ رہا ہے۔" رچرڈ نے وضاحت کی۔
پب کیپر ہنسنے لگا۔ "فرنچ مین ہو یا ڈچ مین، میرے لیے سب ایک ہیں۔" وہ واپس کچن کی طرف چلا گیا۔
"ایک اور بند گلی۔" برنیڈا نے مایوسی سے کہا اور ریٹسینا کا سپ لیا۔ "یہ بھی کوئی پینے کی چیز ہے۔"
پب کیپر کچن سے نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں دو پلیٹیں تھیں جو اس نے ایک ٹیبل پر رکھ دیں۔ وہاں ایک جرمن فیملی بیٹھی تھی۔ کیپر جانے کے لیے مڑا تھا کہ رچرڈ نے آواز لگائی۔
"شاید کوئی اور جانتا ہو......؟"
"تم اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔ میں نے بتایا کہ اس جزیرے پر ری ڈیو نام کا کوئی آدمی نہیں رہتا۔"
"وہ عرصہ پہلے فیملی کے ساتھ یہاں آیا تھا۔ اپنی بیوی اور لڑکے کے ساتھ لڑکا اس وقت تیس بتیس سال کا ہو گا۔ اس کا نام جیرارڈ ہے۔"
اچانک بار کے پیچھے کوئی ڈش گر کر ٹوٹ گئی۔ سیاہ آنکھوں والی ایک جوان عورت رچرڈ کو گھور رہی تھی۔
"جیرارڈ؟" وہ بولی۔
"ہاں، جیرارڈ ری ڈیو۔ تم اُسے جانتی ہو؟"
"وہ کچھ نہیں جانتی۔" کیپر نے مداخلت کی اور عورت کو کچن کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔
"میں سمجھ رہا ہوں کہ وہ جیرارڈ کے نام سے واقف ہے۔"
عورت کشمکش کے عالم میں کھڑی تھی۔ کیا کرنا ہے؟ کیا کہنا ہے؟ وہ رچرڈ کو دیکھ رہی تھی۔
"ہم پیرس سے آئے ہیں۔" اس وقت برنیڈا نے کہا۔ "ہمارا ملنا بہت ضروری ہے۔"
"تم فرنچ نہیں ہو۔" عورت نے کہا۔
"میں انگریز... ہوں اور یہ امریکی ہے۔"
"اس نے کہا تھا...... کہا تھا کہ ایک فرنچ آدمی ہے جو

اُن کے لیے اچھا نہیں ہے۔''

''کس نے کہا تھا؟''

''جیرارڈ نے۔''

''اس نے ٹھیک کہا تھا۔ اسے احتیاط کرنی چاہیے۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ معاملات زیادہ پُرخطر ہیں اور بھی افراد ''پاروس'' آسکتے ہیں، اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ براہِ کرم ہماری اس سے بات کرادو...... ہم فرنچ نہیں ہیں۔''

عورت ہچکچاہٹ کے ساتھ کچن میں چلی گئی۔ چند منٹ بعد اس کا چہرہ نظر آیا۔ ''فون پر جواب نہیں مل رہا ہے...... میں تم لوگوں کو وہاں تک لے جاتی ہوں......''

☆☆☆

وہ ایک کچی اور ناہموار سڑک تھی جس کے ذریعے وہ لوگارس بیچ تک پہنچے تھے۔ عورت کا نام صوفیہ تھا۔ اس کی جائے پیدائش وہی جزیرہ تھی۔ اسے چار زبانوں پر دسترس حاصل تھی۔ تین بھائی کاروبار چلاتے تھے۔ باپ ہاربر پر ہوٹل سنبھالتا تھا۔

''تم جیرارڈ کو کیسے جانتی ہو؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''ہم دوست ہیں۔'' صوفیہ نے جواب دیا۔

''لورز۔'' برنیڈا کے ذہن میں آیا۔

''جیرارڈ کی ماں کا انتقال پانچ سال پہلے ہوا تھا۔ اس کا باپ زندہ ہے لیکن اس کا نام ری ڈیو نہیں ہے۔''

''شاید انہوں نے نام تبدیل کرلیا ہو۔'' برنیڈا نے کہا۔

بیچ کے قریب صوفیہ نے گاڑی روک دی۔ تینوں نیچے اترے۔ ''وہ ہے۔'' صوفیہ نے سمندر کی موجوں کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں جیرارڈ سیل بورڈ پر سرفنگ میں مشغول تھا۔ صوفیہ نے ہاتھ لہرایا اور یونانی زبان میں بلند آواز میں کچھ کہا...... رنگین بورڈ پانی پر پھسلتا ہوا موج کی اٹھان پر ساحل تک آیا۔ جیرارڈ ماہرانہ انداز میں پانی سے اتر گیا۔ بورڈ اس نے ریت پر چھوڑ دیا تھا۔

''جیرارڈ، یہ دونوں تم سے ملنا چاہتے ہیں۔ ری ڈیو تمہارے پاپا کا نام تھا؟'' صوفیہ اس کے ساتھ ہمکلام ہوئی۔

''یہ نام میرے لیے اجنبی ہے۔'' جیرارڈ نامی آدمی نے خشک لہجے میں کہا اور پلٹ کر جانے لگا۔

''جیرارڈ؟'' صوفیہ نے پکارا۔

''مجھے بات کرنے دو۔'' رچرڈ آگے بڑھ گیا۔

برنیڈا، صوفیہ کے ساتھ کھڑی دونوں آدمیوں کو دیکھ رہی تھی۔ جیرارڈ بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا۔ ہوا کے دوش پر رچرڈ کے چند الفاظ برنیڈا تک پہنچے...... جن میں دو الفاظ ''مرڈر'' اور ''بم'' نمایاں تھے۔ برنیڈا نے محسوس کیا کہ جیرارڈ نروس ہوگیا ہے۔ شاید صوفیہ کو بھی احساس ہوگیا تھا۔ وہ پوچھ بیٹھی۔

''جیرارڈ کے پاپا نے کیا کیا تھا؟''

''کرنے کی بات نہیں ہے...... سوال یہ ہے کہ وہ کیا جانتا تھا؟''

اچانک جیرارڈ مڑا اور واپس صوفیہ کے پاس آگیا۔

''نہیں جانتا ہے۔'' اس نے خشک آواز میں کہا۔

اس مرتبہ وہ سب گاڑی میں ساحل کے متوازی سفر کررہے تھے۔ جابجا زیتون کے درخت تھے۔

''پاپا انگریزی نہیں جانتے۔'' جیرارڈ نے کہا۔ ''مجھے تمہاری باتوں کی وضاحت کرنی پڑے گی۔ نہیں معلوم انہیں یاد بھی ہے؟''

''انہیں یاد ہونا چاہیے۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''جس وجہ سے اُن کو پیرس چھوڑنا پڑا، وہ وجہ یاد ہوگی۔''

''بیس سال، ایک مدت ہوتی ہے۔'' جیرارڈ بولا۔

''تمہیں کیا یاد ہے؟ تم شاید اس وقت سولہ سال کے ہوگے؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''سولہ نہیں، پندرہ سال......''

''پھر یقیناً تم ''66، ریو میراج'' کو نہیں بھولے ہوگے۔''

جیرارڈ کی گرفت اسٹیئرنگ وہیل پر سخت ہوگئی۔

''ہاں، ہم وہاں رہتے تھے۔ قتل کے بعد پولیس ایک ہفتے تک روزانہ آتی رہی۔ وہ پاپا سے سوالات کرتے تھے۔''

''تمہیں وہ عورت یاد ہے...... جس نے اسکارلیٹی کے نام سے فلیٹ کرائے پر حاصل کیا تھا؟'' رچرڈ نے استفسار کیا۔

''ہاں، وہ ہر بدھ کو وہاں آتی تھی۔ ایک آدمی بھی اُس سے ملنے آتا تھا...... میں دروازے سے سنتا تھا لیکن ان کی عجیب آوازیں میری سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔''

برنیڈا کچھ کہتے کہتے رک گئی...... کیا یہ سچ ہے کہ اُس کی ماں وہاں اپنے آشنا سے ملنے آتی تھی؟

''ان دونوں کا حلیہ کیسا تھا؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''اتنا یاد ہے کہ آدمی دراز قامت تھا۔''

''عورت؟''

''وہ ہمیشہ اسکارف اور سن گلاسز کے ساتھ آتی تھی اور بہت خوب صورت تھی۔''

''کیا وہ انگریز تھی؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ رچرڈ نے جیرارڈ کو تعاون پر کیسے آمادہ کیا۔

جیرارڈ نے وقفے سے جواب دیا۔ ''میرا خیال ہے، وہ انگریز تھی۔''

''کیا تمہیں یقین نہیں ہے؟''

''اُس وقت میں کم عمر تھا۔ مجھے علم تھا کہ وہ غیر ملکی ہے لیکن یہ نہیں معلوم تھا کہ اس کا تعلق کس ملک سے ہے۔ قتل کے بعد مجھے پتا چلا کہ وہ انگریز بھی۔''

''واردات کے بعد تم نے انہیں دیکھا تھا؟''

جیرارڈ نے نفی میں سر ہلایا۔ ''پاپا نے اجازت نہیں دی تھی۔''

''یعنی تمہارے پاپا نے سب سے پہلے لاشوں کو دیکھا تھا؟'' رچرڈ بولا۔

''نہیں۔ سب سے پہلے اُس آدمی نے دیکھا تھا۔''

رچرڈ نے حیرت سے گردن گھمائی۔ ''کس آدمی نے؟''

''وہ جو اسکارلیٹی سے ملنے آتا تھا۔ ہمارے سامنے وہ اوپر گیا پھر چلاتا ہوا واپس بھاگا۔ اس وقت ہمیں گڑبڑ کا اندازہ ہوا اور پاپا نے پولیس کو فون کر دیا۔''

''اس آدمی کا کیا ہوا؟''

''وہ پھر کبھی نظر نہیں آیا۔ وہ خوف زدہ تھا، کہیں الزام اس پر نہ آجائے اسی لیے اس نے رقم بھیجی تھی۔''

''خاموشی کی قیمت۔'' برنیڈا کی سرگوشی سنائی دی۔

''یا جھوٹی گواہی؟'' رچرڈ نے کہا۔ ''رقم کیسے پہنچائی گئی؟''

''پولیس کے آنے سے پہلے ایک آدمی بریف کیس میں لایا تھا۔ میں نے پہلے اُسے نہیں دیکھا تھا۔ وہ پستہ قد اور گٹھے ہوئے جسم کا مالک تھا۔ میرے پاپا کو وہ دوسرے کمرے میں لے گیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کیا بات ہوئی...... پھر وہ چلا گیا۔''

''تمہارے پاپا نے نہیں بتایا؟''

''نہیں، انہوں نے مجھے بھی حکم دیا تھا کہ میں اس معاملے میں بالکل خاموش رہوں۔''

''تمہیں کیسے علم ہوا کہ بریف کیس میں رقم تھی؟''

''صاف ظاہر تھا...... فوراً ہی ہمارے حالات بدلنے شروع ہو گئے۔ نئی چیزیں آنے لگیں اور پھر ہم یونان آگئے۔ یہاں ہم نے ولا بھی خرید لیا۔'' اس نے گاڑی آہستہ کرتے ہوئے ایک جانب اشارہ کیا۔ ولا کی چھت سرخ ٹائلوں سے مزین تھی۔ دیواروں کا رنگ سفید تھا۔ جیرارڈ نے گاڑی گرد آلود سیٹواین کے قریب پارک کر دی۔ ولا کے آس پاس کوئی دوسرا گھر نہیں تھا۔ عمارت بنجر پہاڑی کی ڈھلوان پر ایستادہ تھی۔ وہ سب گاڑی سے اتر گئے۔

جیرارڈ نے پتھریلی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے آواز لگائی۔ ''پاپا!'' آہنی گیٹ کھول کر وہ آگے بڑھا۔

دروازے کے قریب پہنچ کر اُس نے پھر آواز لگائی اور دروازہ دھکیلا۔ برنیڈا اور رچرڈ اس کے پیچھے تھے۔ دوسری بار بھی کوئی جواب نہیں آیا۔

''پب سے میں نے یہیں پر فون کیا تھا۔'' صوفیہ نے بتایا۔

''گاڑی باہر کھڑی ہے۔ پاپا کو گھر پر ہونا چاہیے۔'' جیرارڈ بولا۔ لیونگ روم کراس کر کے وہ ڈائننگ روم کے در پر آیا۔ ''پاپا؟'' وہ وہیں رک گیا۔ اس کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ برآمد ہوئی۔ اس نے قدم بڑھایا...... یوں لگا جیسے وہ گھٹنوں کے بل گرنے والا ہے۔ برنیڈا نے ڈائننگ روم کا منظر دیکھا۔ روم کی لمبی اور وزنی ٹیبل کے ایک سرے پر سفید بالوں والے شخص کا سر میز پر رکھی ڈنر پلیٹ میں تھا۔ پلیٹ کی اشیائے طعام کا کچھ حصہ میز پر بکھرا ہوا تھا۔ رچرڈ، جیرارڈ کے قریب سے ہوتا ہوا ٹیبل پر پہنچا۔ اس نے آہستگی سے عمر رسیدہ شخص کا سر اوپر کیا۔ وہاں موجود تمام افراد نے دیکھا کہ معمر شخص کی پیشانی میں ایک سرخ گول سوراخ تھا۔

☆☆☆

ایمل فوش، آؤٹ ڈور کیفے کی میز پر مشروب کی چسکیاں لے رہا تھا۔ اطراف میں اور میزوں پر سیاح موجود تھے۔ گھڑی پانچ بجا رہی تھی۔ آخری پبلک فیری، ''پیریئس'' کے لیے نصف گھنٹے میں نکلنے والی تھی۔ اگر لڑکی نے جزیرہ آج رات چھوڑ دینا ہے تو اسے ساڑھے پانچ بجے والی فیری پر ہونا چاہیے۔ ایمل فوش نے سیاحوں کے علاوہ فیری پر بھی نظر رکھی ہوئی تھی۔ جیرارڈ کا باپ ایک آسان ٹارگٹ ثابت ہوا تھا۔ ایک تو وہ ولا سنسان جگہ پر تھا۔ دوسرے ٹارگٹ تنہا اور کمزور تھا لیکن وولف اور برنیڈا کا معاملہ اتنا سادہ نہ تھا۔ پہلے اس نے سوچا تھا کہ ولا پر ہی گھات لگا کر دونوں کا قصہ پاک کر دے لیکن ولا کی لوکیشن اس کے لیے موزوں نہیں تھی۔ گاڑی وہ اریب قریب نہیں چھپا سکتا تھا۔ وہ فوراً نظروں میں آجاتی۔ خود بھی نظر میں آئے بغیر گھات لگانا مشکل تھا اور وہ اپنا اصول

نہیں توڑ سکتا تھا۔ فرار کا محفوظ راستہ...... یہ اصول اس نے کبھی نہیں توڑا تھا۔ ایسی بے تکی جگہ پر رچرڈ وولف کو نشانہ بنانے کی کوشش بذاتِ خود ایک بہت بڑی حماقت ہوتی۔

فوش بزدل نہیں تھا لیکن وہ احمق بھی نہیں تھا۔

مناسب موقع کا انتظار ہی بہتر تھا۔ ''پیریس'' کی مصروف سڑکیں اور ہجوم بھی ایک اچھی جگہ تھی۔ وہاں دو سیاح مارے جاتے تو کوئی خاص ہلچل پیدا نہیں ہوتی تھی۔

آخری فیری پورٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ فوش چوکس ہو گیا۔ اترنے والوں کی تعداد زیادہ نہیں تھی۔ جزیرہ پاروس سے جانے والے جمع ہو رہے تھے۔ تاہم یہ بھی تھوڑی تعداد میں تھے۔ ایمل فوش، بغور جانے والے گروپ کا جائزہ لے رہا تھا۔ دونوں میں سے کوئی نظر نہیں آیا۔ فوش جانتا تھا کہ اس روز دونوں پاروس آئے تھے۔ پاروس میں موجود رابطے نے یہی اطلاع دی تھی۔ رابطہ کار نے دونوں کو ایک پب میں بھی دیکھا تھا۔ فوش سوچ رہا تھا، کیا دونوں کسی اور راستے سے نکل گئے یا یہیں پر رکے ہیں؟ دفعتاً اس کی نظروں نے ایک مرد کا نوٹس لیا۔ اس نے جیکٹ کے ساتھ ماہی گیروں والی سیاہ کیپ لگائی ہوئی تھی۔ اگرچہ اس کے شانے جھکے ہوئے تھے۔ تاہم قد کا کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کم از کم چھ فٹ۔ قدبت اور چال مضبوط تھی۔ سائڈ سے چہرے کی جھلک ایک سیکنڈ کے قریب تھی، فوش کے لیے کافی تھی۔ وہ رچرڈ وولف ہی تھا۔ پریشان کن بات یہ تھی کہ وہ اکیلا تھا۔

فوش نے ادائیگی کی اور مسافروں میں گھل مل گیا۔ اس کی نگاہ تیزی سے گردش کر رہی تھی۔ رچرڈ کو نظر انداز کیے بغیر اس نے کسی عورت اور لڑکی کا چہرہ نہیں چھوا لیکن برنیڈا ٹراوسٹوک غائب تھی۔ اس نے اضطراب محسوس کیا۔ کیا دونوں علیحدہ ہو گئے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو نیا مسئلہ کھڑا ہو جائے گا۔ لڑکی کو تلاش کرنے کے لیے اسے جزیرے پر رکنا پڑے گا۔ اس کا دماغ برق رفتاری سے کام کر رہا تھا...... اس نے وولف کے پیچھے رہنے کا فیصلہ کیا جو چیز سامنے ہے، اس کے ساتھ رہنا بہتر ہے۔ جلد یا بدیر وولف دوبارہ لڑکی سے ملے گا۔ اس وقت تک فوش اپنی چال نہیں چلے گا......

فوش، رچرڈ کے عقب میں نشستوں کی دو قطاریں چھوڑ کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد فیری کے انجن بیدار ہوئے اور اس نے ڈاک سے کھسکنا شروع کیا۔ فوش کی نگاہ ٹوپی پر تھی۔ ایندھن اور خشک مچھلیوں کی بو بری لگ رہی تھی۔ فوش اٹھ کر ریلنگ پر گیا اور گہرے گہرے سانس لیے۔ چند منٹ بعد پلٹا اور اپنی نشست پر جاتے ہوئے سیاہ ٹوپی والے کے پاس سے گزرا۔ جیکٹ، کیپ وہی تھی...... قد کاٹھ بھی وہی تھا۔ لیکن چہرہ؟ وہ رچرڈ وولف نہیں تھا۔

فوش نے دانت پیستے ہوئے اطراف میں نظر دوڑائی۔ رچرڈ کہیں نہیں تھا۔ وہ ڈیک پر آیا پھر سیڑھیاں چڑھ کر فیری کی دوسری منزل پر آیا۔ وولف نہیں تھا۔ اس نے مڑ کر جزیرے کی طرف دیکھا جو لحہ بہ لحہ دور ہوتا جا رہا تھا۔ فوش کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ اس نے خود کو کوسا۔ یہ جھانسا تھا۔ وہ دونوں جزیرے پر ہی تھے۔ خود وہ یہاں پھنس گیا تھا۔ وہ پرانا کھلاڑی تھا۔ وولف کی نشست پر جو بھی بیٹھا تھا، اس سے سوال جواب کرنا فضول تھا۔ رچرڈ نے جگہ بدلنے کے لیے اسے پیسے دے کر فیری پر سوار کرایا ہوگا۔ فوش کو اب پیریس پہنچ کر بوٹ کے ذریعے واپس آنا پڑے گا۔ اس نے گھڑی دیکھ کر گھنٹوں کا حساب لگایا۔ اگر وہ خوش قسمت رہا تو رات ہی رات میں واپس آجائے گا۔ اس نے قسم کھائی کہ دوسری رات سے پہلے دونوں کو ٹھکانے لگا دے گا۔ ''اگر وولف پروفیشنل ہے تو میں بھی اناڑی نہیں۔'' وہ بڑبڑایا۔

☆☆☆

رچرڈ نشست پر چند سیکنڈ بیٹھ کر ہی اٹھ گیا۔ ٹوپی اور جیکٹ اتار کر اس نے سیٹ پر چھوڑی اور ڈیک پر پڑے کریٹس کے عقب میں دبک گیا۔ فوراً ہی صوفیہ کے بھائی نے جیکٹ چڑھا کر ٹوپی پہنی اور رچرڈ کی نشست پر بیٹھ گیا۔ اس کا قد چھ فٹ ایک انچ تھا۔ یہ حکمتِ عملی انہوں نے پہلے ہی ترتیب دے لی تھی۔ صوفیہ کے بھائی نے ٹوپی جھکائی اور دونوں بازوؤں میں سر رکھ کر بالائی دھڑ اگلی نشست پر ٹکا دیا۔ بنظر غائر یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اونگھ رہا ہے...... رچرڈ اپنی کمین گاہ سے مسافروں کو آتے جاتے دیکھ رہا تھا۔ چند منٹ بعد فوش نظر آیا۔ وہ رچرڈ کی نشست پر نگاہ ڈالتا ہوا عقب میں دو قطار پیچھے بیٹھ گیا۔ بعد ازاں رچرڈ نے نیلے رنگ کی ٹوپی نکالی، سر پر جمائی اور احتیاط سے آڑ لیتا ہوا فیری سے اتر گیا...... کچھ دور جانے کے بعد وہ صوفیہ کی کار میں بیٹھ رہا تھا۔ چھ میل سفر کے بعد وہ ''میلینا'' پر سوار ہو گئے۔ میلینا، ان کی فشنگ بوٹ کا نام تھا۔ برنیڈا، بے چینی سے رچرڈ کا انتظار کر رہی تھی۔

رچرڈ نے اسے بانہوں میں لے لیا۔ ''سب ٹھیک ہو گیا۔'' اس نے برنیڈا کے کان میں سرگوشی کی۔

''میں خوف زدہ تھی۔'' برنیڈا نے اس کے سینے میں چہرہ چھپا لیا۔ اس کے بال سمندری ہوا میں لہرا رہے تھے۔ بوٹ اسٹارٹ تھی۔ صوفیہ اور رچرڈ کے آتے ہی اس نے سمندر میں راستہ بنایا۔

''تم نے اُسے پہچانا کیسے تھا؟'' برنیڈا نے الگ ہو کر سوال کیا۔

''بیس سال پہلے جس شخص نے جیرارڈ کی فیملی کو رشوت دی تھی، تمہیں یاد ہے جیرارڈ نے اس کا حلیہ بتایا تھا اور پیرس کے پارک میں جو آدمی ہمارے پیچھے لگا تھا، اس کا حلیہ میرے ذہن میں تھا۔ دوسرے، فرنچ ایجنٹ کولیٹ اور جیرارڈ کے باپ کا قتل ایک ہی انداز میں ہوا۔ اور مجھے یقین ہے کہ پیرس کے ہوٹل میں تم پر فائرنگ کرنے والا بھی یقیناً یہی شخص تھا۔ تیسرا اس کا انداز، اس کی نگاہیں...... وہ وہاں تفریح نہیں کر رہا تھا بلکہ کسی کو کھوج رہا تھا۔ ہم دونوں بھی اس کا ہدف تھے۔ اسے خبر تھی کہ ہم 66، ریومیراح کے مالک کے پیچھے یونان آئے ہیں۔ وہ پروفیشنل ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ میری وجہ سے اس نے تمہیں یا ہم دونوں کو ولا پر ختم کرنے کا خطرہ مول نہیں لیا۔ ولا کی لوکیشن ایسی ہے کہ اس کی جگہ میں ہوتا، میں بھی کسی اور جگہ کا انتخاب کرتا۔ جیرارڈ کے پاپا سے فارغ ہو کر اس نے ٹھیک سوچا ہوگا کہ ہماری دلچسپی جزیرے پر ختم ہو جائے گی اور ہم ''پیریئس'' کی فکر کریں گے۔ آج ہی واپس جائیں گے تو اسی ساڑھے پانچ بجے والی فیری کو پکڑیں گے۔ لہٰذا اُس نے فیری پر اور اس کے اطراف میں نظر رکھنی تھی۔ میرے اندازے کے مطابق اسے پورٹ کے قریبی کیفے میں ہونا چاہیے تھا۔ خطرہ صرف اتنا تھا کہ کہیں وہ پہلے مجھے نہ دیکھ لے۔ یہاں میں خوش قسمت رہا کہ پہلے اسے پہچان گیا اور جو منصوبہ ترتیب دیا، وہ تمہارے سامنے تھا۔''

''اب وہ کیا کرے گا؟''

''اب وہ بے بس ہے کہ فیری کا سفر مکمل کرے اور پرائیویٹ بوٹ پر فوراً ہی پلٹنے کی کوشش کرے کیونکہ وہ فریب کھا گیا ہے اور سمجھ بھی گیا ہے۔ اس کی دانست میں ہم جزیرے پر ہیں...... اس لیے واپس آئے گا۔''

''یوں لگتا ہے، میں تم سے نہیں قاتل سے باتیں کر رہی ہوں۔''

''تم نے کبھی شطرنج کھیلی ہے؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''نہیں۔''

''یہ شطرنج کا کھیل ہے۔ اس کھیل میں حریف کے دماغ میں بیٹھنا پڑتا ہے۔''

''پھر ہم ابھی تک ناکام کیوں ہیں؟ جیرارڈ کے پاپا کے قتل کے بعد پھر سے اندھیرے میں چلے گئے ہیں؟''

''ہم ناکام نہیں ہیں۔ بس کامیابی سے کچھ دور ہیں۔ ناکام وہ ہیں۔ اب تک تم دونوں کو ختم کرنے کی اُن کی ہر کوشش ناکام ہوئی ہے۔ وہ کوشش میں لگے ہیں اس لیے کہ وہ خوف زدہ ہیں۔''

''تم پریشان تو نہیں ہو؟'' برنیڈا، صوفیہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

''مجھے جیرارڈ کی فکر ہے۔ وہ لوگ کہیں اُسے بھی......''

''نہیں ایسا نہیں ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''بیس سال پہلے وہ بچہ تھا۔ اس کی بات یا شہادت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔''

صوفیہ خاموش ہو کر دونوں بھائیوں کو دیکھنے لگی جو بے فکری سے گپ لگاتے ہوئے بوٹ بھگا رہے تھے۔

''کیا واقعی جیرارڈ کے مطابق بریف کیس میں رقم تھی؟'' اچانک برنیڈا نے سوال کیا۔

''رقم تو ری ڈیو کو دی گئی تھی...... ہاں یہ ممکن ہے کہ بریف کیس میں کچھ اور بھی ہو۔'' رچرڈ نے پُرسوچ انداز میں کہا۔ ''اسکارلیٹی کا معاملہ پُراسرار ہے۔ ہر مرتبہ اسکارف اور چشمے کا مطلب؟ نیز اس کا آشنا دہری مصیبت میں پڑ گیا تھا۔ پہلی مصیبت یا کرائسس...... فلیٹ میں دو لاشیں، اس نے رقم کے ذریعے ری ڈیو فیملی کا منہ بند کر کے اس کرائسس سے جان چھڑائی۔''

''اور دوسرا کرائسس؟''

''ڈیلفی...... بطور ڈبل ایجنٹ اس کی پوزیشن۔ ممکن ہے اسے خبر مل گئی ہو کہ اس کا راز فاش ہونے والا ہے۔ چنانچہ اس نے نیٹو کی دستاویزات بھی بریف کیس میں رکھ دیں۔ رقم ری ڈیو کے پاس گئی اور دستاویزات پولیس کے ہاتھ لگیں۔ بروسرڈ ہمیں اشاروں سے بریف کیس کے بارے میں ہی بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مرڈر سین کے فوٹو میں بریف کیس نظر نہیں آ رہا۔ کیا کہہ سکتے ہیں اگر بریف کیس بعد میں رکھا گیا ہو اور انسپکٹر بروسرڈ کو یاد ہو......''

''لیکن بروسرڈ نے اس معاملے کو آگے نہیں بڑھایا۔ کیونکہ فرنچ انٹیلی جنس نے کیس کلوز کر دیا تھا؟'' برنیڈا نے کہا۔

''بالکل ٹھیک۔''

''انہوں نے فرض کر لیا کہ میرے والد دستاویزات وہاں لائے تھے لیکن ہم کیسے ثابت کریں؟'' برنیڈا نے مایوسی سے کہا۔

''اسکارلیٹی کا نامعلوم آشنا بتائے گا۔''

''کون ہے وہ؟'' برنیڈا اششدر رہ گئی۔

''اس کے لیے ہمیں مشرقی جرمنی جانا پڑے گا۔''

"تم جانتے ہو اُسے؟"

"نہیں، جاننے کے لیے ہی وہاں جانا پڑے گا۔"

☆☆☆

جارڈن کے ساتھی قیدیوں کے نام لی رائے اور فوفو تھے۔ دونوں کے ساتھ اس کی اچھی گھٹنے لگی تھی۔ انہوں نے سیل میں جُوا کھیلنا شروع کر دیا تھا۔ کھل کر رقم لگائی جاتی تھی کیونکہ ادائیگی کے لیے پرچیاں استعمال ہوتی تھیں جن پر ہندسے لکھ دیے جاتے۔ ہنسی ہنسی میں بعض اوقات داؤ کروڑوں تک چلا جاتا۔

اس وقت بھی یہی شغل جاری تھا۔ جب قدموں کی آہٹ نے خلل پیدا کیا..... سیل کے باہر ریگی وان باسکٹ لیے کھڑا تھا۔

"یہ اشیا خاص طور پر ہیلن نے بھجوائی ہیں..... آج سالمن بھی ہے۔" ریگی نے کہا۔

"آپ واقعی ایک سچے دوست ہیں۔" جارڈن کھڑا ہو گیا۔ ریگی نے دانتوں کی نمائش کی۔

"انکل ہیو کا کچھ پتا چلا؟"

ریگی نے مردہ سی آواز میں مژدۂ ناکامی سنایا۔

"کمال ہے۔" جارڈن نے باسکٹ نیچے رکھ دی۔

"میں یہاں پڑا ہوں۔ برنیڈا غائب ہے اور انکل ہیو.....؟" وہ سیل کا چکر کاٹنے لگا۔ لی رائے اور فوفو ندیدی نظروں سے باسکٹ کو تک رہے تھے۔

جارڈن نے ماری کیس کے بارے میں پوچھا۔ ریگی کے مطابق اس میں بھی کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔

"لیکن اس کے بارے میں ایک افواہ گردش کر رہی ہے۔"

"کیسی افواہ؟"

"عجیب سی بات ہے۔ افواہوں کی بنیاد بھی ہیلن ہی ہے..... مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔ یہ افیئر سے متعلق ہے۔" ریگی نے ہچکچاہٹ کے ساتھ کہا۔

"کیا کہنا چاہ رہے ہو؟"

"فلپ اور نینا کا افیئر....."

"اوہ..... یہ محرک ہے۔ جارڈن نے سوچا۔ "افیئر کب سے تمہارے علم میں ہے؟"

"یہ افواہ پندرہ بیس سال پہلے میرے کان میں پڑی تھی۔ اس کے بعد ہی مجھے سمجھ آیا کہ ہیلن کیوں نینا کو ناپسند کرتی ہے۔ بلکہ نفرت کرتی ہے۔ پہلے میں سمجھا تھا کہ یہ محض عورتوں والا حسد ہے..... افیئر کی بات بعد میں سنی گئی....."

"ہیلن کو کیونکر علم ہوا؟"

"ماری نے بتایا تھا۔" ریگی نے کہا۔

"اور کون کون جانتا ہے؟"

"ماری بے چاری تو خاموش رہتی ہے پھر بھی میرا خیال ہے کہ کافی لوگ جانتے ہیں۔" ریگی نے جواب دیا۔

"پھر بھی وہ اب تک اس رشتے سے جڑی ہے؟"

"وفا ہے شاید..... اور فائدہ بھی کیا؟ بات پھیل جائے گی۔ ہاں فلپ کا کیریئر برباد ہو سکتا ہے۔ وہ وزیر مالیات ہے اور بظاہر مزید آگے بڑھتا نظر آ رہا ہے۔ ماری اس کی مضبوط پوزیشن میں قانونی شریک ہے۔"

"کیا تم یہ نہیں کہہ رہے کہ فلپ اپنی ہی بیوی کو قتل کروا سکتا ہے..... شاید ماری نے اسے وارننگ دی ہو کہ مسٹریس ایک کو چن لے..... نینا یا ماری۔ کیونکہ فلپ پرائم منسٹر کی نشست سے زیادہ دور نہیں ہے۔" جارڈن نے خیال آرائی کی۔

ریگی سوچ میں پڑ گیا۔ "اگر وہ نینا کا انتخاب کرتا ہے تو ماری سے جان چھڑانی پڑے گی۔"

"آہ، لیکن اگر اس کے برعکس ہوا تو نینا کیا کرے گی؟"

دونوں ایک دوسرے کو تکنے لگے۔

"کاسمک سولیڈیرٹی، کاسمک اسکرین ہے..... بم کا تعلق سیاست سے نہیں ہے۔ یہ ذاتی معاملہ ہے۔" جارڈن نے کہا۔

☆☆☆

برلن کی فلائٹ میں نصف مسافر تھے۔ دونوں فرسٹ کلاس میں تھے۔ جبکہ دونوں کی خستہ حالی فرسٹ کلاس سے میچ نہیں کر رہی تھی۔ فضائی میزبان نے ان کی فرمائش معلوم کی۔

"بلڈی میری۔" برنیڈا نے کہا۔

"راب رائے۔" رچرڈ نے کہا۔ ساتھ ہی لذیذ ایشیائی طعام کا ڈبل آرڈر بھی دیا۔

کھا پی کر وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے، تھکے ماندے بچوں کی طرح سو گئے۔ دونوں برلن پہنچنے تک سوتے رہے۔ فلائٹ اٹینڈنٹ بار بار انہیں دیکھ چکا تھا۔ فرسٹ کلاس کے مسافر اس حلیے میں سفر نہیں کرتے..... وہ دونوں سب سے آخر میں اترے۔ وہ ویٹنگ ایریا کی طرف جا رہے تھے۔ اٹینڈنٹ اُن کے پیچھے تھا۔

معاً دو افراد نمودار ہوئے اور اُن کا راستہ روک لیا۔ وہ ٹھٹک کر گھومے جیسے واپس جہاز کی طرف جانا چاہتے ہوں۔ تین مزید آدمی کہیں سے ٹپکے...... دونوں گھر چکے تھے۔ برنیڈا گھبرائی ہوئی تھی۔ اٹینڈنٹ کو یقین ہوگیا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔

رچرڈ اور برنیڈا کو ایک ایسے کمرے میں لے جایا گیا جہاں کوئی کھڑکی نہیں تھی۔ دروازہ بند ہوگیا۔

''وہ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ انہیں کیسے معلوم ہوا؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

رچرڈ پریشانی کے عالم میں کمرے میں چکرانے لگا۔

''کسی طرح انہیں خبر ہوگئی...... ٹکٹ ہم نے کیش پر لیے تھے۔ پھر انہیں کیونکر علم ہوا۔ دوسرے وہ ائرپورٹ گارڈز تھے۔ اگر ان کو ہمیں ہلاک کرنا ہوتا تو گرفتار نہ کرتے؟''

''تمہارے سر بچانے کے لیے ہی تمہیں گرفتار کیا گیا ہے۔'' ایک شناسا سا آواز نے انہیں متحیر کردیا۔ برنیڈا ایڑیوں پر گھومی۔ دروازہ کھول کر انکل ہیو اندر داخل ہو رہے تھے۔

''انکل؟'' وہ منہ کھولے حیرت سے انکل ہیو کو دیکھ رہی تھی۔ رچرڈ کی آنکھوں میں بھی استعجاب تھا۔

''یہ کیا حلیہ ہے تمہارا؟ خانہ بدوش لگ رہی ہو؟'' انکل نے برنیڈا سے کہا۔

''یونان کے چھوٹے چھوٹے ٹاؤنز میں ہم کریڈٹ کارڈز استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ وہاں بیشتر سفر لفٹ لے کے کیا ہے۔'' رچرڈ نے بتایا۔

''بہر حال برلن پہنچ گئے تم۔''

''مگر...... آپ یہاں؟''

''دعوتیں نہیں اُڑا رہا...... یہاں میں تمہارے اگلے مشن کے لیے کام کر رہا تھا۔ فی الحال دونوں ہوٹل جا کر حلیہ درست کرو، باہر کار کھڑی ہے۔ پھر ہم تمہارے قیدی ہینرچ لیٹزر سے ملتے ہیں۔''

''کیا کلیئرنس مل گئی؟'' رچرڈ کو ایک بار پھر حیرت کا سامنا تھا۔

''نہیں، میں یہاں مچھلیاں پکڑنے آیا تھا۔'' انکل ہیو کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

☆☆☆

ہوٹل کے سوئٹ سے نہا دھو کر دونوں نے بہترین لباس زیب تن کیے۔ بعدازاں وہ انکل کے ہمراہ لیموزین میں روانہ ہوئے۔

''کیا وہ سچائی اگل دے گا؟'' رچرڈ نے استفسار کیا۔

''ہم نہیں جانتے۔'' ہیو نے کہا۔ ''ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کتنا بتائے گا۔ وہ پیرس آپریشنز کو مشرقی برلن سے دیکھتا تھا۔ وہ مختلف کوڈ نیم جانتا تھا لیکن چہروں سے ناآشنا تھا۔''

''یعنی، ممکن ہے...... ہمیں مطلوبہ جواب نہ ملے؟'' رچرڈ نے کہا۔

''ہاں، یہی تمام دشواریاں بیں سال پہلے بھی تھیں جو وقت گزرنے کے ساتھ مزید گمبھیر ہوگئی ہیں۔ اگر اس نے تعاون کیا تو شاید کچھ ہاتھ آجائے۔''

رچرڈ خاموش ہوگیا۔

قید خانے کی سیکیورٹی توقع سے زیادہ سخت تھی۔ اگر انکل ہیو نے پیش بندی نہ کی ہوتی تو وہاں داخل ہونا محال تھا۔ وہاں انکل ہیو کی آمد متوقع تھی۔ وہ تینوں، مختلف رکاوٹوں، چیک پوائنٹس سے گزرتے رہے۔ پُراسرار، آسیب زدہ سرد جنگ کے دشمن کی سرزمین کے نیم تاریک قید خانے میں آمد ایک عجیب تر تجربہ تھی۔ کمانڈنٹ آفس پر شائستگی کا مظاہرہ ہوا۔ انہیں گرما گرم چائے پیش کی گئی۔ سگار ہیو نے قبول کرلیا۔ رچرڈ نے نرمی سے انکار کردیا۔

''اب تک لیٹزر سب سے زیادہ اڑیل ثابت ہوا ہے۔'' کمانڈنٹ نے سگار سلگاتے ہوئے کہا۔ ''وہ اس بات سے ہی انکاری تھا کہ پیرس آپریشن میں اس کا کوئی رول تھا لیکن ہمارے پاس کافی ثبوت موجود ہیں۔''

''لیٹزر نے کوئی نام افشا کیا تھا؟'' رچرڈ نے پوچھا۔

کمانڈنٹ نے رچرڈ کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''تم CIA میں تھے مسٹر وولف؟''

رچرڈ نے سر کو خفیف سی جنبش دی۔ ''عرصہ ہوا میں لاتعلق ہوں۔''

''لیکن تم جانتے ہو کہ کس کے ماضی کو کیسے استعمال کیا جاتا ہے؟''

''میں سمجھتا ہوں۔'' رچرڈ نے تردید نہیں کی۔ ''لیٹزر پہلے ہی قید میں ہے۔ اس کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں۔ اگر وہ ماضی کی چند باتیں ہمیں بتادے۔''

''ہاں، لیکن وہ ساتھی جو ڈبل ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے تھے اور اب تک غائب ہیں، ان کے پاس کھونے کے لیے سب کچھ ہے۔ سرد جنگ کے اختتام پر مشرقی جرمنی کی فائلز کھل گئی ہیں۔ ہر روز کوئی نہ کوئی ان فائلوں میں سچائی کی تلاش کے لیے جاتا ہے۔ کوئی اپنے دوست کے لیے، کوئی محبوب کے لیے، کوئی شوہر کے لیے...... یہی وجہ ہے کہ لیٹزر ڈبل ایجنٹس کے نام دینے میں ہچکچاتا ہے۔ وہ اپنے پرانے ساتھیوں کا تحفظ چاہتا ہے۔'' کمانڈنٹ نے وضاحت کی۔

''لیکن وہ آج کل تعاون پر آمادہ ہے؟''

''ہاں، مسٹر ہیو کو میں نے بتایا تھا کہ کچھ عرصے سے اس کی کیفیت بدلی ہوئی ہے۔''

''کیوں؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''کمزور دل، ڈاکٹروں کے مطابق دل اس کا ساتھ چھوڑ رہا ہے...... دو مہینے یا شاید تین مہینے......'' کمانڈنٹ نے شانے اچکائے۔ ''لیٹزر کو احساس ہے کہ اختتام قریب ہے اور وہ آخری ایام میں چند سہولتوں کا متمنی ہے۔ جن کے عوض بات کرنے پر آمادہ ہے۔''

''اس کا مطلب وہ جواب دے سکتا ہے؟''

''اس کے موڈ پر ہے...... آؤ دیکھتے ہیں وہ کس موڈ میں ہے۔''

لیٹزر کے سیل کی طرف جاتے ہوئے برنیڈا سوچ رہی تھی کہ اس جیل سے نکلنے کے لیے فرشتۂ اجل کا انتظار کرنا لازم ہے۔ وہ لوگ سیل نمبر 5 کے قریب رک گئے۔ جہاں دو گارڈز پہرا دے رہے تھے۔ دونوں کے پاس اپنی چابی تھی۔ دونوں نے علیحدہ لاک کھولے۔

اندر ایک عمر رسیدہ نحیف آدمی آرام دہ چرمی نشست میں بیٹھا تھا۔ کرسی کے قریب آکسیجن ٹینک رکھا تھا۔ وہ ناک کے نتھنوں میں ٹیوبز کے ذریعے سانس لے رہا تھا۔

''لارڈ لووٹ، انگلینڈ سے ملنے آئے ہیں۔'' کمانڈنٹ نے ہینر یچ لیٹزر کو مخاطب کیا۔ ''تم اس نام سے واقف ہو؟''

لیٹزر نے سر کو خفیف سی جنبش دی۔ ''ایم آئی سکس۔'' اس کے ہونٹوں سے مدھم سرگوشی خارج ہوئی۔

''ہاں، اب میں ریٹائرڈ ہوں۔'' ہیو نے کہا۔

لیٹزر نے رچرڈ اور برنیڈا پر نظر ڈالی۔

''یہ میری بھتیجی ہے۔'' ہیو نے پھر کہا۔ ''اور یہ رچرڈ وولف، میرا ساتھی۔''

لیٹزر، رچرڈ کو دیکھ رہا تھا۔ ''CIA؟'' دوسری سرگوشی۔

''ہاں، میں بھی ریٹائرڈ ہوں۔'' رچرڈ نے بتایا۔

لیٹزر ہولے سے مسکرایا اور خاموش رہا۔ تاہم اس کی آنکھوں میں سوال پوشیدہ تھا۔ معاً اس نے کھانسنا شروع کر دیا۔ ہیو نے ان کہے سوال کے جواب میں کہا ― ''پیرس میں ایک ڈبل ایجنٹ، جس کا کوڈ ڈیلفی تھا...... اس کی شناخت کے لیے آئے ہیں۔''

وہ خاموش رہا۔

''وہ تمہارے اور نیٹو کے درمیان ایک کڑی تھا۔ تمہیں یاد ہے؟''

''بیس سال ہو گئے۔ دنیا تبدیل ہو چکی ہے۔'' سرگوشی سنائی دی۔

''ہمیں صرف اُس کا نام چاہیے۔''

''تاکہ تم اسے بھی میری طرح پنجرے میں بند کر دو۔''

''نہیں۔'' رچرڈ بولا۔ ''تاکہ قتلِ عام رک جائے۔''

لیٹزر کے تاثرات میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ ''کیسا قتلِ عام؟''

رچرڈ نے بتایا کہ پیرس اور یونان میں کیا ہوا......

''یہ ممکن نہیں ہے۔'' لیٹزر نے کہا۔

''کیوں؟''

''ڈیلفی سویا ہوا ہے۔ اُسے غیر فعال کر دیا گیا تھا۔''

''پھر قتل کی وارداتیں کیوں ہو رہی ہیں جو اسی کے ساتھ لنک ہیں۔''

''ایک منٹ۔'' ہیو نے کہا۔ ''سلانے کا مطلب مردہ تو نہیں ہے؟''

''وہ غیر فعال ہے۔ قتل کی وارداتوں سے اُس کا کوئی تعلق نہیں۔''

''شاید تم سچ نہیں بتانا چاہتے۔'' رچرڈ نے کہا۔

''یہ امکان ہمیشہ رہتا ہے۔'' وہ مسکرایا۔ اچانک وہ پھر کھانسنے لگا۔ اس مرتبہ کھانسی طویل تھی۔ آوازیں آ رہی تھی جیسے کوئی شخص ڈوب رہا ہو۔ سب خاموش تھے۔

سکون ملنے پر وہ بولا۔ ''ڈیلفی کرائے کا ایجنٹ تھا۔ اس کا نظریات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اسے موٹی رقم مل رہی تھی۔''

''ادائیگی کب روکی گئی؟''

''جب بہت زیادہ افراد ملوث ہو گئے اور اُس کا راز خطرے میں پڑ گیا۔ اس نے اپنے تمام نشان مٹائے اور کام بند کر دیا۔''

''اسی لیے میرے والدین کو ہلاک کیا گیا؟'' برنیڈا پہلی مرتبہ بولی۔

لیٹزر نے غور سے برنیڈا کی جانب دیکھا۔ ''کیا مطلب ہے؟''

''برنارڈ اور میڈیلن ٹراوسٹوک، انہیں 66، ریو میراح، پگالی (پیرس) کے ایک فلیٹ میں قتل کیا گیا تھا۔''

''میری معلومات کے مطابق وہ ایک قتل اور خودکشی کا کیس تھا۔''

''یا ڈیلفی نے دونوں کو قتل کیا؟'' انکل ہیو نے کہا۔

''سچ یہ ہے کہ میں نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا۔''

''مطلب یہ کہ تم نے جو کچھ بتایا، اس میں سارا سچ نہیں ہے؟'' رچرڈ نے منطقی سوال اٹھایا۔

''بسا اوقات سچ، جھوٹ بن جاتے ہیں۔'' اس نے تھکی ہوئی آواز میں کہا اور کمانڈنٹ کی طرف دیکھا۔ ''مجھے آرام چاہیے۔''

''صرف ایک سوال۔ آخری بار۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''کیا ڈیلفی مر چکا ہے؟''

لیٹزر نے رچرڈ کی آنکھوں میں دیکھا۔ یوں لگا جیسے وہ حقیقت بتانے والا ہے۔ لیکن اس کے جواب نے سب کو اُلجھن میں ڈال دیا۔

''وہ سویا ہوا ہے۔''

''یعنی زندہ ہے؟''

''تمہاری سوچ کے مطابق۔'' لیٹزر نے آنکھیں موند لیں۔

☆☆☆

انہوں نے لیموزین میں گفتگو کرنا مناسب خیال نہیں کیا تھا۔ اس وقت تینوں ایک پُرہجوم ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے۔

''مجھے پورا یقین ہے کہ وہ سلیپر (Sleeper) کہنا چاہ رہا تھا۔'' رچرڈ نے کہا۔

''سلیپر؟'' برنیڈا نے ایک ابرو اچکایا۔

''مطلب، سیکرٹ ایجنٹ...... ایسا ایجنٹ جو لمبے عرصے کے لیے غیر فعال ہو۔ اس کو ہم لوگ ''سلیپر'' کی اصطلاح سے جانتے ہیں۔'' رچرڈ نے تشریح کی۔

''خوابیدہ حالت میں وہ ایجنٹ مخصوص جگہ پر نئی پوزیشن ڈیولپ کرتا ہے۔'' انکل ہیو نے اضافہ کیا۔ ''بوقتِ ضرورت سگنل ملنے پر وہ دوبارہ فعال ہو جاتا ہے۔''

''مطلب وہ زندہ ہے لیکن فعال نہیں ہے؟'' برنیڈا نے نتیجہ اخذ کیا۔

''ہاں...... تاہم اُس نے واضح انکار کیا ہے کہ پیرس میں ان دونوں کو اس نے ڈیلفی کے ذریعے قتل کرایا تھا۔''

''اگر بوقتِ ضرورت اسے ایکٹو کیا جا سکتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ درمیانی وقفے میں اسے بااثر حیثیت میں ہونا چاہیے یا ایسی حیثیت کے قریب تر......''

''ٹھیک سمجھ رہی ہو۔'' رچرڈ نے تائید کی۔

''لیکن پھر یہ خون خرابا کیوں ہو رہا ہے؟''

''ظاہر ہے...... تم دونوں بہن بھائی اسے بے نقاب کرنے کے مشن پر ہو۔''

''اسٹیفن سدرلینڈ؟''

''لیکن وہ عرصہ پہلے خودکشی کر چکا ہے۔''

''فلپ سینٹ پیری، وہ اہم پوزیشن پر ہے اور وزیراعظم کی پوزیشن سے قریب تر ہے۔'' ہیو نے رائے دی۔

''میں کلاڈ سے کہتا ہوں کہ فلپ پر نظر رکھے۔''

''ساتھ ہی نینا پر بھی۔'' رچرڈ نے لقمہ دیا۔

''نینا؟''

''ہاں، اس کا دائرۂ اثر وسیع ہے۔ وہ بستر کے دونوں جانب سے خفیہ معلومات لے سکتی ہے...... فلپ سے اور ماری سے بھی۔'' رچرڈ نے کہا۔

''نینا کو میں نے ہمیشہ شک کے دائرے سے باہر رکھا لیکن اس مرتبہ یہ غلطی نہیں ہوگی۔'' انکل ہیو نے عندیہ دیا۔

☆☆☆

کلاڈ، تینوں کو لینے اورلی ایئرپورٹ پہنچ گیا تھا۔ دورانِ سفر گفتگو جاری تھی۔ ''میں فلپ اور نینا کی سیکیورٹی فائلز دیکھ چکا ہوں۔'' کلاڈ نے بتایا۔ ''فلپ کی فائل صاف ہے...... اگر وہ سلیپر ہے بھی تو ہمارے پاس کوئی شواہد موجود نہیں ہیں۔''

''اور نینا؟''

کلاڈ نے گہری سانس لی۔ ''ہماری ڈیئر نینا آنٹی میں معمولی نقص نظر آتا ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں اس نے لندن اسٹیج پر ایک غیر اہم کردار سے ایکٹنگ کا آغاز کیا تھا۔ اس وقت اس کا ایک ساتھی اداکار سے معاشقہ رہا۔ اس اداکار کا تعلق مشرقی جرمنی سے تھا۔ اداکار کا دعویٰ تھا کہ وہ وہاں سے فرار ہو کر نکلا ہے۔ تاہم تین سال بعد وہ اچانک غائب ہو گیا۔''

''وہ ریکروٹر ہو سکتا ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔

''امکان ہے۔''

''یہ معمولی افیئر، نینا کی تفتیش میں کیا مدد کر سکتا ہے؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

کلاڈ نے شانے اچکائے۔ ''جب نینا اور اسٹیفن سدرلینڈ کی شادی ہوئی تو اس نے اداکاری کو خیرباد کہہ کر سیاسی بیوی بننے کو ترجیح دی۔ اس کی کوئی آفیشل حیثیت نہیں تھی۔ اصولی طور پر بیگمات پر کوئی چیک نہیں ہوتا، خصوصاً امریکی ڈپلومیٹس کی بیگمات پر...... جس کا فائدہ نینا کو پہنچا۔ کیا فائدہ پہنچا۔ کیا کہہ سکتے ہیں۔''

''وہ اپنے شوہر کی حیثیت سے فائدہ اٹھا کر نیٹو کی فائلز تک پہنچ سکتی تھی لیکن تمہارے پاس ثبوت نہیں ہے۔ نہ تم اُسے قاتل ثابت کر سکتے ہو۔''

''ایسا ہی ہے۔'' کلاڈ نے تسلیم کیا۔ ''اسٹیفن سدرلینڈ زندہ نہیں ہے اور نینا نے فلپ سے تعلقات بنا لیے ہیں۔ اگر

وہ سلیپر ہے تو یہ اس کی نئی پوزیشن ہے۔''
''اسے گھیرا بھی نہیں جا سکتا۔ وہ اداکارہ رہ چکی ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔
''ٹریپ تیار کرنا ہوگا۔'' کلاڈ نے تجویز دی۔
''کیسے، کسے چارہ بناؤ گے؟'' رچرڈ نے کلاڈ کو دیکھا۔
''جارڈن!''
''سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔'' برنیڈا نے مداخلت کی۔
''وہ پہلے ہی تیار ہے۔ میری بات ہو چکی ہے۔ ہمارے آدمی ہر جگہ موجود رہیں گے، تیار حالت میں۔''
''غلطی ہو سکتی ہے۔ وہ زخمی بھی ہو سکتا ہے۔'' برنیڈا کی تشویش قائم تھی۔
''ایسا جیل میں بھی ہو سکتا ہے...... اس طرح کم از کم کوئی جواب تو ملے گا۔''
برنیڈا نے رچرڈ، پھر انکل کو دیکھا۔ دونوں خاموش تھے۔ برنیڈا خاموشی کا مطلب سمجھ گئی۔ ''مجھ سے کیا چاہتے ہو؟'' اس نے کلاڈ سے سوال کیا۔
''ڈیئر تم پیچیدگی کھڑی کر رہی ہو۔ تم پکچر سے باہر رہو۔ وان فیملی کے گھر تم محفوظ رہو گی۔'' انکل ہیو نے کہا۔
''کیا گارنٹی ہے؟'' برنیڈا اجز بز ہوئی۔
''کوئی گارنٹی نہیں۔ گارنٹی چاہیے تو اس مشن سے ہاتھ اٹھا لو اور واپس چلو۔'' انکل ہیو نے کہا۔
''برنیڈا یہ ہمارے پاس آخری موقع ہے۔ جارڈن کو کچھ نہیں ہوگا۔ میں خود بھی ٹیم کے ساتھ رہوں گا۔'' رچرڈ نے یقین دہانی کرائی۔
''تم ساتھ رہو گے تو پھر میں تیار ہوں۔'' بالآخر برنیڈا نے آمادگی ظاہر کی۔
''فکر مت کرو۔'' رچرڈ نے دوبارہ اطمینان دلایا۔
''ریگی اور ہیلن کیا جانتے ہیں؟'' برنیڈا نے استفسار کیا۔
''یہی کہ تمہیں ایک محفوظ جگہ مطلوب ہے...... اور وہ تیار ہیں، یقیناً یہ اُن کے پاس پرانی دوستی نبھانے کا ایک موقع ہے۔'' کلاڈ بولا۔

☆☆☆

کلاڈ اور ہیو باہر گاڑی میں بیٹھے تھے۔ برنیڈا کو رچرڈ سے بات کرنے کا موقع تک نہ ملا۔ تاہم رچرڈ نے رخصت ہوتے وقت اسے بانہوں کے حصار میں لے کر چوما۔
''تمہارے لیے بہترین محفوظ جگہ ہے۔'' اس نے سرگوشی کی۔
''کچھ بھی ہو جائے، کمپاؤنڈ سے آگے مت جانا۔''
''مجھے تمہاری فکر ہے...... تم دونوں کی۔'' برنیڈا نے سسکی لی۔
''میں جارڈن کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔'' اس نے اعتماد سے کہا اور برنیڈا کے رخسار کو چھو کر روانہ ہو گیا۔
''رچرڈ، میں بھی ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں۔'' اس نے خود سے سرگوشی کی اور واپس گھر کے اندر چلی گئی۔

☆☆☆

''تو آپ لوگ تیار ہو گئے؟'' جارڈن نے کہا۔
''اور کوئی متبادل نہیں ہے۔'' انکل ہیو نے جواب دیا۔
گارڈ نے دروازہ کھولا۔ جارڈن اپنے ساتھی قیدیوں کو الوداع کیے بغیر نہیں جا سکتا تھا۔ وہ مڑا، فوفو اور لیرائے کے چہروں پر ہلکی سی اداسی تھی۔
''مجھے ڈر تھا کہ مجھے جانا ہوگا۔'' جارڈن مناسب الفاظ تلاش کرنے لگا۔ ''میں تم دونوں کا مشکور ہوں۔'' اسے ان رسمی الفاظ کے سوا کچھ نہ سوجھا۔ اس نے اپنی نفیس جیکٹ اتار کر فوفو کی جانب اچھال دی۔ ''تمہارے اوپر یہ فٹ رہے گی۔'' وہ ہاتھ ہلا کر سیل سے باہر آ گیا۔ وہ سیدھے رٹز ہوٹل پہنچے تھے۔ اسی فلور پر۔ اگرچہ کمرا دوسرا تھا۔ جارڈن شاور لے کر مناسب حلیے میں آیا اور ایک سوٹ زیب تن کیا۔
''بلٹ پروف ونڈوز۔'' کلاڈ نے بتایا۔ ''سامنے والے کمرے میں مائیکرو فونز...... ہال میں دو سادہ پوش ایجنٹ۔'' کلاڈ نے بریف کیس سے ایک آٹومیٹک پسٹل نکال کر جارڈن کے حوالے کیا۔
''کسی بھی غیر متوقع صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ تمہارے پاس ہو...... حفظِ ماتقدم...... استعمال آتا ہے؟''
جارڈن نے مہارت سے کلپ ہتھیار میں فٹ کیا اور رچرڈ کو دیکھا۔ ''اب کیا ہوگا؟''
''ریسٹورنٹ میں جاؤ۔ کھاؤ پیو، کچھ وقت گزارو، تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد تمہیں دیکھ لیں۔ پھر واپس کمرے میں آ جاؤ۔''
''اس کے بعد؟''
''اس کے بعد ہم انتظار کریں گے، تمہارے پیچھے کون آتا ہے؟''
''کوئی آئے گا بھی؟''
''گارنٹی دیتا ہوں۔'' کلاڈ نے یقین کے ساتھ کہا۔

☆☆☆

تیس منٹ بعد ہوٹل کی ملازمہ کی جانب سے ایمل فوش نے کال وصول کی۔ یہ وہی ملازمہ تھی جس کی مدد سے ایک ہفتہ قبل وہ برنیڈا کے سوئٹ میں داخل ہوا تھا۔

"وہ واپس آگیا ہے...... انگریز لڑکا۔"

"لیکن وہ تو قید تھا؟"

"میں نے اُسے تھوڑی دیر پہلے دیکھا ہے۔ وہ کمرا نمبر 515 میں اکیلا ہے۔"

فوش نے حیرت محسوس کی۔ یقیناً اس کی بااثر فیملی نے اپنے تعلقات استعمال کیے ہوں گے۔ وہ کوئی عام قیدی نہیں تھا۔ "مجھے آج رات ہی اس کے کمرے میں گھسنا پڑے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ اِدھر اُدھر ہو جائے۔" فوش نے ملازمہ سے کہا۔

"نہیں، میں نہیں کرسکتی۔" وہ ہچکچائی۔ "میری ملازمت بھی جاسکتی ہے۔"

"تم نے پہلے بھی کیا تھا۔ میں ڈبل معاوضہ دوں گا۔"

دوسری طرف خاموشی چھاگئی۔

"پہلے لفافہ چھوڑ دو۔ پھر میں پاس کی دوں گی۔"

"منظور ہے۔"

بعدازاں فوراً ہی فوش نے انتھونی کو تازہ صورتِ حال سے آگاہ کیا۔

"اس مرتبہ میں غلطی برداشت نہیں کروں گا۔ بلکہ میں خود وہاں موجود رہوں گا۔" انتھونی نے کہا۔

"یہ دانشمندی کے خلاف ہوگا۔" فوش نے اعتراض کیا۔

"ہم کب حرکت میں آئیں گے؟" انتھونی نے سنی ان سنی کردی۔

فوش نے بمشکل غصے پر قابو پایا۔ لڑکے کا ملوث ہونا فاش غلطی تھی۔ انتھونی کو تھرل چاہیے تھا۔ فوش جانتا تھا۔ پہلی ملاقات سے واقف تھا۔ لیکن کسی کی جان لینا ایک بالکل الگ معاملہ تھا۔ مرڈر۔ اور انتھونی اپنی مختلف ہیجانی کیفیات، جنس، اذیت پسندی، ایبنارمل مجسمہ سازی وغیرہ میں مرڈر کا اضافہ کرنا چاہتا تھا۔

بہرحال تھوڑی سی ردّوکد کے بعد فوش راضی ہوگیا۔ وہ تو ایک مہرہ تھا۔ معاوضہ انتھونی ہی دیتا تھا۔

☆☆☆

ساڑھے گیارہ بجے جارڈن نے کمرے میں اندھیرا کر دیا۔ بستر پر سر کی جگہ تین تکیے رکھ کر کمبل کھینچ دیا۔ اس نے ایسا انداز اپنایا تھا کہ دیکھنے پر معلوم ہوتا جیسے بیڈ پر کوئی سو رہا ہے...... پھر وہ دروازے کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ دوسری طرف رچرڈ بیٹھا تھا۔ اندھیرے میں گھات لگائے، دونوں منتظر تھے۔ وقت گزرتا رہا۔ دو گھنٹے بیت گئے۔ جارڈن بور ہو گیا...... دونوں نے کھسر پھسر شروع کردی۔ پتا نہیں کتنی دیر دونوں سرگوشیاں کرتے رہے۔ دفعتاً دونوں خاموش ہو گئے۔ رچرڈ نے دروازے سے کان لگا دیا۔ "کوئی کوریڈور میں ہے۔" اس نے آخری سرگوشی کی۔ دونوں دروازے کے اطراف میں چوکس ہو گئے۔ "کلاڈ کے آدمی کہاں ہیں، جو قاتل یہاں تک آگیا؟" جارڈن نے سوچا۔ اس نے تناؤ کی کیفیت محسوس کی۔

دروازے کے لاک میں چابی گھومی اور جارڈن منجمد ہو گیا۔ دل کی دھڑکن بڑھ گئی۔ اچانک دروازہ کھل گیا۔ وہ ایک نہیں دو تھے۔ دو سائے، باہر سے آنے والی روشنی میں ایک نے بستر کی جانب نشانہ باندھ کے دو فائر کیے۔ رچرڈ اپنی جگہ سے اچھلا اور دونوں کو لیتا ہوا زمین پر گرا۔

جارڈن نے گن دوسرے سائے کی پسلیوں میں گھسا دی۔ "ہلنا مت۔" اس نے غرانے کی کوشش کی۔ جارڈن حیران رہ گیا۔ جب اس نے دیکھا وہ ساکت ہونے کے بجائے کمرے سے نکل بھاگا۔ جارڈن بھی اس کے پیچھے لپکا تھا۔ اس وقت فرنچ ایجنٹ نمودار ہوئے اور مفرور کا راستہ روک لیا...... وہ مزاحمت کررہا تھا۔ تاہم منٹوں میں اسے بے بس کر دیا گیا۔ جارڈن پلک جھپکائے بغیر اسے گھور رہا تھا۔ "انتھونی؟"

جارڈن نے مڑ کر دیکھا۔ رچرڈ گن مین کو اپنے آگے لگائے کمرے سے نکل رہا تھا۔ "پہچانو اِسے؟"

"یہ جیل میں میرا جعلی وکیل بن کر آیا تھا۔"

رچرڈ نے اسے زمین بوس کر دیا۔ "اس کی اصل شناخت معلوم کرتے ہیں۔ اگرچہ میں اسے پہچان گیا ہوں۔ یہ یونان میں بھی ہمارے پیچھے آیا تھا لیکن اس کا نام نہیں معلوم۔"

☆☆☆

برنیڈا، ریگی کی لائبریری میں موجود تھی۔ آتش دان میں آگ اور ہاتھ میں برانڈی کا گلاس تھا۔ ہیلن اوپر گیسٹ روم ٹھیک کررہی تھی۔

"تم اپنی ماں سے بہت مشابہت رکھتی ہو۔" ریگی نے کہا۔

"میں چھوٹی تھی۔ پھر بھی کچھ کچھ یاد ہے۔ شاید ایک مرتبہ ماما نے بتایا تھا کہ وان فیملی کتنے اچھے اور پرانے دوست

ہیں...... اس وقت مجھے ایسے ہی دوستوں کی ضرورت ہے۔‘‘

’’بس کرو...... کیا ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے۔‘‘ ریگی نے کہا۔ ’’جب بھی تمہیں دیکھتا، مجھے میڈیلن یاد آجاتی ہے۔‘‘ ریگی نے دوسرا گلاس خالی کر کے تیسرا بھرنا شروع کیا۔ اچانک وہ مضطرب ہو گیا ہیلن دروازے میں کھڑی اسے گھور رہی تھی۔ ’’تم پھر حد سے تجاوز کر رہے ہو۔‘‘ ہیلن کا اشارہ برانڈی کی طرف تھا۔

’’تیسرا ہی تو ہے۔‘‘ وہ منمنایا۔

’’چلو اٹھو، کافی وقت ہو گیا ہے۔‘‘ ہیلن نے قریب آکر اس کا بازو پکڑا۔ دونوں لائبریری سے نکل گئے۔ ریگی کی چال غیر متوازن تھی۔ جاتے جاتے ہیلن نے برنیڈا پر معذرت خواہانہ نظر ڈالی۔ تاہم ہیلن کا رویہ شوہر کے ساتھ برنیڈا کو برا لگا تھا۔ دونوں اکیلے ہوتے تو اور بات تھی...... برنیڈا خالی دروازے کو دیکھتی رہی۔ اس کا ذہن متنوع خیالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ انگلینڈ میں اکثر دونوں انکل ہیو کے پاس آتے تھے۔ پتا نہیں کیوں ہیلن نے ریگی کو مجبور کیا کہ پیرس والی پوسٹ قبول کر لے۔ یوں وان فیملی... اچانک انگلینڈ چھوڑ گئی۔ ہیلن وہیں پلی بڑھی تھی۔ اس کے آبا کا تعلق بھی انگلینڈ سے تھا۔ دوست احباب...... رشتے دار...... پھر پیرس کیوں؟ جبکہ انہیں فرنچ زبان بھی ٹھیک نہیں آتی تھی۔

یوں لگتا تھا، جیسے وہ انگلینڈ سے فرار ہوئے تھے۔ برنیڈا نے سر جھٹکا۔ اس کی نظر مینٹل پیس پر گئی۔ وہاں ایک موٹے پستہ قد آدمی کی تصویر تھی، جس کے ہاتھ میں رائفل تھی۔ تصویر کے نیچے ریگی وان لکھا تھا...... ٹری مون گن کلب، برنیڈا کو ہیلن کی تصویر کہیں نظر نہیں آئی۔ برنیڈا کے لیے یہ عجیب بات تھی۔ اسے اپنے باپ کی لائبریری یاد آئی۔

وہ اٹھ کر ریگی کی ڈیسک پر آگئی اور آہستگی سے ایک دراز کھولی، پین، پیپر کلپس، اسٹیپلر، دوسری دراز، اسٹیشنری...... وہ بے دھیانی میں لائبریری میں چکرا رہی تھی۔ وہ ایک اسٹول کے پاس رک گئی جس پر چمڑا منڈھا ہوا تھا۔ اسٹول ایزی چیئر سے مطابقت رکھتا تھا۔ چمڑے کا رنگ بھی ایک جیسا تھا۔ لیکن اسٹول، ایزی چیئر سے دور رکھا تھا۔ لائبریری کی سیٹنگ میں وہ بے تکی جگہ پر پڑا تھا...... ایک ہی مقصد سمجھ میں آتا تھا کہ وہ وہاں اوپر چڑھنے کے لیے رکھا گیا تھا۔ برنیڈا نے اسٹول کے بالمقابل مہاگنی کے شیلف کو دیکھا جو آٹھ فٹ اونچا تھا۔ شیلف میں کتابیں بھری تھیں۔ شیلف کی چھت پر چینی طرز کے قدرے بڑے سائز کے پیالے رکھے تھے۔ کسی نامعلوم تحریک کے زیرِ اثر وہ اسٹول پر چڑھی اور پہلے پیالے میں ہاتھ گھمایا۔ پیالہ خالی تھا۔ پھر اُس نے دوسرے پیالے میں ہاتھ پھیرا۔ جس میں کوئی چیز رکھی تھی۔ شاید کتاب تھی۔ اس نے کتاب اٹھالی۔ وہ کتاب نہیں فوٹو البم تھا...... برنیڈا البم لے کر نیچے اتر آئی۔

آتش دان کے قریب بیٹھ کر اس نے پہلا صفحہ کھولا۔ وہ ایک ہنستی ہوئی بارہ سالہ لڑکی کا فوٹو تھا۔ دوسرا بھی اس لڑکی کا فوٹو تھا۔ آگے بھی مختلف انداز میں وہی تصاویر تھیں۔ آخر میں ایک شادی کی تصویر تھی لیکن اسے درمیان سے پھاڑ دیا گیا تھا۔ تصویر میں صرف دلہن نظر آرہی تھی۔ برنیڈا کی سانس رک گئی۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے دلہن کی تصویر کو گھور رہی تھی۔ دولھا کی تصویر کو پھاڑ کر الگ کر دیا گیا تھا...... برنیڈا نے تصویر کے مسکراتے ہونٹوں پر انگلی پھیری، سیاہ بالوں کو چھوا۔

معاً برنیڈا ایک جھٹکے سے اٹھی، البم کو بند کر دیا۔ وہ رچرڈ تک کیسے پہنچے؟ وہ فون کی طرف بڑھی اور کلاڈ کا نمبر ملایا۔ گریٹنگ کے بعد ریکارڈڈ پیغام سنائی دیا۔ بیپ کے بعد اس نے پیغام دیا۔ کلاڈ، میں برنیڈا ہوں۔ فوراً بات کرنی ہے۔ مجھے شہادت مل گئی ہے۔ جتنی جلد ہو سکے مجھے لے جاؤ اور......‘ وہ تھم گئی۔ اس کا ہاتھ بھی جم گیا۔ وہ کلک کی آواز تھی۔ کسی نے مکان کے دوسرے حصے سے فون کاٹ دیا تھا اور برنیڈا کی بات بھی سن لی تھی۔

برنیڈا کے دل کی دھڑکن بڑھتی جا رہی تھی۔ اُس نے فون رکھ دیا۔ گھر میں کہیں ایکسٹینشن تھی۔ وہ اچھل پڑی۔ مجھے یہاں سے نکلنا ہے...... ہر صورت یہاں سے نکلنا ہے۔ البم کو سینے سے لگائے، اس نے لائبریری چھوڑ دی۔ سیکیورٹی سسٹم آف کر کے وہ باہر نکلی۔ باہر ٹھنڈی رات تھی، سناٹا تھا۔ سناٹے میں خوف کی آمیزش تھی۔ کورٹ یارڈ کے پار آہنی گیٹ تھا۔ وہ بلاشبہ لاک تھا۔ باہر نکلنے کے لیے اس نے احاطے کا جائزہ لیا۔ ایک اور گیٹ تھا۔ نسبتاً چھوٹا۔ لیکن وہ بھی لاک تھا۔ وہ کیا کرے؟ اسے پسینا آگیا۔ اس نے دیواروں کو دیکھتے ہوئے چکر کاٹا اور سیب کا درخت دیکھ لیا جس کی شاخیں دیواروں پر لٹکی ہوئی تھیں۔ اس نے نچلی شاخ کو پکڑا...... شاخ در شاخ دیوار پر چڑھنے کی کوشش میں البم اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ گھبراہٹ میں اضافہ ہو گیا۔ برنیڈا البم کے لیے واپس نیچے اتری۔ اسی وقت تیز روشنی نے اس کی آنکھیں کو چندھیا دیں۔ وہ ہیلن تھی جس کے ایک ہاتھ میں فلیش لائٹ تھی۔

’’تم یہاں کیا کر رہی ہو؟‘‘ ہیلن کی آواز آئی۔

’’میں...... میں واک کرنا چاہ رہی تھی۔ گیٹ بند تھے۔‘‘ اس نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے جواب دیا۔

''میں گیٹ کھول دیتی۔''

''میں نہیں چاہتی تھی، کسی کو پریشان کروں۔'' برنیڈا نے فلیش لائٹ کی طرف سے نظریں پھیریں۔

''تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟'' ہیلن نے فلیش لائٹ نیچے کی۔ ''البم؟ یہ تمہیں کہاں سے ملا؟''

''لائبریری۔'' برنیڈا کیا کہتی۔

''اتنے برسوں تک اس نے یہ چھپا کر رکھا اور مجھ سے قسم کھا کھا کر جھوٹ بولتا رہا۔''

''کیسی قسم، ہیلن؟''

ہیلن خاموش رہی۔ ''یہی کہ اب وہ اُس سے محبت نہیں کرتا...... میں ایک بھوت کے ساتھ زندگی گزارتی رہی...... جب وہ زندہ تھی، اس وقت اُس کو چاہنا، چاند پکڑنے جیسا تھا۔ اب وہ زندہ نہیں ہے مگر مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ مرنے کے بعد بھی اُس کی چاہت میں مبتلا ہے۔''

برنیڈا نے ہمدردی سے کہا۔ ''میں اور تم جان گئے ہیں کہ یہ یک طرفہ محبت تھی۔''

''میں اتنی خوب صورت نہیں تھی۔'' ہیلن نے کہا۔

''لیکن ریگی نے تم سے شادی کی ہے۔ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔''

''نہیں، یہ محبت نہیں ہے۔ سمجھوتا ہے۔ میری دولت کی ہوس تھی۔''

برنیڈا نے کوشش کی۔ ''تم چاہو تو نئی زندگی کا آغاز کر سکتی ہو...... تمہاری عمر ابھی زیادہ نہیں ہے۔''

''ریگی پاگل ہے، آج بھی اُسے چاہتا ہے۔ وہ آج بھی اس کے دل میں بستی ہے۔ میں بھی پاگل تھی، میں سمجھی ریگی اسے بھول جائے گا...... ریگی برداشت نہیں کر سکا کہ وہ کسی اور کی ہو جائے...... میں سمجھی تھی کہ میں نے اس کی محبت کو مٹا دیا ہے اور اب وہ صرف میرا ہے۔''

''کیا کہا تم نے؟'' برنیڈا کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔

''ہاں، وہ میں ہی تھی۔'' ہیلن نے جواب دیا۔

خون برنیڈا کی رگوں میں برف ہو گیا۔ اگلے لمحے اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔ یہ وقت برف ہونے کا نہیں تھا۔ وہ قاتل ہیلن کی شکل میں سامنے موجود تھا۔ اسے بھاگنا تھا۔ کہاں؟

کلک کی آواز آئی۔ ''تم بھی ہو بہو اسی کی طرح ہو...... یعنی اتنے عرصے بعد مجھے اسے دوبارہ ہلاک کرنا پڑے گا۔''

''لیکن میں میڈیلن نہیں ہوں۔''

''کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تمہاری آگہی خطرناک ہے۔'' ہیلن نے گن والا ہاتھ اٹھایا۔ ''گیراج کی طرف چلو، ہم ڈرائیونگ پر جائیں گے۔''

☆☆☆

''ایمل فوش۔'' کلاڈ نے کہا اور فولڈر کھولا۔ ''عمر چھیالیس برس۔ سابقہ فرنچ خفیہ اہلکار۔ قبرص میں تین سال قبل فضائی حادثے میں مردہ تسلیم کر لیا گیا تھا۔ 1972ء میں فوش نے امریکن مشن کے ساتھ رابطہ کاری کی...... سفیر سدرلینڈ فیملی کو فون پر دھمکیاں ملی تھیں۔ کئی سال تک فوش سدرلینڈ کی فیملی کے ساتھ رابطہ میں رہا تھا۔ پھر اسے دوسری ذمے داریاں سونپ دی گئیں جنہیں وہ فرضی موت تک نبھاتا رہا۔''

''کسی بھی کام کے لیے اپنی پرائیویٹ خدمات اس نے کب سے پیش کرنا شروع کیں؟'' ہیو کا سوال تھا۔

''کلاڈ نے اپنے اسسٹنٹ سے کہا۔ ''سدرلینڈ کی بیوہ نینا کو اندر لاؤ۔''

نینا اندر آئی تو اس کا اعتماد اور چال ڈھال پہلے جیسی تھی۔

''اس وقت تم لوگ کیا کر رہے ہو؟'' وہ بولی۔

رچرڈ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اس کے قریب بیٹھ گیا۔ ''تم نہیں جانتیں ... شاید...... انتھونی ہماری تحویل میں ہے۔''

رچرڈ نے اس کی آنکھوں میں خوف کی خفیف سی کرن دیکھی جو فوراً ہی غائب ہو گئی۔ ''تم لوگ کوئی غلطی کر گئے ہو۔ اس نے کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔''

''اس نے کرائے کے قاتل سے مرڈر کرایا ہے۔ ناقابلِ تردید ثبوت۔ ایک سے زیادہ چشم دید گواہ۔ کیس پکا ہے۔ لمبے عرصے کے لیے اندر جائے گا۔''

ذرا دیر بعد ہی نینا کا رنگ اُڑنا شروع ہو گیا۔ ''مجھ سے کیا چاہتے ہو؟'' بالآخر وہ بول پڑی۔

''وہ دو فرنچ ایجنٹس کی ہلاکت کا ذمے دار ہے...... اور دو عدد اقدام قتل۔ ایک جارڈن پر اور دوسرا ماری سینٹ پیری۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ تم ہم سے تعاون کرو۔''

''اس نے خود تو کچھ نہیں کیا؟'' وہ بولی۔

''لیکن اس نے کرائے کے قاتل سے کام لیا...... وہ بچے گا نہیں۔''

''وہ بچہ ہے۔ مجھے بچانے کے لیے کر رہا تھا۔''

''کیا مطلب؟''

نینا کا سر جھک گیا۔ ''ماضی۔'' اس نے سرگوشی کی۔

"سب بدل جاتا ہے...... ماضی نہیں بدلتا۔"

"تم ڈیلفی ہو؟" رچرڈ نے اچانک سوال کیا۔

وہ خاموش رہی۔

"تم نے کسی طرح ان دونوں کو وہاں اکٹھا کیا۔ پھر ہلاک کر دیا۔ کیونکہ تمہارا راز فاش ہونے والا تھا۔"

"نہیں۔"

"تم نے دستاویزات کا بریف کیس برنارڈ کے پاس رکھ دیا۔"

"نہیں۔"

رچرڈ نے اٹھ کر اسے شانوں سے پکڑ لیا۔ "تمہیں اب بھی کوئی امید ہے؟"

وہ اب باقاعدہ سسک رہی تھی۔ "میں نے نہیں مارا۔" وہ چیخ اٹھی، وہ پہلے ہی مر چکے تھے۔"

رچرڈ چونکا اور اُسے چھوڑ دیا۔ "کس نے مارا؟ ایمل فوش، یا فلپ؟"

"نہیں، فلپ نے لاشیں دریافت کی تھیں۔ بدحواسی میں اس نے مجھے فون کیا۔ میں نے فوش سے رابطہ کیا اور اپنے ناموں کو کلیئر رکھنے کے لیے ضروری بندوبست کیا۔ ری ڈیو کو بھی یونان بھجوا دیا۔"

"اور دستاویزات؟"

"فوش نے رکھی تھیں۔"

"مطلب تم ڈیلفی نہیں ہو، وہ کوئی اور پُراسرار شخص تھا۔" جارڈن نے اعتراض کیا۔ "جس نے وہی فلیٹ منتخب کیا جہاں تم اور فلپ ملتے تھے؟"

"میں نہیں جانتی کہ نامعلوم شخص نے ہمارا فلیٹ کیوں منتخب کیا؟"

"تو تمہارا فرضی نام اسکالیٹی تھا؟"

نینا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"فلیٹ کے بارے میں اور کس کو پتا تھا؟ ماری کو؟"

"ہاں، شاید۔"

"کسی اور کو؟"

"نہیں۔"

"ایک منٹ۔" دفعتاً جارڈن نے ہاتھ اٹھایا۔ "کوئی اور بھی جانتا تھا۔"

سب قدرے حیرت سے جارڈن کو دیکھ رہے تھے۔

"میں نے ریگی سے سنا تھا کہ ہیلن کو افیئر کے بارے میں علم ہے...... اُسے ماری نے بتایا۔ دونوں میں گہری دوستی تھی۔"

رچرڈ نے جارڈن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔

ایک ہی ساعت میں دونوں سمجھ گئے کہ دونوں کیا سوچ رہے ہیں......

برنیڈا۔

اسی لمحے دونوں مڑے۔ "ہمیں کور کرنا۔" رچرڈ کی غراہٹ کلاڈ کے لیے تھی۔ "وہیں ملیں گے۔"

"وان فیملی؟"

رچرڈ نے جواب نہیں دیا۔ وہ پہلے ہی دوڑ لگا چکا تھا۔

☆☆☆

برنیڈا، مرسڈیز کار کے اندر تھی۔ اُس کا ہاتھ ڈور ہینڈل پر تھا لیکن جیسے برف ہو رہا تھا۔

"ہیلن، میرا خیال ہے وہ بہت جلد تم تک پہنچ جائیں گے۔"

"بیس سال میں نہیں پہنچے تو اب کیا پہنچیں گے۔"

برنیڈا کی نظر گن پر تھی جس کا رخ اس کے سینے کی جانب تھا۔ ہیلن نے چابیاں اس کی گود میں پھینک دیں۔ "اسٹارٹ کرو!"

برنیڈا نے ہینڈل پر سے ہاتھ ہٹا لیا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔ "میری ماں نے کبھی تمہارے خلاف سوچا تک نہیں۔ نہ ان کو ریگی میں کوئی دلچسپی تھی۔"

"لیکن ریگی کو دلچسپی تھی اور اب بھی ہے۔ وہ دیوانہ ہے۔ تم نے غور نہیں کیا، وہ تمہیں کیسے دیکھتا ہے...... سوتے میں تمہاری ماں کو پکارتا ہے...... تم کار چلاؤ۔" ہیلن نے کہا۔

"کہاں جانا ہے؟"

"سیدھی چلتی رہو۔"

برنیڈا کے ہاتھ بھنچ گئے تھے...... لرز رہے تھے۔

"میرے والد نے تمہیں کیا نقصان پہنچایا تھا؟ تم نے کیوں اُن کو......؟"

"الزام کسی کے سر تو جانا تھا۔ بہتر تھا کہ الزام ایک مردہ آدمی کے سر پر رہے۔ نینا کے خفیہ فلیٹ نے کام اور آسان بنا دیا تھا۔" اس نے قہقہہ لگایا۔ "تمہیں نہیں معلوم کہ نینا اور فلپ نے خود کو بچانے کے لیے کس افراتفری کا سامنا کیا تھا۔"

"اور ڈیلفی؟"

ہیلن نے حیرت سے سر دائیں بائیں ہلایا۔ برنیڈا اندازہ نہ کر سکی کہ ہیلن بے خبر ہے یا محض اداکاری کر رہی ہے۔ مطلب یہ کچھ نہیں جانتی۔ ہم غلط معموں کو حل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ رچرڈ کو کبھی اس پر شک نہیں ہوگا۔ وہ کبھی نہیں جان پائے گا کہ درحقیقت کیا ہوا؟

سڑک نے گھومنا شروع کیا۔ وہ بوائے ڈی بولون کی گہرائی میں جا رہے تھے۔ یہاں درختوں میں یا کیچڑ زدہ تالاب میں وہ لوگ مجھے دریافت کریں گے۔ ہیڈ لائٹس آخری حد جہاں ختم ہو رہی تھی وہاں سڑک پھر گھوم رہی تھی۔

مجھے یہ آخری چانس لینا چاہیے۔ برنیڈا نے سوچا میں لڑوں گی یا پھر وہ مجھے شوٹ کر دے گی...... برنیڈا نے سڑک کی گولائی کو نظرانداز کیا، اسٹیئرنگ کو سیدھا رکھا اور ایکسلریٹر دباتی چلی گئی۔ کار غرا کر اچھلی...... پہیوں کی چیخ سنائی دی۔ برنیڈا کی پشت سیٹ کے ساتھ چپک گئی۔

ہیلن چلّائی۔ ''نہیں!'' اس نے اسٹیئرنگ وہیل گھمانے کے لیے ہاتھ چلایا۔ کار تیز رفتاری سے درختوں کی جانب بڑھ رہی تھی۔ اچانک برنیڈا نے کار کو درختوں سے بچانے کے لیے تیز رفتاری کے عالم میں ہی اسٹیئرنگ گھمایا۔ سب کچھ بے قابو ہو گیا۔ زمین اور آسمان گھوم گئے۔ ایک دوسرے میں مل گئے۔ گاڑی قلابازیاں کھا رہی تھی۔ گاڑی جب رکی تو چھت کے بل پڑی تھی۔ برنیڈا کو کچھ ہوش نہ تھا کہ کیا ہوا...... کہاں چوٹیں آئیں...... اک احساس تھا کہ وہ زندہ ہے۔

ونڈ شیلڈ ٹوٹ گیا تھا۔ اسٹیئرنگ نے اسے دبایا ہوا تھا۔ چھت پچک کر اس کے قریب آ گئی تھی۔ سیٹ بیلٹ نہ ہوتی تو اسٹیئرنگ اس کی پسلیاں توڑ چکا ہوتا یا وہ ونڈ شیلڈ کے باہر ہوتی۔ کچھ ہوش آیا تو سب سے پہلے اس نے سیٹ بیلٹ الگ کی۔ اس کا پورا جسم دکھ رہا تھا۔ اسٹیئرنگ کی وجہ سے ونڈ شیلڈ کی طرف سے نہیں نکل سکتی تھی۔ کسی نہ کسی طرح کھسک کر اس نے خود کو شیلڈ اور چھت سے ایک طرف ہٹایا۔ تاریکی نے بھی اس کی حالت خراب کی ہوئی تھی۔ ٹانگ میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ گاڑی کا برا حال تھا، اسے ٹھیک اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ سوائے اس کے کہ ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے کے ساتھ ہے۔ برنیڈا نے اندازے سے اسے کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ بری طرح پھنسا ہوا تھا۔ ہراس کے عالم میں اس نے سوچنے کی کوشش کی۔ اچانک اسے ایندھن کی بو کا احساس ہوا۔ بُو کی تیزی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے اندھوں کی طرح تگ و دو کی...... ٹوٹی ہوئی کھڑکی واحد امکان تھا۔ زخمی حالت میں اس نے مزید زخم کھائے۔ لیکن کھڑکی سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کی ایک ٹانگ کام نہیں کر رہی تھی۔ اس نے خود کو درختوں کی طرف گھسیٹنا شروع کیا۔ معاً وہ پھسلی، اور رکنے کی کوشش میں پھسلتی چلی گئی۔ وہ کسی اتھلی کھائی میں گری تھی۔ بے اختیار چیخ نکل گئی۔ عین اسی وقت دھماکا ہوا اور ماحول روشن ہو گیا۔ شعلوں کے بلند فوارے نے گاڑی کو چھپا لیا تھا۔ اس کے ماؤف ہوتے ذہن میں ایک ہی سوال تھا۔

''کیوں ہیلن...... کیوں؟''

☆☆☆

وان فیملی کی رہائش گاہ سے تین میل کے فاصلے پر شعلے بلند ہو رہے تھے۔

''ہیلن...!'' رچرڈ چلّایا۔ اس نے بھاگنا شروع کیا۔

''اوہ مائی گاڈ۔'' گاڑی سے کچھ فاصلے پر اس کا پیر کسی چیز سے ٹکرایا۔ وہ دہشت سے سینڈل کو دیکھ رہا تھا۔ جو کبھی برنیڈا کے پیر کی زینت ہوتی تھی۔

''برنیڈا!'' وہ چیخ اٹھا اور جلتی ہوئی گاڑی کی طرف بڑھا لیکن شعلوں کی تپتی زبانوں نے اجازت نہیں دی۔ وہ پسپا ہو گیا۔ اس نے گوشت جلنے کی بو سونگھ لی تھی۔ وہ دیوانگی کے عالم میں پھر آگے بڑھا۔

''رک جاؤ۔'' جارڈن نے پہنچ کر اُسے پیچھے کھینچا۔

''اسے باہر نکالنا ہے۔'' رچرڈ بے قابو ہو رہا تھا۔ اس وقت اس کی سماعت سے کراہنے کی آواز ٹکرائی۔ آواز کار کے بجائے درختوں میں سے آئی تھی۔ آواز جارڈن نے بھی سن لی تھی۔ دونوں آوازیں دیتے ہوئے بڑھے...... کراہوں کے سہارے وہ جلد ہی برنیڈا تک پہنچ گئے۔ وہ ہوش میں تھی۔ تاہم ہوش میں کچھ بے ہوشی بھی تھی۔ رچرڈ نے اسے سمیٹ کر گود میں اٹھالیا۔ برنیڈا کا انگ انگ سرد ہو گیا تھا۔

''وہ شاک میں ہے...... وقت کم ہے...... قریبی اسپتال کون سا ہے؟'' وہ چیخا۔

جارڈن، کار کی طرف بھاگا۔

جارڈن بہت تیزی سے کار دوڑا رہا تھا۔ رچرڈ نیم بے ہوش برنیڈا سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ ابھی تک اس کی گود میں تھی۔

''ہمت کرو...... میرے ساتھ رہو...... پلیز ڈارلنگ ...... پلیز۔''

☆☆☆

اسپتال میں اینستھیسیا کے دوران، نحیف آواز میں برنیڈا نے رچرڈ کو آواز دی۔ اسے اپنی ہی آواز اجنبی لگی تھی۔ کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے دبایا۔ لمس نے بتادیا کہ وہ رچرڈ ہے۔ برنیڈا اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔ تاہم وہ سمجھ گئی۔ آنکھیں کھولنے کی طاقت نہیں تھی۔ نیند کا غلبہ بڑھتا جا رہا تھا۔ سوتے سوتے، آخری خیال یہی تھا کہ جب وہ صبح بیدار ہو گی تو رچرڈ اس کے پاس بیٹھا ہو گا۔

عُروسی عذاب

انجد رئیس

شطرنج کی بساط پر مُہروں کی کسی ایک چال کے ذریعے پورا نقشہ بدل جاتا ہے... اگر سیاہ مُہروں کو مات کا سامنا ہو تو گھوڑے کی ایک چال مات کا رخ سفید مہروں کی طرف موڑ دیتی ہے... اور سفید مہروں کے لیے لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں... ایک بساط کے مانند پہیلی دل لبھاتی داستاں... جس کے کرداروں کے نام مہروں کی طرح بدلتے رہے... ہر موڑ پر ایک نئی چال، نئے کردار نئے منصوبے کے ساتھ سامنے آتی تھی... تھرل... رومانس کی انگڑائیاں لیتے لمحات... ایک ایسی دلہن... جو دلربا تھی... مگر عروسِ ناگہاں بن گئی... شادی والے دن وہ دلہن اکیلی رہ گئی اور دولہا اس یادگار دن نہ آسکا... وہ قاصر تھی سمجھنے سے کہ اس سے محبت کرنے والا کہاں چلا گیا... ندامت نے اسے سب مہمانوں کے سامنے سرنگوں کردیا... زندگی میں حدیں پار کرنا پڑتی ہیں... مگر اس کی زندگی پرچھائیں بن گئی... قاتل کے لیے... ہر جگہ ہر پل اس کی جان خطرے میں تھی... وہ شعلوں سے بچتی رہی... اور محبت کی چنگاری سے سُلگ اٹھی...

سنسنی خیز ناول کی پیچیدگی...... پہلو بہ پہلو آتش و آب کا کھیل......

شادی کی رونق دھواں دھواں ہوگئی تھی......

نینا کورمی۔ چرچ میں تنہا تھی۔ ڈریسنگ روم کے آئینے میں اپنے عکس کو گھور رہی تھی۔ حیران تھی یا پریشان مگر رو نہیں رہی تھی۔ شدتِ اذیت نے اسے سُن کردیا تھا۔ دکھ تھا، درد تھا...... لیکن آنکھیں خشک تھیں۔ قیمتی لباس اور میک اپ کے ساتھ عکس ایک مثالی دلہن کے مانند تھا۔ جس نے بھی اسے دیکھا، دیکھتا رہ گیا...... لیکن اب کچھ نہیں تھا۔ مہمان رخصت ہوگئے تھے۔ سناٹا تھا، ماحول سوگوار تھا۔ عین وقت پر دولھا غائب تھا۔ چھ مہینے کے خواب یک لخت کرچی کرچی ہوگئے تھے۔ منصوبہ بندی، تیاری...... چند سطور نے خاک کردی تھیں۔ سطور ایک مختصر نوٹ کی شکل میں، رسومات کے آغاز سے محض بیس منٹ پہلے موصول ہوئی تھیں۔ دولھا جو بیس منٹ پہلے تک نینا کورمی کے لیے ایک بہترین شخص تھا۔

"نینا، مجھے سوچنے کے لیے وقت درکار ہے۔ سوری، آئی ایم ویری سوری۔ میں چند روز کے لیے پورٹ لینڈ سے جارہا ہوں۔ پھر کال کروں گا...... رابرٹ۔"

نینا نے زبردستی نوٹ پھر پڑھا...... وقت درکار ہے...... وقت درکار ہے......



دونوں ایک برس سے ساتھ تھے۔ چھ مہینے سے شادی کی تیاری کر رہے تھے اور بیس منٹ قبل نوٹ آیا کہ رابرٹ کو ابھی سوچنے کے لیے وقت چاہیے؟ یہ کیسا مذاق تھا؟ کیسی ستم ظریفی تھی؟ چیرہ دستی کا کون سا انداز تھا؟

''نینا؟ نینا، دروازہ کھولو!'' نینا کی بہن وینڈی دروازہ پیٹ رہی تھی۔ ''پلیز مجھے اندر آنے دو۔''

نینا نے سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ ''مجھے تنہا چھوڑ دو۔''

''تمہیں کمپنی چاہیے...... یہاں کوئی نہیں ہے۔ صرف میں ہوں......''

''پلیز تم بھی چلی جاؤ۔'' نینا نے بمشکل کہا۔

''گھر کیسے جاؤ گی؟'' وقفے کے بعد آواز آئی۔

''چلی جاؤں گی۔''

''میں جانتی تھی، اس کمینے کو...... تم نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں۔''

نینا خاموش رہی۔ باہر سکوت طاری تھا۔ کچھ دیر بعد وینڈی کے قدموں کی آواز ابھری، جو دور ہوتی چلی گئی۔

نینا کی کیفیت، رنج و غم کے بعد غصے میں بدل گئی۔ وہ دھیرے سے اٹھی، دلہن کا لبادہ اتار کے پھینک دیا۔ زلفوں کا سنگھار اجاڑ دیا...... میک اپ خراب کیا، زیور...... ہار پھول نوچ کے پھینک دیے اور ڈریسنگ روم سے نکل گئی۔ اس کا رخ باہر کی جانب تھا۔ عمر رسیدہ پادری سلیون کی آواز آئی۔

''نینا، نینا...... ڈیئر۔''

وہ چرچ کی سیڑھیوں پر مڑی۔ مہربان بزرگ کے چہرے پر تفکر کی پرچھائیں تھی۔

''بیٹی میں کچھ کر سکتا ہوں؟'' ان کے انداز میں شفقت تھی۔

نینا نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میں جاؤں گی۔''

''کیوں نہیں، کیوں نہیں۔ میں تمہیں چھوڑ آتا ہوں۔''

سلیون نے ہمدردی سے نینا کے بازو پر ہاتھ رکھا۔ دونوں سیڑھیوں سے اتر کر عمارت کے پہلو میں اسٹاف پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔ سلیون نے نینا کو گاڑی میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی، کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔ پھر پادری نے مذہبی انداز میں نینا کو تسلی دینے کی کوشش کی۔

''پلیز، مجھے گھر چھوڑ دیجیے۔'' وہ بولی۔

پادری سلیون نے اگنیشن میں چابی لگائی۔

ساعت شکن دھماکا ہوا۔ یوں لگا، چرچ کی عمارت زمین بوس ہو رہی ہے۔ لکڑی اور شیشے کے ٹکڑوں کی برسات ہوئی۔ دھواں پارکنگ تک بھر گیا۔ دھیرے دھیرے سفید دھواں چھٹا۔ نینا نے دھندلی نظر پادری سلیون پر ڈالی۔ جس کا سر شانے پر ڈھلکا ہوا تھا۔

☆☆☆

''تم دونوں بہت بڑے ایڈیٹ ہو۔'' نارم لیڈل گرج برس رہا تھا۔ پورٹ لینڈ پولیس اسٹیشن کے کانفرنس روم میں پانچ افراد موجود تھے۔ سام نیوارو خاموش تھا۔ ان کا اپنا ایک آدمی مارا گیا تھا۔ سام کے پارٹنر گورڈن نے دفاع کیا۔ ''ہم نے مارٹی کو سائٹ پر جانے کی اجازت نہیں دی تھی۔''

''تم لوگ ''بم سین'' کے انچارج تھے۔'' ڈسٹرکٹ اٹارنی لیڈل نے کہا۔ ''تمہاری ذمے داری بنتی ہے۔ مارٹی ناتجربہ کار تھا۔''

''اسے ضابطے کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔'' گورڈن نے کہا۔

''شٹ اپ، گورڈن۔'' سام نے اسے خاموش کیا۔

''میں اپنی پوزیشن واضح کر رہا ہوں۔''

''کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ نزلہ ہم پر ہی گرتا ہے۔''

سام کرسی میں پیچھے کی جانب گیا اور ڈسٹرکٹ اٹارنی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ ''مسٹر ڈی، اے، کیا چاہتے ہو؟ پبلک کانفرنس یا ہمارے استعفے؟''

''کوئی استعفے نہیں مانگ رہا۔'' چیف کوپر اسمتھ نے مداخلت کی۔ ''اور موجودہ بحث فضول ہے۔''

''انضباطی کارروائی ہونی چاہیے۔ ایک پولیس آفیسر مارا گیا ہے۔'' ڈی، اے لیڈل نے کہا۔

''کیا میں نہیں جانتا؟'' کوپر اسمتھ نے برہمی کے ساتھ کہا۔ ''بیوہ کو جواب مجھے دینا ہے...... خونخوار رپورٹرز نے نہیں۔ یاد رکھو آدمی ہمارا گرا ہے۔ کاپ...... کوئی وکیل نہیں۔''

سام نے حیرت سے چیف کو دیکھا۔ یہ ایک نیا تجربہ تھا کہ کوپر اسمتھ ان کی سائڈ لے رہا تھا۔ اس کی شناخت تھی کہ وہ بہت کم بولتا تھا۔

''بزنس کی طرف آؤ۔'' چیف نے کہا۔ ''ایک بومبر ٹاؤن میں ہے اور ہماری معلومات کتنی ہے؟'' چیف نے سام کی طرف دیکھا جو نئی بم ٹاسک فورس کا ہیڈ تھا۔

''کچھ زیادہ نہیں۔'' سام نے تسلیم کیا۔ ''اس نے ایک فولڈر کھول کے کاغذات میز پر موجود چار افراد میں تقسیم کیے۔ گورڈن، لیڈل، کوپر اسمتھ اور ارنی ٹاکیڈا، ٹاکیڈا، مین اسٹیٹ، کرائم لیب کا ایکسپلوزو ایکسپرٹ تھا۔

''پہلا دھماکا...... رات ڈھائی بجے، دوسرا بلاسٹ

رات پونے تین...... گودام کے نائٹ واچ مین نے نوٹ کیا تھا کہ کوئی نقب زن اندر گیا ہے۔ وہ بھی تفتیش کے لیے عمارت کے اندر گیا۔ تلاش کے دوران ایک آفس کے اندر اس نے دھماکا خیز ڈیوائس دیکھی...... اس نے 1:30 پر کال کی۔ گورڈن 1:50 اور میں 2:00am پر وہاں پہنچا۔ نائٹ واچ مین کے مطابق عمارت خالی تھی۔ فی الفور عمارت کے گرد حصار قائم کر دیا گیا اور ڈیوائس کو ناکارہ کر دیا۔ ٹاپ، وینٹ کنٹینر ٹرک پہنچتے ہی 2:30am پر پہلا دھماکا ہوا۔ ہماری خوش فہمی دور ہوگئی۔ ہم نے عمارت کی تلاشی لینے کا فیصلہ کیا۔ تاہم اس سے پہلے ہی پندرہ منٹ بعد دوسرا دھماکا ہوا۔ مارٹی کو حصار سے دور رہنا چاہیے تھا...... وہ دوسرے دھماکے میں مارا گیا۔'' سام نے اٹارنی کو دیکھا جس کا منہ بند تھا۔

''ڈائنامائٹ پر ''ڈیوپون'' کا لیبل تھا۔'' سام نے بات مکمل کی۔

''تم گزشتہ برس ''اسپیکٹرا'' بومبنگ کی بات کررہے ہو؟'' چیف نے سوال کیا۔

''اس امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔'' سام نے جواب دیا۔

''لیکن ''اسپیکٹرا'' کا کیس کلوز ہوگیا تھا۔ وہ خود بھی ملک سے فرار ہوگیا تھا۔''

''لیکن چوری شدہ ڈائنامائٹ کافی تعداد میں ابھی تک برآمد نہیں ہوئے۔''

''بم کون بنا رہا ہے؟'' چیف نے سوال کیا۔

''اس کا شاگرد ہوسکتا ہے۔'' سام نے کہا۔ ''اس کے پاس ماسٹر کی ٹیکنیک بھی ہے اور ماسٹر کی سپلائی بھی۔''

''تم نے تصدیق نہیں کی ہے کہ ڈائنامائٹ اسی چوری شدہ لاٹ میں سے ہیں۔'' لیڈل نے کہا۔

''ہمارے پاس کچھ اور شواہد بھی ہیں۔'' سام نے ٹاکیڈا کو اشارہ کیا۔

ٹاکیڈا، میز پر موجود رپورٹس کی طرف متوجہ تھا۔ ''ہم نے جو مواد اکٹھا کیا ہے۔'' اس نے بولنا شروع کیا۔ ''اس کی مدد سے ہم ڈیوائس کی ابتدائی شکل تک پہنچ سکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ الیکٹرک ایکشن فیوز، الیکٹرونک ڈیلے ایکشن کے باعث اُڑتا ہے۔ جواب میں پرائما ڈیٹونیشن کورڈ کے ذریعے ڈائنامائٹ تک شعلہ یا چنگاری جاتی ہے۔ دھماکا خیز مواد کی اسٹکس کی چوڑائی دو انچ تھی۔ جو بنڈل کی شکل میں سبز ٹیپ میں لپٹی تھیں۔ یہ ویسا ہی ڈیلے سرکٹ تھا جو ''ونسنٹ اسپیکٹرا'' نے گزشتہ برس بومبنگ میں استعمال کیے تھے۔''

''یہ کیسے ہوسکتا ہے؟'' لیڈل نے اظہارِ حیرت کیا۔

''ظاہر ہے، اسپیکٹرا نے اپنا ہنر، ہونہار شاگرد تک پہنچا دیا تھا۔ اب ہمارے سامنے دوسری جنریشن کا بومبر ہے۔'' سام نے کہا۔ ''اسپیکٹرا ایک بے رحم خونی تھا۔ جو دولت کے لیے خوبی کے ساتھ اپنا کام سرانجام دیتا تھا۔ امکان ہے کہ نیا بومبر بھی پیسے کے لیے کام کررہا ہے۔ ہمیں اس کے انداز اور اسٹائل کو تبدیل کرنا ہوگا۔''

''کیا مطلب؟'' لیڈل بولا۔ ''کیا وہ پھر ہٹ کرے گا؟''

سام نے تھکے ہوئے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔ ''بدقسمتی سے میں یہی کہنا چاہ رہا ہوں۔''

اسی وقت ایک پٹرول وومین نے دروازے پر دستک دے کر اندر جھانکا۔ ''معاف کیجیے، لیکن سام اور گورڈن کے لیے کال ہے۔''

''میں دیکھتا ہوں۔'' گورڈن نے کرسی چھوڑ دی اور دیوار پر نصب فون کی جانب گیا۔

''فی الحال ہم پچھلے قدم پر ہیں۔'' سام نے لیڈل سے کہا۔ ''کوئی شناخت نہیں ہے نہ کوئی فنگر پرنٹس اور نہ کوئی شہادت......''

''چیف۔'' گورڈن نے قطع کلامی کی۔ ''ایک اور دھماکے کی رپورٹ ہے۔''

سام نے کرسی چھوڑ دی اور دروازے کی طرف حرکت کی۔

''وہاٹ؟'' چیف کا چہرہ تفکر کا آئینہ دار تھا۔

''کوئی اور گودام؟'' لیڈل نے سوال کیا۔

''نہیں۔'' گورڈن نے جواب دیا۔ ''چرچ۔''

☆☆☆

جائے حادثے پر رسائی ممنوع حصار کے ذریعے بند کر دی گئی تھی۔ سام اور گورڈن، چرچ پہنچے تو سڑکوں پر ہجوم تھا۔

''کوئی جانی نقصان؟'' سام نے پولیس انچارج سے استفسار کیا۔

''نہیں۔'' جواب آیا۔ ''خالص لک، شادی کی تقریب کے باوجود چرچ خالی تھا۔''

''کس کی شادی تھی؟''

''کوئی ڈاکٹر تھا۔ دلہن وہاں پٹرول کار میں بیٹھی ہے۔ وہ اور پادری دھماکے کے گواہ تھے۔''

''میں اس سے بعد میں بات کروں گا اور پادری سے

بھی۔ اس وقت میں عمارت میں دوسری ڈیوائس کی غیر موجودگی کی تسلی کرنا چاہتا ہوں۔'' سام نے اسٹیل پلیٹ کی دوہری زرہ لی اور حفاظتی ماسک سر پر رکھا۔ دوسرا بم ٹیکنیشن حفاظتی انتظام کے ساتھ حکم کا منتظر تھا۔ گورڈن ٹرک کے قریب ضروری سامان کے ساتھ بم کیری کرنے کے لیے تیار تھا۔

سام نے اشارہ کیا اور ٹیکنیشن کے ساتھ اندر قدم رکھا..... مخصوص بُو نے اسے احساس دلایا کہ دھماکا ڈائنامائٹ کا نتیجہ تھا۔ کوئی بات کیے بغیر دونوں نے مختلف سمتوں میں قدم بڑھائے۔ مارٹی کی موت سام کے ذہن پر تھی۔ وہ خود عمارت کلیئر کیے بغیر کسی آفیسر کو اندر نہیں آنے دے سکتا تھا..... ڈریسنگ رومز، ریسٹ رومز، چرچ آفس، میٹنگ روم، ہال ویز اور چرچ کا مرکزی حصہ وغیرہ۔ مطمئن ہونے کے بعد وہ باہر آ گئے۔ ''کلیئر۔'' سام نے حفاظتی خول اتار دیا۔

گورڈن نے چھ افراد کو اندر جانے کے لیے کہا۔ دو پٹرول مین اور چار کرائم لیب ٹیکنیشن تھے۔ سب کے پاس ایوی ڈینس بیگ تھے۔

''پہلے فوٹوگرافر بھیجو۔'' سام نے کہا۔ ''مرکزی حصے کے سامنے چوبی بینچوں کی لمبی قطاریں ہیں۔ دائیں جانب پہلی قطار۔''

''ڈائنامائٹ؟'' گورڈن نے سوال کیا۔

سام نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''پادری کہاں ہے؟''

''اسپتال ..... سینے کی تکلیف۔''

''کسی نے اس سے بات کی تھی؟''

''پیٹرول مین۔'' گورڈن نے جواب دیا۔ ''اور دلہن وہاں ہے۔''

سام پٹرول کار کی طرف بڑھ گیا۔ وہ فرنٹ پسنجر سیٹ پر موجود تھی۔ سام گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ وہ بے حس و حرکت سامنے دیکھ رہی تھی۔ سام نے اس کے بے ترتیب لباس اور حلیے کا جائزہ لیا۔ خراب صورتِ حال کے باوجود لڑکی کے بیضوی حسین چہرے پر کوئی خاص فرق نہیں آیا تھا۔

''مس، میں پورٹ لینڈ پولیس کا ڈیٹیکٹیو سام نیوارد ہوں۔''

''میں گھر جانا چاہتی ہوں۔'' سُریلی آواز آئی۔ ''میں پہلے ہی کئی آفیسرز سے بات کر چکی ہوں۔''

''ٹھیک ہے، میں چند سوالات کروں گا۔''

''چند سوالات؟''

''ہاں، چند اہم سوالات بہت سارے غیر ضروری سوالات کے مقابلے میں کافی ہوں گے۔''

لڑکی نے ٹھنڈی سانس بھری۔ اُس کے چہرے پر تھکن تھی۔ ''اگر میں تمہارے سوالات کے جوابات دے دوں تو تم مجھے گھر جانے دو گے؟''

''وعدہ کرتا ہوں۔''

''کیا تم اپنے وعدے نبھاتے ہو؟'' وہ گود میں رکھے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''ہمیشہ۔'' سام نے جواب دیا۔

''آہ، مردوں کے وعدے.....'' لڑکی نے سرگوشی کی۔

''ایکسکیوز می؟''

''نہیں، کچھ نہیں۔''

سام نے شانوں پر بکھری اس کی ریشمی زلفوں پر نظر ڈالی، شاید جوڑا کھول کر اس نے زلفیں خود برہم کی تھیں۔ وہ مسرت سے بھری دلہن دکھائی نہیں دیتی تھی۔ وہ حیران تھا کہ دولھا کہاں ہے؟ سام نے لڑکی کے لیے ہمدردی محسوس کی اور نوٹ بک کھولی۔

''تمہارا نام اور مکمل پتا؟''

''نینا مارگریٹ کورمی، 318۔ اوشین ویو ڈرائیو۔''

سام نے نظر اٹھائی۔ نینا اس کی جانب نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

''او کے، مس کورمی۔'' وہ بولا۔ ''کیا تم تفصیل سے بتاؤ گی، کیا ہوا تھا؟''

''جیسے کوئی غبارہ بہت زور سے پھٹتا ہے۔'' نینا نے کہا۔ ''کیا میں جاؤں؟''

''کیا مطلب، غبارہ پھٹتا ہے؟''

''زوردار دھماکا اور بہت سارا دھواں..... کیا میں جاؤں؟''

''دھواں..... دھوئیں کا رنگ؟''

''وہاٹ؟''

''رنگ؟ سفید یا سیاہ؟''

''کوئی فرق پڑتا ہے؟''

''پلیز، جواب دو۔''

نینا نے گہری سانس لی اور اکتائے ہوئے انداز میں کہا۔ ''سفید، میرا خیال ہے۔''

''خیال ہے؟''

''آل رائٹ، مجھے یقین ہے۔'' نینا نے پہلی مرتبہ گردن گھما کے سام کی طرف دیکھا۔ غیر متوقع طور پر اس کے سامنے ایک وجیہہ چہرہ تھا۔ عمر کم و بیش چالیس تھی۔ بال ڈارک براؤن۔ نمایاں عنصر سام کی سبز گہری آنکھیں

تھیں...... چمک دار۔ کسی رومینٹک مووی کاپ کے مانند۔ لیکن یہاں کوئی مووی کاپ نہیں تھا بلکہ ایک فرض شناس اور اچھا پولیس مین تھا۔ ہاں چارمنگ تھا۔ کشادہ سینے پر بیج تھا۔ وہ ڈیوٹی پر تھا جس کی نگاہیں گواہ کو ناپ تول رہی تھیں۔ نینا نے نظر نہیں ہٹائی۔ وہ سوچ رہی تھی...... یہ میں ہوں، ایک مسترد، ٹھکرائی ہوئی دلہن۔ وہ غالباً سوچ رہا ہوگا کہ میرے ساتھ کیا غلط ہوا ہے۔ میرے اندر کون سی خوفناک برائی تھی......

''ہاں دھواں سفید تھا۔ کیا فرق پڑتا ہے؟'' میرے سینے میں بھی دھواں ہی دھواں ہے۔ اس نے سوچا۔

''فرق پڑتا ہے۔'' وہ بولا۔ ''سفید دھواں کاربن سے عاری ہوتا ہے۔''

''اوہ، آئی سی۔''

''وہاں شعلے تھے؟''

''نہیں۔'' لیکن میرے اندر جو آگ لگی ہے۔ نینا کے سوختہ دل نے کہا۔

''کسی بھی قسم کی بُو محسوس کی تھی؟''

''نہیں، میں اس وقت باہر فادر کے ساتھ کار میں بیٹھی تھی۔''

''دھماکے سے پہلے تم نے چرچ کے آس پاس کسی کو دیکھا تھا؟''

''سب لوگ جا چکے تھے...... کیا میں جا سکتی ہوں؟''

''مجھے اپنا وعدہ یاد ہے...... کسی اجنبی کو دیکھا تھا؟''

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ ''نہیں۔'' نینا نے جواب دیا۔ ''کیا یہ گیس کی وجہ سے تھا؟''

''نہیں۔ ڈائنامائٹ...... بم۔''

نینا نے خوف محسوس کیا۔ ''مطلب یہ حادثہ نہیں تھا۔''

''مس نینا؟''

وہ گنگ سبز آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ کیا بات تھی اس کی آنکھوں میں۔ وہ آنکھیں بھی نینا کو ڈرا رہی تھیں۔ جذبات سے عاری نگراں آنکھیں۔

''میں اپنے اگلے سوال کے لیے پیشگی معذرت خواہ ہوں۔ لیکن تم سمجھ سکتی ہو کہ یہ بے معنی نہیں ہے۔''

نینا نے حلق تر کرنے کی کوشش کی۔ ''کیا...... کیسا سوال؟''

''تم کسی کو جانتی ہو؟ جو تمہیں زندہ نہیں دیکھنا چاہتا ہو؟''

''یہ پاگل پن ہے۔ بے تکی بات ہے۔''

''مجھے امکانات کا جائزہ لینا پڑتا ہے۔'' سام نے کہا۔

''کیسا امکان؟ کیا بم میرے لیے تھا؟''

''تمہاری شادی کا شیڈول دو بجے تھا۔ دھماکا 2:40 پر ہوا۔ بم، چرچ کے مرکز میں فرنٹ روز کے قریب تھا...... چرچ میں جو کچھ میں نے دیکھا ہے، اس کے بعد کوئی شبہ نہیں کہ بلاسٹ کے بعد تم اور تمہاری پوری پارٹی ماری جاتی۔ ہم گیس لیک کی بات نہیں کر رہے ہیں۔ یہ بم تھا۔ مجھے معلوم کرنا ہے کہ ٹارگٹ کون تھا۔''

نینا خاموش تھی۔ بھیانک امکانات کو ہضم کرنا بہت مشکل تھا۔ سام نے مہمانوں اور چرچ میں موجود افراد کے نام لکھے......

''اگر یہ صحیح ہے تو میرا ٹارگٹ ہونا ناممکن ہے۔''

''تمہیں اس بات پر کیوں یقین ہے؟'' سام نے سوال کیا۔

''کیونکہ میرا کوئی دشمن نہیں۔ کوئی مجھے مردہ نہیں دیکھنا چاہتا۔'' وہ یک لخت آواز کے ساتھ رو پڑی۔ سام سٹپٹا کے رہ گیا۔ باہر ایک پولیس مین نے گردن گھما کے دیکھا۔ سام نے ہاتھ لہرا کے اوکے کا اشارہ کیا۔ نینا نے دامن کو مٹھیوں میں سمیٹا ہوا تھا۔ یہ آدمی کھردرا تھا۔ انسانی احساسات و جذبات سے بے بہرہ۔ نینا کا بدن کانپ رہا تھا۔ ٹھنڈ نہیں تھی لیکن اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کے مشینی انداز نے نینا کے بدن کی حرارت سمیٹ لی تھی۔

''کیا ہم مزید جائزہ لے سکتے ہیں؟'' سام کی سپاٹ آواز آئی۔

نینا چپ تھی۔

''مس نینا، تمہارا کوئی ایکس بوائے فرینڈ؟ کوئی ایسا شخص یا ہستی جو اس شادی سے ناخوش ہو؟''

''نہیں، ایک سال میں کوئی نہیں۔'' نینا نے سرگوشی کی۔

''ایک سال...... مطلب ایک سال سے تم صرف اپنے منگیتر کے ساتھ ہو؟''

''ہاں۔''

''پلیز، اس کا نام اور پتا؟''

''ڈاکٹر رابرٹ ڈیوڈ بالڈوسی۔ 318 اوشین ویو ڈرائیو۔''

''وہی پتا؟''

"ہم ساتھ رہتے تھے۔"

"شادی کیوں کینسل ہوئی تھی؟"

نینا نے آخری لمحات کے نوٹ کے بارے میں بتایا۔

"یعنی یہ اُس کا فیصلہ تھا۔ تم وجہ جانتی ہو؟"

نینا نے اچانک ایک کڑوا قہقہہ لگایا۔ "ڈیٹکلیو، میں زمین ہلا.... دینے والے نتیجے پر پہنچی ہوں...... وہ یہ کہ مردوں کا دماغ ایک مسٹری ہے۔"

"اس نے تمھیں کوئی اشارہ یا تنبیہ نہیں کی تھی؟" سام نے سوال کیا۔

"یہ اتنا ہی غیر متوقع تھا...... جتنا بم دھماکا۔"

"کتنے بجے شادی کینسل ہوئی تھی؟"

"تقریباً ڈیڑھ بجے اعلان کردیا گیا تھا۔"

"ممکن ہے، رابرٹ واقعی کسی مشکل میں پھنس گیا ہو۔" سام نے رائے زنی کی۔

"ناممکن۔" نینا نے تردید کی۔ "تم اس سے کیوں نہیں پوچھ لیتے۔" نینا نے براہِ راست سام کی آنکھوں میں جھانکا۔

"میں اپنا ذہن کھلا رکھتا ہوں۔ ہوسکتا ہے دھماکے میں اس کا ہاتھ ہو؟"

"خدا کے لیے...... یہ اس کے بس کی بات نہیں...... وہ ایک ڈاکٹر ہے۔"

"اوکے، میں اس سے بات کروں گا۔ فی الحال دوسرے امکانات کا جائزہ لیتے ہیں۔ مثلاً ملازمت؟"

"میں میڈیکل سینٹر کے ایمرجنسی سیکشن میں بحیثیت نرس کام کرتی ہوں۔"

"وہاں کوئی پرابلم، کوئی تنازعہ...... کسی کے ساتھ مسابقت وغیرہ؟"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"کسی جانب سے دھمکی۔ مثلاً...... مثلاً کسی مریض کی جانب سے؟"

نینا بھڑک اٹھی۔ "تم سمجھتے ہو کہ اگر میرا کوئی دشمن ہے تو میں بے خبر ہوں گی؟"

"ایسا ممکن ہے۔"

"تم بہترین کوشش کررہے ہو کہ میں کسی وسوسے یا دماغی خلل میں مبتلا ہوجاؤں۔"

"میں صرف یہ چاہ رہا ہوں کہ تم ماضی میں جھانکو۔ اپنی ذاتی زندگی کو کھنگالو۔ ہر اُس ہستی کے بارے میں سوچو جہاں امکان ہو کہ وہ تمھیں ناپسند کرتا یا کرتی ہے۔"

نینا نے نشست سے ٹیک لگا کے آنکھیں بند کر لیں۔ یوں لگا، جیسے وہ تھک گئی ہے، بور ہوگئی ہے لیکن وہ سوچ رہی تھی۔ سب کے بارے میں۔ بہن، ماں، باپ جارج کے بارے میں، جس نے کم عمر لڑکی سے چوتھی شادی رچائی تھی۔ سنہرے بالوں والی چوتھی بیوی گولڈن ٹرافی کے مانند تھی جس کے نزدیک نینا کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اہم نینا کے باپ جارج کی دولت تھی۔ بڑی بہن سے نینا کے تعلقات میں گرمجوشی مفقود تھی۔ یہ ایک الجھی ہوئی فیملی تھی۔ تاہم قتل کی کوئی وجہ نہیں تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" کچھ دیر بعد نینا نے جواب دیا۔

"آل رائٹ۔" سام نے نوٹ بک بند کی۔ "مس نینا، میرا خیال ہے کہ فی الحال اتنا کافی ہے۔"

"فی الحال؟"

"ہاں، دیگر افراد سے تفتیش کے بعد تم سے غالباً مزید سوالات کی ضرورت پیش آئے۔" سام نے کار کا دروازہ کھولا۔ "اس دوران میں تمہارے ذہن میں کوئی بھی بات آئے، مجھے کال کرنا۔" سام نے اپنا کارڈ آگے بڑھایا۔ "پولیس سوئچ بورڈ کے ذریعے میں چوبیس گھنٹے رابطے میں آسکتا ہوں۔"

"یعنی میں گھر جاسکتی ہوں؟"

"ہاں۔" سام کار سے اترا تو نینا کو اس کی دراز قامت کا اندازہ ہوا۔

"کوئی مسئلہ؟" سام نے اسے پٹرول کار میں بیٹھے دیکھ کر سوال کیا۔

"میرے پاس کار ہے، نہ فون۔ کیا تم میری ماں کو کال کرکے بلا سکتے ہو، وہ مجھے یہاں سے لے جائیں گی۔"

"تمہاری ماں؟" سام نے اطراف میں متلاشی نگاہ دوڑائی...... "میں تمہیں چھوڑ آتا ہوں۔"

"میں نے کال کرنے کے لیے کہا تھا۔" وہ بولی۔

"کوئی بات نہیں..... ویسے بھی مجھے جلد یا بدیر وہاں جانا تھا۔"

"کیوں؟"

"وہ تقریب میں شریک تھیں۔ ان سے بات کرنی ضروری ہے۔" سام نے اسے گاڑی سے باہر نکالنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ نینا اس کے تیز رفتار فیصلے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ نینا اندرونی کشمکش کا شکار تھی۔ اس نے بڑھا ہوا ہاتھ نہیں تھاما تھا۔

"مس نینا؟"

بالآخر نینا نے دروازہ کھول کے اس کا ہاتھ پکڑا اور عروسی لباس سمیت کے باہر آئی۔ اپنی ہیئت کذائی پر وہ خود کوفت محسوس کر رہی تھی۔ نینا نے پہلی مرتبہ ڈیٹکٹیو کے چہرے پر خفیف سی نرمی محسوس کی۔ سام کی رہنمائی میں وہ اس کی کار تک گئی۔ کار نیلے رنگ کی ٹورس تھی۔ سام، نینا کو بٹھا کے اپنے ساتھیوں کو بریف کرنے لگا۔ نینا کے نزدیک وہ برف سے بنا ایک روبوٹ تھا۔ اپنی ٹیم سے نمٹ کے وہ کار میں بیٹھ گیا۔ آستینیں اوپر چڑھی ہوئی تھیں۔ ٹائی ڈھیلی تھی...... شرٹ شکن آلود۔

''او کے، کس طرف چلنا ہے؟''

''کیپ الیزبتھ...... دیکھو تم مصروف ہو......''

''میرے ساتھی دیکھ رہے ہیں۔ تمہیں چھوڑ کے، تمہاری ماما سے بات کرنے کے بعد اسپتال میں فادر سے ملوں گا۔''

''گریٹ، ایک پتھر سے تین پرندے مارو گے۔'' نینا نے تبصرہ کیا۔

''میں کاہلی کے خلاف ہوں۔''

بقیہ سفر خاموشی سے طے ہوا۔ اگرچہ نینا خاموش طبع نہیں تھی اور نہ ہی تنہائی پسند۔ تاہم وہ سمجھ رہی تھی کہ اس سرد مزاج سراغ رساں سے بات چیت بے معنی ہے۔ کسی بھی قسم کی گفتگو سام کے سر پر سے گزر جائے گی۔ کہیں موہوم خواہش موجود تھی کہ وہ سام سے بات کرے، تاہم وہ خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی۔ ذہن میں گزرے وقت کی فلم چل رہی تھی۔ رابرٹ کے معاملے میں اس نے حماقت کا مظاہرہ کیا تھا۔ وہ رابرٹ کی ڈریم گرل نہیں تھی۔ خود اس کی فیملی نینا کو سمجھ نہیں پائی تھی۔ وہ نینا کی جاب ''نرسنگ'' کے بھی خلاف تھے۔ لیکن ڈاکٹر رابرٹ سے شادی پر مطمئن تھے۔ تاہم سب کچھ الٹ گیا۔ احساسِ خفت نے نینا کو روند ڈالا تھا۔ دھماکے میں مرنا یا بچنا اتنا اہم نہیں تھا...... جتنی اہمیت اس ذلت کی تھی جو اسے اٹھانی پڑی۔ دھماکے کی منطق نینا کے ذہن کی گرفت سے باہر تھی...... اور اب وہ سبز آنکھوں والے برفانی روبوٹ کے ساتھ سفر کر رہی تھی۔

''تمہاری ہمت قابلِ ستائش ہے۔'' اچانک روبوٹ بول اٹھا۔

نینا نے چونک کر گردن گھمائی۔ ''ایکسکیوز می؟''

''تم نے غیر معمولی سکون سے صورتِ حال کا سامنا کیا۔''

''مجھے نہیں معلوم، اور کیا کیا جا سکتا تھا؟''

''بم دھماکے کے بعد عموماً ہسٹریا پہلا ردِعمل ہوتا ہے۔''

''میں ایمرجنسی سیکشن کی نرس ہوں۔'' نینا نے کہا۔

''پھر بھی تمہارے لیے یہ ایک شاک تھا۔'' سام نے پل بھر کے لیے اسے دیکھا اور فوراً نظر ہٹالی۔ ''تمہاری فیملی کو تمہارے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔ میرا مطلب ہے، دھماکے سے پہلے ہی تمہیں سہارے کی ضرورت تھی۔''

''میں نے خود ان کو گھر بھیج دیا تھا۔ میرے خیال میں تنہائی بہتر تھی۔ جب کوئی جانور زخمی ہو جاتا ہے تو اپنے زخم چاٹنے کے لیے اسے تنہائی درکار ہوتی ہے۔''

''یہ کسی نرس کا جواب ہے یا فلسفی کا؟'' سام نے پھر گردن پھیری۔ دونوں کی نگاہ ٹکرائی۔ تاہم کنکشن دوبارہ ایک ساعت میں ٹوٹ گیا۔

''نرس کا...... زخمی نرس کا جواب ہے۔'' نینا بولی۔

''میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ گفتگو تمہارے لیے مناسب نہیں ہے۔'' روبوٹ کی آواز میں خفیف سا گداز تھا۔ ''لیکن شاید تم میرے لیے ایک سوال کا جواب دے سکو۔ دھماکے کا ٹارگٹ کوئی اور بھی ہو سکتا تھا...... کیا فادر سلیون؟''

نینا نے نفی میں سر ہلایا۔ ''ناممکن۔ وہ نہایت نرم دل اور نیک انسان ہے۔''

''پارٹی میں کوئی اور ٹارگٹ ہو سکتا تھا؟''

''میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔''

''تمہاری بہن وینڈی؟''

''میں نہیں جانتی...... مسٹر سام......''

''او کے، ہم مرکزی کھلاڑی کی طرف آتے ہیں جو اچانک، قطعی غیر متوقع طور پر کچھ دیر قبل غیر حاضر ہو گیا۔''

نینا نے سکون کی سانس لی لیکن، رابرٹ کے بارے میں، میں کیا کہہ سکتی ہوں...... اس نے سوچا، جبکہ میں خود اندھیرے میں ہوں۔ ٹورس، کیپ الیزبتھ کے قریب تھی۔ نینا کی اندرونی اذیت ابھرنے لگی۔ بہت کم وقت میں اس نے دو شاک برداشت کیے تھے۔ البرٹ اور بم بلاسٹ۔ اب گھر کے قریب اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ وہ اشکباری سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

☆☆☆

دروازہ نینا کی ماں نے کھولا تھا۔ ''اوہ میری پیاری نینا۔'' اس نے شکستہ حال نینا کو دیکھ کر ہاتھ پھیلائے۔ نینا بے اختیار شاخ سے ٹوٹے پتے کے مانند ماں کی باہوں میں سما گئی۔ جذباتی کیفیت میں نینا فوراً نوٹ نہیں کر سکی کہ لائیڈا

اپنے سبز ریشمی لباس کو بچانے کے لیے جلد ہی الگ ہو گئی تھی لیکن نینا نے اس کا سوال سن لیا۔

''رابرٹ کی کوئی خبر ملی؟'' لائیڈا نے سوال کیا۔''ڈیئر بیٹھ کر کوئی حل نکالا جاسکتا ہے۔''

''مام میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی۔ رابرٹ سے نہ کسی اور سے۔'' نینا پیچھے ہٹ گئی۔

''تمہارا غصہ بجا ہے لیکن......''

''کیا آپ برہم نہیں ہیں؟'' نینا نے کہا۔

''میں ہوں، اس نے ٹھیک نہیں کیا۔''

سام نے کھنکھار کے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ لائیڈا نے توجہ نینا کی جانب سے ہٹالی۔

''میں ڈیٹکٹیو سام نیوارو ہوں، پورٹ لینڈ پولیس۔'' اس نے کہا۔''آپ مسز کورمی ہیں؟''

''اب میں مسز وارنسٹن ہوں۔ ہو کیا رہا ہے؟ پولیس کا کیا کام ہے؟''

''میڈم، چرچ میں بم بلاسٹ ہوا ہے۔ میں تحقیقات کررہا ہوں۔''

''تم سنجیدہ ہو؟'' لائیڈا نے سام کو گھورا۔

''سو فیصد! خوش قسمتی رہی کہ شادی ٹلنے کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔''

دفعتاً لائیڈا کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ وہ ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔

''مسز وارنسٹن، میں چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔'' سام نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

نینا پہلے ہی بہت کچھ سن چکی تھی۔ وہ وہاں نہیں رکی۔ سیڑھیاں طے کر کے اوپر سیدھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ لباس تبدیل کیا اور بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی......

☆☆☆

لائیڈا وارنسٹن اپنی بیٹی سے مختلف تھی۔ البتہ دونوں کے بال سیاہ تھے۔ اس نے خود کو سنبھال کے رکھا تھا۔ ماں کے بجائے نینا کی بڑی بہن لگتی تھی۔ سام نے لاؤنج کا جائزہ لیا......اسے احساس ہوا کہ وہ کسی رئیس کے گھر میں کھڑا ہے۔

وہ لائیڈا کو بتا چکا تھا کہ یہ پہلا بلاسٹ نہیں تھا۔ لائیڈا گودام والے، گزشتہ ہفتے کے دھماکے سے آگاہ تھی۔ اس کی رائے تقریباً درست تھی کہ یہ منظم کرائم کا اشارہ ہے۔ تاہم وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ اسے چرچ سے کیسے ملایا جاسکتا ہے......سوال جواب کے دوران اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس کے بیان کے مطابق چرچ کا انتخاب نینا نے کیا تھا۔ سام کوئی اہم معلومات حاصل نہ کرسکا۔ نئی بات یہ تھی کہ لائیڈا کا موجودہ شوہر فلائٹ میں تاخیر کے باعث پارٹی میں موجود نہیں تھا۔ اس کا سابقہ شوہر جارج اپنی چوتھی بیوی کے ساتھ شریکِ محفل تھا۔

''مسز وارنسٹن کیا آپ کے شوہر کا کوئی دشمن یا حریف؟''

لائیڈا نے مسکرا کے جواب دیا۔''ڈیٹکٹیو، جہاں دولت ہوتی ہے وہاں دشمن یا حریف بھی ہوتے ہیں۔''

''آپ کے ذہن میں کوئی خاص نام؟'' وہ سمجھ گیا تھا کہ نینا کی سگی ماں کے سامنے ہے۔ دوسرا گھر جارج کا تھا جو نینا کا سگا باپ تھا۔ دونوں گھروالوں میں طلاقیں ہوئی تھیں۔

''تم ایڈورڈ وارنسٹن سے معلوم کرسکتے ہو۔'' وہ بولی۔

''ضرور......'' سام کھڑا ہو گیا۔''میں معلوم کروں گا۔'' اس نے سر کی جنبش کے ساتھ باہر کا رخ کیا۔ ڈرائیونگ کے دوران اس کے ذہن میں مختلف سوالات چکرا رہے تھے۔ سب سے بڑا سوال ڈاکٹر رابرٹ کے بارے میں تھا۔ اسی کی غیرحاضری تھی جس نے درجنوں زندگیاں بچالی تھیں۔ کیا یہ خوش قسمتی تھی؟ کیا ڈاکٹر نے کسی قسم کی وارننگ وصول کی تھی؟ کیا وہ خود ٹارگٹ تھا؟ کیا یہ اتفاق تھا یا کوئی منصوبہ؟

معاً لاشعوری طور پر خیالات کی رو نینا کورمی کی طرف بہہ نکلی۔ وہ چہرہ، حسن......بھولنے والا نہیں تھا۔ سام، بدترین حالات میں، نینا کی جرأت سے بھی متاثر تھا۔ خودترسی کا مظاہرہ کرنے کے بجائے اس نے اپنا سر بلند رکھا تھا۔ سام ناتجربہ کار، عام آفیسر نہیں تھا۔ طویل کیریئر میں اس نے ہر کیس میں جذبات......پسند ناپسند کو طاق پر رکھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ایک کامیاب ڈیٹکٹیو کے لیے یہ عنصر کتنا اہم ثابت ہوتا ہے۔ لیکن یہ لڑکی حیرت انگیز تھی۔ وہ ڈاکٹر رابرٹ سے ملنے کے لیے بے چین تھا۔

☆☆☆

پانچ بجے آخرکار نینا کمرے سے برآمد ہوئی۔ انتشار کی کوئی علامت نظر نہیں آرہی تھی۔ وہ جین اور ٹی شرٹ میں ملبوس تھی۔ پُرسکون انداز میں اس نے سیڑھیاں طے کیں۔ لیونگ روم میں مام تنہا تھی۔ سام جاچکا تھا۔ لائیڈا نے جام ہونٹوں سے لگالیا۔ نینا دیکھ رہی تھی کہ جام والے ہاتھ میں معمولی لرزش تھی۔''مام، آپ ٹھیک ہو؟''

''اوہ ہاں......'' لائیڈا چونکی۔ شانے اچکائے۔''تم کیسی ہو؟''

''میں ٹھیک ہوں۔'' نینا نے مام کو دیکھا۔ دونوں خاموش تھیں۔ ماں بیٹی کے درمیان ایک انوکھی خلیج حائل تھی۔ یہ دونوں کی سمجھ سے پرے تھی..... یا دونوں نے سمجھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

''وہ کیا کہہ رہا تھا؟'' نینا کا اشارہ سام کی جانب تھا۔

''کیا کہنا تھا۔ چند سوالات تھے، میں نے جواب دے دیے۔''

''اس نے کچھ بتایا؟ کون ملوث ہو سکتا ہے؟''

''وہ بتانے والا پولیس مین نہیں ہے۔ اسے پڑھا بھی نہیں جا سکتا۔ صرف اس کا چارم بولتا ہے۔'' لائیڈا نے سرسری انداز میں کہا۔

''اس معاملے میں نینا اختلاف نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے پام کے ہاتھ میں جام کی برفیلی ڈلیوں کو دیکھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ آئس کیوبس میں حرارت ہو سکتی ہے لیکن سام نیوارو میں نہیں۔ بہرحال وہ جاب کی تنخواہ لے رہا تھا، پُرکشش نظر آنے کی نہیں۔ مختصر گفتگو کے بعد وہ باہر نکل گئی۔

کچھ دیر بعد وہ اپنی ہونڈا کار میں روڈ پر تھی۔ اس کا رخ رابرٹ کے گھر کی جانب تھا۔ وہ اپنا سامان سمیٹ کر گڈبائی کہنے کی تیاری کر رہی تھی۔ ممکن ہے وہ پورٹ لینڈ سے باہر نہ گیا ہو۔ رابرٹ کی دغابازی میں کوئی شبہ نہیں تھا..... اسمگلرز کو وسے گزرتے ہوئے نینا کی نگاہ ریئر ویو پر پڑی۔ عقب میں کچھ فاصلے پر سیاہ فورڈ موجود تھی۔ چند میل پیچھے، نینا نے ڈیلانو پارک کے قریب بھی فورڈ کو دیکھا تھا۔ عام حالات میں اس کے لیے فورڈ قطعی غیر اہم تھی۔ لیکن جو وہ بھگت چکی تھی اور سام جس طرح بعید ترامکانات کی جڑوں میں اتر گیا تھا، اس کے بعد وہ فورڈ کو نظرانداز نہ کر سکی۔ نینا نے شک دور کرنے کے لیے ہونڈا، اوشین ویو ڈرائیو کی طرف موڑی۔ سیاہ فورڈ بھی اس طرف مڑ گئی۔ نینا نے پریشانی محسوس کی۔ تاہم وہ ایک مصروف سڑک پر تھی۔ کوئی بھی اس طرف آ سکتا تھا۔ اطمینان کی خاطر وہ قدرے سنسان سڑک پر آ گئی۔ یہ ''پیپلز پوائنٹ'' تھا۔ اسے توقع تھی کہ فورڈ سے جان چھوٹ جائے گی لیکن یہ خام خیالی تھی۔ فورڈ درحقیقت اس کے تعاقب میں تھی۔ نینا کے ذہن میں خوف نے سر اٹھایا۔

اس نے رفتار بڑھا دی۔ فورڈ کی رفتار میں بھی اضافہ ہو گیا۔ بلکہ فورڈ قریب تر ہونے لگی..... منٹ کے اندر وہ ہونڈا کے پہلو بہ پہلو دوڑ رہی تھی۔ خطرے کا احساس شدت اختیار کر گیا۔ نینا نے فورڈ کی طرف دیکھا، لیکن رنگین شیشوں کی وجہ سے وہ کچھ نہ دیکھ سکی۔ کیوں؟ اس کے ذہن میں سوال اٹھا۔ تم کیوں ایسا کر رہے ہو؟ دفعتاً فورڈ نے سائڈ ماری۔ تصادم کے بعد نینا بے قابو کار کو سنبھالنے کے لیے جدوجہد کر رہی تھی۔ سنبھلتے ہی اس نے بریک لگائے۔ فورڈ آگے نکل گئی۔ تاہم اس کی رفتار بھی فوراً کم ہوئی..... فورڈ دوبارہ ہونڈا کے برابر آ گئی۔ فورڈ کی پاور ونڈو کھلی ہوئی تھی۔ نینا نے ڈرائیور کی جھلک دیکھی۔ وہ مرد تھا۔ سیاہ بال اور سیاہ چشمہ۔ نینا کی نظر سامنے اونچائی کی طرف گئی، جہاں سے دوسری کار نمودار ہو کے سیدھی فورڈ پر آ رہی تھی۔ ٹائروں کی چیخ بلند ہوئی۔ دو واقعات تقریباً ایک ساتھ ہوئے۔ فورڈ، ہونڈا سے ٹکرائی..... دوسری چیز شیشہ ٹوٹ کے بکھر گیا۔ ہونڈا نے گھوم کر جست لگائی اور روڈ سے اتر کے گھاس میں لوٹنے لگی۔ زمین و آسمان گھوم گئے۔ بے قابو کار کروٹیں بدلتی ہوئی پہلو کے بل درخت سے ٹکرائی۔ نینا بیدار تھی۔ تاہم اس پر سکتہ طاری تھا۔ شاک کے باعث تکلیف کا احساس معدوم ہو گیا تھا۔ دھیرے دھیرے حواس واپس آ رہے تھے۔ وہ دنگ تھی کہ زندہ کیونکر ہے۔ سینے اور شانے میں دکھن ابھرنے لگی۔ بلاشبہ سیٹ بیلٹ نے اسے بچایا تھا۔ اس نے کراہتے ہوئے سیٹ بیلٹ کھولی۔

''ہیلو..... ہے..... مس، لیڈی!''

نینا نے گردن گھمائی۔ ایک عمر رسیدہ شخص ٹوٹی ہوئی کھڑکی میں سے جھانک رہا تھا۔ ''میں ایمبولینس بلاتا ہوں۔''

''میں ٹھیک ہوں۔'' نینا اس کی مدد سے ڈرائیونگ ڈور کی جانب سے باہر آئی۔ کچھ دیر گھاس پر لیٹی رہی، پھر آہستہ سے کھڑی ہوئی۔ گاڑی بُری طرح برباد ہو گئی تھی..... اس نے گاڑی سے نظر ہٹا کے سڑک کی طرف دیکھا۔ ''وہ پاگل تمہیں کراس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ممکن ہے وہ نشے میں ہو..... اس کی رپورٹ کرنی چاہیے۔''

''نہیں، وہ شرابی تھا نہ پاگل.....'' نینا نے سوچا۔

☆☆☆

''کچھ برآمد ہوا؟'' گورڈن نے برگر کھاتے ہوئے پوچھا۔

''کچھ بھی نہیں۔'' سام نے ہاتھوں سے چہرہ رگڑا۔

''فادر کا کیا حال ہے؟''

''ہارٹ اٹیک نہیں تھا۔ لیکن ڈاکٹرز ایک دن اور اسے سپتال میں رکھیں گے۔ فادر نے کوئی اہم بات نہیں بتائی۔ چرچ کے اسٹاف سے بات چیت بھی لاحاصل رہی۔ البتہ خدشہ ہے کہ چرچ کا چوکیدار غائب ہے۔ اس کی بیوی

کے مطابق عموماً وہ چھ بجے سے پہلے گھر پر ہوتا ہے۔ میں نے کوئی کو روانہ کر دیا ہے۔ فادر کا کہنا ہے کہ چوکیدار چرچ کا مرکزی دروازہ صبح سات بجے کھولتا۔ مطلب اس دوران کوئی اندر جا کے......'' اچانک سیل فون نے مداخلت کی اور گورڈن کا جملہ ادھورا رہ گیا۔ ''ہیں...... بولتے رہو......'' گورڈن فون کان سے لگا کے پیڈ پر قلم چلا رہا تھا۔ سام کی نگاہ نوٹ پیڈ کے کاغذ پر تھی۔ ''ہم پہنچ رہے ہیں۔'' گورڈن نے پیڈ اس کی طرف بڑھا کے فون بند کر دیا۔ ''یہاں پر حادثہ ہوا ہے...... موبائل یونٹ کی رپورٹ ہے۔ کار چرچ والی دلہن کی ہے۔''

سام کے کان کھڑے ہوئے۔ ''وہ ٹھیک ہے؟''

''تقریباً، یونٹ کی رپورٹ نہیں آئی لیکن دلہن کا اصرار ہے کہ یہ حادثہ نہیں، حملہ ہے۔ اس نے خبر ہم تک پہنچانے کے لیے کہا ہے۔''

☆☆☆

اس کی پسلیاں متاثر تھیں اور شانے پر چوٹ آئی تھی۔ شیشے کے ٹکڑوں کے باعث چہرے پر کٹ لگے تھے۔ ذہن صاف تھا اس نے بہ آسانی نیلے رنگ کی ٹورس سے نکلنے والے آدمی کو پہچان لیا۔ روبوٹ نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کے نہیں دیکھا...... وہ سیدھا تباہ حال ہونڈا کی طرف گیا تھا۔ بلی کی چال کے مانند وہ بے آواز، گاڑی کے گرد شکاری تیندوے کے مانند چکرا رہا تھا۔ اس سے قبل اس نے گاڑی کے قریب کھڑے پولیس مین سے چند منٹ بات کی تھی۔ وہ گرد و پیش سے بے نیاز مکمل ارتکاز کے ساتھ ہونڈا کی طرف متوجہ تھا۔ معاً وہ ڈرائیونگ سائڈ کے قریب گھٹنوں کے بل جھکا۔ نگاہ زمین پر تھی پھر اس نے اٹھ کر ٹوٹی پھوٹی کھڑکی سے اندر جھانکا۔

نینا خاموش اور ساکت سام نامی روبوٹ کی حرکات کا مشاہدہ کر رہی تھی۔ وہ اب ڈرائیونگ سائڈ سے اندر بیٹھ رہا تھا۔ وہ آگے پیچھے، ہر طرف جائزہ لے رہا تھا۔ نینا حیران تھی کہ وہ کیا تلاش کر رہا ہے، بالآخر اس کی انہونی سرگرمی اختتام پذیر ہوئی۔ وہ گاڑی سے نکلا۔ پولیس مین سے کچھ بات کی۔ پھر رخ بدل کے نینا کی طرف چل پڑا۔ دفعتاً نینا کی رفتار نبض بھی بڑھ گئی۔ کوئی بات تھی اس آدمی میں جو اپیل کرتی تھی...... بیک وقت نینا کو خوف زدہ بھی کرتی تھی۔ اس کی فزیکل حاضری ہی چھا جانے والی تھی...... مستزاد اس کا دیکھنے کا انداز۔ اگرچہ اس کی آنکھوں میں قدرتی سبز رنگ کے علاوہ کوئی رنگ یا تاثر نظر نہیں آتا تھا۔ یا پھر اسے اپنے تاثرات پر مکمل قابو تھا۔ بہت سے مرد نینا سے متاثر ہو کر دوستانہ انداز اختیار کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن یہ آدمی، یوں معلوم ہوتا تھا جیسے نینا اس کے لیے محض ایک ہومی سائڈ کیس ہے...... نینا نے ٹاکرے کے لیے خود کو تیار کیا۔

''تم ٹھیک ہو؟'' سام کا پہلا سوال تھا۔

نینا کا جواب کچھ اور تھا۔ ''بہت جلدی خیال آ گیا؟''

سام خاموشی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا اور نینا سبز رنگ میں کوئی تاثر تلاش کرتی رہ گئی۔

''میں تمہیں اسپتال لے چلتا ہوں۔''

''نہیں، میں ٹھیک ہوں۔'' مسٹر کولڈ اسٹون...... اس نے دل ہی دل میں اس کے لیے نیا خطاب ایجاد کیا۔

''نہیں اطمینان ضروری ہے، آؤ۔''

''حکم دے رہے ہو؟''

''یہی سمجھ لو۔'' اس نے کہا۔

''ڈیٹکٹیو، میرا خیال ہے......'' لیکن وہ پہلے ہی پلٹ چکا تھا۔ نینا اس کی پشت کو گھورتی رہ گئی۔

''مسٹر؟''

''ہاں، بولو......'' اس کا رخ ٹورس کی طرف تھا۔

نینا نے ٹھنڈی سانس بھری اور اس کے پیچھے چل پڑی۔ جب وہ ٹورس کی پسنجر سیٹ پر بیٹھ رہی تھی تو پہلو میں ٹیس اٹھی۔ شاید روبوٹ کا اندازہ درست ہے، نینا کے ذہن نے کہا۔ وہ بات چیت سے پرہیز کر رہی تھی۔ سکوت کا پردہ سام نے چاک کیا۔ ''تم بتاؤ گی، کیا ہوا تھا؟''

''میرا بیان پولیس رپورٹ میں ہوگا۔ اس نے قصداً مجھے ٹکر ماری تھی۔''

''ہاں، سیاہ فورڈ، مرد ڈرائیور اور مین (Main) لائسنس پلیٹ۔ دوسرے گواہ کے مطابق وہ نشے میں تھا۔''

نینا نے فوراً تردید کرتے ہوئے بتایا کہ خود اسے کیسے شک ہوا اور کیونکر اس نے تعاقب کی تصدیق کی۔

''یہ ممکن ہے کہ جب تم گھر سے نکلی ہو تو وہ وہیں آس پاس تھا؟''

نینا نے محسوس کیا کہ وہ اس کی رائے کو اہمیت دینے کے لیے تیار ہے۔ لیکن اس کے سوال نے اس کا بدن سرد کر دیا۔ ''تمہارا مطلب ہے، وہ میرا پہلے سے منتظر تھا؟''

''میں امکانات کی بات کر رہا ہوں۔''

اُف اس آدمی کے امکانات اور سوالات۔ ''تمہارا کیا خیال ہے؟''

وہ خاموش رہا۔ اس کا سکون اور بے تاثر چہرہ نینا کو

پاگل کیسے دے رہا تھا۔ بہت موٹی کھال ہے اس کی...... ایک بار، صرف ایک بار تو کوئی تاثر دے......

''میں نے کچھ پوچھا تھا؟'' نینا نے عام سا انداز اختیار کیا۔

''مجھے یقین ہے کہ تمہیں میرا جواب پسند نہیں آئے گا۔''

''تم پسند یا ناپسند کا خیال رکھتے ہو یا کیس کا؟''

''کیس کا...... شاید تمہیں اچھا نہیں لگ رہا لیکن یہ میری جاب ہے اور تمہارے سوال کا جواب ہے کہ ہونڈا کے فینڈر پر سیاہ پینٹ کا نشان ہے۔ یقیناً اس گاڑی کا رنگ سیاہ تھا......''

''بہت خوب، یعنی میں کلر بلائنڈ نہیں ہوں۔'' نینا نے طنز کیا۔

''ایک اور بات پسنجر سائڈ درخت کے ساتھ جام ہوگئی ہے۔ اور کھڑکی کا شیشہ اسٹار کی شکل میں ٹوٹا ہے۔ گاڑی لڑھکنے کی صورت میں ایسا نہیں ہوتا۔'' سام نے نشاندہی کی۔ وہ طنز کو نظر انداز کر گیا تھا۔

''کیونکہ شیشہ گاڑی لڑھکنے سے پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا۔'' نینا نے کہا۔

''تم کیسے کہہ رہی ہو؟'' سام نے وضاحت طلب کی۔

''مجھے یاد ہے۔ ٹوٹا ہوا ٹکڑا میرے چہرے پر لگا تھا پھر گاڑی سڑک سے اتر گئی۔''

''کیا تمہیں مکمل یقین ہے؟'' سام نے لحظہ بھر کے لیے سڑک سے نظر ہٹا کے نینا کو دیکھا۔

نینا خود کو نہ روک سکی۔ ''اتنا ہی یقین ہے جتنا آنکھوں کی سبز رنگت پر۔'' سام نے سڑک سے نظر ہٹائی۔ نینا نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ ضدسی ہوگئی تھی۔ وہ اس کا مشینی انداز تبدیل کرے گی۔ ''کوئی فرق پڑتا ہے، اس بات سے؟''

''ہاں، بہت زیادہ۔'' اس نے سڑک کی طرف دیکھا۔ ''تمہاری کار سے جو چیز ملی ہے، وہ کہہ رہی ہے کہ شیشہ پہلے ٹوٹا تھا۔''

''کیا مطلب ہے؟'' نینا نے تعجب سے سوال کیا۔

''پسنجر ڈور درخت کے ساتھ جام ہوگیا تھا اور یہ اسی ڈور میں تھی۔ میرے اندازے کے مطابق اسے وہاں ہونا چاہیے تھا۔ اسے نظر انداز کر دیا جاتا لیکن مجھے اسی کی تلاش تھی۔''

''کس کی تلاش؟''

''گولی کا سوراخ...... گولی پسنجر ڈور کے اندر ہے۔ آج کسی وقت نکال لیں گے۔ تجزیے کے بعد کیلیبر اور گن کے بارے میں سوچا جائے گا۔ گولی ڈرائیونگ سائڈ کا شیشہ توڑ کے تمہارے سر کے عقب سے گزر گئی تھی۔''

نینا گنگ تھی۔ اس کا گلابی چہرہ سفید پڑ گیا۔ سام کے الفاظ بھی گولی کے مانند تھے۔ اس کا لہجہ، آواز...... وہ انسان نہیں ہے۔ وہ مشینی انداز میں کمنٹری کر رہا تھا۔

''مجھے بتاؤ گی، کون تمہیں مارنا چاہتا ہے؟''

نینا نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کوئی غلطی ہے۔''

''اس نے چرچ میں دھما کا کیا، تمہارا تعاقب کیا اور تمہیں ختم کرنے کی کوشش کی...... کوئی غلطی نہیں ہے۔ نینا سوچو، ہر پہلو سے سوچو...... کون ہو سکتا ہے؟''

''میں نے بتایا تھا۔ میرا کوئی دشمن نہیں۔ ہو نہیں سکتا۔ میں نے کبھی کسی کو اپنے خلاف جانے کا معمولی جواز بھی فراہم نہیں کیا۔'' نینا سسک اٹھی اور سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ خاموشی کا طویل وقفہ آیا۔ سام نے نرمی سے کہا۔ ''میں معذرت خواہ ہوں۔ میں جانتا ہوں ان سانحات کو قبول کرنا تمہارے لیے......''

''نہیں ڈیٹکٹیو، تم نہیں جانتے۔ میں نے ہمیشہ سب کے ساتھ نبھانے کی کوشش کی ہے اور اب تم کہہ رہے ہو، کوئی میرا دشمن ہے۔''

سام خاموش رہا اور سکوت توڑنے سے احتراز کیا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ نینا کی ذہنی کیفیت نازک ہے۔ وقت مزید سوالات کے لیے مناسب نہیں ہے۔

☆☆☆

سام انتظار گاہ میں ٹہل رہا تھا۔ ڈاکٹرز، ایمرجنسی میں نینا کو چیک کر رہے تھے۔ ضروری چیک اپ کے ساتھ ایکس رے بھی لیے گئے...... وہ جب باہر آئی تو ٹھیک تھی۔ لیکن اس حقیقت نے رنگت میں ہلدی ملا دی تھی کہ اس کی جان خطرے میں ہے۔ اس حقیقت سے نگاہیں چرانے کی گنجائش نہیں تھی......

دونوں کار میں واپس آئے۔ سام منتظر تھا، کب وہ ہسٹریائی کیفیت سے دوچار ہوتی ہے۔ کب آنکھوں سے اشک بہتے ہیں۔ تاہم ایسا کچھ نہیں ہوا۔ سام کے نزدیک زیادہ ضبط صحت کے لیے اچھی علامت نہیں تھی۔

وہ بولا۔ ''تمہیں تنہا نہیں رہنا چاہیے۔ کیا میں تمہیں مام کے پاس چھوڑ دوں؟'' نینا نے انکار کر دیا۔ ''وہ پریشان ہوں گی۔''

"کیا؟ معاف کرنا، ماں کے لیے کیسی پریشانی...... کیا وہ تمہیں دیکھ کر خوش نہیں ہوں گی؟"

"وہ ان کا گھر نہیں ہے۔ مام کے شوہر کا ہے۔ میرا سوتیلا باپ...... ہمارے درمیان ناقابلِ عبور فاصلہ ہے اور ہم دونوں کو اس کا احساس ہے۔"

اس وقت سام کو نینا کی بہادری کا احساس ہوا۔ اسے یہ بھی ادراک ہوا کہ وہ کتنی تنہا ہے۔

"میری ماں ایڈورڈ وارنسٹن کے سامنے نہیں کھڑی ہو سکتی۔" نینا نے کہا۔ "میں جانتی ہوں وہ بزنس ٹرپ کے بہانے میری شادی میں نہیں آیا تھا۔"

"اوکے...... تو پھر ڈیئر اولڈ ڈیڈ؟" سام کا انداز سوالیہ تھا۔

نینا نے ہولے سے سر ہلا کے مثبت جواب دیا۔

"گڈ، میں نہیں چاہتا کہ آج رات تم تنہا رہو۔" جملہ اس کے منہ سے ادا ہی ہوا تھا کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ جملے میں تفکر کا عنصر عیاں تھا۔ جاب اور ڈیوٹی کے ساتھ کچھ اور بھی شامل ہو گیا تھا۔ وہ ایک بہترین آفیسر تھا۔ لف ون، بے منتِ اظہارِ بیان وہ ظاہر کر گیا تھا۔ نینا عالمِ حیرت میں بے زباں و بے بیاں اس کے جملے کا مفہوم پانے کی سعی کر رہی تھی۔ گاڑی میں نیم تاریکی کے باعث وہ سام کا چہرہ ٹھیک طرح سے دیکھ نہیں پا رہی تھی۔ سام کو بخوبی اندازہ تھا کہ نینا کیا سوچ رہی ہے۔ اس نے سرد آواز میں کہا۔ "تم ہمارے لیے واحد کڑی کی حیثیت رکھتی ہو۔ تحقیقات آگے بڑھانے کے لیے تمہاری حفاظت ضروری ہے۔" اس بار اس نے ضرورت سے زیادہ سرد مہری کا مظاہرہ کر دیا تھا۔ حالانکہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔

"ہاں، ظاہر ہے۔" نینا نے سامنے دیکھا۔ بعدازاں وہ اوشین ویو ڈرائیو تک مہر بہ لب رہی۔ وہاں پہنچ کر نینا نے باہر نکلنا چاہا۔

سام کا ہاتھ اس کے بازو پر گیا۔ "رکو، اندر رہو۔"

"کیا بات ہے؟"

"مجھے چیک کرنے دو۔" اس نے سڑک کے دونوں جانب دیکھا۔ وہاں موجود گاڑیوں کو چھانا...... افراد کو ٹٹولا۔ اسے کوئی مشکوک چیز نظر نہیں آئی۔

"اوکے۔" وہ گاڑی سے اترا، گھوم کے پسنجر ڈور کھولا۔ "ایک سوٹ کیس پیک کرو...... ہمیں یہاں زیادہ دیر نہیں رکنا چاہیے۔"

گھر کے اندر پہلے وہ خود گیا، نینا پورچ میں تھی۔ رابرٹ کا نام و نشان نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے، اندر آجاؤ۔" سام نے باہر آکے اشارہ کیا۔

نینا سوٹ کیس تیار کر رہی تھی اور وہ رہائش گاہ کا جائزہ لے رہا تھا۔ "یہ پیانو کون بجاتا ہے؟"

"رابرٹ۔" بیڈ روم سے جواب آیا۔ پیانو ٹیبل پر ایک فریم فوٹوگراف تھا۔ فوٹو میں نینا کسی نیلی آنکھوں والے آدمی کے ساتھ کھڑی مسکرا رہی تھی۔ بلاشبہ وہ رابرٹ کے ساتھ تھی اور رابرٹ ایک پُرکشش آدمی تھا۔ لیکن نینا کو اب اس کی ضرورت نہیں تھی...... اچانک فون کی گھنٹی نے دونوں کو چونکا دیا۔ نینا دروازے میں کھڑی تھی۔ سوالیہ نظروں سے سام کو تک رہی تھی۔ سام نے اثبات میں سر ہلایا۔ ایک سیکنڈ کی ہچکچاہٹ کے بعد نینا نے آگے بڑھ کے فون اٹھایا۔

"ہیلو؟" دوسری جانب سے کلک کی آواز کے ساتھ رابطہ منقطع ہو گیا۔ سام بات سننے کے لیے نینا کے بہت قریب آ گیا تھا۔ نینا کے سیاہ ریشمی بال سام کے چہرے کو چھو رہے تھے۔ سام کو ادراک ہو گیا تھا کہ رابطہ منقطع کر دیا گیا ہے لیکن قربت کے باعث ایک اور ہی رابطہ قائم ہو رہا تھا۔ اس نے خود کو نینا کی دیدۂ حیراں میں ڈوبتے محسوس کیا۔ یہ مرحلہ آسان تھا۔ تسکینِ نظر کے بعد شوق بے پایاں کے لیے...... بس خلشِ پنہاں حائل تھی۔ یہ ٹھیک نہیں ہے...... یہ نہیں ہونا چاہیے۔ سام ذہن کی آواز پر عمل کرتے ہوئے کچھ پیچھے ہٹا۔ تاہم فاصلہ اب بھی محض تین فٹ تھا اور وہ نسوانی حسن و شباب کی کشش محسوس کر رہا تھا۔ مزید پیچھے ہٹنا چاہیے، یہ لڑکی خطرناک ہے۔ سام کی سوچ اور منطق متاثر ہو رہی تھی۔ اس نے نظر جھکائی اور فون کے پیغامات کی جھلملل دیکھی۔

"تمہاری آنسرنگ مشین نے تین پیغام ریکارڈ کیے ہیں۔"

نینا نے بے خودی کو جھٹکا اور مشین کی طرف دھیان دیا۔ آگے پیچھے تین مرتبہ بپ کی آواز آئی اور ہر مرتبہ ڈائل ٹون۔

"کیوں؟ یہ کیا ہو رہا ہے؟" اس نے فون نیچے رکھ کے سام کی طرف دیکھا۔

"تصدیق کے لیے کہ تم یہاں ہو۔" سام نے جواب دیا۔

سوٹ کیس کے لیے نینا بیڈ روم کی طرف بھاگی۔

"ضروری چیزیں رکھنا۔" سام نے آواز لگائی۔

"ہاں، ٹھیک کہہ رہے ہو۔"

☆☆☆

''جس نے بھی کال کی تھی، وہ وہاں آئے گا۔'' دورانِ سفر سام نے کہا۔ ''مجھے چاہیے کہ تمہاری رہائش گاہ پر نظر رکھوں۔ اگر کوئی زبردستی اندر جاتا ہے تو تمہارے بجائے میں وہاں ہوں گا۔''

نینا کچھ دیر اسے دیکھتی رہی۔ ''کیا تمہارے مارے جانے کا امکان نہیں ہے؟''

''مس نینا، یقین کرو میں ہیرو نہیں ہوں۔ میں چانس نہیں لیتا۔''

''لیکن اگر کوئی آیا......''

''میں تیار رہوں گا۔'' وہ نینا کے اعتماد کے لیے مسکرایا۔ لیکن وہ مطمئن ہونے کے بجائے پہلے سے زیادہ خوف زدہ نظر آئی۔

یہ خوف...... میرے لیے؟ سام نے حیرت سے سوچا، لاشعوری طور پر اس کا حوصلہ بڑھ گیا۔ کمال ہے...... وہ جان گیا کہ آئندہ وہ بڑی بڑی مقناطیسی آنکھوں کے لیے توپ سے لڑ جائے گا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ اس قسم کی صورتِ حال سے بچنا ایک اچھے پولیس مین کے لیے کتنا ضروری ہے۔ ناتجربہ کار آفیسر ایسی صورتِ حال میں ہیرو بننے کے چکر میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یہ اس کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔

''وعدہ کرو، کوئی چانس نہیں لوگے۔'' نینا بے اختیار کہہ گئی۔ سام نے خود کو سنبھالا۔

''تم میری ماں نہیں ہو۔''

نینا نے پرس کھول کے چابیاں نکالیں اور ڈیش بورڈ پر اچھال دیں۔ ''ہاں، میں تمہاری ماں نہیں ہوں۔'' وہ برہم ہو گئی۔ ''لیکن تم اپنی جاب کر رہے ہو۔ تمہیں زندہ رہنا چاہیے...... کیس حل کرنے کے لیے۔''

وہ ایسے ہی جواب کا مستحق ہے۔ سام نے بھی طنزیہ انداز میں جواب دیا۔ وہ خود نہیں جان سکا، اس نے ایسا کیوں کیا۔ بس وہ یہ جانتا تھا کہ وہ جب بھی نینا کی آنکھوں میں دیکھتا ہے...... یہ خواہش شدت سے پیدا ہوتی کہ وہ دم دبا کے کہیں بھاگ جائے۔ اس سے پہلے کہ وہ آنکھیں اسے شکار کر لیں۔

کچھ دیر بعد وہ نینا کے ڈیڈی کے گھر پہنچ گئے تھے۔ وہ گھر ایڈورڈ وارنسٹن کے گھر سے زیادہ عالیشان تھا۔ ڈرائیو وے میں رولس رائس کھڑی تھی۔ نینا نے سام کو گاڑی کا دروازہ کھولنے کا موقع نہیں دیا اور خود ہی اتر کے آگے بڑھ گئی۔ سام اس کا سوٹ کیس اٹھا کے چلا۔ اس نے وہاں سیکیورٹی سسٹم کی موجودگی محسوس کر لی۔ کم از کم آج رات نینا یہاں محفوظ رہے گی۔

دروازے کی بیل کے جواب میں سنہرے بالوں والی جوان عورت نے دروازہ کھولا، وہ گھریلو سے زیادہ فلمی ہیروئن معلوم ہو رہی تھی، اور لباس...... اندر کسی کمرے سے موسیقی کی آواز بلند ہو رہی تھی۔

''ہیلو ڈیلیلا۔'' نینا نے رسمی انداز میں کہا۔

ڈیلیلا کی آنکھوں میں ہمدردی تھی۔ میکانیکی انداز کی قطعی حقیقی ہمدردی، جس میں ہلکا سا طنز تھا۔ سام کو بُرا لگا تھا لیکن اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔

''اوہ نینا، جو کچھ ہوا...... اس پر مجھے بہت افسوس ہے۔'' ڈیلیلا نے کہا۔

''میں رات یہاں رہنا چاہتی ہوں؟'' نینا نے گویا سوال کیا۔

''سام نے ڈیلیلا کے تاثرات بدلتے دیکھے۔ اس نے مشتبہ نظروں سے سام اور سوٹ کیس کو دیکھا۔ ''مجھے تمہارے ڈیڈی سے بات کرنے دو، وہ واش روم......''

''نینا کے پاس چوائس نہیں ہے۔'' سام بے پروائی سے ڈیلیلا کے قریب سے گزر کے اندر چلا گیا۔ ''وہ تنہا محفوظ نہیں ہے۔''

ڈیلیلا پوری طرح سام کی طرف متوجہ ہو گئی۔ سام نے اس کی نیلی آنکھوں میں دلچسپی کی خفیف سی چمک دیکھی۔ ''میں تمہارا نام نہیں جان سکی؟''

''سام نیوارو، پورٹ لینڈ پولیس۔'' سام نے ڈیلیلا کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک کے معنی سمجھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کی۔ وہ نینا کے باپ کی دولت کے سہارے بھی جوانی کے رنگین سپنوں میں مستی بھرنے والی عورت تھی۔ اس کی آنکھوں کی چمک نے یہی اشارہ دیا تھا۔ سام نے کوئی اچھی رائے قائم نہیں کی۔ نینا نے بھی ماں کے بجائے اسے ''ڈیلیلا'' کے نام سے پکارا تھا۔ ڈیلیلا کے اندر ایک عیاش اور فلرٹ عورت چھپی ہوئی تھی۔

ڈیلیلا نے ذومعنی انداز میں سر ہلایا۔ ''تو تم پولیس آفیسر ہو...... چرچ میں کیا ہوا تھا؟''

''تحقیقات جاری ہیں۔ ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔'' اس نے نینا کی طرف رخ کیا۔ ''آج رات تم یہاں محفوظ ہو۔ سیکیورٹی سسٹم کا خیال رکھنا۔ میں صبح آؤں گا۔'' اس نے الوداعی انداز میں سر کو جنبش دی۔ ایک لمحے کے لیے دونوں کی نظر ٹکرائی۔ ایک بار پھر اسے حیرت کا سامنا تھا۔ نینا کی آنکھوں میں مقناطیسی کشش تھی...... زور آور کشش۔ سام کو

وہاں سے ہٹنے میں خود سے زور آزمائی کرنی پڑی۔

☆☆☆

وہ پھر سے رابرٹ اور نینا کے مشترکہ گھر کی جانب رواں تھا۔ اوشین ویو ڈرائیو کے کارنر سے پہلے اس نے کار سائڈ اسٹریٹ پر چھوڑ دی اور نینا کی دی ہوئی چابیاں اٹھا کے باہر نکل گیا...... گھر میں داخل ہونے کے بعد اس نے اپنے پارٹنر گورڈن کے ذریعے علاقے کی پٹرولنگ کا بندوبست کیا۔ بعدازاں کھڑکیوں کے پردے برابر کر کے انتظار کرنے لگا۔ نو بج رہے تھے۔ ساڑھے نو بجے اٹھ کے اس نے ادھر اُدھر چکرانا شروع کیا۔ وہ وقفوں کے ساتھ کمروں، کچن اور لیونگ روم کی بتیاں کھول کے بند کرتا رہا...... آخر میں اس نے تمام اندرونی روشنیاں گل کر دیں اور بیڈروم میں آ گیا۔ وہ نینا کے ڈریسر کو کھولنے سے خود کو باز نہ رکھ سکا۔ وہاں اب بھی اس کے متعدد ملبوسات موجود تھے۔ اس نے ایک لباس اٹھایا...... نینا کی استعمال شدہ پرفیوم، اس کے وجود کی خوشبو میں مل کر سانس کے راستے سام کے پھیپھڑوں میں جا رہی تھی۔ اس کا دماغ بھٹکنے لگا۔ اس نے لباس واپس پھینکا اور دراز بند کر دی۔ نینا کی کرشمہ سازی نظر نے روبوٹ میں لکیریں ڈالنا شروع کر دی تھیں۔ بے رنگ کائناتِ دل میں رنگین شگاف پڑنے کو تھا۔ وہ راہ ڈھونڈتا ہوا، بے راہ ہو رہا تھا...... کتنے کیس تھے جب اس کا واسطہ لڑکیوں، عورتوں سے پڑا تھا۔ وہ بہت پہلے سیکھ چکا تھا کہ پولیس اور رومانس کو خلط ملط نہیں ہونا چاہیے۔ یہ کام اناڑیوں کا ہے۔ وہ رخ پھیر کر دوسری سمت چلا گیا۔ اسی وقت اسے آہٹ سنائی دی۔ آواز مکان کے سامنے کی جانب سے آئی تھی۔ اس نے لمحہ ضائع کیے بغیر بیڈروم کی لائٹ بھی آف کر دی۔ گن ہاتھ میں لے کر وہ دبے قدموں ہال وے میں آ گیا۔ وہاں سے اس نے اسٹریٹ لائٹس کی مدھم روشنی میں لیونگ روم کو کھنگالا۔ وہاں بھی کوئی حرکت نہیں تھی...... باہر پورچ کی جانب سے مدھم آوازیں آ رہی تھیں۔ سام گھٹنوں کے بل نیچے ہو گیا۔ اور گن کا رخ داخلی دروازے کی طرف کر لیا۔ دروازہ کھلا، ایک مردانہ سایہ تھا۔

''پولیس!'' سام کی آواز میں دھمکی تھی۔ ''حرکت نہ کرنا! ہاتھ اوپر کرو۔''

''گولی نہ چلانا۔'' اس نے ہاتھ اوپر کیے۔ سام کھڑا ہوا اور لائٹس آن کر دیں۔ قدموں کی آواز آئی اور دو باوردی افراد اندر گھس آئے۔ ''نیوارو، ہم اس کے پیچھے تھے۔'' ان میں سے ایک نے کہا۔ سام نے اندر آنے والے کو روشنی میں دیکھا اور گن نیچے کر لی۔

''بھول جاؤ۔ یہ ہمارا مطلوبہ آدمی نہیں ہے۔'' ڈاکٹر رابرٹ کے چہرے پر ہراس چھایا ہوا تھا۔ سام نے اپنا تعارف کرایا۔

''غالباً تم ڈاکٹر رابرٹ ہو؟''

ڈاکٹر کے حواس بحال ہو رہے تھے۔ ''ہاں، لیکن کیا ہو رہا ہے؟ تم لوگ میرے گھر میں کیا کر رہے ہو؟''

سام نے اندر آنے والے دونوں اہلکاروں کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔ ''صبح تک آس پاس رہنا۔''

''ڈاکٹر تم نے شادی سے پہلے کہاں وقت گزارا؟''

ڈاکٹر کا خوف غصے میں بدل گیا۔ ''پہلے تم یہ بتاؤ کہ غیر قانونی طور پر تم میرے گھر میں کیسے آئے...... سرچ وارنٹ کہاں ہے؟''

''اس کی ضرورت نہیں ہے...... سام نے اُسے چابیاں دکھائیں۔''

''یہ میری منگیتر کے پاس ہونی چاہئیں؟''

''تمہاری منگیتر نے مجھے دی ہیں اور میں قانونی طور پر یہاں موجود ہوں اور ایک بار پھر اپنا سوال دہرا رہا ہوں...... کہاں تھے؟''

''مجھے اتفاقاً بوسٹن جانا پڑ گیا تھا اور مجھے وکیل کی ضرورت ہے۔'' وہ ٹیلی فون کی طرف بڑھا۔

''وکیل کی ضرورت کریمنل کو پڑتی ہے۔'' سام نے کہا۔

''کرائم؟'' ڈاکٹر رابرٹ گھوم گیا۔

''تم جانتے ہو، چرچ میں کیا ہوا؟''

''ہاں، اسی وجہ سے میں جلدی واپس آ گیا۔'' ڈاکٹر نے کہا۔ یہ جاننے کے بعد کہ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اس نے سکون کی سانس لی۔

''بم کون رکھ سکتا ہے...... کیا ضرورت تھی؟''

''یہی جاننے کی ہم کوشش کر رہے ہیں۔ اگر تقریب منعقد ہو جاتی تو بہت جانی نقصان ہوتا...... نینا کے بیان کے مطابق تمہاری وجہ سے شادی ملتوی ہوئی تھی۔ تم نے ایسا کیوں کیا؟''

رابرٹ نے دونوں ہاتھ گود میں رکھ لیے۔ ''میں شادی کے لیے تیار نہیں تھا۔''

''مطلب یہ قطعی ذاتی معاملہ تھا؟''

''اور کیا ہو سکتا ہے؟'' اس نے اچانک سر اٹھایا۔ ''اوہ

مائی گاڈ کیا تم نے سوچا کہ اگر میں وہاں ہوتا......؟''

''ہمیں یہ خیال آیا تھا۔'' سام نے کہا۔ ''کیا تمہیں کوئی دھمکی ملی تھی جس کے بعد تم نے بھاگنے کا فیصلہ کیا؟''

''قطعی ایسی بات نہیں تھی...... میں شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔'' اس نے یوں جواب دیا جیسے یہ کوئی معمولی بات رہی ہو۔

''کیا تمہارے درمیان جھگڑا ہوا تھا...... یا کوئی عورت یا......بوریت......اکتاہٹ یا......؟''

رابرٹ نے سام کو گھورا۔ ''یہ تمہارا بزنس نہیں ہے۔ نکلو یہاں سے۔''

''جاتا ہوں، لیکن پھر آؤں گا...... ہاں، کیا خیال ہے......کون نینا کو مارنا چاہتا ہے؟'' سام نے کار کے حادثے کے بارے میں بتایا۔ کار والی بات پر ڈاکٹر حقیقتاً گنگ نظر آیا۔

''نہیں......میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ نینا کہاں ہے؟''

''وہ آج رات محفوظ ہے لیکن غیر معینہ مدت تک وہ چھپی نہیں رہ سکتی۔'' سام جاتے جاتے رکا۔ ''اگر تمہیں اب بھی اس کی پروا ہے تو کوئی بھی اہم اطلاع کے لیے مجھ سے رابطہ کرسکتے ہو۔'' سام نے اپنا کارڈ اس کے حوالے کیا۔

☆☆☆

گھر کی طرف جاتے ہوئے سام نے گورڈن کا نمبر ملایا اور اسے ڈاکٹر سے ملاقات کے احوال سے آگاہ کیا۔

''تمہاری طرف کیا خبر ہے؟''

''چوکیدار اب تک غائب ہے جس نے صبح چرچ کھولا تھا۔ ہم متواتر اسے کھوج رہے ہیں۔'' گورڈن نے بتایا۔

سام کے دورانِ خون میں اضافہ ہوگیا۔ ''خوب۔''

''ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا نام جمی بروگن ہے۔ چھوٹے موٹے جرائم کا ریکارڈ بھی ہے۔ چار سال پہلے چوری کی چند وارداتیں۔ کوئی اس کی بیوی سے بات کرنے اور گھر کی تلاشی لینے گیا ہے۔''

''کیا وہ بومبنگ کے بارے میں آگہی رکھتا ہے؟'' سام نے سوال کیا۔

''بظاہر نہیں۔ اس کی بیوی قسمیں کھا رہی ہے کہ وہ بے گناہ ہے۔''

''گورڈن، اور...... کچھ اور بتاؤ۔''

''اس وقت یہی ہے۔ مجھے کچھ وقت درکار ہے۔''

''ٹھیک ہے، میں صبح ملوں گا۔'' سام نے جواب دیا۔

شادی کا التوا، چوکیدار کا غیاب، دھماکا...... سیاہ فورڈ میں قاتلانہ حملہ...... پزل میں نینا کہاں کھڑی ہے۔ سام کا ذہن اب تک کے حالات کا تجزیہ کررہا تھا...... ساڑھے گیارہ بجے وہ گھر پہنچا۔ مختصر بکھرا ہوا، ایک کنوارے کا گھر۔ جس کا موازنہ نینا کے والدین کے محلوں سے ناممکن تھا۔ رابرٹ اور نینا کے مشترکہ گھر سے بھی موازنہ ممکن نہیں تھا۔ ہفتے کی رات تھی اور وہ اکیلا ضروری کام کررہا تھا۔ کوئی عورت اسے گھر نہیں کہہ سکتی تھی۔ تنہا زندگی بسر کرتے ہوئے سام نے طویل عرصہ گزار دیا تھا۔ وہ پارسا بھی نہیں تھا۔ چند عورتیں اس کی زندگی میں آئی تھیں لیکن وہ سب عارضی تھا۔ کیونکہ انہیں ادراک تھا کہ سام اپنی خطرناک جاب نہیں چھوڑے گا۔ بہتر ہے سام کو چھوڑ دیا جائے۔ سام بھی ایسے معاملات میں سنجیدہ نہیں تھا یا ممکن ہے کہ اس کے درِدل پر اب تک کسی لڑکی نے دستک ہی نہ دی ہو...... اس نے کام نمٹائے...... برتن اور کپڑے بھی دھوئے۔ کھانا بنا کے کھایا پھر بستر پر لیٹ گیا۔ معمول کے مطابق وہ اکیلا اور تنہا تھا۔

☆☆☆

318 اوشین ویو ڈرائیو کے گھر میں روشنی تھی۔ سبز جیپ چیروکی خراماں خراماں گھر کے سامنے سے گزری۔ ڈرائیور بغور گھر کا جائزہ لے رہا تھا۔ کھڑکی کے قریب خاصا سبزہ تھا۔ عمارت چھدرے درختوں کے گھیرے میں تھی۔ صورتِ حال موافق تھی۔ چیروکی نے ایک بار پھر چکر لگایا۔ اس مرتبہ چیروکی کے ڈرائیور نے ایک بلاک کے فاصلے پر ایک غیر نشان زدہ کار دیکھی۔ پولیس نگرانی کررہی ہے، ڈرائیور نے سوچا۔ گاڑی کے اندر دو سایوں کی جھلک نظر آرہی تھی۔

آج کی رات کام کے لیے مناسب نہیں ہے۔ اسے موزوں وقت کا انتظار کرنا پڑے گا۔ چیروکی علاقے سے نکل گئی۔

☆☆☆

نو بجے صبح گارڈز کی ہمراہی میں بلی بنفرڈ کو جیل سے نکالا گیا۔ البرٹ ڈیرین، اس کا وکیل منتظر تھا۔ بلی نے ڈیرین کے تاثرات سے اندازہ لگایا کہ خبر اچھی نہیں ہے۔ وہ وکیل کے سامنے بیٹھ گیا۔ گارڈ کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

''تم ٹھیک ہو؟'' وکیل نے آغاز کیا۔

''ہاں، خبر سناؤ۔'' بلی بنفرڈ نے شیشے کی دوسری طرف سے مطالبہ کیا۔

''نارم لیڈل نہیں مان رہا۔ وہ ٹرائل کے سوا کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہے۔'' وکیل نے کہا۔ بلی بنفرڈ نے

اسپیکر کے ذریعے اس کا جواب سنا۔

''گورنرشپ اس کا ٹارگٹ ہے؟'' بلی بنفرڈ نے سوال کیا۔

''فی الحال اس نے عندیہ نہیں دیا ہے لیکن تم سے نمٹنے کے بعد اس کے لیے امکانات روشن ہوجائیں گے۔''

بلی آگے جھکا اور وکیل کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''میں تم کو کیوں ادائیگی کررہا ہوں...... تمہاری کیا افادیت ہے؟''

''استغاثہ کے پاس کافی سے زیادہ ثبوت ہیں۔ ہوبارٹ، ریاستی گواہ بن گیا ہے۔ ان کے پاس تمہارا اشپنگ ریکارڈ ہے......''

''پلی بارگین کے لیے پھر کوشش کرو۔ میں زیادہ دیر یہاں نہیں رہ سکتا۔ لیڈل نہ مانے تو بتانا۔ اس کا بندوبست ہو جائے گا۔''

''کیا مطلب؟'' بلی کی بات پر وکیل چونکا۔

''تمہارے مطلب کی بات نہیں ہے۔ تم پلی بارگین پر توجہ دو۔''

وکیل کے ہاتھوں میں لرزش نمودار ہوئی۔ ''اوکے...... او، کے......''

''ایک ہفتے میں ڈی، اے آفس، پلی بارگین کے لیے آمادہ ہو جائے گا۔'' بلی بنفرڈ کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ تھی۔

☆☆☆

صبح اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ نینا نے رسمی کلمات کا تبادلہ کیا۔ ڈینیلا کے مطابق نینا کے ڈیڈی جارج جلدی گھر سے روانہ ہوگئے تھے۔ ڈینیلا نے دوسری اطلاع یہ دی کہ نینا کے لیے دو فون کال موصول ہوئی تھیں۔ ''ایک وہی پولیس مین تھا...... کیوٹ ون۔''

''سام نیوارو؟''

''ہاں، وہ تمہارے لیے فکرمند ہے۔''

سام کو اس کی فکر ہے۔ نینا نے انجانی سی مسرت محسوس کی۔ پھر اسے وہی خیال آیا کہ شاید یہ اس کی ڈیوٹی ہے۔

''اور دوسری کال؟'' اس نے سوال کیا۔

''دوسری کال رابرٹ نے کی تھی۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ تم یہاں ہو؟''

نینا نے نفی میں سر ہلایا اور خدا حافظ کہہ کر گھر سے نکل گئی۔ اس نے اپنے باپ کی مرسیڈیز لے لی تھی۔ گیراج میں دو گاڑیاں اور موجود تھیں۔ نینا کا رخ اوشین ویو ڈرائیو کی طرف تھا۔ جب وہ وہاں پہنچی تو غم و غصے کے ساتھ خوف بھی

تھا۔ کیا بات ہوگی، وہ کیا کہے گا...... میں کیا کہوں گی...... اس نے بیل بجائی۔

دروازہ کھلا، وہ سامنے کھڑا قدرے حیرت سے اُسے دیکھ رہا تھا...... کچھ دیر وہ آئیں بائیں شائیں کرتا رہا۔

نینا نے کچھ نہیں سنا۔ ''تم نے ایسا کیوں کیا؟'' نینا کے لہجے میں کڑواہٹ تھی۔

''تم بیٹھ جاؤ...... جواب دینا اتنا آسان نہیں ہے۔''

''تم ایک دن پہلے، ایک ہفتے پہلے...... ایک مہینے پہلے بتا سکتے تھے۔ اگر میں نے کچھ غلط کیا ہے تو مجھے بتاؤ۔'' نینا کے دیگر احساسات پر غصہ حاوی تھا۔

''نہیں یہ تمہاری بات نہیں ہے۔'' وہ بولا۔

''پھر کس کی بات ہے؟'' نینا تڑخی۔

رابرٹ خاموش تھا اور نظریں چُرا رہا تھا۔ نینا اس کے قریب سے گزر کے بیڈروم میں چلی گئی۔ وہ اپنی بقیہ چیزیں سمیٹ رہی تھی۔ رابرٹ دفاعی انداز میں کچھ کہہ رہا تھا لیکن نینا کا انداز جارحانہ تھا۔ اس نے بے دھڑک اس کے لیے سخت الفاظ استعمال کیے...... اچانک کھنکھارنے کی آواز نے دونوں کو چونکا دیا۔ سام بیڈروم کے دروازے کے قریب کھڑا تھا۔

''تم پولیس والے دستک نہیں دیتے۔'' رابرٹ کا انداز بدل گیا۔

''دروازے کھلے تھے اور میں نے دستک بھی دی تھی۔''

''ایک بار پھر وارنٹ کے بغیر؟'' رابرٹ نے اعتراض کیا۔

''میں نے مدعو کیا ہے۔ اسے وارنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔'' نینا نے کہا۔

قبل اس کے رابرٹ کچھ کہتا، سام نے نینا کو مخاطب کیا۔ ''تمہیں سفر نہیں کرنا چاہیے تھا۔ میں وہاں پہنچا تو تم روانہ ہوچکی تھیں۔''

''کیا میں تمہاری قیدی ہوں؟'' نینا نے زیرِلب کہا۔

نینا کے سخت الفاظ کے ردِعمل میں رابرٹ نے کہا۔

''میں اکیلا ہی قصوروار نہیں ہوں؟''

''میں چرچ چھوڑ کر نہیں گئی تھی۔ تم گئے، تم نے دغابازی کی۔''

''ہاں، لیکن راتوں کو تم غائب ہو جاتی تھیں، یہ کیسا رشتہ تھا؟''

سام نے خاموش رہنا مناسب سمجھا۔

''غائب؟ کیا تمہیں نہیں معلوم تھا کہ میری جاب کی نوعیت کیا تھی۔''

''میرے پاس اپنی وجوہات تھیں۔ تمہاری جاب میرے لیے صبر آزما ہوگئی تھی۔ تنہائی کھا رہی تھی مجھے...... قدرتی بات تھی، مجھے کہیں اور دیکھنا پڑا......''

''کہیں اور؟'' نینا سپاٹ تاثرات کے ساتھ اسے گھور رہی تھی۔ ''گویا تم نے میری جگہ کسی اور کو تلاش کر لیا تھا؟ کون ہے وہ؟''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے...... میں اس پر بات نہیں کرنا چاہتا۔'' وہ مڑا اور کمرے سے نکل گیا۔ ''تمہاری سوچ غیر منطقی ہے۔''

''ہاں میں چھ مہینے پہلے غیر منطقی تھی۔'' نینا چلّا اٹھی۔

اس کے گمان میں نہ تھا کہ رابرٹ کسی اور عورت کے ساتھ ملوث تھا اور اسے پتا ہی نہیں چلا۔ یوں لگا جیسے وہ یک دم بیمار ہوگئی ہو...... وہ بستر پر گر گئی۔ اسے علم ہی نہیں ہوا کہ کب آنکھوں نے برسنا شروع کر دیا۔ وہ یہ بھی نہ جان سکی، کب سام اس کے قریب بستر پر بیٹھ گیا۔ ''وہ اس قابل نہیں ہے کہ میں آنسو بہاؤں۔'' نینا نے رابرٹ کے لیے نفرت محسوس کی۔ معاً اسے احساس ہوا کہ سام نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔ نینا نے سر اٹھا کے اس کی سبز آنکھوں میں دیکھا۔

''میں افسردہ نہیں ہوں۔''

''میرا خیال ہے کہ تم ہو۔'' سام نے تردید کی اور نرمی سے اس کے بھیگے رخساروں پر انگلیاں پھیریں۔

''نہیں ہوں، نہیں ہوں۔'' اس نے سسکی لے کر چہرہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

دفعتاً اگلے لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ سام کے بازوؤں کے حلقے میں ہے۔ وہ ہمیشہ کے مانند خاموش تھا۔ وہ روبوٹ نہیں تھا۔ بازوؤں کا حلقہ تنگ ہو رہا تھا۔ سام کی گرم سانسیں اور ہونٹ نینا کی زلفوں پر تھے۔ نینا، سام کی دھڑکنوں کو محسوس نہیں بلکہ سن رہی تھی...... وہ وہی کر رہا تھا، جو اسپتال کے ایمرجنسی میں نینا مریضوں کے لیے کرتی رہی تھی۔ وہ اس کی جاب تھی، یہ سام کی جاب تھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ سچویشن غیر متوقع تھی اور غیر متوقع انداز کی متقاضی تھی۔ نینا کے لیے یہ کتنا راحت افزا اور سکون آور تھا۔ جیسے پھولوں پر نکھار آتا ہے اور پھلوں میں رس...... گلشن پر شباب۔ یہ حُسنِ عطا ہے یا شدتِ طلب...... یہ پھول نہیں، اس کے لیے دہکتا انگارا ہے۔ سام نے دوسرے لمحے اسے شدید کشمکش کے بعد خود سے الگ کیا۔ نینا کی دھڑکنیں بھی بے ترتیب

تھیں۔

''یہ کچھ اور تھا'' نینا نے سوچا۔ شاید وہ اسے تسلی دے رہا تھا۔ نینا نے نگاہ اٹھا کے اسے دیکھا۔ اس کے چہرے پر آہنی پردہ پڑا تھا۔ سبز آنکھوں میں کوئی لہر، کوئی دوسرا رنگ نہیں تھا۔ کوئی خواہش، نہ کوئی آرزو...... نہ جذبہ...... نہ جلوہ۔ مسکراہٹ بھی نہیں۔ یہ لطف و کرم تھا یا جور و ستم......

''وہ مجھے مجرم قرار دے رہا تھا۔ مجھے اپنی جاب سے محبت ہے۔ وہ بھی ڈاکٹر ہے...... وہ بھی ہر وقت میرے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ میں نے کبھی شکایت نہیں کی۔ کسی اور مرد کی طرف نہیں دیکھا۔ یہ محبت نہیں تھی۔ وہ مجھ پر قبضہ رکھنا چاہتا تھا، کیا تم بھی اپنی بیوی کے ساتھ یہی کرتے ہو؟''

''میری بیوی نہیں ہے۔''

''مطلب، طلاق؟''

''میں نے شادی نہیں کی۔'' سام نے جواب دیا۔

نینا سمجھ نہیں سکی کہ اس اطلاع پر اس نے اندرونی خوشی کیوں محسوس کی تھی۔ یہ عجیب بات تھی اور اجنبی احساس۔ وہ کس طرح سوچنے لگی ہے۔ نینا نے جلدی سے نگاہ ہٹالی، کہیں وہ اس کا ذہن نہ پڑھ لے۔ کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔

''ہمیں کیس پر بات کرتے ہیں۔'' سام نے کہا۔ ''تم میری مدد کر سکتی ہو۔ نئی بات سامنے آئی ہے۔ چرچ کا چوکیدار غائب ہے۔ تم اس کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟''

''نہیں۔'' نینا نے حیرانی سے کہا۔ ''میں نے اس کا نام تک نہیں سنا۔''

''اس کا نام جمی بروگن تھا۔ پرسوں صبح اس نے چرچ کھولا تھا۔ اس روز وہ آتا جاتا رہا لیکن دھماکے کے بعد سے کسی نے اسے نہیں دیکھا......''

''تم نے ماضی کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ اس کا مطلب......''

سام نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''اس کی لاش ایک کار سے ملی ہے۔ جو اسکاربورو کی پارکنگ میں تھی۔ سر میں گولی ماری گئی ہے۔ گن بھی کار میں پڑی تھی جس پر انگلیوں کے نشانات ہیں۔''

''خودکشی؟''

''ایسا معلوم ہوتا ہے لیکن ضروری نہیں۔'' سام نے پُرسوچ انداز اختیار کیا۔ نینا خاموش تھی۔ خبر اس کے لیے شاک کے مانند تھی۔

"ہم کرائم لیب رپورٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔ گاڑی کی ڈکی سے بم بلاسٹ کے چند لوازمات دستیاب ہوئے ہیں۔ اس بات نے موت کو خودکشی کا بھرپور رنگ دیا ہے جس کے بعد قائل ہونا چاہیے کہ یہ خودکشی تھی۔"

"کیا تم قائل نہیں ہو؟" نینا نے سوال کیا۔

"میرا مسئلہ یہ ہے کہ بروگن اسلحے اور بومبنگ وغیرہ کے بارے میں کوئی معلومات نہیں رکھتا تھا۔ نیز یہ کہ محرک بھی معدوم ہے۔ یہ بھی نہیں علم کہ نشانہ تم تھیں...... کیا کہو گی؟"

نینا نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں اس آدمی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔"

"لیکن وہ تمہیں جانتا ہے۔ کار میں سے ایک سلپ ملی ہے جس پر تمہارا پتا درج ہے۔" سام نے انکشاف کیا۔

نینا نے عالم تحیر میں سام کو دیکھا۔ سام کی آنکھوں کے ذریعے اس کے ذہن تک پہنچنا ناممکن تھا۔ نینا ڈر جاتی تھی...... سام کتنا گہرا آدمی ہے۔

"کوئی اور کہتا تو میں یقین نہ کرتی۔ یہ کیا اسرار ہے؟"

"اس نے تمہیں روڈ پر ہلاک کرنے کی کوشش کی۔" سام نے بتایا۔

"تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ اسی کا کام تھا؟"

"کار کی وجہ سے، جس کار میں اس کی باڈی ملی ہے۔"

نینا کا حلق خشک ہو گیا۔ "سیاہ......؟"

"ہاں، سیاہ فورڈ۔" سام نے گویا اس کے حواسوں پر دھماکا کیا۔

☆☆☆

سرد خانے میں سام نے نینا کا بازو تھاما ہوا تھا۔ نینا جو کچھ دیکھنے جا رہی تھی، اس ادراک کے باعث اس کا بدن لرز اٹھا۔ سام کا ہاتھ بازو سے ہٹ کے اس کی کمر کے گرد آ گیا۔

"تم تیار ہو؟" اس نے استفسار کیا۔

نینا گنگ تھی۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

طویل بیڈ نما دراز نصف باہر کھینچی گئی۔ شناخت کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔ بطور ایمرجنسی نرس اس نے خاصے ڈراؤنے مناظر دیکھے تھے...... ٹوٹی ہڈیاں، بہتا خون...... جھلسے بدن و چہرے وغیرہ۔ اس نے دراز میں مردہ بروگن کا ادھورا چہرہ دیکھا اور جلد ہی رخ پھیر لیا۔

"میں اسے نہیں جانتی۔" اس نے سرگوشی کی۔ اچانک اسے چکر آیا۔ سام نے سہارا دیا اور اسے سرد خانے سے باہر لے آیا۔ آفس میں نینا نے گرم چائے پی۔ اس دوران میں سام اپنے ساتھی گورڈن سے فون پر بات کر رہا تھا۔ بات ختم کر کے اس نے نینا کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں سکیڑیں۔

"تم ٹھیک ہو؟"

"ہاں۔" نینا کی گرفت کپ پر سخت ہو گئی۔

"نہیں، تم اپ سیٹ ہو۔ تمہیں سنبھلنے کے لیے وقفہ درکار ہے۔" سام نے کہا۔ "آؤ۔" اس نے ہاتھ بڑھایا۔ "لنچ ٹائم ہے۔ کیفے چلتے ہیں۔"

"تم لنچ کے بارے میں سوچ رہے ہو؟"

"ہاں، لنچ چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے...... یا تم گھر جانا چاہتی ہو؟"

"کچھ بھی......" وہ اٹھی۔ "مجھے اس جگہ سے نکالو۔"

☆☆☆

نینا کی بھوک مر گئی تھی جبکہ سام شکم سیری میں مگن تھا...... "تم کیسے کر لیتے ہو؟ لاشیں دیکھ کر لنچ کرنے چلے آئے؟"

سام نے شانے اچکائے۔ "ضروری ہے۔ سب جاب کا حصہ ہے۔"

"تم نے اپنے کیریئر میں اس سے زیادہ بھیانک مناظر دیکھے ہوں گے؟"

"اور تم نے ایمرجنسی میں اپنے حصے کے مناظر دیکھے ہوں گے۔"

"ہاں، لیکن مریض عموماً میرے پاس زندہ حالت میں آتے ہیں۔"

"ہاں کچھ فرق ہے۔" سام نے نیپکن سے ہاتھ صاف کیے۔

"تم خون خرابا، دھماکے...... خطرات...... کیسے ڈیل کرتے ہو؟"

"چیلنج۔ میرے لیے یہ بُرے آدمیوں کے خلاف ایک چیلنج ہے۔ مجرموں کا ذہن مختلف ہوتا ہے۔ وہ کاریگر ہوتے ہیں۔ ان میں جینیئس بھی ہوتے ہیں۔ وہ خطرناک ہوتے ہیں لیکن بزدل بھی۔ عموماً چھپ کے دور سے وار کرتے ہیں۔ انہیں تلاش کرنے میں مجھے مزہ آتا ہے۔"

"یعنی تم انجوائے کرتے ہو؟"

"غلط کہہ گیا۔ انجوائے ٹھیک لفظ نہیں ہے، یہ میرے لیے پزل کی طرح ہے۔ میں مجرم کے مانند سوچ کر پزل حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

"گویا تم ایک غیر معمولی آفیسر ہو۔" نینا نے تبصرہ کیا۔

وہ بے ساختہ ہنس دیا۔ "شاید ہاں، شاید مجرم کی طرح ڈرپوک۔"

وہ اس کے ہنستے ہوئے چہرے کو تکتی رہ گئی۔ اسے احساس ہوا کہ وہ سبز نگینے نہیں تھے...... انسانی آنکھیں تھیں۔ ایک ہنسی نے سام نیوارو کو پتھریلے پولیس مین سے جذبات سے پُر ایک انسان میں تبدیل کر دیا تھا۔ کشش کھل کر سامنے آ گئی تھی۔ میں غلطی نہیں کروں گی، نینا نے عزم کیا...... یہ ایک حماقت ہوگی کہ رابرٹ کی دغابازی کے بعد پولیس مین کی محبت میں گرفتار ہو جاؤں۔ اس نے زبردستی سام کے چہرے سے نظر ہٹائی...... کہیں بھی دیکھو، اس چہرے کو نہ دیکھو......

نینا نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔ ''اگر بروگن نے دھماکا کیا تھا تو اب مجھے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔''

''ہاں شواہد و ثبوت بظاہر اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ لیکن......''

''لیکن یہ تمہیں قائل کرنے کے لیے ناکافی ہیں؟''

''ہاں، میں وضاحت نہیں کر سکتا مگر میرے ذہن میں کھٹک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں چاہتا ہوں...... تم محتاط رہو۔''

نینا نے نظر اٹھائی۔ مسکراہٹ غائب تھی۔ وہی بے تاثر چہرہ۔ کوپ واپس آ گیا تھا۔

''یعنی تمہارے خیال میں معاملہ ختم نہیں ہوا؟'' نینا نے کہا۔

''ہاں، میں مطمئن نہیں ہوں اور مجرم چاہتا ہے کہ ہم مطمئن ہو جائیں۔''

☆☆☆

تین بجے اسٹیشن میں متعلقہ افراد موجود تھے۔ اب تک کی کارکردگی کا جائزہ لیا جا رہا تھا۔ کولی کے مطابق جمی بروگن کا نک نیم کوئی نہیں تھا۔ جمی بروگن ہی اصلی نام تھا۔ عمر پینتالیس سال۔ پیدائش، ساؤتھ پورٹ لینڈ۔ چند سال قبل چھوٹی موٹی چوریوں کا ریکارڈ۔ آٹھ برس قبل چرچ سے منسلک ہوا۔ کبھی کوئی مسئلہ کھڑا نہیں کیا۔ ملٹری سروس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ تعلیم گیارہویں گریڈ سے کم۔ اس کی بیوی کے مطابق بروگن لکھنے پڑھنے میں دشواری محسوس کرتا تھا۔ بم بنانا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ اس کی بیوی نینا کو نہیں جانتی تھی۔ نیز اس کا کہنا تھا کہ فورڈ میں ملنے والے پرچے کی تحریر اس کے شوہر کی نہیں تھی۔ دونوں کی ازدواجی زندگی میں کوئی خلل یا رخنہ نہیں تھا۔

ٹاکیڈا نے بتایا کہ گن چوری شدہ تھی۔ جسے ایک سال پہلے میامی سے چرایا گیا تھا۔ یہ علم نہیں ہو سکا کہ گن بروگن تک کیسے پہنچی۔ اس کی بیوی کے بیان کے مطابق وہ اسلحے کے استعمال سے ناواقف تھا۔ فورڈ وہی تھی جس نے نینا کی کار کو ٹکر ماری تھی۔ ڈکی سے ملنے والی اشیا ویسی ہی تھیں جیسی نشانیاں چرچ کے دھماکے سے برآمد ہوئیں۔ سبز ٹیپ سوال اٹھاتا ہے، کیا ہمیں اسپیکٹرا کے شاگرد کا سامنا ہے...... لاش کے ہاتھ پر گن پاؤڈر کی علامات ... مفقود تھیں۔ پاؤڈر صاف بھی کیا جا سکتا ہے۔ تاہم اس کی غیر موجودی سوالیہ نشان ہے۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ ایکسرے نے کھوپڑی میں فریکچر کی نشاندہی کی ہے۔''

''وہاٹ؟'' سام اور گورڈن بیک وقت بولے۔

''گولی سے پہلے، اس کے سر پر ضرب لگی یا لگائی گئی تھی۔''

تحیّر خیز انکشاف کے بعد کچھ دیر کے لیے وہاں خاموشی چھا گئی۔

سام نے سکوت کا وقفہ ختم کیا اور کولی کو مخاطب کیا۔ ''میں چاہتا ہوں کہ تم اور تمہاری ٹیم بروگن کے ہر شناسا سے بات کرے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ بروگن غلط آدمی سے ٹکرا گیا تھا۔ جو اَب تک اندھیرے میں ہے۔ بروگن کے شناسا افراد میں سے کسی نے کوئی بات نوٹ کی ہو یا پوچھ گچھ پر یاد آ جائے...... یا کسی نے کچھ دیکھا ہو؟''

''ہومی سائڈ ٹیم کا کیا ہوگا؟''

''ہم ان سے پہلے کام کر لیں گے۔ ہمارا مقصد آپس میں تصادم نہیں۔ ہمیں بومبر سے مطلب ہے۔ اسے پکڑنا ہے۔ چرچ کے اسٹاف سے دوبارہ بات کرو۔ مجھے فادر اور ڈاکٹر رابرٹ سے پھر ملنا پڑے گا۔''

''نینا، پزل کا مرکز ہے۔'' گورڈن نے کہا۔

''جانتا ہوں، ضرورت سے زیادہ سوالات کر چکا ہوں۔ وہ قطعی لاعلم ہے کہ ہو کیا رہا ہے۔ بتانے کے لیے اس کے پاس کچھ نہیں۔ البتہ رابرٹ کو مزید کھنگالنا پڑے گا۔ ہمارا تعلق بوم ٹاسک فورس سے ہے...... بصورت دیگر ہم آرام سے بیٹھے ہوتے۔ ہومی سائڈ براہِ راست ملوث ہے کیونکہ گودام دھماکے میں ایک پولیس مین مارا گیا تھا۔ بس اب شروع ہو جاؤ۔''

☆☆☆

اسپتال میں ڈک پاٹ سے مڈبھیڑ ہوئی۔ ہومی سائڈ کا ڈک پاٹ، سام کو پسند نہیں کرتا تھا۔ رسمی کلمات کے بعد اس نے کہا۔ ''ہم بروگن کیس پر ہیں اور فادر سے پہلے ہی بہت سوال کر چکے ہیں؟ ...... مزید ضرورت نہیں ہے۔''

''چرچ دھماکے سے متعلق میں چند سوالات اور کروں

گا۔'' سام نے ارادہ ظاہر کیا۔ ڈک پاٹ نہیں چاہتا تھا۔ تاہم وہ سام کو روک بھی نہیں سکتا تھا۔ سام کمرے میں داخل ہوا۔ فادر کے تاثرات کہہ رہے تھے کہ وہ صورتِ حال سے ناخوش ہے۔ وہ بار بار کے سوالات سے تنگ آچکا تھا۔ تاہم سام کا رویہ دوسروں سے مختلف تھا۔

''معذرت خواہ ہوں، فادر۔ میں آپ کی کیفیت کو سمجھ سکتا ہوں لیکن اس بات کا امکان ہے کہ مزید اموات سامنے آئیں...... پلیز، چند سوالات کی اجازت دیجیے۔ آپ کی کوئی بات بھی مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔'' سام کرسی پر بیٹھ گیا۔ فادر نے رضامندی کا اظہار کیا۔ تھوڑی سی گفتگو لاحاصل ہی ثابت ہوئی۔ سام کرسی سے اٹھا تبھی دروازے پر دستک ہوئی...... ایک فربہ بدن عورت نے اندر جھانکا۔ ''معزز سلیون، اندر آسکتی ہوں؟''

عورت کو دیکھ کر فادر کے چہرے پر طمانیت کے آثار نظر آئے۔ ''ہیلن تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی۔ تمہارے علم میں ہے......''

''ہاں، میں نے ٹی وی پر دیکھا تھا۔ میں نے فوراً واپسی کا قصد کیا۔'' تاہم ہیلن یہ نہیں جانتی تھی کہ بروگن اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ خبر سن کر وہ خاصی ہراساں نظر آنے لگی۔ سام نے اپنا تعارف کرایا۔ ہیلن چرچ کی سیکریٹری تھی۔ ''میں اپنی بہن کے گھر گئی ہوئی تھی۔ مجھے یقین نہیں آرہا...... بروگن...... اونو۔'' اس نے پرس سے ٹشو نکال کے آنکھیں خشک کیں۔ ''یقین نہیں آتا۔''

''تم نے اس روز بروگن کو کب دیکھا تھا؟'' سام نے سوال کیا۔

''روانہ ہونے سے پہلے اسے میں نے صبح دیکھا تھا۔ چند بل تھے جن کی ادائیگی کے باعث مجھے تاخیر ہوگئی تھی۔''

''اس کے ساتھ تمہاری کوئی بات ہوئی تھی؟''

''ہاں، بات ہوتی رہتی تھی۔ دوستانہ طبیعت تھی اس کی...... چھٹی پر جانے سے پہلے میں نے اس کو چند کام بتائے تھے۔ باتھ روم کا سنک لیک تھا...... گفٹ جگہ پر نہیں تھے۔ گفٹ سے لے کر پلمبر کا بندوبست کرنے کے لیے میں نے اسے کہا تھا۔''

''میڈم آپ شادی کے تحفوں کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھیں......''

''کچھ مہمانوں نے تحفے گھر پہنچا دیے تھے...... بلکہ سب نے ایسا ہی کیا تھا۔''

''اور یہاں؟''

''یہاں ایک ہی گفٹ تھا۔''

سام نے بے صبری محسوس کی۔ ''ایک گفٹ؟''

''وہ ایک مہمان نے بروگن کے حوالے کیا تھا۔ گفٹ بہت خوب صورتی سے ریپر میں ملفوف تھا۔''

''بروگن کو وہ کس نے دیا تھا...... اس نے اسے کہاں رکھا تھا؟''

''میں نہیں جانتی کس نے دیا تھا۔ لیکن غالباً بروگن نے اسے مہمانوں کی اگلی قطار کے قریب یا سینٹر اسٹیج پر رکھا تھا۔'' ہیلن نے جواب دیا۔

''گفٹ پر کس کا نام لکھا تھا؟'' سام بے قراری چھپا نہ سکا۔

''دولھا اور دُلہن کا۔''

☆☆☆

یہ پہلی اہم اطلاع ملی ہے، سام ڈرائیو کرتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ بم اندر کیسے پہنچایا گیا اور پہنچانے والے کو مار دیا گیا۔ ٹائمنگ پہلے ہی میچ کر رہی تھی۔ ہدف کلیئر نہیں تھا۔ نینا یا رابرٹ...... یا پھر دونوں۔ نینا سے کسی قسم کی مدد نہیں ملی تھی اور نہ کوئی امکان تھا۔

سام نے ڈاکٹر رابرٹ کی طرف جانے کا فیصلہ کیا۔ دو سوالات تو اسے کرنے ہی تھے۔ پہلا یہ کہ دوسری عورت کون ہے جس کے لیے اس نے نینا کو دھوکا دیا۔ دوسرا سوال...... جانوں کے ضیاع کا خطرہ کیوں مول لیا۔ سام اوشین ویو ڈرائیو کے قریب پہنچا تو اسے گڑبڑ کا احساس ہوا۔ سائڈ واک پر پبلک جمع تھی...... پولیس کارز نظر آرہی تھیں۔ سام نے گاڑی پارک کی اور جگہ بناتا ہوا کرائم سین تک پہنچا۔ زرد ٹیپ پر وہ اپنا بیج دکھا کے زرد ٹیپ کراس کر گیا۔ ڈک پاٹ وہاں موجود تھا۔ ''کیا ہوا؟'' سام نے سوال کرتے ہوئے ڈرائیو وے میں بی، ایم، ڈبلیو کی جانب دیکھا۔

''ڈاکٹر رابرٹ کو کنپٹی پر گولی ماری گئی ہے...... ایمبولینس پہنچنے والی ہے۔ وہ زندہ ہے...... لیکن موت کے منہ میں ہے۔ وہ گاڑی روک کے اتر رہا تھا، جب اسے نشانہ بنایا گیا۔ زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے۔ پڑوسن نے گواہی دی ہے کہ اس نے سبز رنگ کی جیپ دیکھی تھی۔ وہ کوئی مرد تھا لیکن وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی۔'' ڈک پاٹ نے مختصر احوال بتایا۔

''کیا آدمی کے بال سیاہ تھے؟''

''ہاں، کیوں؟''

''اوہ گاڈ۔'' سام پلٹ کے اپنی کار کی طرف بھاگا۔

''دوسرا ہدف نینا تھی۔'' عقب میں ڈک پاٹ پکارتا ہی رہ

گیا۔ یوٹرن لیتے ہوئے سام کی کار کے پہیے چرچرائے۔ اس نے ایمرجنسی لائٹس آن کر دیں اور رفتار بڑھاتا چلا گیا۔

ڈینیلا نے دل آویز مسکراہٹ کے ساتھ سام کا استقبال کیا۔

''نینا کہاں ہے؟''

''اوپر۔''

سام سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ اسی وقت نینا نیچے اتر رہی تھی۔ وہ جین شرٹ میں ملبوس تھی۔ لیڈیز پرس شانے پر جھول رہا تھا۔ سام رک گیا۔ نینا نیچے آگئی۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ سوال تھا۔

''کسی نے تمہیں کال کی تھی؟'' سام نے استفسار کیا۔

''کیسی کال...... کس بارے میں؟''

''رابرٹ۔''

خوف کی لہر اٹھی...... نینا کی آنکھوں میں سوالات تھے لیکن پوچھنے کی ہمت نہیں تھی۔ وہ ساکت کھڑی سام کو تک رہی تھی۔ ''آؤ میرے ساتھ۔'' سام نے اس کا بازو پکڑا۔ ''اسپتال جانا ہے۔''

''رکو۔'' ڈینیلا کی آواز آئی۔ سام نے مڑ کے دیکھا۔ ڈینیلا، نینا سے زیادہ دہشت زدہ دکھائی دے رہی تھی...... کیوں؟ سام نے محسوس کیا کہ کچھ غیر فطری سی بات ہے۔

''کیا معاملہ ہے؟ کیا ہوا رابرٹ کو؟''

''کچھ دیر قبل کسی نے اسے گھر کے باہر گولی ماردی ہے۔ اس کا بچنا مشکل ہے۔''

ڈینیلا ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اس کی خوب صورت آنکھوں میں خوف کے سوا کچھ نہیں تھا۔ سام اب رابرٹ سے نہیں معلوم کرسکتا تھا لیکن ڈینیلا کی آنکھوں نے سام کے اَن کہے سوال کا جواب دے دیا۔

☆☆☆

میڈیکل ٹیم چار گھنٹے سے رابرٹ کی جان بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔ نینا، سام کے ساتھ انتظار گاہ میں تھی۔ شام ہو چلی تھی۔ رابرٹ سے اس کا رشتہ ٹوٹ چکا تھا۔ رابرٹ نے جو اس کے ساتھ کیا تھا، اس کے بعد کسی قسم کے جذباتی لگاؤ کی گنجائش نہیں تھی۔ تاہم وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ رابرٹ کا یہ انجام ہو۔ سام کی موجودگی صبر و سکون کا باعث تھی۔ پولیس کے دیگر اہلکار کا آنا جانا لگا ہوا تھا۔ سام، نینا کا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا...... سہارے کا خاموش اشارہ۔

بالآخر نیوروسرجن نے رابرٹ کی موت کی اطلاع دی۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ''کوشش کا شکریہ۔'' نینا نے سرگوشی کی۔

''میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔'' سام نے کہا۔ نینا نے اثبات میں سر ہلایا۔ انہوں نے چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ آواز آئی۔ ''مس نینا! مجھے کچھ اور سوالات کی ضرورت ہے۔'' نینا اس کے نام سے لاعلم تھی۔ اتنا جانتی تھی کہ اس کا تعلق پولیس سے ہے۔ اسپتال آمد پر اس نے چند سوالات کیے تھے۔ نینا شروع سے اس آدمی کی معقولیت کے خلاف تھی۔

''ڈک پاٹ، اس وقت نہیں۔'' سام نے کہا۔ ''مناسب وقت نہیں ہے۔''

''واردات کے فوراً بعد ہی مناسب وقت ہے۔''

''وہ کچھ نہیں جانتی۔ واردات کے وقت وہ گھر پر تھی۔ اس کی ماں سے تصدیق کرلو۔'' سام نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔

''تم مس نینا کے وکیل ہو؟''

سام کے بجائے نینا بے قابو ہوگئی۔ ''گرفتاری کے وارنٹ لانا تو بات کروں گی...... وہ بھی وکیل کے ساتھ۔ اور ایک مشورہ ہے، مجرم کو پکڑو...... میرے پیچھے نہ آؤ۔''

ڈک پاٹ کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ تاہم وہ بے بس تھا۔ دونوں آگے بڑھ گئے۔ سام کی گرفت نینا کو سمجھا رہی تھی کہ وہ مشتعل ہے۔ مطلب وہ روبوٹ نہیں ہے یا پورا روبوٹ نہیں ہے۔

☆☆☆

''وہ مجھ سے اس طرح سوالات کرتا ہے جیسے میں ہی قاتل ہوں۔ ایڈیٹ۔ آئندہ میں تعاون نہیں کروں گی...... اس کی اوقات بتاؤں گی۔ سام، وہ یہ سوچ ہی نہیں رہا کہ میں خود خطرے میں ہوں۔''

سام خاموش تھا۔

''تم سن رہے ہو؟''

''ہاں، لیکن میرا دھیان دوسری جانب ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''ہمارا تعاقب ہو رہا ہے۔'' سام نے گورڈن کا نمبر ملایا۔ ''ایک احسان کرو۔ میں نینا کے ساتھ ہوں۔ میرا خیال ہے، ڈک پاٹ ہمارے پیچھے ہے۔ چیک کر کے مجھے بتاؤ۔'' سام نے اسے اپنی لوکیشن بتائی۔

''وہ پاگل ہے۔'' نینا نے ڈک پاٹ کے لیے تبصرہ کیا...... کار میں خاموشی تھی۔ دفعتاً فون کی گھنٹی بجی۔ سام نے کار فون کا ریسیور اٹھایا۔ گورڈن کا جواب سنتے ہوئے اس

نے ریئر ویو میں دیکھا۔ ”تمہیں یقین ہے؟“

”میرا رخ مغرب کی طرف ہے۔ تمہارے پیچھے جیپ چیروکی ہے...... شیور۔“ گورڈن نے جواب دیا۔ ”تم نارمل چلتے رہو، میں ہولٹن سے گھوم کے چیروکی کے پیچھے آتا ہوں۔ پانچ منٹ میں ہم اسے گھیر لیں گے۔“ گورڈن نے جواب دیا۔

”اوکے۔“ سام نے فون بند کر دیا۔ ”سمجھ رہی ہو، کیا ہو رہا ہے؟“

”اگر وہ پولیس مین نہیں ہے تو کون ہوسکتا ہے؟“

”معلوم ہو جائے گا جب میں کہوں تو سیٹ سے اتر کے فلور پر رہنا۔ اگر اسے علم ہو گیا کہ اسے گھیرا جا رہا ہے تو وہ بھاگنے کی کوشش کرے گا...... فائرنگ بھی ہوسکتی ہے۔“ سام نے نینا کو سمجھایا۔ تعاقب جاری تھا۔ سام عام انداز میں ڈرائیورنگ کر رہا تھا۔ سام نے ایک موڑ کاٹا۔ پھر دوسرا اور کانگریس اسٹریٹ پر آ گیا۔ اتوار کا دن ساڑھے دس بج رہے تھے۔ سام نے فٹ پاتھ کے ساتھ گورڈن کی نیلی ٹویوٹا دیکھ لی۔ وقت اور دن کے حساب سے ٹریفک کم تھا۔ سام ٹویوٹا کے پاس سے گزرتا چلا گیا۔ ذرا سے وقفے کے بعد ٹویوٹا حرکت میں آئی...... چیروکی، سام اور گورڈن کی گاڑیوں کے درمیان آ گئی۔ ٹریفک لائٹ زرد ہوئی اور سام نے رفتار کم کر دی۔ دو گاڑیاں اس کے عقب میں تھیں۔ اچانک چیروکی کے پہیے چیخے، وہ کنی کترا کے انٹرسیکشن پر نکل گئی۔ سرخ بتی روشن ہوئی۔ سام نے بڑبڑاتے ہوئے اسٹیئرنگ گھمایا اور رفتار بڑھاتا چلا گیا۔ انٹرسیکشن پر وہ بمشکل ٹرک سے بچ کر نکلا اور ایک سیڈان کو اوورٹیک کر کے چیروکی کے عقب میں آ گیا...... وہ ایک بلاک کے فاصلے پر تھی۔

”چالاک آدمی ہے۔“ سام نے آہستہ سے کہا۔

”وہ دیکھو۔“ نینا چلائی۔ کار اچانک ہی پارکنگ سے نکل کے ان کے سامنے آئی تھی۔ سام نے ہارن پر ہاتھ رکھا اور زن سے کار کو چھوتا ہوا گزر گیا...... ”یہ پاگل پن ہے۔“ نینا نے رکی ہوئی سانس خارج کی۔

وہ جنونی ڈرائیور کے ساتھ بیٹھی تھی۔ سام چیروکی کے پیچھے کونے پر مڑا اور آگے پیچھے تینوں گاڑیاں گلی میں داخل ہو گئیں۔ نینا نے سختی کے ساتھ ڈیش بورڈ پکڑا ہوا تھا۔ گلی سے نکلتے نکلتے سام نے بریک لگائے اور دائیں بائیں دیکھا۔ چیروکی جیپ کہیں نہیں تھی۔ گورڈن، سام کے پیچھے رکا اور کال کی۔ ”کس طرف؟“

”دائیں سمت ہونا چاہیے، تم بائیں طرف جاؤ۔ بظاہر دو طرفہ تلاش میں چیروکی کو ہاتھ آنا چاہیے تھا۔ چار بلاک کے بعد سام نے کال کی...... دونوں نے ناکامی کا اعتراف کیا۔

”لائسنس پلیٹ؟“

”میسا چوسٹس...... لک نے کام کیا تو APB سے کچھ معلوم ہوسکتا ہے۔“

”میں بعد میں رابطہ کروں گا۔“ جواب سن کے سام نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا اور نینا کی طرف دیکھا۔ ”مجھے یقین نہیں کہ تمہیں گھر جانا چاہیے۔“ دونوں کی نظریں لاک ہو گئیں۔ نینا نے اس کی آنکھوں میں جو دیکھا، اس کے بعد نینا کے خدشات کی تصدیق ہو گئی۔ ”تم کہنا چاہتے ہو کہ وہ میرے تعاقب میں ہے؟“

”اہم سوال ہے کہ کیوں؟ ایک اسرار ہے جو تم دونوں کے گرد تھا اور ہے۔ رابرٹ اب نہیں ہے۔ تم ہو...... کوئی آئیڈیا ہے تمہارے پاس؟“

”نہیں، کوئی غلطی ہے۔ میری سمجھ سے باہر ہے۔“

”غلطی نہیں ہے۔ کوئی اس کوشش میں ہے کہ تمہیں بھی رابرٹ کے پاس پہنچا دیا جائے۔ قاتل مرد بھی ہوسکتا ہے اور عورت بھی۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ضروری نہیں کہ قاتل براہِ راست ملوث ہو۔ میرا یقین بڑھتا جا رہا ہے کہ اصل آدمی پسِ پردہ ہے۔ اس نے کسی پروفیشنل کو ہائر کیا ہوا ہے۔“ سام نے سنجیدگی سے کہا۔

نینا جواب دینے سے قاصر تھی۔ اس کا بدن لرز رہا تھا۔ ”میں سمجھتا ہوں کہ حقائق تسلیم کرنا تمہارے لیے کتنا دشوار ہے۔ آنکھیں بند کرنا مہلک ثابت ہوگا۔“

”مجھے مارنے سے کسی کو کیا ملے گا۔“ نینا سوچ رہی تھی۔ ”میں تو ہر ایک کے لیے بے ضرر ہوں۔“

”ہم بروگن کو ذمے دار نہیں ٹھہرا سکتے۔ وہ استعمال ہو گیا۔ وہ معصوم تھا۔ کام لینے والے نے احتیاطاً اسے راستے سے ہٹا دیا۔ ہمیں بھٹکانے کے لیے اس کی موت کو خودکشی کا رنگ دیا گیا۔ وہ جو بھی ہے، بہت مکار ہے۔“ سام کا انداز خالص منطقی تھا۔ اس نے نینا کو گفٹ کے بارے میں بتایا جو بروگن کے ذریعے چرچ کے اندر پہنچایا گیا تھا......“

نینا کے حواس گم تھے۔

”پلیز نینا میری مدد کرو۔“ سام نے کہا۔

وہ سسکیاں لینے لگی۔ ”میں کچھ بھی نہیں جانتی۔“

”رابرٹ نے اعتراف کیا تھا کہ اس نے کسی اور کو منتخب کر لیا تھا۔ وہ عورت کون ہوسکتی ہے؟“

نینا نے خود کو اپنے بازوؤں میں لپیٹ لیا۔ ”نہیں

معلوم ــ ''کبھی تم نے دیکھا کہ ڈینیلا اور رابرٹ آپس میں بے تکلف ہیں؟''

نینا کے بدن کا ہر خلیہ جامد ہو گیا۔ ڈینیلا...... اس کے باپ کی بیوی؟ خیالات کی رو چھ مہینے پیچھے چلی گئی۔ اس کے ڈیڈی نے ڈنر پر مدعو کیا تھا۔ وہ اور رابرٹ ڈیڈی کے گھر پر تھے۔ ڈینیلا نے بھی نینا کے ساتھ گرمجوشی کا اظہار نہیں کیا تھا لیکن اس رات کے بعد وہ نینا کا خیال رکھنے لگی۔ نینا اور رابرٹ کے ساتھ وہ ہر سوشل فنکشن میں شریک ہونے لگی۔ ڈینیلا نے سوتیلی بیٹی کے ساتھ ہم آہنگی اختیار کر لی تھی۔

ڈینیلا اور رابرٹ...... ڈینیلا اور رابرٹ......

''میں نہیں چاہتا کہ تم رات وہاں گزارو...... وجہ ڈینیلا ہے۔''

''تم سمجھ رہے ہو کہ وہ اور رابرٹ......''

''ہاں اور مجھے اس سے مزید سوالات کرنے پڑیں گے۔'' سام نے کہا۔

''کیا تم سمجھ رہے ہو کہ ڈینیلا، رابرٹ کے قتل میں ملوث ہے؟''

''ایسا ممکن ہے...... تم وجہ پوچھو گی تو وجہ حسد ہو سکتی ہے۔ رابرٹ اس کے لیے نہیں تو وہ اسے کسی اور کے ساتھ بھی اسے نہیں دیکھ سکتی۔''

''لیکن تم دیکھ چکے ہو رابرٹ کے دل میں میرے لیے کوئی جگہ نہیں تھی...... اسے دوسری عورت چاہیے تھی......''

''لیکن تم اسے چاہتی تھیں؟'' سام نے نرمی سے کہا۔ تاہم اس کی آواز میں خفیف سا تناؤ تھا۔

بے ساختہ نینا کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔ اس کی تلخ چاہت الم ناک انجام سے دوچار ہوئی تھی۔ بعدازاں رابرٹ زندگی کی بازی بھی ہار گیا۔ نینا جذباتی بحران سے نکل چکی تھی۔ تاہم دونوں نے سال بھر ساتھ گزارا تھا۔ نینا کے دل کے نہاں خانے میں کوئی نرم گوشہ تھا اسی لیے وہ اسپتال میں چار گھنٹے بیٹھی رہی، رابرٹ کی بے وفائی کے باوجود۔ رابرٹ کی موت اس طرح ہو گی، اس نے نہیں سوچا تھا۔ اگرچہ وہ اس کی موت سے قبل کے واقعات کو بھول چکی تھی۔ اسے نئی زندگی کا آغاز کرنا تھا...... آنسو رنج کے عکاس نہیں تھے۔ وہ بری طرح تھک چکی تھی۔ ذہن سوچنے کے قابل نہیں رہا تھا۔

سام خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ وہ رابرٹ کے بارے میں منفی تبصرہ کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے غیر متوقع انجام کے بعد یہ مناسب نہیں تھا۔ اسے یقین تھا کہ رابرٹ نے نینا کو دھوکا دیا تھا...... تقریباً یقین تھا کہ رابرٹ نینا کی سوتیلی ماں ڈینیلا کے ساتھ تعلقات بنا چکا تھا۔ اسٹیئرنگ وہیل پر اس کی گرفت سخت ہو گئی۔ وہ اسے حوصلہ دینا چاہتا تھا لیکن یہی نہیں تھا، وہ متعجب تھا کہ بتہ آب چاہت بھی ہلکورے لے رہی تھی۔ آفیسر کی حیثیت سے ہمدردی ٹھیک تھی لیکن احساسات ایک مہین خطرے کی لکیر کو کراس کر رہے تھے۔ سام کو یہ لکیر کراس نہیں کرنی تھی۔ کیا وہ اس سے فاصلہ اختیار کر لے۔ تفتیش وہ کر چکا تھا...... اور شکستہ حال دلہن کا تحفظ اس کی ذمے داری نہیں تھی۔ باقی کام ڈک پاٹ کا تھا۔ بومبر کی تلاش سام اور اس کی ٹیم کو کرنی تھی۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ کم از کم ...آج کی رات نینا کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

''آج رات ڈیڈی کے گھر گزارنا تمہارے لیے مخدوش ہے۔'' سام نے کہا۔ ''قاتل بہ آسانی وہاں پہنچ سکتا ہے۔''

''ہوٹل؟'' نینا کی آواز میں خوف عیاں تھا۔

سام کے نزدیک یہ مزید خطرناک تھا۔ پروفیشنل کلر، بروگن اور رابرٹ کو صفائی سے نشانہ بنا چکا تھا۔ نینا کو کھوجنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہو گی۔ وہ جواب دیے بغیر شمال میں روٹ ون پر مڑ گیا۔ بیس منٹ بعد گاڑی گھنے دو رویہ درختوں کے درمیان سے گزر رہی تھی۔ یہاں مکانات کی تعداد محدود تھی اور وہ ایک دوسرے سے فاصلے پر تھے۔ صنوبر اور دیودار کے درختوں کی بہتات تھی۔

دو بیڈ روم کے مختصر کاٹیج کے سامنے سام نے گاڑی روکی۔ وہ آگاہ تھا کہ کاٹیج ایسی رہائش نہیں ہے کہ کسی مہمان کو مدعو کیا جائے یا نینا کو وہاں رکھا جائے۔ وہ اترا اور گھوم کر نینا کی سائڈ کا دروازہ کھولا...... وہ حیرت سے چوبی کاٹیج کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ''ہم کہاں ہیں؟''

''محفوظ جگہ پر۔ ہوٹل سے بہتر ہے۔ میں رہتا ہوں یہاں......'' سام نے جواب دیا۔ ''آج رات کے بعد کوئی دوسرا بندوبست کرنا پڑے گا۔''

اگر نینا نے درد محسوس کیا تھا تو اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا یا پھر تھکن اور خوف کے باعث وہ توجہ دینے کے قابل نہیں تھی۔ اس نے سام کے ساتھ اندر قدم رکھا۔ سام نے سوئچ آن کیے۔ گویا ایک بے پروا کنوارے کا گوشۂ عافیت تھا۔ سام نے دروازہ بند کر دیا۔ نینا خوابیدہ سی کھڑی تھی۔

''تم ٹھیک ہو؟''

''ہاں۔'' نینا کا انداز غیر یقینی تھا۔ یک دم سام کے

دل نے کہا کہ وہ اسے چھوئے...... اس کا چہرہ ہاتھوں میں لے لے......لیکن یہ اچھا خیال نہیں تھا۔ وہ مڑ کر بیڈروم کی طرف گیا۔ وہ جگہ دوست، دشمن...... دونوں کے لیے ناموزوں تھی۔ اجاڑ، بے ترتیب......اسے کاؤچ پر لیٹنا ہوگا اور بستر نینا کے لیے۔ اوہ، لیکن کوئی صاف چادر؟ اس نے پریشانی کے عالم میں الماری کو کھنگالا......ایک بیڈشیٹ مل ہی گئی۔

”میں کاؤچ لے لوں گی۔“ نینا نے کہا۔

”یہ بیڈ کے لیے ہے۔ تم میرے کمرے میں رہو۔“

”نہیں سام...... یہ زیادتی ہوگی۔“

”کاؤچ ناہموار ہے۔“

”اور زندگی بھی۔“ نینا نے کہا۔

سام اس کے جواب سے متاثر ہوا۔ وہ کمزوری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے خود کو مجتمع کر رہی تھی...... سمیٹ رہی تھی۔ اس نے کاؤچ کا رخ کیا اور سام نے کچن سے گورڈن کا نمبر ملایا۔

”چیروکی دو ہفتے پہلے چوری ہوئی تھی۔ اب تک APB کے ہاتھ نہیں لگی ہے...... یہ آدمی تیز ہے اور خطرناک بھی۔“

”کیا خیال ہے، یہی بومبر ہے؟“ سام نے سوال کیا۔

”اور شوٹر بھی۔“ گورڈن نے کہا۔

”گودام دھماکا کہاں فٹ ہو رہا ہے...... گینگ وار تو نہیں؟“

”بلی بنفرڈ جیل میں ہے۔ لیڈل کے پاس بلی کے خلاف جو گواہ ہیں، گودام ان میں سے ایک کا تھا۔“ گورڈن نے کہا۔

”بلی بنفرڈ کا مستقبل اندھیرے میں ہے...... گودام میں دھماکے کا چرچ کے ساتھ جوڑ نہیں بنتا۔“ سام نے کہا۔ ”مجھے یقین ہے کہ چرچ میں ٹارگٹ، ڈاکٹر رابرٹ اور نینا تھے......یعنی دولہا اور دلہن......ایک اور زاویہ بھی ہے۔ وہی قدیم ”کرائم آف پیشن“ تم نے ڈینیلا کا انٹرویو کیا؟“

”ہاں دھماکے کے بعد......کیا فتنہ ہے۔“

”فتنہ تو ہے...... کچھ اور محسوس کیا؟“ سام نے سوال کیا۔

”نہیں...... کیوں؟“

”میں چاہتا ہوں کہ ہومی سائڈ کے لڑکوں کو آج رات سوالات کے لیے وہاں بھیج دو۔“

”میں ڈک پاٹ تک پیغام پہنچا دوں گا۔ تم کیا سمجھ رہے ہو؟“

”میرا خیال ہے کہ رابرٹ اور ڈینیلا کے تعلقات تھے۔“ سام نے کہا۔

”اور حسد کے باعث شادی کے موقع پر اس نے چرچ کو اڑوا دیا؟“

”کسی بھی پہلو کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔ ڈینیلا کے بارے میں مزید پھر بتاؤں گا۔“ سام نے بات ختم کر دی۔ کچن سے باہر جانے سے پہلے اس نے خود کو پھر لیکچر دیا...... یہ لیکچر نینا سے ملنے کے بعد وہ درجنوں بار دہرا چکا تھا۔

”میں ایک کوپ ہوں۔ میرا کام خدمت اور تحفظ فراہم کرنا ہے، محبت نہیں۔“

☆☆☆

وہ کچن سے باہر آیا۔ نینا کھڑکی سے باہر تاریکی میں جھانک رہی تھی۔ اسے دیکھتے ہی سام کا لیکچر اور ارادہ متزلزل ہو گیا۔ کھڑکی کے پردے ہٹے ہوئے تھے۔ وہ فکرمند ہو گیا۔ اسے تسلیم کرنا پڑا کہ تفکر خطرے کی لکیر کو کراس کر رہا ہے۔ وہ پریشان ہو چکا تھا۔ ”میں بہتر محسوس کروں گا اگر تم کھڑکی سے ہٹ جاؤ۔“ نینا پلٹی......

”کیا تم سمجھتے ہو، کوئی یہاں تک تعاقب کر سکتا ہے؟“

”نہیں، لیکن کھڑکیوں سے دور رہنا بہتر رہے گا۔“

نینا کاؤچ پر آ کے بیٹھ گئی۔ سام نے پہلی مرتبہ محسوس کیا کہ اب تک کاٹیج ایک خالی مسکن کے مانند تھا۔ زندگی سے عاری۔ نینا کی موجودی نے ویران مسکن میں زندگی کا رنگ انڈیل دیا تھا...... شاید اس کے دل میں بھی۔ پریشانی میں اضافہ ہو گیا۔ دل تو آخر دل ہے...... آشفتہ مزاجی دل، کیا کہنا، کیوں میرے دل و دماغ پر طاری ہیں۔ بے تابیاں؟ نینا کو تو جانا ہے۔ ”جتنی جلد رخصت ہو جائے اچھا ہے۔“ سام نے خود سے کہا۔ اس سے پہلے کہ نینا، اسے ایک موجِ تند جولاں کی طرح بہا لے جائے، وہ اندیشۂ فردا سے لرز رہا تھا۔

”تمہیں بھوک لگ رہی ہوگی؟“ سام نے کہا۔

نینا نے نفی میں سر ہلایا۔ ”کھانے کا خیال نہیں، ذہن کچھ سوچنے کے قابل ہی نہیں سوائے......“

”رابرٹ؟“

نینا نے سر جھکا لیا۔ وہ مجسمے کے مانند ساکت اور بے زبان تھی، سام کرسی لے کر اس کے بالمقابل بیٹھ گیا۔ ”مجھے بتاؤ...... رابرٹ کے بارے میں ہر بات بتاؤ“ سام نے نرمی سے کہا۔

نینا چند ساعت خاموش رہی پھر دھیرے دھیرے بتانا شروع کیا۔ پہلی مرتبہ ملاقات اسپتال میں ہی ہوئی تھی......وہ ایک اچھا ڈاکٹر تھا۔ وہ بیالیس سال کا تھا اور نینا کو حیرت ہوئی تھی کہ وہ غیر شادی شدہ تھا اسے اپنی پسند کی لڑکی نہیں ملی تھی۔

''اس عمر میں اسے انتخاب کے معاملے میں معیار کچھ کھلا رکھنا چاہیے تھا۔'' سام نے خیال آرائی کی، نینا نے چونک کر کنوارے آفیسر کی طرف دیکھا۔

''تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟''

''ہاں، میں خود کو مجرم تصور کرتا ہوں۔ لیکن مجھے اس رخ پر سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ جاب کا تقاضا رومان پروری کی اجازت نہیں دیتا۔'' سام نے جواب دیا۔

نینا نے گہری سانس لی۔ ''غلط کہہ رہے ہو، یہ رویہ غیر انسانی ہے۔ کیا تمہارے ساتھی غیر شادی شدہ ہیں؟''

اس مرتبہ سام نے خاموشی اختیار کی۔ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔

''اگر اجازت ہو تو ایک ذاتی سوال پوچھ سکتا ہوں؟''

نینا نے حیرانی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ کچھ کہنے کے بجائے سر ہلایا۔

''کیا تمہاری طرف سے پہل ہوئی تھی؟''

نینا کے لیے یہ سوال ایک تھرل کے مانند تھا۔

''نہیں۔''

اور جواب سن کر سام نے بھی تھرل محسوس کیا۔

''تم میرے خاندان کا حال جان گئے ہو۔'' نینا نے کہا۔ ''میں نے سوچا تھا کہ رابرٹ کے ساتھ زندگی اس کے برعکس ہوگی۔''

کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی پھر نینا نے سوال کیا۔

''تم اپنے خاندان کے بارے میں بتاؤ گے؟''

''میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا۔ میرے والدین ایک دوسرے سے وابستہ تھے...... ڈیڈی انتقال سے قبل بوسٹن پولیس میں تھے۔ ان کے انتقال کے بعد میں اور مام پورٹ لینڈ آ گئے...... بعدازاں جب میں نے پولیس ڈپارٹمنٹ جوائن کیا تو مام خوش نہیں تھیں۔''

''میں نے جس کام کا فیصلہ کیا تھا، میری مام بھی ناخوش تھیں۔'' نینا نے کہا۔

''اسی لیے تم نے مام کی خوشی کے لیے ڈاکٹر سے شادی کا فیصلہ کیا؟''

''نہیں یہ وجہ نہیں تھی۔''

''محبت؟''

''میں اس موضوع پر بات کرنا نہیں چاہتی۔''

''قاتل کے پاس وجہ ہوتی ہے۔ وہ ایسے ہی چلتے پھرتے کسی کو گولی نہیں مارتا۔''

''ممکن ہے کوئی جنونی ہو۔ شاید نشے میں ہو یا رابرٹ غلط وقت پر غلط جگہ پر ہونے کی وجہ سے نشانہ بن گیا۔'' نینا نے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں اپنے خیال پر یقین نہیں ہے؟''

نینا وقفے کے بعد بولی۔ ''ہاں، شاید......'' نینا کا سر جھکا ہوا تھا۔ سام اسے دیکھ رہا تھا...... اسے یوں لگا جیسے حالات و واقعات نے...... ستم گریٔ دوراں...... چرخِ فتنہ گری نے اسے کانچ کی نازک گڑیا میں تبدیل کر دیا ہو۔ کیا وہ رابرٹ کا متبادل ہو سکتا ہے۔ جو اسے بانہوں میں لے کر اس کا اعتماد اور احساسِ تحفظ اسے لوٹا دے۔ دل حسرت آشنا کو سرخرو کر دے۔ آشفتہ سری سے خلشِ پنہاں تک نینا کے لیے ہر مرحلہ آسان کر دے۔ معاً وہ بے تابیٔ قلب کی لہر سے گھبرا کے اٹھا، نینا چونک اٹھی۔

''میرا خیال ہے، آرام کرنا چاہیے۔'' سام نے کہا۔

جواب میں نینا نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا۔

''تمہیں یقین ہے کہ کاؤچ پر نیند آ جائے گی؟''

''ہاں۔'' ''گڈ نائٹ۔'' نینا نے کہا۔

اتنا کافی تھا۔ سام نے بیڈروم کا رخ کیا۔ بیڈروم میں ٹہلتے ہوئے اس نے شرٹ اتاری۔ وہ تھکاوٹ سے زیادہ بے قراری محسوس کر رہا تھا۔ گودام دھماکے کے بعد دو دن میں اوپر تلے غیر متوقع حادثات ہوئے تھے۔ اس کے تجربے کے مطابق سب ایک ہی زنجیر کی کڑیاں تھیں لیکن وہ اب تک کوئی اشارہ پانے میں ناکام رہا تھا۔ اس کا ذہن میل فی گھنٹے کی رفتار سے کام کر رہا تھا......وہ جان گیا تھا کہ اس کی تحقیقی سوچ میں نینا حائل تھی۔ قصور خود اسی کا تھا لیکن یہ رنگین پیچیدگی ازخود پیدا ہو گئی تھی۔ اب نینا اس کے کاٹیج میں تھی۔ اس چھت کے نیچے وہ اکیلا ہی شب بسری کرتا آیا تھا۔ اس نے لائٹ آف کی اور بستر پر دراز ہو گیا۔ تصور میں پھر نینا کی آنکھیں ابھر آئیں...... نینا کو یہاں لا کر اس نے غلطی کی تھی......نہیں، دو دن سے وہ غلطیاں کر رہا تھا۔ ''کل۔'' اس نے سوچا۔ ''وہ یہاں نہیں ہوگی اور میں خود پر قابو پا لوں گا۔''

☆☆☆

نینا کے نین اشک بہانے کے لیے آمادہ نہیں تھے۔ وہ رابرٹ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اس کے ساتھ

گزرے وقت کے بارے میں...... اسے سو جانا چاہیے تھا لیکن واقعی کاؤچ زیادہ ہی غیر آرام دہ تھا۔ تاہم نیند کی دیوی نے چپکے سے اسے آغوش میں لے لیا۔ خوابوں کی آمد شروع ہوگئی۔ خواب در خواب...... شعور کا کوئی دخل نہیں تھا۔ جس خواب نے نینا کو بیدار کیا، وہ ایک مرد سے متعلق تھا۔ رابرٹ نہیں، سام نیوارو۔ وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔ مہر بہ لب، چہرہ تاثرات سے عاری...... آنکھوں کو پڑھنا دشوار تھا۔ اس نے نینا کے ہاتھ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ یوں لگا وہ ہاتھ تھامنا چاہتا تھا۔ نینا نے نیچے دیکھا۔ وہ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال رہا تھا۔

''مجرم تم ہو۔'' اس نے کہا۔ وہ یہ لفظ دہرائے جا رہا تھا۔ مجرم...... مجرم...... نینا کی آنکھ کھلی...... وہ اٹھ بیٹھی۔ آنکھیں اشکبار تھیں۔ سام کے ہوتے ہوئے تنہائی کا احساس شدید تھا۔ سام صرف اپنا کام کر رہا تھا۔ شاید تھوڑا زیادہ خیال کر رہا تھا۔ دفعتاً اس کی توجہ کھڑکی نے کھینچ لی۔ اس نے ایک سائے کی جھلک دیکھی تھی۔ کھڑکی پر پردے نہیں تھے۔ نینا کا دل سینے میں پھڑ پھڑانے لگا۔ باہر کی تاریکی میں چاند کی روشنی خلل ڈال رہی تھی۔ نینا پلک جھپکائے بغیر کھڑکی کو گھور رہی تھی۔

سایہ دوسری مرتبہ کھڑکی کے پاس سے گزرا اور نینا اچھل کر بلا تامل بیڈ روم کی طرف بھاگی۔ دستک دیے بغیر وہ بدحواسی کے عالم میں اندر داخل ہوگئی۔ ''سام۔'' اس نے سرگوشی کی۔ جواب ندارد۔ نینا نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ اس کا بالائی دھڑ عریاں تھا۔ ''سام؟''

چھوتے ہی وہ جھٹکے سے اٹھا۔ گویا کرنٹ لگا ہو...... لمس نے نینا کو بھی کرنٹ لگایا تھا۔

''کیا ہوا؟ کیا بات؟''

''کاٹیج کے باہر کوئی ہے۔ میں نے کھڑکی میں دیکھا تھا۔''

یک لخت سام پوری طرح بیدار ہوگیا۔ اس نے گن سنبھالی اور شرٹ کو نظر انداز کر دیا۔ ''یہیں رہنا، کمرا مت چھوڑنا۔''

''کیا کر رہے ہو؟''

''تم کمرے سے نہیں نکلو گی۔'' سام واضح حکم دے کر باہر نکل گیا۔

گہرا سناٹا تھا۔ دل کی دھڑکنیں نینا کی سماعت میں تھیں۔ کیا وہ باہر جائے گا...... اسے باہر نہیں جانا چاہیے......

نینا نے آہٹوں سے اندازہ لگایا کہ وہ واپس آ رہا تھا۔ وہ بستر کے کونے پر چلی گئی۔ ''کوئی نہیں ہے۔'' سام نے گن نائٹ اسٹینڈ پر رکھ دی۔

''لیکن میں نے......''

''کوئی جانور، ہرن وغیرہ ہو سکتا ہے۔'' سام نے قطع کلامی کی۔ ''نینا تمہارا خوف جائز ہے۔'' سام نے کہا۔ ''تمہاری جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو ان حالات میں تم سے چار گنا زیادہ دہشت زدہ ہوتی۔''

''اوہ سام، میں ڈر گئی ہوں...... خود کو سنبھالتی ہوں اور پھر کوئی حادثہ ہو جاتا ہے...... کیا ہوگا؟''

سام نے اسے شانوں سے تھام لیا۔ نینا کا بدن لرزنے کے بجائے ہل رہا تھا۔ سام نے اسے سینے سے لگا لیا۔ اس کی کپکپاہٹ کم ہوگئی۔ نرمی، تحفظ اور مردانہ آنچ مل کر نینا کو پُرسکون کر رہے تھے، ایسا ہی تھا جیسے وہ نینا کو گھر میں خوش آمدید کہہ رہا ہو۔ یہ وہ آدمی نہیں تھا۔ روبوٹ نہیں تھا۔ اس کے ہونٹ نینا کی زلفوں پر تھے۔ وہ بہت نازک بوسہ تھا۔ نینا کے گمان میں نہ تھا کہ سام اس قابل ہے...... وہ یہ کام بھی کر سکتا ہے۔ یہ مرحلہ اسے خواب کے مانند لگ رہا تھا...... میٹھا سپنا، لیکن یہ سپنا نہیں تھا۔ وہ اس کی بانہوں میں تھی، احساسِ تحفظ بڑھتا جا رہا تھا......

سام اسے بستر پر لے آیا۔ دونوں چادر کے نیچے تھے۔ نینا بے اختیار ہوگئی، اس کی بانہوں نے بھی جوابی کارروائی کی، ناز و نیاز سوز و گداز سرکنے لگے۔ چھٹنے لگی ظلمتِ شب...... جلوے لرزنے لگے...... دلِ مجبور کے ہاتھوں مجبور دونوں خوابوں کے جزیرے کی طرف محوِ سفر تھے...... دونوں سمجھ رہے تھے مگر بے بس تھے۔ سام کے سانسوں کا تموج، جسم کی حدت...... وہ برف کا بُت نہیں تھا۔ وہ لڑنا جانتا تھا لیکن یہ رزم گاہ تھی یا بپھرا ہوا سونامی...... وہ لڑ گیا۔ ہانپتا ہوا اٹھ بیٹھا۔ ''تم کمرے میں رہو گی۔ میں کاؤچ پر جا رہا ہوں۔''

''سام۔'' نینا نے جذباتی سرگوشی کی۔ وہ جان گئی تھی کہ سام کیا چاہتا ہے اور اس کی جنگ کس کے ساتھ ہے۔

''میں کیا کر رہا ہوں۔'' سام نے خود سے سرگوشی کی۔

نینا کو ادراک تھا کہ اس کی سوچ ٹھیک تھی۔ اس کے ساتھ وہ بھی غلطی کر رہی تھی۔ سام اس کی حفاظت کے ساتھ تفتیش کر رہا تھا...... دامِ الفت نے کیسا الجھا دیا تھا۔ دل تڑپ رہا تھا کہ سام کمرے سے نہ جائے۔ ذہن کہہ رہا تھا کہ وہ چلا جائے گا۔ سام کھڑا ہوگیا۔ نینا نے سرد آہ بھری۔ رابرٹ خواب تھا، حقیقت نہیں۔ حقیقت یہاں تھی...... سام کے

ساتھ......لیکن خواب کے مانند۔

☆☆☆

سام صبح سات بجے بیدار ہو گیا تھا۔ فوراً ہی فون کی گھنٹی نے متوجہ کر لیا۔ ”ہیلو۔“

”سام مجھے وضاحت درکار ہے۔“ کوپر اسمتھ کی آواز آئی۔ ”میرے ذرائع کے مطابق نینا تمہارے پاس ہے......اسے واپس لاؤ۔“

”چیف مجھے بتا دینا چاہیے تھا۔ وہ خطرے میں ہے اس لیے مجھے مداخلت کرنی پڑی۔“

”مجھے یہ نہ کہنا کہ تم اس کے ساتھ ملوث ہو گئے ہو...... کہاں ہے وہ؟“

سام اسی سوال سے ڈر رہا تھا۔ ”وہ یہاں...... میرے کاٹیج پر۔“

”اوہ گاڈ، تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ ایک گھنٹے میں پہنچو ڈک پاٹ کو نینا سے سوالات کرنے ہیں۔“

”چیف، وہ......“

”ایک گھنٹا سام!“ چیف نے فون رکھ دیا۔

☆☆☆

پولیس اسٹیشن میں تین سراغ رساں نینا کے مخالف سمت میں بیٹھے تھے۔ ظاہر ہے کہ ڈک پاٹ بھی شامل تھا۔ سام موجود تھا لیکن وہ خاموشی سے کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔ اس کی موجودی نینا کے لیے ہمت افزا تھی۔ نینا، ڈک پاٹ کے خلاف تھی۔ سام نے حیرت محسوس کی جب نینا نے آغاز میں ہی جارحیت کا راستہ اپنایا...... وہ اور سام دونوں جانتے تھے کہ وہ معصوم ہے اور ڈک پاٹ کچھ نہیں کر سکتا۔ نینا کے اشتعال کن، تابڑ توڑ جوابات نے ڈک کا پارا چڑھا دیا۔ نینا جوابات سے زیادہ سوالات کر رہی تھی۔ جوابات...... زیادہ تر جوابات...... ”میں نہیں جانتی“ پر مشتمل تھے۔ بالآخر ڈک پاٹ نے ترپ چال چلی۔ جو سام پہلے ہی بتا چکا تھا۔

”رابرٹ کی وجہ سے تمہیں خاصی قلبی، جذباتی تکلیف ہوئی ہوگی اور تمہیں بدلہ لینے کا خیال بھی آیا ہوگا؟“ نینا کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ نظر آئی۔ ”ہاں۔“

ڈک پاٹ کے چہرے پر چمک نظر آئی۔ ”پھر تم نے کیا کیا؟“

”کچھ نہیں۔“

”کسی اور سے کروایا؟“

”آفیسر، تمہارا ذہن اچھا کام کرتا ہے۔“

”کیا نام ہے اُس کا؟“ ڈک کے چہرے پر فاتحانہ آثار تھے اور سام کے چہرے پر تشویش تھی۔

”وہ یہیں ہے۔“ نینا نے کہا۔

”وہاٹ؟“ تینوں سراغ رساں بیک زبان بولے۔

”ہاں، اس کا نام ”ڈک پاٹ“ ہے۔“

ڈک پاٹ اچھل پڑا۔ دونوں ہاتھ زور سے میز پر مارے۔ ”ہوش میں ہو...... پتا ہے اس رویّے کا انجام کیا ہو گا؟“

”ایک مشورہ دیا تھا۔ تم نے نہیں مانا۔ اب تین گواہوں کی موجودی میں ایک بے گناہ لڑکی کو دھمکی دے رہے ہو۔“ نینا نے سام کی طرف دیکھا۔ ”ایک بات اور...... تم نے زندگی میں جتنا کمایا ہے، میرا باپ اس کمائی سے زیادہ مہنگا وکیل کر سکتا ہے۔ جو تمہاری وردی اتروا دے گا۔ چلتی ہوں...... آئندہ بلایا تو وکیل کے ساتھ آؤں گی۔“

☆☆☆

سام کے پیجر نے اشارہ کیا۔ کرائم لیب سے ٹاکیڈا تھا۔ کوڈ اعلان کر رہا تھا کہ یہ ارجنٹ پیغام ہے...... سام کمرے سے نکل گیا اور اپنی ڈیسک سے کال کی۔ ٹاکیڈا کی آواز میں ہیجان نمایاں تھا۔ ”سام خوش ہو جاؤ...... اہم اشارہ ملا ہے۔“ ٹاکیڈا نے جذباتی انداز میں کہا۔

”اوکے، میں خوش ہونے لگا ہوں۔“

”گودام دھماکے کی ڈیوائس کے جو چند ٹکڑے ملے تھے، ان میں سے ایک پر محدود انگلیوں کے نشانات ہیں جو ہمیں بومبر تک پہنچا سکتے ہیں۔ میں نے پرنٹ NCIC (نیشنل کرائم انفارمیشن سینٹر) کو روانہ کر دیے ہیں۔ چند روز صرف ہوں گے۔ میں پُرامید ہوں۔“

”واقعی تم نے خوش کر دیا۔“ سام نے کہا۔

”ایک اور بات۔“ ٹاکیڈا نے کہا۔ ”چرچ کے ملبے کے مطابق ڈیوائس تحفے کی شکل میں تھی۔ تحفہ چوکیدار نے اندر پہنچایا تھا۔ وہ بعد میں مارا گیا۔ میرے اندازے کے مطابق دھما کا تحفہ کھلنے پر ہونا چاہیے تھا لیکن کسی وجہ سے وہ وقت سے پہلے ہی پھٹ گیا......شاید شارٹ سرکٹ۔“

”گڈ، اچھا جا رہے ہو۔“ سام نے تبصرہ کیا اور فون بند کر دیا۔ کیس آگے بڑھانے کے لیے کم از کم ایک کلیو مل گیا تھا۔ وہ واپس چل پڑا۔ کون نینا کو مارنا چاہتا ہے؟ کیا یہ محض ڈینیلا کا حسد تھا۔ اگر ایسا تھا تو کیا وہ اس حد تک جا سکتی تھی۔ چھٹی حس کہہ رہی تھی سام کوئی نکتہ مس کر رہا ہے۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تو ڈک اپنے ساتھیوں کے ہمراہ موجود تھا لیکن نینا غائب تھی۔ ”نینا کہاں گئی؟“

ڈک نے شانے اچکائے۔ ''وہ ہمارے سوالات سے اکتا کے چلی گئی۔''

''تم نے جانے دیا؟''

''اس پر کوئی چارج نہیں تھا۔'' ڈک نے جواب دیا۔

سام گھبراہٹ ظاہر کیے بغیر وہاں سے نکل گیا۔ سڑک کے دونوں طرف نینا کا کوئی نشان نظر نہیں آیا۔ نامعلوم قاتل گھات میں تھا۔ ''مجھے قاتل سے پہلے نینا تک پہنچنا ہوگا۔'' سام نے خود سے کہا۔ کار فون سے اس نے نینا کے باپ کے گھر فون کیا۔ ناکامی پر لیڈیا وارنٹن کا نمبر ملایا۔ آخر میں رابرٹ کے گھر کا نمبر ملایا...... لاحاصل، آخرکار اس نے لائیڈا کے گھر جانے کا فیصلہ کیا۔ بدتر حالات میں نینا کو ماں کی ضرورت ہوگی۔ ایک جگہ رہ گئی تھی۔ نینا کا نیا اپارٹمنٹ، جو ٹیلر اسٹریٹ پر تھا...... سام کبھی وہاں نہیں گیا تھا۔ ڈرائیونگ کے دوران وہ متواتر سوچ رہا تھا...... اس گفتگو کے بارے میں جو کچھ دیر پہلے لائیڈا کے ساتھ ہوئی تھی۔ اس کے بعد اسے یقین ہوگیا تھا کہ نینا نے رابرٹ سے شادی کا عندیہ ماں کی خوشی کے لیے دیا تھا۔ اور وہ ایک فیصلہ بھی بربادی کی نذر ہوگیا۔ جب وہ نینا کے اپارٹمنٹ کے سامنے رک رہا تھا تو غصے میں تھا۔ غصہ نینا کی سگی ماں لائیڈا کے لیے تھا اور باپ جارج کے لیے...... جو شادی پر شادی کرتا چلا آیا تھا جس کی موجودہ ہیروئن بیوی ڈینیلا تھی جس کی ترجیحات کچھ اور تھیں۔ مزید یہ کہ وہ اپنی سوتیلی بیٹی کے ہونے والے شوہر رابرٹ سے تعلق استوار کرچکی تھی...... تصدیق ڈک پاٹ نے نینا کے ساتھ سیشن میں کردی تھی۔ کم وبیش وہ سب ہی مل کر نینا کی عزتِ نفس سے کھیل رہے تھے۔ کوئی نینا کا ہم خیال نہیں تھا۔

سام نے اپارٹمنٹ کے دروازے کو پیٹ ڈالا۔ ایک بار، دو بار، جواب ندارد۔ نینا تم کہاں ہو؟ وہ پلٹا، رکا اور ڈورناب پر ہاتھ ڈالا۔ ڈور لاک نہیں تھا۔ سام نے دھکا دیا۔ ''نینا؟'' وہ تار تقریباً نگاہ کی گرفت سے باہر تھا۔ جسے سام پلک جھپکائے بغیر گھور رہا تھا۔ چاندی جیسا، بال سا باریک تار ڈورفریم کے مرکز میں عمودی سمت میں نیچے سے اوپر چلا گیا تھا۔ ڈور کھلتے ہی تار فعال ہوگیا تھا۔ سام نے حتی الامکان پھرتی کا مظاہرہ کیا۔ جسم سکیڑ کے پہلو کے بل تار کے قریب سے اندر ہال وے میں لمبی جست لگائی۔ دھماکے کی قوت نے دروازہ اکھاڑ دیا۔ توانائی کی لہریں چوبی دیواروں پر اثرانداز ہوئیں۔ دھواں پھیلا...... لکڑی اور پلاسٹر کے ٹکڑے سام کے اوپر برسے۔ وہ دونوں ہاتھ کان پر رکھے پیٹ کے بل پڑا تھا۔

☆☆☆

اپارٹمنٹ بس زمین بوس نہیں ہوا تھا۔ تقریباً نصف حصہ برباد ہوگیا تھا۔ اگر سام دروازے سے سیدھا گزر جاتا...... اس صورت میں موت یقینی تھی۔ وہ لوگ باہر زرد فیتے کی دوسری جانب کھڑے تھے۔ پارٹنر نے سام کو اسپتال جانے کا مشورہ دیا جو اس نے مسترد کردیا۔ متعلقہ افراد متاثرہ اپارٹمنٹ کے اندر تلاشی لے رہے تھے۔ سام نے جلد ہی جان لیا کہ اندر کیا دریافت ہوا ہے۔ تمام نشانیاں گوادم دھماکے اور چرچ میں پائی گئی تھیں۔ بومبنگ کا یہ انداز اسپیکٹرا کی نشاندہی کررہا تھا۔ لیکن اسپیکٹرا ملک میں نہیں تھا۔ سام سوچ رہا تھا کہ اسپیکٹرا واپس آگیا ہے یا واقعی کوئی اور اس کی جگہ لے چکا ہے۔ دونوں میں سے ایک ہے لیکن کہاں؟ پُرپیچ سوال تھا کہ نینا ٹارگٹ کیوں ہے؟ سام کا حلیہ خاصا خراب ہوگیا تھا۔ سر میں پٹاخے پھوٹ رہے تھے۔ رخسار پر زخم تھا اور بائیں کان سے بمشکل سنائی دے رہا تھا...... نینا جہاں بھی ہے خطرے میں ہے۔ اپارٹمنٹ میں بم.... نینا کے لیے نصب کیا گیا تھا۔ وہ خیالات میں غلطاں ٹورس کی طرف جارہا تھا۔ دفعتاً اس کی نگاہ ہجوم کی طرف گئی...... اس نے نینا کو دیکھ لیا۔ فاصلے کے باوجود نینا کے چہرے پر چھائی زردی نظر آرہی تھی۔ وہ شاک میں تھی۔ خوف زدہ تھی۔ ''نینا۔'' اس نے بے تابی سے ہجوم میں قدم بڑھائے۔ نینا نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ وہ دیوانہ وار اس کی طرف آئی۔ دونوں ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔ نینا کا بدن لرز رہا تھا۔ سام نے بھیڑ کا ادراک کیا۔ ''میں تمہیں محفوظ جگہ پر لے جاتا ہوں۔'' نینا بہ آسانی سمجھ گئی تھی کہ اس کی جگہ سام مرتے مرتے بچا ہے۔ نینا کی پلکوں پر ستارے چمک رہے تھے۔ گاڑی میں بیٹھ کر سام نے گورڈن کو پکارا۔ ''تم یہاں کے انچارج ہو۔''

☆☆☆

نینا اس کی ابتر حالت پر رنجیدہ تھی...... نظر رخسار کے زخم پر تھی۔ ''تم زخمی ہو۔'' اس نے سرگوشی کی۔

''خاص نہیں، ایک کان سے کم سنائی دے رہا ہے۔ میں نے دیکھ لیا تھا۔ لمحوں کے فرق سے بچ گیا۔ ڈیٹونیٹر میں پانچ سیکنڈ کی مہلت تھی۔ دروازہ کھلنے پر پانچ سیکنڈ میں اسے پھٹنا تھا...... قیاس ہے کہ یہ غلطی سے ہوا۔'' سام نے کہا۔

''تم میری خاطر وہاں گئے تھے'' نینا نے کرب سے سوچا۔ ''تم اقرار کیوں نہیں کرتے؟''

سام خاموش رہا۔ نینا کے سینے میں ہوک سی اٹھی۔ انکار یا شک کی کوئی گنجائش نہیں تھی کہ نینا ہی ٹارگٹ تھی۔ اس

میں بھی کوئی شبہ نہیں تھا کہ سام اس کی جان بچانے پر تُلا ہوا ہے۔

''نینا تمہیں چاہیے تھا کہ مجھے بتا کے نکلتیں۔''

''تم نے مجھے ان بھیڑیوں کے حوالے کر دیا تھا۔ میں غصے میں تھی۔''

''ایسی بات نہیں تھی۔ ایک ضروری کال کی وجہ سے میں وہاں سے گیا تھا۔''

''کیا تم بھی اس مردود کے مانند مجھ پر شک کرتے ہو؟''

''نینا کیسی بات کر رہی ہو۔'' سام نے اسے دیکھا۔ نینا نے اس کی آنکھوں میں درد کی پرچھائیں دیکھیں۔ ''اس دھماکے کے بعد تو ڈک بھی تم سے دور رہنے پر مجبور ہو جائے گا۔''

سام نے گاڑی روٹ 95 انٹراسٹیٹ پر ڈال دی۔

''ہم کہاں جا رہے ہیں؟'' نینا نے سوال کیا۔

''ٹاؤن سے باہر، یہ جگہ محفوظ نہیں ہے۔ وہاں فشنگ کیمپ ہے کولمین پونڈ پر۔ وہاں تم بے فکری سے وقت گزار سکتی ہو۔''

''اور تم؟''

''نینا جوابات حاصل کرنے کے لیے مجھے واپس جانا پڑے گا۔''

''ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں بار بار بھول جاتی ہوں کہ تمہاری جاب ہے...... پولیس جاب۔''

☆☆☆

وہ زرد فیتے سے کافی فاصلے پر کھڑا تھا۔ اطراف میں ہجوم تھا۔ دھماکا زوردار تھا۔ منصوبے کے مطابق بہت بُرا ہوا...... نینا ابھی تک زندہ تھی۔ اس نے نینا کو سام کے ساتھ جاتے دیکھ لیا تھا۔ سام کو فوراً پہچان گیا تھا۔ ایک اچھا جنگجو اپنے دشمنوں سے باخبر رہتا ہے۔ وہ گورڈن اور ٹاکیڈا کو بھی جانتا تھا۔ سام ماضی میں بھی اس کا راستہ کاٹ رہا تھا۔ اس نے دیکھا تھا کہ سام معمول سے ہٹ کے نینا کی حفاظت کر رہا تھا جبکہ سام جاب کے دوران رومان کا قائل نہیں تھا۔ وہ پروفیشنل کوپ تھا۔ اس نے سام کی طرف سے ذہن ہٹایا۔ فوری طور پر اسے دوسرا کام کرنا تھا۔ اس نے گلووز والے ہاتھ جیب میں رکھ لیے اور چل پڑا۔

☆☆☆

بلی بنفرڈ خلافِ معمول خوش تھا۔ وہ اٹارنی کے بالمقابل بیٹھا تھا۔ ''سب ٹھیک ہو جائے گا، میں سنبھال لوں گا۔ تم پلی بارگین کے لیے بات چیت جاری رکھو اور جلد از جلد مجھے یہاں سے نکالو۔''

اٹارنی نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میں نے بتایا تھا کہ لیڈل آمادہ نہیں ہے۔ وہ یہ کیس جیت کر اوپر جانا چاہتا ہے۔''

''وہ کہیں نہیں جائے گا۔'' بلی نے زہرخند سے کہا۔

''ہفتے کے بعد وہ کہیں نظر نہیں آئے گا۔ وہ میرا مسئلہ ہے۔''

''کیا مطلب؟'' اٹارنی ہراساں دکھائی دیا۔

''اب تم جاؤ۔''

☆☆☆

آتشدان میں لکڑیاں سلگ رہی تھیں لیکن نینا ٹھنڈ کو ہڈیوں میں اترتا محسوس کر رہی تھی۔ باہر تاریکی اور جھیل تھی۔ پائن کے درخت بھوتوں کے مانند نظر آ رہے تھے۔ وہ رات، تنہائی اور درختوں سے خوف نہیں کھاتی تھی۔ لیکن آج وہ یہاں تنہا ہوگی۔ سام چلا جائے گا۔

سام مزید لکڑیاں لے کر اندر آیا۔ ''چند روز نکل جائیں گے۔'' وہ بولا۔ ''میں نے ہنری پرل اور اس کی بیوی سے بات کی ہے۔'' سام نے ہنری کی لوکیشن بتائی۔ ''میں انہیں برسوں سے جانتا ہوں۔ بوقت ضرورت تم وہاں جا سکتی ہو، نینا تم یہاں قطعی محفوظ ہو۔''

''تمہیں طویل سفر کرنا ہے، کچھ کھا لو۔'' نینا نے کہا۔ دونوں آتے وقت کچن کے لیے اشیائے خورونوش لے آئے تھے۔ ''کیا میں تمہیں ڈنر کے لیے مدعو کر سکتی ہوں؟ میکرونی، مش روم آملیٹ، فرنچ بریڈ، وائن......''

وہ مسکرایا۔ ''کچھ بھی۔ میں انکار نہیں کروں گا۔''

وہ کچن میں آ گئے۔ علاقے میں بجلی نہیں تھی۔ ضرورت کے لیے لیمپ اور لانٹیرن (Lantern) موجود تھے۔ دوپہر میں دونوں موت سے کتنے قریب تھے لیکن خطرات سے کھیلنا اس کا کام تھا...... پاگل پن تھا...... کریزی۔ نینا نے سوچا۔ ''وہ خود بھی تو کریزی ہے، کیوں اس کے بارے میں سوچتی ہے...... کیوں اس کی رفاقت بھاتی ہے؟ نینا نے وائن کا سپ لیا۔ وہ اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ یہ سرسری انداز نہیں تھا۔ اس میں دکھ بھی تھا اور بے قابو بہاؤ...... بہاؤ میں شدت تھی جو اسے کھینچ رہی تھی...... وہ کھانا ہی بھول گئی۔ وہ اپنی ڈیوٹی انجام دے رہا ہے اور میں ایک خوش باش فیملی کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔ ''تمہیں بچے کیسے لگتے ہیں؟'' یہ کیا سوال کر دیا اس نے؟

''وہاٹ؟'' اس نے حیرت سے نینا کو دیکھا۔ نینا نے نروس ہو کے نظریں جھکا لیں۔ کچھ دیر بعد اس نے نگاہ

اٹھائی۔ وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔ تاہم انداز بدلا ہوا تھا۔ وہ گواہ کو نہیں نینا کو دیکھ رہا تھا۔ سبز آنکھوں میں کشمکش تھی۔ اس نے تیزی سے کہا۔ ''مجھے چلنا چاہیے۔''

''ہونہہ۔'' نینا نے نچلا ہونٹ دانتوں میں لیا۔

''دیر ہو رہی ہے۔'' سام نے کہا۔ تاہم وہ کرسی سے نہیں اٹھا۔ دونوں کی نظریں بھی باتیں کر رہی تھیں۔ نینا نے ہی نظر ہٹائی۔ وہ پھر نروس ہو چلی۔ وائن کا گلاس اٹھایا، اگلے لمحے مارے حیرت کے وہ جامد ہو گئی۔ سام نے نرمی سے گلاس اس کے ہاتھ سے لے کر نیچے رکھ دیا تھا۔ اس نے نینا کا ہاتھ اوپر کیا اور ہتھیلی کو چوم لیا۔ قیمتِ غم اب مئے ناب نہیں۔ سُرور تو دل کی دھڑکن میں ہے۔ خود فراموشی بڑھا دے...... نظر کی آشتی بڑھا دے...... سیر چشمی کی قسم...... یوں پلا کہ تشنگی بڑھا دے۔ سام نے ہاتھ کے سہارے اسے اٹھایا۔ نینا نے آنکھیں بند کر لیں۔

''میں نہیں چاہتی کہ تم جاؤ۔'' نینا منمنائی۔

''بیڈ آئیڈیا۔''

''کیوں؟''

''اس لیے۔'' سام نے کلائی کو چوما۔ دائرہ کار بڑھتا گیا۔ ''یہ غلط ہے۔ تم جانتی ہو اور میں بھی......''

''غلطیاں تو ہم کرتے ہیں...... اور یہ غلطی......'' نینا نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ آنکھیں کھلی کتاب تھیں۔ نینا نے آنکھوں آنکھوں میں سب کچھ کھول دیا۔ سام نے سب پڑھ لیا...... خود رفتگیٔ دل نے وہ طوفان اٹھایا...... حشر بپا تھا...... ساغر و سبو نہ رہا۔ کون بتائے دل کہاں گیا۔ نغمہ اور تھا...... بزم اور تھی، فسوں اور...... بزم کا رنگ اور...... داستان ہی بدل گئی داستاں کے ساتھ۔

وہ صبح بیدار ہوئی تو تنہا تھی۔ آگ بجھنے کے باعث سردی لگ رہی تھی۔ سب سے بڑھ کے وہ سام کی غیر موجودی مس کر رہی تھی۔

☆☆☆

ایک اچھے کوپ کے لیے رومان ٹریپ کے مانند ہوتا ہے جو اس کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔ اس کی کمزوری بن جاتا ہے۔ سام جانتا تھا۔ اسے یہ احساس بہت دیر کے بعد ہوا کہ وہ ایک انسان بھی تھا اس معاملے میں وہ خود ہی ملزم تھا۔ جتنا بچتا، اتنا ہی الجھتا جاتا تھا۔ نینا نے ٹھیک کہا تھا۔ تمام پولیس فورس غیر شادی شدہ نہیں تھی...... شہر پہنچ کر وہ سیدھا آفس گیا۔ ڈیسک پر ٹاکیڈا کی رپورٹس موجود تھیں۔ رپورٹس کے مطابق نینا کے اپارٹمنٹ میں دھماکے کی نوعیت بھی وہی تھی جو گودام اور چرچ میں تھی...... فرق ڈیٹونیشن میں تھا۔ گودام کا ٹائمر سادہ تھا۔ چرچ میں پیکیج بم تھا جہاں دھماکا تحفے کی پیکنگ کھولنے پر ہونا تھا اور نینا کے اپارٹمنٹ میں وائر استعمال کیا گیا تھا۔ کوئی شک نہیں کہ بومبر ور اسٹائل تھا۔ سچویشن کے مطابق وہ ڈیوائس بدلنے پر قادر تھا۔ کون ہے؟ ٹاکیڈا کی رپورٹ کے مطابق گودام سے انگلیوں کے نشانات ملے تھے۔ کیا وہ اسپیکٹرا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ واپس آ گیا ہے؟

☆☆☆

سام آٹھ بجے ہیڈ کوارٹر کی میٹنگ میں شریک ہوا۔ وہاں موجودہ چہروں پر اضطراب اور تناؤ عیاں تھا۔ اٹارنی لیڈل کی موجودی پریشانی میں اضافے کا باعث تھی۔ لیڈل نے نیویارک ٹائمز کا صبح کا ایڈیشن لہرایا۔ ''سرخی دیکھو۔'' وہ بولا۔ ''پورٹ لینڈ، مین...... نیا بومبنگ کیپٹل؟'' اس نے اخبار میز پر پٹخا۔ ''کیا ہو رہا ہے...... دھماکے کرنے والا کون ہے؟''

کچھ دیر خاموشی رہی پھر سام نے کہا۔ ''کم از کم ہم اتنا جانتے ہیں کہ ہدف کون ہے؟''

''وہ لڑکی، جس کی شادی چرچ میں طے تھی لیکن گودام دھماکے کا تعلق اس لڑکی سے بنتا نظر نہیں آ رہا۔'' کوپر اسمتھ نے کہا۔

''نوے فیصد امکان ہے کہ گودام دھماکے کا تعلق بلی بنفرڈ سے ہے۔ اس کا وکیل گلٹی کے بجائے بضد ہے کہ میں ''پلی بارگین'' کی بات کروں۔'' لیڈل نے بتایا۔ ''وہ میرے گواہوں کو خوف زدہ کر رہا ہے۔''

''لیکن نینا یا نینا کے خاندان کا ایک بھی فرد بلی کو نہیں جانتا۔'' گورڈن نے کہا۔

''کچھ ہونے والا ہے۔ بلی کوئی منصوبہ بنا رہا ہے۔ میں مطمئن نہیں ہوں۔'' لیڈل نے بے چینی کا اظہار کیا۔ ''وہ سلاخوں کے پیچھے سے ڈوریاں ہلا رہا ہے۔''

''لیکن تمہارا کیس مضبوط ہے۔'' کوپر اسمتھ نے کہا۔

''ہاں، لیکن......'' لیڈل نے سام کی طرف دیکھا۔

''وہ لڑکی کہاں ہے؟''

''اس کی جان خطرے میں ہے۔ حالات کے تناظر میں، میں نے اسے محفوظ جگہ پہنچا دیا ہے۔ میں اور گورڈن نہیں چاہیں گے کہ تیسرے آدمی کو پتا چلے۔ اگر تمہارے ذہن میں کوئی سوال ہے تو میں پوچھ کر بتا دوں گا۔''

''میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ بلی کیوں اُسے مارنا چاہتا ہے؟'' لیڈل نے سوال کیا۔

''ضروری نہیں کہ بلی کا تعلق بنتا ہو۔'' سام نے کہا۔

''ممکن ہے کوئی تیسری پارٹی ہو۔''

''ٹھیک ہے تو معلوم کرو۔ میں مزید دھماکوں کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ بلی میرے گواہوں کو ہراساں کرنا چاہتا ہے۔ یہ کیس میرے لیے اہم ہے۔'' لیڈل نے کرسی چھوڑ دی۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔ ٹاکیڈا کا ہیجان زدہ چہرہ دکھائی دیا۔ ''ناقابلِ یقین...... NCIC کی رپورٹ مل گئی ہے...... انگلیوں کے نشانات اسپیکٹرا سے میچ کرتے ہیں۔''

''ناممکن۔'' سام نے شیٹ ٹاکیڈا کے ہاتھ سے لے لی۔

☆☆☆

نینا پرانی بوٹ کے ساتھ جھیل میں تھی۔ دوپہر ڈھل رہی تھی۔ نینا نے آسمان کی طرف پرندوں کی جانب دیکھا۔ کوئی اسے آواز دے رہا تھا۔ نینا نے چونک کر گردن گھمائی۔ کنارے پر سام کھڑا تھا۔ نینا اس کی جلد واپسی پر حیرت زدہ تھی۔ دھڑکن میں اضافہ ہوگیا۔ اس نے بوٹ گھمائی۔ قریب پہنچ کر نینا نے اس کے تاثرات پڑھنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی۔ پچھلی رات کی کوئی علامت نظر نہیں آئی۔ یہ آدمی اسے پاگل کردے گا۔

سام اسے سہارا دے کر ساحل پر لایا۔

''نئی دریافت سامنے آئی ہے۔'' اس نے اطلاع فراہم کی۔

''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟''

''ہمارے خیال میں ہم بومبر تک پہنچ گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں تم یہ تصاویر دیکھو۔'' کاٹیج میں جاکے وہ دونوں کاؤچ پر بیٹھ گئے۔ نینا نے تصاویر دیکھنا شروع کیں۔ سام نینا سے ایک فٹ کے فاصلے پر خاموش بیٹھا تھا۔ اس کی نگاہوں میں توقعات کا عکس تھا۔ نینا احتیاط اور توجہ سے ایک کے بعد دوسری تصویر دیکھ رہی تھی۔ آخری فوٹو دیکھ کر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

سام نے مایوسی محسوس کی۔ ''تمہیں یقین ہے؟''

''ہاں، یہ سب میرے لیے اجنبی ہیں۔'' نینا نے جواب دیا۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ سام کے تاثرات میں مایوسی غالب تھی۔ سام نے کتاب کا چوتھا ورق پلٹا۔ ''اسے دیکھو...... پہلے کالم میں نیچے کی طرف تیسرا اشاٹ۔ اسے کبھی، کہیں دیکھا ہے؟''

نینا کئی منٹ تک تصویر کو گھورتی رہی۔ ''نہیں، میں اسے نہیں جانتی۔'' اس کی آواز میں بھی بددلی در آئی۔ سام نے فرسٹریٹ ہوکر پشت ٹکالی۔

''یہ کیونکر ممکن ہے؟'' وہ بولا۔

نینا ابھی تک فوٹو کو دیکھ رہی تھی۔ تصویر کی نیلی آنکھیں نینا کے ذہن میں چبھ رہی تھیں۔ آنکھوں میں حیوانی چمک تھی۔ نینا جھرجھری لے کے رہ گئی۔ ''کون ہے یہ آدمی؟'' وہ بولی۔

''اس کا نام اسپیکٹرا ہے ونسنٹ اسپیکٹرا۔ قد پانچ فٹ گیارہ انچ، وزن 180 پاؤنڈ، عمر چھیالیس برس۔ چند برس قبل یہ ملک سے غائب ہوگیا تھا۔ یہ ہٹ مین کی طرح ہے۔ بڑی رقم کے لیے کچھ بھی کرسکتا ہے۔ دھماکا خیز مواد کا اسپیشلسٹ ہے۔ دہشت گرد تنظیموں، جرائم پیشہ گینگسٹرز وغیرہ کے لیے کام کرتا ہے۔'' سام نے فنگر پرنٹس کے بارے میں بتایا اور اس کا طریقۂ واردات...... ''مجھے یقین ہے کہ وہ تمہیں ختم کرنا چاہتا ہے لیکن کیوں؟ جبکہ تم اسے نہیں جانتیں۔''

''میں اس کے نام سے بھی ناواقف ہوں۔''

سام کھڑا ہو کے ٹہلنے لگا۔ ''کسی اور نے اسپیکٹرا کی خدمات حاصل کی ہیں۔''

''ڈینیلا؟''

''نہیں، اس کا پولی گراف ٹیسٹ لیا جاچکا ہے۔'' سام نے کہا۔

نینا نے ایک بار پھر تصویر کو دیکھا۔ مبہم سا احساس تھا کہ اس نے اس چہرے میں یہ نیلی آنکھیں دیکھی ہیں...... ''اس کے بارے میں مجھے کچھ اور بتاؤ۔''

سام کاؤچ پر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ پیدائش سے لے کر اب تک اس نے اسپیکٹرا کے بارے میں بتایا جس میں آرمی کی ملازمت کا ذکر بھی تھا۔ ''اس نے گرینڈا اور پاناما میں کام کیا تھا اور اَن فٹ ہونے کے باعث ریٹائر ہوگیا۔ اس کی ایک انگلی ضائع ہوگئی تھی اور......''

''رکو، تم کہہ رہے ہو کہ اس کے ایک ہاتھ میں چار انگلیاں تھیں؟''

''ہاں۔''

''کون سا ہاتھ؟''

''بایاں۔'' سام کی آنکھوں میں امید کی چمک ابھری۔

نینا ساکت بیٹھی یادداشت پر زور دے رہی تھی۔

''بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی تھی؟'' اس نے آہستہ سے سوال کیا۔

''ہاں۔'' سام نے کہا۔ ''کوئی پور نہیں تھی۔ انگلی جڑ

سے غائب تھی...... تم نے اُسے دیکھا تھا؟'' سام نے نینا کی آنکھوں میں جھانکا۔ ''کہاں؟ کیسے؟'' اس کی آواز میں تناؤ تھا۔

''چند ہفتے قبل ایمرجنسی روم میں۔ اس نے گلوز چڑھائے ہوئے تھے اور ان کو اتارنا نہیں چاہتا تھا لیکن مجھے نبض دیکھنی تھی...... مجھے حیرت ہوئی تھی۔ میں نے استفسار کیا تو اس نے کسی مشینری کا حوالہ دیا تھا جس کے باعث اسے انگلی سے محروم ہونا پڑا۔''

''ایمرجنسی روم میں کیوں آیا تھا؟''

''وہ سائیکل سے ٹکرا گیا تھا اور بازو پر کٹ آنے کے باعث ٹانکے لگنے تھے۔ میں اپنا کام کر کے کچھ دیر کے لیے کمرے سے گئی...... واپسی پر وہ غائب تھا۔ میں نے خیال کیا کہ وہ ادائیگی سے بچنا چاہتا تھا لیکن بعدازاں معلوم ہوا کہ اس نے کیش ادائیگی کر دی تھی۔''

''تمہیں نام یاد ہے؟'' سام نے سوال کیا۔

''نہیں...... نام یاد رکھنا میری کمزوری ہے۔''

''اس کے بارے میں ہر بات وضاحت سے بتاؤ۔'' سام نے کہا۔

نینا نے جو کچھ بتایا، اس میں نیلی آنکھیں اور قد ہی اسپیکٹر اسے مشابہ تھا۔

''بڑا مسئلہ نہیں ہے۔'' سام بولا۔ ''بال ڈائی کیے جا سکتے ہیں اور چہرے کے لیے پلاسٹک سرجری۔''

''لیکن اسے مجھے ختم کرنے کی کیا ضرورت ہے؟''

''تم نے اسے دیکھا ہے۔ تم اسے پہچان سکتی ہو۔'' سام نے جواب دیا۔

''بہت سے افراد نے اسے دیکھا ہوگا۔'' نینا نے اعتراض کیا۔

''تم واحد ہو جس نے اس کی کٹی ہوئی انگلی دیکھی تھی اور وہ دستانے اتارنا نہیں چاہتا تھا۔''

''ہاں لیکن دستانے یونیفارم کا حصہ تھے۔''

''یونیفارم؟ کیسا یونیفارم؟''

''لمبی آستینوں والی جیکٹ اور پیتل کے بٹن، دستانے، پتلون اور اطراف میں پٹیاں۔ جیسے ایلیویٹر آپریٹر یا بیل ہوپ (bellhop)......''

''جیکٹ پر کسی لوگو کی کڑھائی تھی۔ کوئی معروف عمارت یا ہوٹل؟''

''نہیں۔'' نینا نے کہا۔ ''لیکن اتنی سی بات کے لیے میں اس کے لیے خطرہ کیونکر بن سکتی ہوں؟''

''وہ نئی شناخت کے ساتھ آپریٹ کر رہا ہے۔ نئی شناخت کوئی نہیں جانتا۔ البتہ انگلی کی غیر موجودی اس کے لیے مسئلہ ہے۔ جسے تم دیکھ چکی ہو۔ تم کوشش کرو تو اسے پہچان سکتی ہو۔ فرض کرو ہم عوام کے لیے اعلان کر دیتے ہیں کہ مدد کے لیے آگے آئیں...... پولیس کو ایک آدمی کی تلاش ہے جس کے بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی نہیں ہے۔ اس صورت میں کیا تم سامنے نہیں آؤ گی؟''

''ہاں، میں کوشش کروں گی۔''

''بس...... اسے اسی بات کا خطرہ ہے۔ تم کافی کچھ سمجھ گئی ہو۔ اب نئے سرے سے غور کرو کہ کوئی نکتہ تمہارے ذہن سے اوجھل تو نہیں ہو رہا؟''

نینا نے کتاب کو دیکھتے ہوئے توجہ مرکوز کی۔ معاً اس کی یادداشت میں ایک شرارہ لپکا اور اس کا تمام بدن برف کی طرح سرد پڑ گیا۔

''ڈاکٹر!'' اس نے خوف زدہ آواز میں کہا۔ ''ڈاکٹر نے اسے ٹریٹ کیا تھا، میں مدد کر رہی تھی۔''

''کون ڈاکٹر؟'' بے اختیار سام کا ہاتھ اس کے بازو پر چلا گیا۔

''رابرٹ...... وہ رابرٹ تھا۔'' دونوں ایک ٹک ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔ بکھرے پزل کے ٹکڑے یکجا ہو رہے تھے۔ ایک ہی کمرے میں رابرٹ اور نینا نے اس وحشی کو دیکھا تھا۔ اور رابرٹ اب اس دنیا میں نہیں تھا۔ سام نے نینا کا ہاتھ پکڑا۔ ''اٹھو ہمیں جانا ہوگا۔'' دونوں رُوبرو کھڑے تھے۔ سام کی قربت اور لمس کو نظر انداز کرنا نینا کے لیے ممکن نہیں تھا۔

''آج، ابھی؟'' نینا نے سوال کیا۔

''ہاں، ضروری کام ہے۔ تمہارے بغیر ممکن نہیں۔''

نینا نے اس کی آنکھوں میں چاہت کا جگنو جل کے بجھتے دیکھا۔ سام نے فی الفور رخ پھیر لیا۔ نینا گھوم کے پھر اس کے سامنے آگئی۔ ''نظر چُرا رہے ہو؟''

''نہیں۔'' سام نے کہا۔

''کل رات ہمارے درمیان کیا ہوا تھا؟''

''کیا مطلب ہے؟'' سام نے تجاہل عارفانہ سے کام لیا۔

''مجھے ابھی تک یقین نہیں آیا، کیا مجھ سے غلطی ہوئی یا پھر تم سے...... یا ہم دونوں ہی......''

سام نے گہری سانس لی۔ ''رات جو ہوا، نہیں ہونا چاہیے تھا۔ غلطی تھی......''

''میں غلطی نہیں سمجھتی۔''

''نینا، تفتیشی افسر کے لیے رومان میں جانے سے دونوں کے لیے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔''

''ہوسکتا ہے لیکن میں تفتیشی افسر نہیں ہوں۔ میں مجبور ہوگئی ہوں...... میں کیا کروں...... سام میں...... میں۔'' نینا نے رخ پھیر لیا۔

''میں حالِ دل سے واقف ہوں...... لیکن میں تمہارے لیے فٹ نہیں ہوں۔''

''کیونکہ تم پولیس آفیسر ہو، کیا تم واقعی سمجھتے ہو کہ میں تمہیں صرف ایک کوپ تصور کرتی ہوں؟''

''کیا ایسا نہیں ہے؟''

''نہیں۔'' نینا نے ہاتھ سام کے رخسار پر رکھا۔ وہ اندر ہی اندر کسمسایا لیکن جگہ سے نہیں ہٹا۔ ''سام تم ڈیوٹی سے زیادہ میرا خیال رکھتے ہو......''

''یہ میری جاب ہے۔''

''کیا تمہیں یقین ہے کہ تم صرف جاب نبھا رہے ہو؟''

وہ خاموش تھا۔ جواب دینے سے ہچکچا رہا تھا۔ نینا نے سوال دہرایا۔

''نہیں۔'' سام نے تسلیم کیا۔ ''یہ جاب سے زیادہ ہے۔ تم میری ذمے داری سے بڑھ کر ہو۔''

نینا کے چہرے پر دلنشیں مسکراہٹ ابھری۔ نظروں کی حلاوت تھی گویا مئے گلفام کے مانند۔ نینا کے علم میں تھا کہ یہ جواب آنا ہی تھا۔ گزری رات کی مدہوشی نے تصدیق کردی تھی۔ روبوٹ میں سے انسان باہر آگیا تھا۔

☆☆☆

نینا کمپیوٹر پر ابھرنے والے اسکیچ کو گھور رہی تھی۔ وہ ایک گھنٹے سے کام کررہے تھے۔ پلاسٹک سرجری کی وجہ سے متعدد بار چہرے کی ساخت تبدیل کرنی پڑی۔ بال کالے کر دیے تھے۔ نینا بے بسی محسوس کررہی تھی۔ ''میں نے اسے ایک بار دیکھا تھا اور ظاہر ہے کہ شعوری طور پر چہرے پر غور نہیں کیا تھا۔ ایمانداری کی بات ہے کہ میرے خیال میں یہ اسکیچ اصل کے مطابق نہیں ہے۔ اگر میں نے سرسری طور پر بھی اس کا اصل چہرہ دیکھا ہوتا تو شاید اسکیچ بہتر شکل میں سامنے آتا۔'' نینا نے کہا۔

''پرنٹ آؤٹ نکالو۔'' سام نے کمپیوٹر آپریٹر کو ہدایت دی۔

''سوری، میں زیادہ مددگار ثابت نہیں ہوئی۔'' نینا نے شرمندگی سے کہا۔

''پریشان مت ہو۔ تم نے اپنی بہترین کوشش کی ہے۔'' سام نے تسلی دی۔ ''اب ہم دوسری طرف چلتے ہیں۔''

''کہاں؟''

''اسپتال۔''

☆☆☆

گورڈن وہاں پہلے سے موجود تھا۔ متواتر کام کی تھکاوٹ چہرے سے عیاں تھی۔ گورڈن نے اپنی چھان بین کے بارے میں بتایا۔ گورڈن نے ایک شیٹ سام کے حوالے کی...... اسپیکٹرا، انتیس مئی کو پانچ بجے شام ایمرجنسی روم میں آیا تھا۔ نام کی جگہ لارنس فولی لکھا تھا۔ پتا اور بلنگ کی تفصیل۔ حادثے کی تفصیل۔ شیٹ کے زیریں حصے میں رابرٹ اور نینا کے دستخط تھے۔

''نام اور پتا چیک کرلیا؟''

''ہاں، دونوں جعلی ہیں۔'' گورڈن نے جواب دیا۔

''وہ مارا...... یہی ہمارا مطلوبہ شخص ہے۔'' سام نے پُرجوش آواز میں کہا۔

''لیکن پکڑنا مشکل ہے۔'' گورڈن نے کہا۔ ''کوئی اشارہ، کوئی ٹریل نہیں ہے۔''

''تم وردی کو بھول رہے ہو۔'' سام نے کہا۔ ''یہ کسی ہوٹل کا یونیفارم ہے...... وہ بہت مکار ہے۔ اسے ملازمت کی ضرورت نہیں ہے۔ یونیفارم وقتی ہے۔'' سام بھی گورڈن کے مانند تھکا ہوا تھا۔ نینا اسے چھونا چاہ رہی تھی لیکن گورڈن کی موجودی میں نہیں۔

''ہمیں تمام ہوٹل اور ان کے بیل ہوپس (بیرے یا دربان) کو چیک کرنا ہوگا اور ہمیں آرام کی بھی ضرورت ہے۔'' سام نے جمائی لی۔

''بالکل۔'' نینا نے ہاں میں ہاں ملائی۔ ''بغیر وقفے کے کام نہیں کیا جاسکتا۔''

سام، گورڈن سے زیادہ تھک چکا تھا۔ ''تم اسے گھر لے جاؤ۔'' گورڈن نے نینا سے کہا۔

نینا اٹھ گئی۔ ''سام آؤ میں تمہیں گھر چھوڑ دیتی ہوں۔'' اس نے نرمی سے کہا۔

☆☆☆

اسپیکٹرا ٹی وی پر پولیس اسکیچ دیکھ کر ہنس رہا تھا۔ وہاٹ اے جوک۔ اس کا موجودہ حلیہ اسکیچ سے قطعی مختلف تھا۔ اسپیکٹرا کو سام نیوارو سے یہ توقع نہیں تھی۔ سام ایک قابلِ قدر مدِمقابل تھا...... البتہ وہ اس راہ پر آگیا تھا کہ اسپیکٹرا زندہ ہے

اور واپس آچکا ہے۔ چرچ والی لڑکی نے اسکیچ بنوانے میں مدد دی ہوگی۔ اسپیکٹرا کے نزدیک اسکیچ کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اسے نینا نامی لڑکی سے غرض تھی۔ اگرچہ نینا بھی کچھ نہیں کرسکتی تھی۔ لیکن اسپیکٹرا رسک لینے کا قائل نہیں تھا۔ ٹی وی بند کرکے وہ بیڈ روم میں آگیا۔ جہاں ایک حسین عورت محوِ خواب تھی، میریلین ڈکوف سے وہ تین ہفتے قبل اسٹاپ لائٹ کلب میں ملا تھا۔ وہ دولت کی بھوکی تھی اور کلب میں اپنی جوانی اور خوب صورتی کو بے دھڑک کیش کررہی تھی۔ اس کی خواہش بھی جوانی کے مانند منہ زور تھی۔ اسپیکٹرا نے اسے دونوں چیزیں فراہم کیں۔ وہ بدمست تھی...... سوال جواب کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ سوال نہ کرنے کی تیسری خوبی اسپیکٹرا کو خاص طور پر پسند تھی۔ میریلین کے بال سنہرے، بدن سنہرا...... شاید خون بھی سنہرا تھا۔

☆☆☆

دو گھنٹے بعد سنہرے بالوں والی عورت گرے سوٹ میں آئی ڈی کے ساتھ قید خانے کے آفیشلو کے سامنے تھی۔

''میں فریک اور ڈیرن کی اٹارنی ہوں۔'' اس نے تعارف کرایا۔ ''فرم کی جانب سے میں بلی بن فورڈ سے ملنے آئی ہوں۔'' کچھ دیر بعد وہ بلی کے سامنے تھی۔ چند لمحے بلی نے اس فتنہ پرور کا جائزہ لیا پھر بولا۔ ''میں نے ٹی وی پر خبر دیکھی تھی...... یہ کیا ہورہا ہے؟''

''وہ کہتا ہے یہ سب غیر اہم ہے۔ وہ اپنے وعدے کے مطابق تمہارا کام کردے گا۔''

بلی نے پریزن گارڈ کی جانب دیکھا۔ وہ کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

''وہ یقین دہانی چاہتا ہے کہ ہفتے سے پہلے تم ادائیگی تیار رکھو گے۔''

''ادائیگی کا مسئلہ نہیں ہے لیکن کام ہونے کے بعد۔ کورٹ کی تاریخ تیزی سے قریب آرہی ہے۔''

سنہری گڑیا مسکرائی۔ ''کام ہوجائے گا۔ اس نے گارنٹی دی ہے۔''

☆☆☆

سام بیدار ہوا تو کافی اور اروما کی مہک آرہی تھی۔ ساتھ ہی کوکنگ اشتہا انگیز...... وہ کمرے میں اکیلا تھا لیکن گھر میں کوئی اور بھی تھا۔ رات وہ بستر پر گرتے ہی سو گیا تھا۔ آخری احساس تھا کہ نینا بھی بیڈ روم میں تھی۔ مہینوں بعد وہ مسکراتا ہوا بستر سے اٹھا اور شاور کے لیے قدم بڑھائے۔ عورت کی موجودگی نے گھر کے ماحول کو بدل دیا تھا۔ در و دیوار، اور اجاڑ پن کو بدل دیا تھا۔ وہ لباس بدل کے کچن میں گیا۔ نینا کو دیکھ کر قدم لڑکھڑائے۔

وہ پلٹ کر مسکرائی ''گڈ مارننگ۔'' نینا نے دونوں بازو سام کی گردن میں حمائل کردیے۔ کوئی بھی ہو، آئیڈیل سچویشن تھی۔ گھر میں ایک عورت ہو، وہ بھی نینا جیسی۔ جو گھر کا اور اس کا خیال رکھے۔ مکان کو گھر میں تبدیل کردے۔ سام کے دل میں دھڑکنیں شور مچانے لگیں۔ اس نے دونوں ہاتھ نینا کے شانوں پر رکھ دیے اور ایک قدم پیچھے ہٹا۔ ''نینا کچھ بات کرنی ہے۔'' وہ بولا۔

''کیس کے بارے میں؟''

''نہیں، میرا مطلب ہے۔ ہم دونوں کے بارے میں۔''

یک دم نینا کے چہرے سے رنگین مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ وہ پلٹی اور کچن کے سلیب سے ٹیک لگا کے کھڑی ہوگئی۔ اس وقت سام نے خود سے نفرت محسوس کی۔ ''رات ٹھیک نہیں ہوا۔''

''رات کچھ نہیں ہوا تھا۔ میں تمہیں گھر تک لائی اور بیڈ تک پہنچایا۔''

''یہی میں سمجھانا چاہ رہا ہوں نینا، میں اتنا بے جان تھا کہ ایک ٹرین بھی کانیچ سے گزر جاتی تو میں ہل نہ پاتا۔ اگر میں اپنی پلکیں تک نہیں اٹھا سکتا...... پھر میں کیونکر تمہاری حفاظت کرسکتا ہوں؟''

''اوہ، سام۔'' نینا نے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے سام کا چہرہ سہلایا۔ ''گزشتہ رات میں تمہارا خیال رکھنا چاہتی تھی۔ یہ کام کرکے میں نے بہت مسرت حاصل کی۔''

''تمہاری حفاظت میری ذمے داری ہے۔'' سام نے کہا۔

''میں اتنی بے بس نہیں...... کبھی کبھی میں بھی تمہارا خیال رکھ سکتی ہوں۔ تم بارہ مہینے...... چوبیس گھنٹے کیوں اور کیسے پولیس رول ادا کرسکتے ہو۔''

''نینا شاید تم ٹھیک ہو لیکن جیسے میرا کیریئر گزرا ہے...... مجھے ڈر لگتا ہے...... میں عادی ہوگیا ہوں۔ تمہاری وجہ سے میرا ارتکاز ختم ہونے لگتا ہے۔ میں نے تمہاری حفاظت کی ذمے داری کسی اور کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔''

''مجھے کسی پر بھروسا نہیں۔ میں تم پر اعتماد کرتی ہوں۔''

''نینا پلیز سمجھو، میرا اس کے ساتھ پہلے بھی تصادم ہو

چکا ہے۔ وہ اب تک جان گیا ہوگا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ایک دوسرے کی مدد کے لیے ہمیں سمجھداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے......ڈیوٹی کے دوران محبت مروا دیتی ہے۔''

''تم نہ کرو......لیکن مجھے کیوں مجبور کر رہے ہو۔ میں کوئی مسئلہ نہیں کھڑا کروں گی۔''

☆☆☆

آٹھ آدمی ایک قطار میں شیشے کی دیوار کے دوسری جانب کھڑے تھے۔ شیشہ یک طرفہ تھا۔ نینا رک رک کر قدم بہ قدم ان کے چہروں اور وردیوں کو ٹٹول رہی تھی۔ کچھ دیر بعد اس نے تھکی ہوئی آواز میں اپنی ناکامی کا اعتراف کیا۔

''اس فضول مشق سے کیا حاصل ہوا؟'' لیڈل نے سام پر طنز کیا۔

''ایک کوشش میں کامیابی نہیں ملتی۔ ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔'' سام نے کہا۔

''پولیس رپورٹ کے مطابق بائیسکل سے تصادم مین کانگریس اسٹریٹ پر ہوا تھا۔'' گورڈن نے بتایا۔ ''دستانے چڑھانے کے لیے اسے وردی کی ضرورت ہے۔ وردی کے ساتھ دستانوں پر کوئی توجہ نہیں دیتا۔''

''کانگریس؟'' لیڈل کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

''پائپر ہوٹل کے نزدیک۔'' سام بولا۔ ''کیا پرسوں گورنر بطور مہمان اسپیکر کے کاروباری سیمینار میں شریک نہیں ہو رہا؟'' سام نے کہا۔

''تمہارے خیال میں اسپیکٹرا کا ٹارگٹ گورنر ہے؟''

''ممکن ہے۔ ہوٹل کو چیک کرنا پڑے گا...... ڈبل چیک۔ خاص طور پر گورنر کا کمرا۔''

''ہوٹل کے بیرے؟''

''قد و قامت اور عمر کے پیشِ نظر انہیں دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ایک نمبر 3 ہے جس پر شبہ کیا جا سکتا ہے لیکن اس کی دس انگلیاں سلامت ہیں۔ نینا کو وردی دیکھ کر شاید کچھ یاد آجائے......'' نینا شیشے کی دیوار میں سے نمبر 3 کو دیکھ رہی تھی۔ وہ ہوٹل پائپر کی وردی میں تھا۔ سرخ جیکٹ، سیاہ پتلون۔

''یہ ہوٹل پائپر کی وردی ہے؟''

''ہاں۔'' گورڈن نے جواب دیا۔ ''کیوں؟''

''ایمرجنسی روم میں وہ اس وردی میں نہیں تھا۔ اس کی جیکٹ کا رنگ سبز تھا......فورسٹ گرین۔''

گورڈن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''ہالیڈے اِن، سرخ وردی...... میریٹ گرین، لیکن میریٹ حادثے کے مقام سے فاصلے پر ہے۔''

''چیک آؤٹ میریٹ۔'' لیڈل نے بے چینی سے کہا۔ ''ہر ہوٹل چیک کرو۔ مجھے یہ آدمی چاہیے۔ گورنر کب پہنچے گا؟''

''کسی وقت سہ پہر میں۔'' گورڈن نے جواب دیا۔

لیڈل نے گھڑی دیکھی۔ ''پورے چوبیس گھنٹے ہیں۔ کچھ سامنے آئے تو کال کرنا۔''

''یس سر، یور ہائی نس۔'' گورڈن نے زیرِ لب کہا۔

''میں اور میری بیوی آج رات گرانٹ تھیٹر میں ہوں گے۔ بیپر میرے پاس ہوگا۔''

☆☆☆

آفیسر لیون پریسلر مضبوط جسم کا مالک تھا اور اپنے کام سے کام رکھتا تھا۔ ہوٹل میں نینا کے ساتھ تین گھنٹے گزر گئے تھے۔ اس دوران اس نے کسی سوال کے جواب میں فقط 'یس' اور 'نو' کے الفاظ استعمال کیے تھے۔ نینا کو لگا، وہ گونگا ہے۔ پریسلر متواتر حرکت میں تھا اور چیتے کے مانند چوکس۔ کبھی ڈور لاک چیک کرتا۔ کبھی کھڑکی کی طرف جاتا...... نینا نے بیزار ہو کر وہ ناول اٹھایا جو اس نے ہوٹل کی گفٹ شاپ سے لیا تھا۔ ناول میں اس کا دل نہیں لگ رہا تھا۔ وہ سادہ دل تھی، خاموش طبع نہیں۔

''تم کئی سال سے پولیس میں ہو؟''

''یس میم۔''

''تمہیں خوف نہیں آتا؟''

''نو میم۔''

پریسلر نے نینا کو نظر انداز کر کے کھڑکی سے جھانکا۔ نینا نے پھر کوشش کی۔ جواب میں پھر وہی یس اینڈ نو......

☆☆☆

میٹنگ جاری تھی۔ وہ کوئی سراغ حاصل نہیں کر سکے تھے۔ رائے تقسیم ہو گئی تھی کہ اسپیکٹرا کا ہدف کون ہے۔ بہت کچھ اس امر پر انحصار کرتا تھا کہ اسے کس نے ہائر کیا ہے۔ سائیکل سوار کا تفصیلی انٹرویو کیا گیا تھا۔ اس کے مطابق غیر اہم حادثہ کانگریس اسٹریٹ پر ہی ہوا تھا، فرینکلین اسٹریٹ کے قریب۔ سام کی ٹیم نے علاقے کا ایک ایک کونا دیکھ لیا تھا۔ نہ ہی اسکیچ کو کوئی پہچان پایا تھا۔

''کیا تم تمام وردیاں نینا کو دکھا چکے ہو؟'' چیف نے سام سے سوال کیا۔

''چند رہ گئی ہیں......ان کو حاصل کرنا ہے۔''

☆☆☆

گرانٹ تھیٹر کا منیجر پروگرام کی کامیابی کے لیے سرگرم تھا۔ آج کی رات نسبتاً کافی تعداد متوقع تھی۔ پانچ سو۔ بنیادی طور پر پروگرام لوکل لیگل ایڈ کمیٹی کے لیے تھا۔ تمام وکلا جاز سے لطف اندوز ہونے کے لیے ادائیگی کر چکے تھے۔ منیجر کے لیے یہ باعثِ حیرت تھا...... تاہم وہ خوش تھا۔

''یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک اہلکار موجود نہیں ہے۔'' نگراں نے منیجر کو بتایا۔

''کون؟''

''وہ جسے دو دن قبل ایجنسی کے ذریعے ہائر کیا گیا تھا۔''

''ایجنسیاں قابلِ بھروسا نہیں ہوتیں۔'' منیجر نے تبصرہ کیا۔ ''چنانچہ متبادل کا بندوبست رکھنا چاہیے۔ کم از کم شروع میں۔ تیاری کرو۔ یہ وکلا ہیں۔ دماغ رکھتے ہیں...... کوئی جھول نہیں ہونا چاہیے۔''

☆☆☆

نینا، پریسلر کے ساتھ واپس پولیس ہیڈ کوارٹر میں تھی۔ سام نے رسمی انداز میں سر کو جنبش دی۔ نینا نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔ وہاں دو عدد سادہ پوش بھی موجود تھے۔ ''ہم چاہتے ہیں کہ تم کچھ اور یونیفارم دیکھ لو...... ان میں گائیڈ (گائیڈ: وہ جو سینما میں نشست کے لیے رہنمائی کرتے ہیں)، بیرے اور ایلیویٹرز کی وردیاں ہیں۔ تمام سبز رنگ کے شیڈز ہیں۔ نینا نے جائزہ لیا اور انکار میں سر ہلایا۔

''وہ کونے والا یونیفارم دیکھو، اس میں سنہری پٹیاں ہیں۔ اس میں سبز پر سیاہ پٹیاں تھیں...... شولڈر کے ساتھ۔''

''او کے، تھینکس ایوری ون۔ سیشن اِز اوور۔ پریسلر تم کچھ کھالو اور آرام کرو۔'' سام نے کہا۔ ''میں نینا کو ہوٹل لے جاؤں گا۔ تم ایک گھنٹے بعد پہنچ جانا۔'' چند منٹ میں وہاں سام اور نینا تنہا رہ گئے۔ دونوں خاموش تھے۔

''امید ہے کہ ہوٹل میں تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی ہوگی۔''

نینا نے کہا۔ ''میرے لیے یہ قید کے مانند ہے۔ میری جاب ہے۔ میری لائف ہے۔ میں ایک کوپ کے ساتھ ہوٹل میں نہیں رہ سکتی...... اس نے مجھے فون تک نہیں کرنے دیا۔''

''اوہ، نینا...... میں نے اسے منع کیا تھا۔''

نینا نے گہری سانس لی۔ ''سام، مجھے میری زندگی واپس دے دو۔''

''یہاں تمہاری ضرورت ہے...... اسی طرح وہ بل سے نکلے گا۔''

''تم اسے پکڑنے کے لیے مجھے استعمال کر رہے ہو؟''

''میرے لیے تمہاری اہمیت محض اس لیے نہیں ہے کہ میں اسے پکڑنا چاہتا ہوں۔'' سام نے دونوں ہاتھ نینا کے شانوں پر رکھ دیے۔ ''اور یہ بات تم بھی جانتی ہو۔''

''واقعی میں جانتی ہوں؟'' نینا نے سوال کیا۔

جواب میں سام نے چہرہ جھکایا۔ نینا کا بدن از خود لرز اٹھا۔ دروازے پر دستک ہوئی اور وہ دونوں خمار آلود لمحوں سے نکل آئے۔ گورڈن بوکھلایا ہوا دروازے میں کھڑا تھا۔

''اوہ...... میں برگر لینے جا رہا تھا۔ سوچا تم سے بھی معلوم کر لوں؟''

''ہم ہوٹل میں کچھ لے لیں گے۔'' سام نے کہا۔

☆☆☆

''کیا میں ایک کال کر سکتی ہوں؟''

''کسے؟'' سام نے سوال کیا۔ ''کیوں؟''

''میرے گھر والوں کو علم ہونا چاہیے کہ میں ٹھیک ہوں۔''

''ٹھیک ہے۔'' سام نے سوچ کے جواب دیا۔ ''لیکن یہ مت بتانا کہ تم کہاں ہو۔''

''ہیلو، دِس اِز نینا، میں بہن یا بہنوئی سے بات کروں گی۔''

''سوری، مسٹر اینڈ مسز ہیورڈ گھر میں نہیں ہیں۔ اگر آپ کہیں تو واپسی پر کال بیک کرا دوں۔'' ملازمہ نے کہا۔

''میں بعد میں خود کر لوں گی۔'' نینا نے کہا۔ ''وہ کب تک آئیں گے؟''

''وہ گرانٹ تھیٹر میں ہیں۔ لیگل ایڈ بینیفٹ کے لیے...... میرا خیال ہے کہ ساڑھے دس بجے واپسی ہوگی۔ انہیں کافی اور ڈیزرٹ کا شوق ہے۔ آدھی رات ہو جائے گی۔''

''اوہ نو...... میں کل فون کر لوں گی۔''

''گھر خالی ہے؟'' سام نے کہا۔

''میرا خیال تھا کہ وہ جیک کی لا فرم کی طرف گئے ہوں گے لیکن وہ تھیٹر گئے ہیں۔''

''تمہارا بہنوئی وکیل ہے؟'' سام نے پُرسوچ انداز میں سوال کیا۔

''وہ جج بننا چاہتا ہے۔ حالانکہ اس کی عمر ابھی تیس برس ہے۔ تمہیں کیا ہوا؟'' نینا نے سام کی پُرشکن پیشانی دیکھی۔

''وہ کون سے تھیٹر گئے ہیں؟''

''گرانٹ تھیٹر...... امدادی پروگرام ہے۔ میرا

مطلب ہے لیگل ایڈ۔''

''لعنت ہے مجھ پر...... نینا جم کے بیٹھو۔'' سام نے خطرناک یوٹرن لیا۔

''کیا کر رہے ہو؟''

''گرانٹ تھیٹر۔ لیگل ایڈ بینیفٹ۔ وہاں کیسے افراد ہوں گے؟''

''ظاہر ہے وکلا کی کثیر تعداد وہاں آئے گی۔'' نینا نے جواب دیا۔

''ٹھیک۔ اور محترم ڈی اے نارم لیڈل بھی وہاں ہوں گے۔ میں وکلا کو زیادہ پسند نہیں کرتا لیکن ان کی لاشیں اٹھانا بھی پاگل پن ہے۔''

''میں نہیں سمجھی...... کیا تھیٹر ٹارگٹ ہے؟ لیکن وکلا تو بلیک اینڈ وہائٹ یونیفارم میں ہوں گے؟''

''سوچو وہاں اندازاً سیکڑوں وکلا ہوں گے...... نشستوں تک رہنمائی کے لیے ایک گائیڈ نہیں ہوگا۔ جتنے ہوں گے، یونیفارم میں ہوں گے اور میری یادداشت دھوکا نہیں دے رہی تو گائیڈز کا یونیفارم سبز ہے......''

سام نے پارکنگ تلاش کرنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ آٹھ بج کے بیس منٹ ہو رہے تھے۔ وہ دونوں گاڑی سے نکلے تو دربان نے اعتراض کیا۔

سام نے بیج لہرا کے ''پولیس'' کہا اور آگے بڑھ گیا۔ لابی سنسان تھی۔ وہ بڑھتے گئے۔ ساعت نے دھن کی آواز اٹھائی۔ سام نے ہال کا دروازہ کھول دیا۔ گائیڈز نے احتجاج کیا۔ ''نینا چیک کرو۔'' سام نے کہا۔

وہ چار تھے۔ ''کیا چیک کرو؟'' ایک نے سوال کیا۔

سبز جیکٹ، سیاہ پٹیاں، پیتل کے بٹن...... لیکن کوئی بھی دراز قامت نہیں تھا۔ نینا نے ڈریس کی تصدیق کر دی۔

سام نے اپنا بیج دکھایا۔

''تم چار ہو صرف؟'' اس نے سوال کیا۔

''نہیں، ایک غیر حاضر ہے۔'' جواب ملا۔

''کیا اس کے ایک ہاتھ کی انگلی غائب ہے؟''

''کیسے معلوم ہوگا...... ہم دستانے پہنتے ہیں۔''

''یہاں بم...... رکھا گیا ہے۔'' سام نے وقفہ لے کر مشکل فیصلہ سنایا۔ وہ رسک لینے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ گائیڈز کے چہرے متغیر ہو گئے۔

''نینا باہر جاؤ...... گاڑی میں انتظار کرو۔''

''لیکن تم اکیلے......'' اس اثنا میں سام نیم تاریکی میں آگے نکل چکا تھا۔ سام اسٹیج پر پہنچا اور میزبان سے مائیکروفون لے لیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ غصہ نظر آیا۔ نینا دیکھ رہی تھی۔ موسیقار بھی بوکھلا گئے۔ دھن ختم، سُر خاموش...... ہو گئے۔

''خواتین و حضرات!'' سام نے رواں آواز میں کہا۔ ''قطعی پُرسکون رہیں۔ میرا تعلق پورٹ لینڈ پولیس سے ہے۔ بھگدڑ مچی تو نقصان ہوگا۔ ڈسپلن کے ساتھ ہال خالی کریں۔ ہمارے پاس بومب تھریٹ ہے۔ پھر کہہ رہا ہوں۔ فوراً لیکن سکون سے ہال خالی کریں۔''

فی الفور انخلا شروع ہو گیا۔ نینا کو بھی پیچھے ہٹنا پڑا۔ اسے سام نظر نہیں آ رہا تھا۔ تاہم اس کی آواز سماعت سے ٹکرا رہی تھی۔ وہ متواتر نظم وضبط کی ہدایت کر رہا تھا۔ نینا نے سوچا کہ وہ سب سے آخر میں باہر آئے گا اور اگر اس کا اندازہ درست ہے تو شاید وہ باہر نہ آ سکے۔ سام کبھی یہ فیصلہ نہ کرتا اگر پانچواں گائیڈ غائب نہ ہوتا۔ دھماکا ہوا تو سام پھنسے گا، نہ ہوا تو بھی سام پھنسے گا۔ خوف کی مکڑی نے نینا کے گرد جال بُننا شروع کر دیا۔

جوں جوں افراد باہر نکل رہے تھے، ڈسپلن ٹوٹتا جا رہا تھا۔ دہشت کا دائرہ پھیل رہا تھا۔ سابقہ دھماکوں کی آگہی نے بھگدڑ مچا دی۔ کوئی عورت نیچے گری۔ افراد ایک دوسرے پر گرتے جا رہے تھے۔ افراتفری مچی تھی۔

☆☆☆

نینا نے باہر پہنچنے والوں کو کھوجنا شروع کیا۔ اس نے وینڈی اور اس کے شوہر کو دیکھ کر سکھ کی سانس لی لیکن سام کہاں ہے؟ معاً اس نے سام کو دیکھ لیا۔ وہ عمر رسیدہ آدمی کو سہارا دے کر باہر لا رہا تھا۔ سام نے اسے لیمپ پوسٹ کے سہارے بٹھایا۔ نینا قریب پہنچ چکی تھی۔ ''اسے دیکھو۔'' سام واپس پلٹ گیا...... اس مرتبہ وہ ایک عورت کے ساتھ آیا اور اسے نینا کے قریب لٹا دیا۔ ''ایک اور اندر ہے۔'' اس نے نینا سے کہا۔

''نیوارو!'' کوئی چلایا۔ سام نے گردن گھمائی۔

''کیا خرافات ہے۔ بم کال آئی تھی؟'' لیڈل برافروختہ نظر آ رہا تھا۔

''نہیں، کلیوز ملے ہیں۔'' سام اندر جانے لگا۔

''لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ تمہیں جوابدہ ہونا پڑے گا۔'' لیڈل نے غصے سے کہا۔

سام لابی میں غائب ہو چکا تھا۔ لیڈل زیرِ اشتعال چیخا۔ ''میں تمہیں دیکھوں گا۔'' یہ لیڈل کا آخری فقرہ تھا۔ جب دھماکے نے اسے ہلا کے رکھ دیا۔ نینا پیچھے کی طرف

گری۔ اکثر وکیل اور افراد زمین بوس ہو گئے تھے۔ دھواں اٹھ رہا تھا۔ شاک کی کیفیت تھی۔ تھیٹر ایک جانب جھک گیا تھا۔ سناٹا چھا گیا۔

کچھ دیر بعد نینا نے نسوانی کراہ سنی۔ اس کے بعد دوسری...... پھر تیسری...... نینا کے اندر کی ایمرجنسی نرس بیدار ہو گئی۔ وہ اپنی کہنیوں کی خراشوں کو بھول کے متاثرین کی طرف متوجہ ہو گئی۔ آہیں، سسکیاں، کراہیں...... نینا کا سر بھی دکھ رہا تھا۔ اس نے سام کو باہر آتے نہیں دیکھا تھا۔ تاہم خود کو سنبھال کر وہ زخمیوں کی دیکھ بھال میں لگ گئی...... لیکن سام کا تصور دل و دماغ پر طاری رہا۔ اگر وہ بچ گیا ہے تو اسے بھی مدد کی ضرورت ہو گی۔ نینا کا ذہن آمادہ نہیں تھا کہ وہ سام کے بارے میں کوئی اور بات سوچ سکے...... دور سے آتی ہوئی ایمبولینس کی آواز سنتے ہی وہ تھیٹر کی طرف لپکی۔ اسے یاد تھا کہ دھماکے سے پہلے وہ لابی میں تھا۔ ”سام!“ وہ چیخی اور آگے بڑھتی رہی۔ ”سام!“

”نینا؟“ اس نے مدھم آواز سنی لیکن آواز عمارت کے اندر نہیں تھی۔ نینا نے رخ بدلا اور تیزی سے عقبی ایگزٹ سے باہر سڑک پر آ گئی۔ اسے سام کا ہیولا دکھائی دیا۔ وہ بے ساختہ اس کے ساتھ لپٹ گئی۔ گرفت میں خوف تھا۔ آسودگی تھی، نرمی اور شدت...... متضاد کیفیات تھیں۔ سام کا ردعمل بھی یکساں تھا۔

”تم اندر کیا کر رہی تھیں، تمہیں باہر ہونا چاہیے تھا؟“ اس نے اعتراض کیا۔

”میں تمہاری تلاش میں واپس آ گئی تھی۔“

”آئندہ میری ہدایات کے مطابق عمل کرنا۔“ سام نے نرمی سے نینا کو علیحدہ کیا۔ اس وقت نینا نے اس کے کان کے قریب خون دیکھا۔ ”تمہیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔“

”بہت سے افراد کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ میں انتظار کر لوں گا۔ تم ٹھیک ہو؟“

”ہاں، اور میں دوسروں کی مدد کروں گی۔ یہ میرا میدان ہے۔“ وہ مسکرائی اور دونوں گھوم کے سامنے کی طرف چلے گئے۔ جہاں ہاہاکار مچی ہوئی تھی۔

”تمہاری کہنیاں؟“ سام نے اشارہ کیا۔

”میں انتظار کر لوں گی۔“

☆☆☆

وہ جائے حادثہ سے دور سائے میں کھڑا لعنت ملامت کر رہا تھا۔ جج اسٹینلے ڈیلٹن اور اٹارنی نارم لیڈل دونوں بچ گئے تھے۔ اسپیکٹرا، لیمپ پوسٹ کے ساتھ لیڈل کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ساتھ جو عورت تھی، یقیناً اس کی بیوی تھی۔ صورت حال ایسی تھی کہ وہ ٹہلتا ہوا جا کے لیڈل کو ٹھکانے نہیں لگا سکتا تھا۔ سام نیوارو بھی نظر آ رہا تھا...... جو پہلے ہی مسلح حالت میں ہوگا۔ ایمبولینسز اور پولیس پہنچنا شروع ہو گئی تھی۔ ذلت آمیز بات یہ تھی کہ اسپیکٹرا کی ساکھ برباد ہو رہی تھی۔ بلی نے چار لاکھ ڈالرز میں معاملہ طے کیا تھا، رقم بھی گئی۔ اسپیکٹرا کے لیے بہترین موقع تھا۔ درجنوں اموات کی صورت میں یہ اندازہ لگانا ممکن نہیں تھا کہ اصل ٹارگٹ کون تھا۔ تاہم اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ گڑبڑ کیسے ہوئی۔ دس پندرہ منٹ اور گزر جاتے تو کام مکمل تھا۔ چرچ میں بھی چند منٹ کے فرق سے اہداف بچ گئے تھے۔ رابرٹ کو اس نے بعد میں گھر پر نشانہ بنایا...... معاً بھیڑ میں اسے ایک حسین خدمت گار کی جھلک نظر آئی۔ وہ نینا تھی۔ کیا نینا نے رنگ میں بھنگ ڈالا ہے؟ اور کوئی وجہ اسپیکٹرا کے فہم سے بالاتر تھی۔ نینا پہلے ہی اس کے نشانے پر تھی اور کئی بار بچ نکلی تھی۔ اگرچہ پولیس اسکیچ ناکارہ تھا لیکن وہ رسک لینے کا عادی نہیں تھا۔ اس کی باریک بینی کی وجہ سے ہی اس کی مارکیٹ بنی تھی۔ وہ تلملاتا ہوا وہاں سے ہٹ گیا۔ اس رنگین کانٹے کو صاف کرنا ضروری ہو گیا تھا۔

☆☆☆

گورڈن کے پاس آرمر اور ماسک تھا۔ اس کی ٹیم بھی ضروری لوازمات سے لیس تھی۔ کوپر اسمتھ بھی پہنچ گیا تھا۔ تاہم اس کی موجودگی علامتی تھی۔ بلاشبہ مووی ڈائریکٹر کا رول سام کی جھولی میں تھا۔ سام سے ہدایات لے کر گورڈن ٹیم کے ساتھ تباہ حال تھیٹر کے اندر داخل ہو گیا۔ حفظِ ماتقدم کے طور پر بم ڈسپوزل ٹرک کی موجودگی لازم تھی...... اندر تاریکی تھی۔ گورڈن کی ٹیم ہیڈ لیمپس استعمال کر رہی تھی۔

متاثرین کی تین اقسام تھیں۔ اول نمبر پر وہ تھے جو پہلے نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور تقریباً ٹھیک حالت میں تھے۔ انہیں روانہ کر دیا گیا۔ دوسرے نمبر پر وہ تھے جنہیں ابتدائی طبی امداد کے بعد فارغ کیا گیا۔ تیسرے نمبر پر زخمی تھے۔ ان کو ایمبولینسز کے ذریعے اسپتال روانہ کیا گیا...... لیڈل کا رویہ معذرت خواہانہ تھا۔ آہستہ آہستہ میدان صاف ہوتا گیا وہاں صرف ایک ایمبولینس نظر آ رہی تھی۔ اچانک سام نے نینا کی غیر موجودگی محسوس کی۔ اس نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی۔ پھر ایک پولیس اہلکار سے حلیہ بتا کے استفسار کیا۔ اتفاقاً وہ پہچان گیا...... نینا بیس منٹ قبل ایک ایمبولینس میں نظر آئی تھی۔ سام نے اس کا شکریہ ادا کیا اور

اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔ وہ کوئی چانس نہیں لے سکتا تھا۔ اس نے اسپتال کی ایمرجنسی میں فون کیا۔ لائن مصروف تھی۔ اس نے پریشانی کے عالم میں گاڑی اسٹارٹ کی اور اسپتال کا رخ کیا۔ بیس منٹ بعد وہ ایمرجنسی ڈپارٹمنٹ میں داخل ہورہا تھا۔ وہاں خاصی گہما گہمی اور سرگرمی نظر آرہی تھی۔ انتظارگاہ بھری ہوئی تھی۔ سام راستہ بناتا ہوا نرسنگ ڈیسک تک پہنچا۔ وہاں ایک ہی نرس تھی۔ سام نے تعارف کرا کے نینا کے بارے میں سوال کیا۔ جواب ملا کہ آج اس کی ڈیوٹی نہیں ہے۔ سام نے اسے بتایا کہ یہ سرگرمی کیوں ہے اور نینا ایمرجنسی کی وجہ سے ایمبولینس کے ساتھ آئی ہے۔''

''میں دیکھتی ہوں۔'' نرس نے انٹرکام کا بٹن دبا کے مکالمہ شروع کیا۔ دس منٹ گزر گئے، نینا کی شکل نظر نہیں آئی۔ سام بے صبر ہو چلا تھا۔ ہجوم بڑھتا جارہا تھا...... تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ رپورٹرز اور ٹی وی کیمرا ز پہنچ گئے تھے۔ زخمی افراد کے اہلِ خانہ ہسٹریا کا شکار تھے۔ سام اندرونی سمت کوریڈور میں چلا گیا۔ دونوں طرف کمرے تھے۔ وہ دیکھتا جارہا تھا...... ڈاکٹرز، نرسز، مریض، لیکن نینا کہیں نظر نہیں آئی۔ وہ الٹے قدموں واپس ہوا اور ٹراما روم کے سامنے رکا۔ بند دروازے کی دوسری جانب مختلف قسم کی آوازیں بلند ہورہی تھیں۔ بحران کی شدت عیاں تھی۔ اسے مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی۔ لیکن نینا کی موجودی کی تصدیق کے لیے اس نے دروازہ کھولا۔ میز پر ایک آدمی ابتر حالت میں پڑا تھا۔ طبی عملے کے چھ افراد پورے انہاک کے ساتھ اس کی حالت سنبھالنے کے لیے کوشاں تھے۔ عام آدمی کے لیے خاصا خوفناک منظر تھا۔ سام اندر نہیں گیا۔

''سام؟''

نینا ملحقہ کمرے سے نکل کر اس کی طرف آرہی تھی......

اس نے سام کا بازو تھام لیا۔ ''تم یہاں کیا کررہے ہو؟''

''تم وہاں سے چلی گئی تھیں۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم کہاں ہو؟''

''یہاں میری ضرورت تھی...... میں ایمبولینس میں آئی تھی۔''

''نینا...... تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا...... تم سن رہی ہو؟''

''ہاں لیکن مجھے یقین نہیں آرہا، تم خوف زدہ لگ رہے ہو؟''

''خوف زدہ نہیں...... میں، میرا مطلب...... اوکے، میں پریشان تھا۔''

''کیونکہ میں ''گواہ'' ہوں؟''

سام نے اس کی مقناطیسی آنکھوں میں دیکھا۔ زندگی میں اس نے کبھی اتنی بے بسی محسوس نہیں کی تھی۔ اس لڑکی نے اس کے تجربے اور اصولوں کو شکستہ کردیا تھا، توڑ دیا تھا۔

''تمہیں مجھے باخبر رکھنا چاہیے۔'' سام نے کہا۔ ''تمہاری زندگی خطرے میں ہے۔ جب تک انسپکٹر اگرفت میں نہیں آتا۔ تمہاری حفاظت میری ذمے داری ہے۔''

وہ یوں پیچھے ہٹی جیسے کرنٹ لگا۔ اس کی پسپائی جسمانی سے زیادہ جذباتی تھی۔ سام نے اذیت محسوس کی لیکن یہ تکلیف اس نے خود منتخب کی تھی...... وہ تڑپ کے رہ گیا۔

''تمہیں ہوٹل واپس جانا چاہیے۔'' وہ بولا۔

''میں نہیں جاسکتی۔ یہاں میری ضرورت ہے۔'' نینا نے انکار کیا۔

''تمہاری زندگی بہت اہم ہے۔''

''یہاں کا حال دیکھ رہے ہو۔'' نینا نے کہا۔

''نینا مجھے اپنی ذمے داری پوری کرنے دو۔ تمہاری حفاظت میری جاب کا حصہ ہے۔''

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ ''میری بھی ایک جاب ہے۔'' نینا نے سپاٹ لہجے میں کہا اور ٹراما روم کی طرف مڑی۔

''نینا!''

''تم اپنی جاب کرو، مجھے اپنی کرنے دو۔'' نینا نے کہا۔

''میں ایک آدمی متعین کررہا ہوں...... تم کب فارغ ہوگی؟''

''جو کرنا ہے کرو، میں صبح تک یہیں ہوں۔''

''میں صبح چھ بجے آؤں گا۔''

☆☆☆

نینا نے اگلے سات گھنٹے اعصابی انتشار میں گزارے۔ سام کے ساتھ گفتگو نے اس کے جذبات کو مجروح کیا تھا ساتھ ہی وہ غصے میں آگئی تھی...... کئی گھنٹے بعد جب کام کا دباؤ کم ہوا، وہ پھر سام کے بارے میں سوچنے لگی۔ میری حفاظت ''جاب'' کا حصہ ہے۔ بس یہی میری اوقات ہے؟ اس کا ذہن سوال و جواب کے بھنور میں چکرا رہا تھا۔ بلاشبہ اس نے کئی بار روبوٹ کے اندر چھپے ہوئے سام کو دریافت کیا تھا۔ لیکن ہر مرتبہ اس کا دریافت شدہ سام پھر اپنے خول میں سمٹ جاتا تھا...... واپس ڈیوٹی پر چلا جاتا تھا۔

''سام، مجھے کیا کرنا چاہیے؟'' اس نے افسردگی کے

ساتھ خود سے سوال کیا۔ کام اور سام میں اُلجھی ہوئی شب سرکتی ہوئی صبح کی طرف گامزن تھی۔ چھ بجے تک ہجوم چھٹ چکا تھا۔ نینا نڈھال تھی۔ ایمرجنسی اسٹاف، کافی بریک کے لیے تیار تھا۔ اور نینا بھی۔ جب ایک آواز نے اس کے قدم پکڑ لیے۔ وہ مڑی، سام انتظارگاہ میں کھڑا تھا۔ وہ نینا سے زیادہ تھکا ماندہ دکھائی دے رہا تھا۔ شیو بڑھی ہوئی تھی، آنکھوں میں سرخی...... پہلی نظر پڑتے ہی نینا کی برہمی یک لخت بخارات بن کے اُڑ گئی۔ وہ کافی بھول کے اس کی طرف چل دی۔ وہ خاموش تھا۔ بجھی ہوئی نظروں سے اسے تک رہا تھا۔ نینا نے اپنا نڈھال وجود اس کے بازوؤں کے حوالے کر دیا۔ ''گھر چلیں؟'' سام نے کہا۔

''ہاں۔'' وہ مسکرائی۔ وہ باہر نکلے، گاڑی میں بیٹھے اور کاٹیج کی طرف روانہ ہو گئے...... منزل پر پہنچ کے بستر میں گرے، مستی نہ خمار...... شوق نہ بے تابی، بس سکون اور آسودگی، ملال نہ خیال...... دونوں آناً فاناً نیند کی وادی میں اتر گئے۔ سام پہلے بیدار ہوا۔ چند منٹ چھت کو گھورتا رہا پھر اٹھ کر بیڈ سائڈ پر بیٹھ گیا۔ نگاہ خوابیدہ نینا پر تھی۔ اٹھارہ برس سے وہ ایڑی سے چوٹی تک پولیس مین تھا۔ الف سے یے تک۔ نینا پُرشور ندی کے مانند اس کی دنیا میں آئی تھی اور آئس برگ کو توڑ پھوڑ کے رکھ دیا تھا۔ مزید کشش، جیل وجعت بے معنی تھی۔ اٹھارہ برس...... نہ دن سہانے، نہ رنگین شب۔ بے کیف جوانی...... کچھ کھوگئی شام کے ساتھ اور گردش ایام کے ساتھ۔ وہ خوابیدہ نینا کو آرام سے دیکھ سکتا تھا لیکن کھلی آنکھوں سے ڈرتا تھا۔ سام نے لاشعوری طور پر اس کی زلفوں میں انگلیاں پھیرنی شروع کر دیں۔ کچھ دیر میں نینا کسمسائی۔ وہ مخمور نگاہوں سے سام کو تک رہی تھی۔ ''کیا وقت ہو گیا؟'' اس نے سرگوشی کی۔

''تین بج رہے ہیں۔'' سام نے جواب دیا۔

''اوہ نو، ہم اب تک سوتے رہے؟''

''ہاں، ہمیں ضرورت بھی تھی۔ پریسلر باہر نگرانی کر رہا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو تکتے رہے۔ نینا نے اعتماد کے ساتھ بانہیں پھیلائیں۔ سام اب بھی خائف تھا مگر سام نے ہتھیار ڈال دیے......

☆☆☆

''بومبر اب تک ہزاروں میل دور نکل گیا ہوگا۔'' نینا نے اظہارِ خیال کیا۔

''ضروری نہیں، وہ کوئی عام مجرم نہیں ہے۔''

''تھیٹر کے دیگر گائیڈز اُسے پہچان سکتے ہیں۔'' نینا نے کہا۔

''ایک کے سر پر ضرب آئی ہے۔ وہ ہوش و بے ہوشی کی ملی جلی کیفیت میں ہے۔ دوسرا اسپیکٹرا کی آنکھوں کے رنگ کے بارے میں پُریقین نہیں ہے......''

''پانچویں گائیڈ جس کو ایجنسی نے ہائر کروایا تھا؟'' نینا نے سوال کیا۔

''ایجنسی کو دیکھیں گے لیکن میرا نہیں خیال کہ کوئی مدد مل سکے گی۔''

اس کا مطلب میں ابھی تک ہدف ہوں اور تم میری حفاظت...... لیکن تھیٹر میں کون ہدف تھا؟''

''وہ ایک الگ قصہ ہے...... تم اور رابرٹ محض اس لیے مصیبت میں پڑ گئے کہ تم دونوں نے اسے اسپتال میں ٹریٹ کیا تھا۔'' سام نے جواب دیا۔

''اب کیا پروگرام ہے؟''

''میری رائے ہے کہ تم ڈیڈی کے گھر میں رہو۔ وہاں سیکیورٹی سسٹم بھی ہے...... یا پھر ہوٹل میں پریسلر کے ساتھ؟''

نینا نے توقف کے بعد جواب دیا۔ ''نہیں، تم مجھے گھر چھوڑ دو۔'' نینا نے فیصلہ سنایا۔

☆☆☆

''یعنی یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ محترم ڈسٹرکٹ اٹارنی لیڈل کو نشانہ بنایا گیا تھا۔'' سام نے کہا۔

چیف نے کانفرنس ٹیبل کی دوسری جانب سام اور گورڈن کی طرف دیکھا۔

''کوئی شک؟''

''نہیں سر۔'' گورڈن نے کہا۔ ''ہم نے مہمانانِ گرامی کی فہرست کا بغور جائزہ لیا ہے۔ بم تیسری قطار میں رکھا گیا تھا...... تیسری قطار کی ریزرویشن کئی ہفتے قبل ہو چکی تھی۔ ہال کے سیکشن اور قطاریں ہم نے چیک کی ہیں۔ لیڈل اور مسز تیسری قطار کے مرکز میں تھے، ان کی موت یقینی تھی۔''

''تیسری قطار میں اور کون تھا؟''

''جج ڈیلٹن چھ نشست کے فاصلے پر تھا۔ وہ اگر بچ بھی جاتا تو اس کا شدید زخمی ہونا یقینی تھا۔ اسی قطار میں کیلیفورنیا کا ایک لاء پروفیسر، ڈیلٹن کے چند عزیز اور دو قانون کے طلب علم تھے۔ مزید یہ کہ ٹاکیڈا کی لیب رپورٹ کے مطابق ڈائنامائٹ کا شناسا قابلِ سابقہ دھماکوں جیسا تھا۔''

''اسپیکٹرا۔'' چیف نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ سب

ہی گزشتہ شب بستر سے دور رہے تھے۔ اس وقت نئے دن کے شام کے پانچ بج رہے تھے۔ ”یہ اچھی خبر نہیں ہے کہ وہ واپس نمودار ہو گیا ہے۔“

”لیکن اس کی قسمت اس مرتبہ روٹھی ہوئی ہے۔ ہدف بچتے آرہے ہیں۔ وہ پریشان ہوگا۔ اس کی ساکھ بھی داؤ پر لگی ہے۔“ سام نے کہا۔

”نینا کہاں ہے؟“ چیف نے سام کو گھورا۔

”اپنے ڈیڈی کے گھر پر۔“ سام نے اطمینان سے کہا۔

”تم تھیٹر کیسے پہنچ گئے تھے؟“

”ہم سے چوک ہوئی تھی۔ لیڈل شروع سے خطرے میں تھا۔ بلی کا وکیل لیڈل پر زور ڈالتا آیا تھا کہ وہ گلٹی کے بجائے پلی بارگین کی طرف آئے۔ لیڈل تیار نہیں تھا کیونکہ اس کے پاس بلی کے خلاف گواہ اور کافی مواد تھا اور کیریئر کے لیے کیس بھی اس کے لیے اہم تھا۔ یہ اتفاق تھا کہ باتوں کے دوران نینا نے بتایا کہ اس کی بہن اور بہنوئی تھیٹر جارہے ہیں۔ میں نے سوال کیا تو علم ہوا کہ اس کا بہنوئی بھی وکیل ہے اور تھیٹر میں اجتماع کی نوعیت بھی معلوم ہوگئی پھر بھی مجھے لیڈل کا خیال نہیں آیا۔ میں یہ سوچ کر گیا کہ شاید نینا وہاں موجود ہمارے مطلوبہ وردی پوش کو پہچان لے گی...... وہ پانچ تھے اور ایک غائب تھا۔ چار کو نینا نے مسترد کر دیا۔ میں نے رسک لے کر بم کا اعلان کر دیا...... پانچواں جس ایجنسی سے آیا تھا وہاں اس نے جعلی معلومات فراہم کی تھیں۔ ایجنسی کو پرافٹ سے مطلب ہوتا ہے۔ ایجنسی سے کچھ ملنے کی توقع بھی نہیں تھی...... ایجنسی کا مالک خود گھبرا گیا تھا۔“

”تم کہنا چاہ رہے ہو کہ اسپیکٹرا کو بلی بنفرڈ نے ہائر کیا ہے؟“

”ہاں، اب مجھے کوئی شک نہیں رہا۔ وکلا کی خاصی تعداد متاثر ہوتی...... بیشتر ہلاک ہو جاتے بمع لیڈل کے۔ کورٹ کی کارروائی کئی مہینے کے لیے معطل ہو جاتی اور بلی کے وکلا اس کے لیے پلی بارگین (Plea bargain) تحریر کرتے...... کیس کی تاریخ سر پر تھی اور لیڈل راستے کا پتھر تھا۔“

”لیکن ہمارے پاس کیا ثبوت ہے؟ کیا بلی بنفرڈ نے اپنے وکیل کے ذریعے بومبر ہائر کیا ہے؟“

”نہیں، میرا خیال ہے کہ اس نے اپنے کسی ملاقاتی کو استعمال کیا ہے۔“ سام نے جواب دیا۔ ”وکیل سے ہم کچھ اگلوا نہیں سکتے۔ قید خانے کی وڈیو ٹیپس دیکھنی پڑیں گی۔ کون بلی سے ملتا رہا ہے۔ غالب امکان ہے کہ ہم درمیانی لنک حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔“

چیف خاموش تھا۔ کچھ دیر بعد وہ بولا۔ ”ٹھیک ہے دیر مت کرو۔“

☆☆☆

سام اور کولی تقریباً پینتالیس منٹ سے مصروف کار تھے۔ نظریں ٹی وی اسکرین پر تھیں...... سنہرے بالوں والی کی عمر تیس سال سے کم تھی۔ وہ کسی شوگرل کے مانند تھی۔ ”فریز“ کولی نے وڈیو ٹیکنیشن سے کہا۔ فریم جامد ہو گیا۔ وہ مکمل طور پر نمایاں تھی۔ لباس اور بریف کیس کے باعث وہ وکیل دکھائی دے رہی تھی۔ تاہم دو خامیاں اس کے پیشے کی تردید کر رہی تھیں۔ فریم میں سینڈل چغلی کھا رہی تھی...... وہ سیکسی اسپائیک، ہیلڈ تھی جس میں ٹخنے کا نازک فیتہ منسلک تھا۔ وکلا اس قسم کی چیز نہیں استعمال کرتے۔ وہ خود بھی سیکسی تھی۔ لباس بھی سینڈل کی طرح کا ہوتا تو وہ کلب ڈانسر کا روپ دھار لیتی، ساتھ ہی چہرے کا میک اپ چلا رہا تھا کہ وہ وکیل نہیں ہے۔ اس کا پیشہ کچھ اور تھا جس کی عادت کے باعث اس نے میک اپ کے بغیر آنے کی زحمت نہیں کی۔ حتیٰ کہ مصنوعی پلکیں اور آئی شیڈو بھی نمایاں تھا۔ سام اور کولی نے معنی خیز نظروں کا تبادلہ کیا۔

وزیٹر لاگ میں اس کا نام میریلین ڈکوف لکھا تھا۔ آنے کا مقصد بلی بنفرڈ سے ملاقات...... کلائنٹ۔ اٹارنی افیئر۔ لا فرم کی جگہ ”فرک اینڈ ڈیرن“ تحریر تھا۔ سام نے گورڈن کو فون ملایا...... تیس منٹ میں معلومات حاصل ہو گئیں کہ فرم میں اس نام کا کوئی ملازم نہیں تھا۔ کلرکوں میں بھی میریلین ڈکوف نامی کوئی پرکالہ نہیں تھی۔

”ہم جانتے ہیں یہ کون ہے اور کہاں سے آئی ہے......“ سام نے کہا۔ کولی نے دیدے گھمائے۔ وہ اندازہ ہی لگا سکتا تھا۔

”اسٹاپ لائٹ (کلب) میں ڈانسر ہے۔ عام ڈانسر نہیں۔ نہ ہی اسٹاپ لائٹ عام کلب ہے۔“

”سمجھ گیا۔“ کولی نے دانتوں کی نمائش کی۔

ملاقاتیوں کی فہرست میں اس کی آئی ڈی اصلی تھی اور لائسنس نمبر بھی۔ میریلین نے صرف پیشہ بدلنے کی بھونڈی کوشش کی تھی۔ تاہم وہ اسٹاپ لائٹ سے دو ہفتے قبل غائب ہو گئی تھی۔ لائسنس کے پتے پر پہنچنے والے کو وہاں سے کوئی جواب نہیں ملا اور فون سروس معطل تھی۔ ”سرچ وارنٹ کی ضرورت ہے۔“ سام نے گورڈن سے کہا۔

☆☆☆

اسپیکٹرا نصف بلاک کی دوری پر ایک اپارٹمنٹ سے پولیس کو میریلین کے اپارٹمنٹ سے نکلتا دیکھ رہا تھا۔ اس مرتبہ اس کی قسمت اچھی رہی۔ سام کے پہنچنے سے دس منٹ پہلے اس نے اپارٹمنٹ چھوڑا تھا...... اس یقین کے ساتھ کہ پیچھے کوئی سراغ نہ رہ جائے۔ وہ اور میریلین ایک گھنٹا قبل اپارٹمنٹ میں تھے۔ سام اچھا جا رہا تھا۔ لیکن اسپیکٹرا بہت زیادہ محتاط تھا۔ تھیٹر کے ناکام دھماکے کے بعد اس نے میریلین کا اپارٹمنٹ منتقل کرنے میں تیزی دکھائی تھی۔ بدقسمتی سے میریلین کی افادیت ختم ہوتی جا رہی تھی۔ پولیس ٹیم میں پانچ افراد تھے۔ تین سادہ لباس میں تھے۔ اسپیکٹرا کی توجہ کا مرکز سام تھا۔ وہ اپنی ناکامی کا ذمّے دار بجا طور پر سام کو گردانتا تھا۔ سام نے اسے بھاری رقم سے محروم کیا تھا۔ سام اس کے لیے اجنبی نہیں تھا۔ کئی برس پہلے بھی اسے سام کی وجہ سے ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

''دیکھوں گا۔'' وہ بڑبڑایا۔ اس کے ذہن میں نیا منصوبہ سر اٹھا رہا تھا جس کی تکمیل کے لیے آخری بار اسے میریلین کی ضرورت پیش آئے گی۔ آخری بار......

☆☆☆

پولیس نے ڈینیلا سے تفتیش کی تھی۔ جس کے بعد رابرٹ کے ساتھ اس کے تعلقات ظاہر ہو گئے تھے...... نینا کے ڈیڈی جارج کی تکرار ہوئی اور ڈینیلا نے شرمساری کے بجائے بے حیائی کا مظاہرہ کیا۔ نازیبا الفاظ بھی استعمال کیے۔ دوسری طرف نینا، ڈینیلا کی بے وفائی پر سخت متنفر تھی۔ گھٹیا عورت نے شوہر اور سوتیلی بیٹی دونوں کو دغا دیا تھا۔ کیا ڈیڈی ایک اور طلاق کی تیاری کر رہے ہیں۔ ڈینیلا جیسی آوارہ منش عورت کو کیا فرق پڑے گا۔ الٹے مفت میں کئی ملین ڈالرز ملیں گے۔

''ڈیڈی، ہم دونوں لائف پارٹنر منتخب کرنے میں نالائق ہیں۔'' نینا نے ڈائننگ ٹیبل پر کہا۔ ڈنر کی طرف سے دونوں غافل تھے۔ ڈینیلا کے کمرے سے موسیقی سنائی دے رہی تھی۔

''تم ان میں سے نہیں ہو... تمہیں پیار کرنا چاہیے۔ کسی کو اپنانا چاہیے۔''

نینا کے چہرے پر افسردہ مسکراہٹ ابھری۔ وہ ایک بار پھر سام کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ اس آرزو کو دبانے میں ناکام رہی کہ وہ اسے فون کرے گا اور فون کی گھنٹی بجی۔ ڈیڈی نے فون وصول کیا......

''تمہارے لیے ہے، اسپتال سے۔''

نینا نے مایوسی سے کال سنی۔ نرسنگ سپروائزر معذرت کے ساتھ کسی ہنگامی صورتِ حال کے لیے پُرامید تھا کہ وہ آئے گی۔

''نائٹ شفٹ؟ اوکے، آجاؤں گی۔'' اس نے سوچا کہ گھر کا ماحول مکدّر ہے۔ اسپتال جانا بہتر رہے گا۔

''امید ہے گیارہ بجے ملاقات ہوگی۔''

''گیارہ بجے؟'' نینا نے آنکھیں سکیڑیں۔ ''نائٹ شفٹ بارہ بجے شروع ہوتی ہے؟''

''اسٹاف کم ہے، اگر تم ایڈجسٹ کرلو۔''

''ٹھیک ہے، گیارہ بجے۔''

☆☆☆

میریلین نے فون رکھ دیا۔ ''وہ پہنچ جائے گی۔''

''تم خوب جا رہی ہو۔'' اسپیکٹرا نے کہا۔ ''اسے شک تو نہیں ہوا؟''

''کیسے ہوسکتا ہے۔'' میریلین نے نشیلی نظروں سے اسپیکٹرا کو دیکھا۔

''کیا چاہتی ہو؟'' اسپیکٹرا نے پیشکش کی۔

''تم جانتے ہو۔'' وہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر اٹھی۔

''اوہ ہاں۔'' ابھی تین گھنٹے باقی تھے۔ اسپیکٹرا نے سوچا۔

''تمہیں اندازہ ہوا میں کتنی بیش بہا ہوں؟''

''تمہاری قیمت کا اندازہ میں نے پہلی نظر میں لگا لیا تھا۔''

☆☆☆

ساڑھے دس بجے سام نے کاٹیج میں قدم رکھا۔ پہلی چیز خاموشی تھی۔ سکوت...... سناٹے نے اس کا استقبال کیا۔ وہ گھر میں نہیں، مکان میں داخل ہو رہا تھا۔ اس مکان میں...... خالی مکان میں...... جہاں کب کس طرح، اس نے روح کھو دی تھی۔ جسم رہ گیا تھا...... خالی مکان کے مانند۔ اس نے کاٹیج روشن کیا۔ اسے وہ گھر سمجھتا آیا تھا۔ جو اب اجنبی معلوم ہو رہا تھا۔

وہ فون کو گھور رہا تھا، شام کشمکش میں گزر گئی تھی۔ اسے نینا کو کال کر کے وہ بتانا تھا جسے بتاتے ہوئے وہ اب تک ڈرتا آیا تھا۔ خود کو فریب دینا بے معنی تھا۔ میریلین کے خالی اپارٹمنٹ کی تلاشی لیتے ہوئے شدت سے اسے اپنی ویرانیٔ قلب اور خالی مکان کا خیال آیا تھا۔ وہ سنسان خواب گاہ میں کھڑا سوچ رہا تھا۔ بیوی نہ بچے...... نہ فیملی؟

نینا نے اس کی آنکھیں کھول دی تھیں کہ زندگی کے کچھ اور امکانات اور زاویے بھی ہوتے ہیں۔ قیمتِ غم، صرف مئے ناب نہیں...... سازِ رنگِ جاں کے تقاضے کچھ اور بھی ہیں۔ وہ بزدل نہیں تھا...... لیکن تھا...... بس اب نہیں۔ سام نے فون اٹھالیا۔ نینا کے ڈیڈی کے گھر کا نمبر ڈائل کیا۔ کچھ دیر بعد فون ڈینیلا نے اٹھایا۔ سام نے تاخیر سے فون کرنے کی معذرت کی اور نینا کے بارے میں استفسار کیا۔ جواب ملا وہ گھر پر نہیں ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے...... سام نے سوچا۔ قطعی غیر متوقع جواب تھا۔

''وہ اسپتال گئی ہے۔'' ڈینیلا نے دوسرے سوال کا موقع نہیں دیا۔ ''وہاں سے کال آئی تھی۔''

''ایمرجنسی روم؟''

''میرا خیال ہے۔'' ڈینیلا نے کہا۔

سام نے شکریہ کے بعد فون بند کردیا۔ اس نے بے کلی محسوس کی اور اسپتال فون کیا اور تعارف کرا کے نینا کے بارے میں پوچھا۔ جواب ملا کہ آج رات بلکہ ایک ہفتے تک اس کی ڈیوٹی نہیں ہے۔ سام نے آگاہ کیا کہ نینا کے گھر والوں کے مطابق اسے فون کر کے بلایا گیا ہے۔

''میں سپروائزر سے بات کر کے بتاتی ہوں۔''

دورانِ انتظار سام کی کنپٹیاں گرم ہوگئیں۔ اس کی چھٹی حس گڑبڑ کا اشارہ کررہی تھی۔ کچھ دیر بعد فون اٹھانے والی نے اظہارِ لاعلمی کیا اور سام نے شکریہ کہہ کر فون بند کردیا۔ اس نے چند لمحے سوچا۔ کسی نے اسے فون کر کے محفوظ چاردیواری سے باہر نکالا ہے۔ اسپیکٹرا کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا۔ گھڑی میں پونے گیارہ بج رہے تھے۔ وہ دوڑتا ہوا باہر گاڑی کی طرف لپکا۔ اگنا اگنگ میں برق کوندرہی تھی۔ کار کی رفتار بڑھتی گئی۔ ایک ہاتھ اسٹیئرنگ پر تھا۔ دوسرے سے وہ گورڈن سے بات کررہا تھا۔ سام نے اسے بتایا کہ وہ کہاں جارہا ہے اور اسپیکٹرا کہاں ہوگا۔ اس نے بتایا کہ نینا کو بوگس کال کے ذریعے باہر نکالا گیا ہے۔''

''سام......''

''ہاں، نکلو وقت کم ہے۔''

سام کے جبڑے بھنچے ہوئے تھے۔ خدشہ تھا کہ اسے دیر ہوگئی ہے۔

☆☆☆

اسپتال کا پارکنگ گیراج سنسان پڑا تھا۔ نینا کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی۔ آٹومیٹک گیٹ کے ذریعے وہ اندر چلی گئی۔ وہ بارہا یہاں رات میں دیر سے آئی تھی، پورٹ لینڈ کو امریکا میں محفوظ ترین ٹاؤن سمجھا جاتا تھا۔ اب یہاں دھماکے ہورہے تھے۔ اسے یاد تھا کہ وہ بھی ٹارگٹ ہے۔ وہ پھر سام کو بتائے بغیر نکلی تھی۔ اس مرتبہ یہ حرکت غیر شعوری طور پر ہوئی تھی۔ گھر میں ہونے والی بدمزگی کے باعث وہ کال ملنے پر نکل پڑی تھی۔ کچھ دیر وہ سیٹ پر بیٹھی اعصاب سنبھالتی رہی۔ وہ گاڑی سے اتری۔ شفٹ کا ٹائم بارہ بجے تھا۔ تب ایسا سناٹا اور ویرانی نہیں ہوتی تھی لیکن ایک گھنٹا قبل وہاں کوئی نہیں تھا۔ نینا نے تیزی سے قدم بڑھائے۔ ایلیویٹر بارہ گز کے فاصلے پر ہوگی جب ایک کار کے عقب سے سایہ نمودار ہوا...... کسی نے اس کا بازو پکڑا اور گن سر پر رکھ دی۔ چند الفاظ نے اس کی چیخ کا گلا گھونٹ دیا۔ ''آواز نکلی تو گولی کھوپڑی کے اندر ہوگی۔''

اسے ایلیویٹر کے مخالف سمت گھسیٹا جارہا تھا۔ بازو پر گرفت شدید تھی۔ نینا نے پکڑنے والے کی جھلک دیکھی...... اسپیکٹرا؟ اور کون ہوسکتا ہے۔

میں یہاں مروں گی، کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔ دھڑکن کانوں میں ڈھول بجارہی تھی۔ دہشت نے بھی حواس معطل کیے ہوئے تھے۔ لہٰذا وہ شروع میں باہر سڑک کے کنارے ٹائروں کی چیخ نہ سن سکی لیکن شکاری نے آواز سن لی تھی۔ وہ جم گیا۔ نینا نے بھی سنا...... ٹائروں کی سسکیاں گیراج ریمپ پر تھیں۔ اسپیکٹرا نے وحشیانہ انداز میں نینا کو پارکڈ کار کی آڑ میں کھینچا۔ ''یہی میرا واحد اور آخری موقع ہے۔'' نینا کے ذہن نے فیصلہ کیا۔ اس نے دفعتاً جی جان سے مزاحمت شروع کردی۔ قاتل نے تو اسے ختم کرنا ہی ہے۔ خاتمہ کسی ویران کونے میں ہو یا یہاں کھلی جگہ پر۔ وہ لاتیں چلارہی تھی۔ ہاتھ کے ناخنوں کو بلی کے پنجوں کی طرح استعمال کررہی تھی...... مچل رہی تھی۔ اسپیکٹرا نے نینا کی ٹھوڑی پر شدید ضرب لگائی۔ وہ نیچے گری، درد کی خوفناک لہر نے آنکھوں میں سیاہی بھر دی۔ اسپیکٹرا نے بازو پکڑ کے اسے اٹھایا۔ ریمپ پر آنے والی گاڑی کے باعث آٹومیٹک گیٹ کھل گیا۔ نینا کی بحال ہوتی ہوئی بینائی آنے والی کار کی ہیڈلائٹس نے پھر بیکار کردی۔

ایک اشتعال بھری آواز آئی۔ ''ہلنا مت۔''

سام...... وہ سام کی آواز تھی۔ ''اسپیکٹرا، اسے چھوڑ دو۔'' وہ چیخا۔ اسپیکٹرا کی گن پھر نینا کے سر پر جم گئی۔

''میں کہہ رہا ہوں، اسے چھوڑ دو۔'' سام نے دونوں ہاتھوں سے گن تھام رکھی تھی۔ ''وہ تمہارے کسی کام کی نہیں۔ میں نے اور تھیٹر کے گائیڈز نے تمہارا چہرہ دیکھ لیا ہے۔''

''میرے کسی کام کی نہیں...... لیکن تمہارے لیے یہ لڑکی اہم ہے۔ رہا چہرہ، میرا نہیں خیال کسی نے میرا چہرہ دیکھا

ہے۔'' وہ پُرسکون انداز میں بات کر رہا تھا۔ اس نے نینا کو شیلڈ بنایا ہوا تھا۔ گن نینا کے سر پر تھی۔ نینا نے سام کی طرف دیکھا۔ سام فائر کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ سام کا اشتعال اور بے بسی دیکھ کر نینا روہانسی ہو گئی۔ وہ ٹھیک کہتا تھا کہ مجھے اطلاع دیے بغیر کہیں مت جانا۔ وہ کیسے یہاں پہنچ گیا؟

''ایک طرف ہو جاؤ ورنہ لڑکی کا مغز بکھر جائے گا۔'' اسپیکٹرا کی غراہٹ بلند ہوئی۔

سام کے ہاتھوں میں گن محض ایک کھلونا تھی۔ وہ ایک طرف ہو گیا۔ نینا کے لیے سام کو دیکھنے کے چند لمحے میسر تھے۔ سام کی آنکھوں میں خوف، یاس، بے بسی سب کچھ تھا۔ نینا کا دل کٹ کے رہ گیا۔ اسپیکٹرا نے فرار کے لیے سام کی گاڑی استعمال کی...... سام کو مایوسی کی تیرگی نگل رہی تھی۔

''تم مجھے مار کیوں نہیں دیتے؟'' نینا نے قاتل سے سوال کیا۔

''میرا اپنا انداز ہے۔ انجام یادگار ہونا چاہیے۔ تم اکیلی اوپر نہیں جاؤ گی۔'' نینا کو احساس ہوا کہ وہ ایک عفریت کے ساتھ ہے۔

☆☆☆

سام اندھا دھند بھاگ رہا تھا۔ سینے میں آگ لگی ہوئی تھی۔ اس کی نظر اپنی گاڑی کی عقبی لائٹ پر تھی جو جلد ہی غائب ہو گئی۔ وہ گھوما، موڑ سے ایک اور گاڑی کی ہیڈ لائٹس نمودار ہوئیں۔ ''گورڈن'' وہ چلایا۔ رکتے رکتے وہ دروازہ کھول کے اندر بیٹھ گیا۔ ''گو...... گو......'' وہ زخمی درندے کے مانند دہاڑا۔ گورڈن نے حیرت سے اسے دیکھا۔ تاہم رفتار بڑھاتا چلا گیا۔

''وہ نینا کو میری گاڑی میں لے گیا ہے۔'' سام کے اشارے پر گورڈن کار بھگا رہا تھا۔ چند منٹ میں وہ اسپیکٹرا کے پیچھے تھے۔ فاصلہ دو بلاک کے قریب تھا...... اسپیکٹرا نے غالباً تاڑ لیا۔ یکدم اس کی گاڑی کی رفتار تیز تر ہو گئی۔ فلمی انداز کا تعاقب شروع ہو گیا۔ موڑ آنے پر گاڑیاں پھسل رہی تھیں...... ٹائروں کی چرچراہٹ...... اسپیکٹرا کو گھیرنے کے لیے سام نے کارفون کے ذریعے تمام دستیاب پٹرول کارز طلب کر لی تھیں۔

''یہ آدمی پاگل ہے۔'' گورڈن نے گاڑی ایک ٹرک سے بچا کے نکالی۔

''اسے کھونا مت۔'' سام مضطرب تھا۔

''میں کوشش کر رہا ہوں۔'' گورڈن نے اسٹیئرنگ

چٹکلے

ایک دولت مند شخص دیوالیہ ہو گیا تھا۔ ایک ہفتے کے بعد اس کی بیوی چل بسی۔

اس کا دیرینہ دوست اس سے اظہار افسوس کرنے آیا اور بولا۔ ''مجھے تمہارے کاروبار اور تمہاری بیوی کا سن کر بہت افسوس ہوا۔''

دولت مند شخص نے جواب دیا۔ ''کاروبار میں نفع نقصان تو لگا رہتا ہے مگر یہ سچ ہے کہ ہر برے وقت کے بعد اچھا وقت بھی آتا ہے۔''

وارنٹ

ایک دن لیاقت علی خان کام میں مشغول تھے، کھانے کا وقت ہو گیا۔ کھانا میز پر لگ گیا۔ ملازم یاددہانی کے لیے آ کھڑا ہوا۔ لیکن وہ کام میں لگے رہے جب کافی دیر ہو گئی تو بیگم صاحبہ خود پہنچیں لیاقت علی خان نے ان کے داخل ہوتے ہی کھڑے ہو کر عملے سے کہا کام بند کر دیجیے پہلے تو سمن ہی آیا تھا اب وارنٹ بھی آ گیا اور مسکراتے ہوئے کھانے کی طرف چل دیے۔

نارتھ کراچی سے طارق علی صدیقی کا تعاون

بائیں پھر دائیں جانب کاٹا۔ کئی جگہ ٹریفک میں تصادم ہوتے ہوتے بچا...... بھرپور کوشش کے باوجود گورڈن ناکام ہو گیا۔ کئی انٹرسیکشن تبدیل کیے۔ ذیلی سڑکوں کو کھنگالا۔ اسپیکٹرا غائب تھا۔ سام کے لیے خود کو قابو کرنا دشوار ہو رہا تھا۔ اس نے نینا کو کھو دیا تھا۔

''سوری سام۔ گاڈ، آئی ایم سوری۔'' گورڈن نے کہا۔ وہ سام کے ڈپریشن کو محسوس کر رہا تھا۔ دونوں کچھ کہے بغیر ایک دوسرے کو سمجھ رہے تھے۔ لمحہ لمحہ صدیوں پر بھاری تھا۔ سام کی نظر دھندلا گئی۔ پٹرول کارز کی رپورٹنگ ناکامی کا اعلان کر رہی تھی۔ بالآخر بارہ بجے کے لگ بھگ گورڈن نے کار سائڈ پر لگا دی۔ دونوں خاموش تھے۔

گورڈن نے کہا۔ ''اب بھی موقع ہے۔''

سام نے دونوں ہاتھ سے سر تھام لیا۔ موقع...... اسپیکٹرا پچاس میل کے دائرے میں ہو سکتا ہے یا پھر آس پاس ہی کسی گلی میں۔ کھونے کے بعد اسے ٹھیک ٹھیک اندازہ ہوا کہ اس نے کیا کھو دیا۔ دنیا ہی تہ و بالا ہو گئی...... زمین لرز اٹھی...... بزم کائنات بکھر گئی۔ یکدم سام کی نظر گورڈن کے کارفون پر جم

گئی۔ ایک چانس......اس نے فون اٹھا کے نمبر ملایا۔
"کیسے کر رہے ہو؟"
"اسپیکٹرا۔" سام نے جواب دیا۔
"وہاٹ؟"
"میں نے اپنی کار فون کا نمبر ملایا ہے۔" پانچ رِنگ کے بعد اسپیکٹرا نے کال وصول کی۔
"ہیلو، پورٹ لینڈ بم اسکواڈ موجود نہیں ہے۔" اسپیکٹرا نے مضحکہ اُڑایا۔
"سام بات کر رہا ہوں، وہ ٹھیک ہے؟"
"وہ کون...... آہ، خوب صورت لیڈی۔ تم خود بات کرلو۔" اسپیکٹرا نے فراخدلی کا مظاہرہ کیا۔ وقفے کے بعد نینا کی لرزیدہ آواز آئی۔ "سام؟"
"تم بخیریت ہو؟"
"نہیں، ہاں......ٹھیک ہوں۔"
"کس طرف جا رہی ہو؟"
"بس اتنا کافی ہے۔ خدا حافظ۔" اسپیکٹرا نے فون لے لیا۔
"رکو......رک جاؤ۔" سام چلایا۔
"بہت فکر ہے کیا نرس کی...... آخری بات کہو۔"
"اسپیکٹرا، وعدہ کرتا ہوں اگر اسے کچھ ہوا......تو موت کی بھیک مانگتا پھرے گا۔ موت نہیں ملے گی۔" سام پھنکارا۔ اس کی سانس پھول رہی تھی۔
"پولیس آفیسر بات کر رہا ہے یا عاشق۔" اسپیکٹرا نے ہنس کر فون بند کر دیا۔
سام نے بار بار کوشش کی لیکن قاتل نے ریسیور ہک سے الگ کر دیا تھا۔
گورڈن، سام کی جذباتیت پر متحیر تھا لیکن خاموش رہا۔
"وہ زندہ ہے لیکن دونوں کہاں ہو سکتے ہیں۔ ایک گھنٹا گزر گیا ہے۔"
"زندہ رکھنے کا مقصد؟" گورڈن نے سرگوشی کی۔ سام نے پارٹنر کو دیکھا۔ گورڈن کا دماغ زیادہ کام کر رہا تھا۔ سام نے سر ٹھنڈا رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے خیالات کو مرکوز کیا۔ کیریئر میں پہلی بار وہ خوف کا شکار تھا۔ ہر گزرتا لمحہ نینا کے بچنے کے امکانات کو محدود کر رہا تھا۔
"کسی وجہ کے تحت اس نے نینا کو زندہ رکھا ہے۔" گورڈن نے کہا۔ "شاید ٹریپ ہونے کی صورت میں وہ اُسے بطور انشورنس استعمال کرے گا۔"

"نہیں، وہ آزاد ہے۔ بجائے مدد کے وہ بوجھ بن جائے گی۔ ایسی صورت حال میں یرغمالی مجرم کی رفتار کم کر دیتے ہیں۔ نئی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔"
سام نے اختلاف کیا۔ وہ میری ذمّے داری ہے...... وہ سوچ رہا تھا۔ میرے لیے یہ نقصان ناقابلِ تلافی ہوگا۔ مجھے پُرسکون انداز میں سوچنا چاہیے۔ اس نے پھر فون پر نظر ڈالی۔ یادداشت میں سرسراہٹ ہوئی۔ گفتگو کے دوران معمولی وقفہ آیا تھا۔ جب فون پر پس منظر میں سیٹی کی آواز آئی تھی......نہیں سیٹی نہیں...... وہ ڈوبتی ابھرتی آواز تھی۔ سائرن۔ سام نے پھر فون اٹھایا اور 911 ڈائل کیا۔ تعارف کرا کے اس نے ایمرجنسی آپریٹر سے سوال کیا۔ "پورٹ لینڈ ایریا میں گزشتہ بیس منٹ میں کتنی ایمرجنسی گاڑیاں کہاں کہاں نکلی ہیں؟"
"گاڑی کی قسم، سر؟"
"ہر ایک......ایمبولینس، فائر ٹرک، پولیس......"
کچھ دیر بعد آواز آئی۔ "11:55 پر ایک ایمبولینس 2203 گرین اسٹریٹ کی طرف روانہ ہوئی۔ 12:10 پر پولیس کار، برگلر الارم کے جواب میں 751 بیک فورڈ اسٹریٹ۔ اور 12:13 پر اسکواڈ کار بدامنی کی اطلاع پر "من جوئی ہل" کے علاقے میں...... فائر ٹرک کوئی نہیں۔"
"اوکے، شکریہ۔" سام نے گلو کمپارٹمنٹ میں سے نقشہ نکالا۔ اس نے تیزی سے تین مقامات پر دائرہ بنایا۔ گورڈن سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔
"جب میں فون پر بات کر رہا تھا۔ اس وقت پس منظر میں سائرن کی آواز تھی۔ یعنی وہ اس وقت ان تینوں مقامات پر کسی ایمرجنسی وہیکل سے قریب تھا۔"
گورڈن نے نقشے پر نظر ڈالی۔ "درجنوں بلاکس کو کور کرنا پڑے گا۔ بھوسے میں سوئی ڈھونڈنے کے مترادف ہے۔"
"اور کوئی چانس نہیں ہے۔ "من جوئی ہل" سے شروع کرتے ہیں۔ گو۔"
"پٹرولنگ جاری ہے۔ ہمیں ہیڈ کوارٹر جا کے انتظار کرنا چاہیے۔"
"کیا میں ڈرائیو کروں۔" سام اکھڑنے لگا۔
"سام......"
"میں کیا بک رہا ہوں۔" سام نے معاً ضبط کا دامن چھوڑ دیا۔ پھر اس نے سرد آہ کھینچی اور سر نیچے کر لیا۔ "میرا جرم ہے۔ میری غلطی سے وہ مرنے والی ہے۔ دونوں میرے سامنے تھے اور میں اسے بچانے کے لیے کچھ نہیں کر سکا۔"

گورڈن نے گہری سانس لی۔ ''وہ تمہارے لیے اتنی اہم ہے؟''

''اسپیکٹرا جان گیا ہے۔ مجھ سے بدلہ لینے...... تڑپانے کے لیے اس نے نینا کو زندہ رکھا ہے۔ اس وقت اس کا پلّہ بھاری ہے۔ ہمیں اسے تلاش کرنا ہے۔''

گورڈن کا فون بجنے لگا۔ اس نے جواب دیا۔

''جیک مین ایونیو...... او کے......''

''شاید کچھ حاصل ہو جائے۔'' اس نے سام کی طرف دیکھا۔

''کیا ہے وہاں؟''

''اپارٹمنٹ ہے، یونٹ D-338 کی اطلاع ہے۔ انہوں نے باڈی دریافت کی ہے۔''

سام کی رگوں میں خون جم گیا۔ سانس لینا دشوار تھا۔

''کس کی باڈی؟''

''میریلین ڈکوف۔''

☆☆☆

نینا بھاری کرسی پر بے یارومددگار بیٹھی تھی۔ اس کے ہاتھ پاؤں کرسی کے ساتھ بندھے تھے۔ اسپیکٹرا ٹول باکس کے ساتھ بیٹھا گنگنا رہا تھا۔ ایک طرف رنگین وائر پڑا تھا۔ سولڈرنگ آئرن اور دو درجن ڈائنامائٹ اسٹکس۔

''سام کا خوب استقبال ہوگا۔ اگر وہ پہنچ گیا۔''

''وہ اتنا احمق نہیں ہے کہ تمہارے دام میں پھنس جائے۔'' نینا نے نفرت سے کہا۔

''نرس، یہ عام سرکٹ نہیں ہے۔ جو بھی اسے ناکارہ بنانے کی کوشش کرے گا، تمہارے ساتھ ہی فنا ہو جائے گا۔'' اسپیکٹرا نے سفید اور سرخ تار کو سولڈ کیا۔ منٹس اور سیکنڈز...... ڈیجیٹل ٹائمر۔ سرخ اور سفید تار ملا کے اس نے پیچیدہ سرکٹ تقریباً مکمل کر لیا تھا۔ ڈیٹونیٹر وائر کونسا ہے؟ سرخ نہ سفید۔ کون سا تار کاٹنا ہے؟ غلطی کی اور دھماکے ہوئے۔ پورا گودام اُڑ جائے گا...... اگر اس نے بہادری کا مظاہرہ کیا اور سرکٹ کی اصلیت جاننے کی کوشش کی تو وقت ہاتھ سے نکلے گا اور اسے اپنی جان بچانے کے لیے بھاگنا پڑے گا۔ یوں وہ زندگی بھر احساسِ جرم میں مبتلا رہے گا۔ دونوں صورتوں میں سام بھگتے گا۔ فتح میری ہوگی۔''

''خوش فہمی ہے تمہاری۔'' نینا کی آواز کھوکھلی تھی۔

''وقت کم ہے۔'' وہ بولا۔ اس نے رنگ برنگے تاروں کو اُلجھایا۔ ڈائنامائٹ اسٹکس کے کئی بنڈل بنائے۔ تاروں کے سروں کو بلاسٹنگ کیپس کے ساتھ منسلک کر دیا۔ نینا سوچ رہی تھی۔ کتنا وقت ہے۔ اس نے فرش پر ٹائمر کے ساتھ ریڈیو ٹرانسمیٹر بھی دیکھا جس کا سوئچ آف تھا۔

''سام دور رہو...... پلیز دور رہو...... زندہ رہو۔'' اس نے دعا کی۔

اسپیکٹرا نے کھڑے ہو کے گھڑی دیکھی۔ ''ایک گھنٹا اور، پھر میں کال کروں گا۔'' اس کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ تھی۔ ''لیڈی، صبح تین بجے...... اچھا وقت ہوگا، دنیا چھوڑنے کے لیے۔ کیا خیال ہے؟''

☆☆☆

لاش نیم برہنہ چوبی فرش پر پڑی تھی۔ سر میں ایک گولی ماری گئی تھی۔ ڈک پاٹ بھی موجود تھا۔ اسے اطلاع پونے گیارہ بجے ملی تھی۔

''کوئی آواز؟ گواہ؟'' گورڈن نے سوال کیا۔ ڈک نے نفی میں سر ہلایا۔

''خون چوبی فرش سے رس کر نچلے اپارٹمنٹ میں ظاہر ہوا۔ اور کرائے دار نے عمارت کے مالک کو فون کر دیا۔'' ڈک نے بتایا۔ ''آئی ڈی کے مطابق یہ وہی ہے جو جیل میں بلی ہنفرڈ سے ملی تھی اس لیے میں نے تمہیں فون کروایا۔''

سام نے کمرے کا جائزہ لیا۔ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ابھی پوری طرح سیٹل نہیں ہوئی تھی۔ ڈک نے تصدیق کر دی کہ وہ ایک دن قبل شفٹ ہوئی تھی۔

''کوئی ملاقاتی آیا تھا؟'' گورڈن نے سوال کیا۔

''پڑوسی کرائے دار نے مردانہ آواز سنی تھی...... تاہم وہ اسے دیکھ نہیں سکا۔''

''اسپیکٹرا۔'' سام کے ذہن نے کہا لیکن وہاں بومبر کا کلیو تلاش کرنا تضیع اوقات کے سوا کچھ نہ تھا۔ انہیں پٹرول کارز پر انحصار کرنا تھا جو اس کی تلاش میں سرگرداں تھیں۔ سام نے دروازے کا رخ کیا اور رک گیا۔ ڈک کچھ کہہ رہا تھا۔ ''والٹ میں کچھ نہیں تھا۔ چابیاں، چند بلز......''

''کیسے بل؟'' سام نے استفسار کیا۔

''بجلی، فون اور پانی کے بل...... پرانے فلیٹ کے۔''

سام نے فون بل دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ پہلی نظر میں اسے مایوسی ہوئی۔ دو صفحات طویل فاصلے کی کالز پر مشتمل تھے۔ ٹریک ڈاؤن کرنے میں کئی گھنٹے صرف ہو جاتے اور اندازہ تھا کہ ہاتھ کچھ نہیں آنا۔ بل واپس کرتے ہوئے اس کی نظر زیریں نمبر پر پڑی۔ شروع کے تین اعداد بتا رہے تھے کہ نمبر ساؤتھ پورٹ لینڈ کا تھا۔ کسی نے ایک ہفتے قبل رات 10:17 پر کال کی تھی۔ ''مجھے اس نمبر کی لوکیشن درکار

ہے۔'' سام کے ذہن میں امید کی کرن جھلملائی۔

''میں آپریٹر سے بات کرتا ہوں۔ تاہم امید نہیں ہے۔'' گورڈن نے کہا۔

''ہم......م......م......کوشش کرتے ہیں۔'' سام نے کہا۔

کچھ دیر میں معلومات حاصل ہوئیں کہ کال کلیڈ رووڈ اور ہارڈوک کے قریب پے فون سے کی گئی تھی۔ سام نے خود سپروائزر سے بات کی۔ ''وہاں کونے پر ایک گیس اسٹیشن ہے؟''

''ڈیٹکٹیو، ممکن ہے۔ یقین سے نہیں کہہ سکتی۔'' جواب ملا۔

سام نے بات ختم کر کے نقشہ نکالا۔ وہ گورڈن کے ساتھ اس کی کار میں تھا۔ اس نے نقشے پر نشان لگایا۔ ''اس طرف زیادہ تر صنعتی عمارات ہیں اور دس بجے کے بعد کال۔ دلچسپ......''

''کوئی دوست، رشتے دار ہوسکتا ہے۔''

''نہیں، اسپیکٹرا ہے۔'' سام کی آواز میں ہیجان تھا۔ ''دیکھو بک فورڈ اسٹریٹ بھی اسی طرف ہے۔ سام نے ہارڈوک اور کلیڈ رووڈ کے گرد دائرہ بنایا۔ دائرہ تین بلاکس کا احاطہ کر رہا تھا۔ ''وہ یہاں ہے۔ نکلو......''

بیس منٹ میں وہ منزل پر تھے۔ وہاں واقعتاً گیس اسٹیشن بھی تھا۔ جگہ سنسان تھی۔ صنعتی علاقہ بند تھا۔ عمارتیں تاریک تھیں۔ ہارڈوک سے وہ کلیڈ رووڈ پر مڑے۔ چند سو گز دور سام نے مدھم روشنی کی جھلک دیکھی۔ روشنی بلڈنگ کی چھوٹی سی کھڑکی سے آرہی تھی۔ گورڈن نے ہیڈ لائٹس آف کر دیں۔

''وہ پرانا اسٹیمسن گودام ہے۔''

''لیکن یہ کھنڈر کی طرح دکھائی دے رہا ہے۔'' گورڈن نے کہا۔ سام کچھ کہے بغیر گاڑی سے اتر گیا۔ لہو کی گردش بڑھ رہی تھی۔

''سام!'' گورڈن نے سرگوشی کی۔ ''سام!''

سام تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔ اندر جو کوئی بھی تھا، وہ سام کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ سام نے عمارت کے گرد چکر لگایا۔ کوئی راہ نہیں تھی۔ عقبی دروازہ بھی لاک تھا۔ گورڈن، سام سے ملا۔ ''بیک اپ راستے میں ہے۔'' اس نے اطلاع دی۔ ''مجھے اندر جانا ہے۔'' سام نے کہا۔

''ہم نہیں جانتے اندر کیا ہے۔''

اچانک گورڈن کا کار فون بول اٹھا۔ دونوں لپکے۔

''سام نیوارو۔''

''ڈیٹکٹیو نیوارو۔'' پولیس آپریٹر نے کہا۔ ''تمہارے لیے ارجنٹ کال ہے۔ میں لائن تھرو کر رہی ہوں۔'' معمولی وقفے کے بعد آواز آئی۔

''سام، میں نے تمہارے لیے ایک پُرکشش دعوت کا اہتمام کیا ہے۔''

''اسپیکٹرا......وہ صحیح سلامت ہے؟''

''فی الحال وہ بہترین حالت میں ہے۔''

''کیا چاہتے ہو؟'' سام نے سوال کیا۔

''کچھ نہیں......تم آجاؤ۔ نرس میرے لیے پریشانی کا باعث ہے۔ مجھے کہیں اور جانا ہے۔ تم اسے سنبھالو۔''

''کہاں ہے وہ؟''

''ساؤتھ پورٹ لینڈ......اسٹیمسن گودام۔''

دونوں چونک اٹھے۔ فیصلہ کن لمحے سر پر تھے۔ وہ بے خبر تھا کہ سام باہر ہی موجود ہے۔

☆☆☆

اسپیکٹرا نے بات ختم کی۔ مسکرا کے نینا کو دیکھا۔ ''تمہارا محبوب آرہا ہے۔ اس کی دھمکی نے مجھے ڈرا دیا تھا۔ میں جا رہا ہوں۔''

اس نے سام کو ٹریپ کرنے کے لیے مجھے چارہ بنایا ہے۔ گودام میں خنکی تھی۔ لیکن نینا کے کان کے پیچھے پسینے کا قطرہ پھسلا۔ اسپیکٹرا ریڈیو ٹرانسمیٹر اٹھانے کے لیے جھک رہا تھا۔ بم فعال کرنے کے لیے ریڈیو ڈیوائس کا سوئچ آن کرنا تھا اور کاؤنٹ ڈاؤن کا آغاز ہو جاتا۔ نینا کا دل قفس کے بند پنچھی کے مانند پھڑپھڑا رہا تھا۔ اسپیکٹرا ڈیوائس لے کر آگے بڑھا۔ پلٹ کے نینا کو سیلیوٹ کیا۔ ''سام سے میری جانب سے معذرت کر لینا......میں رقص دیکھنے کے لیے یہاں نہیں ہوں گا۔ میرا مطلب ہے، موت کا رقص۔'' اس نے ہینڈل اوپر کی طرف کھینچا۔ دروازہ بالائی سمت میں سمٹتا چلا گیا۔ یک لخت اسپیکٹرا ساکت و جامد کھڑا رہ گیا۔ وہ گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی میں نہا گیا تھا۔ ''اسپیکٹرا ہاتھ اوپر اٹھالو۔'' تاریکی میں کہیں سے سام نے حکم دیا۔

سام، تم نے مجھے ڈھونڈ لیا۔ خوف اور خوشی نے ایک ساتھ نینا کے ذہن میں جگہ بنائی۔ تاہم خوف، مسرت پر غالب آ گیا۔ اسپیکٹرا چند سیکنڈ کے لیے ہچکچایا پھر آہستگی سے اس نے ہاتھ بلند کیے۔

''سام۔'' نینا چلائی۔ ''یہاں بم ہے۔ ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ میں ہے۔''

''اسے نیچے رکھ دو......میں فائر کردوں گا۔'' سام نے

کہا۔

''کیوں نہیں۔'' اسپیکٹرا دھیرے سے گھٹنوں کے بل آیا اور ٹرانسمیٹر فرش پر رکھ دیا۔ تاہم رکھتے ہی کلک کی واضح آواز سنائی دی۔

نینا کے ذہن میں دھماکا ہوا...... مائی گاڈ۔ اسپیکٹرا نے کریٹس کے عقب میں دائیں جانب جست لگائی۔ سام کے جسم کا ہر خلیہ چوکس تھا۔ کلک سنتے ہی اس نے بے دریغ دو فائر کیے۔ اسپیکٹرا روشنی کی زد سے نکل گیا تھا لیکن دو گولیاں جسم میں ساتھ لے کر گیا۔ اس نے رینگنے کی ناکام کوشش کی اور چت ہو گیا۔ حلق سے غرغراہٹ کی آواز آئی...... آخری چند سانسوں میں اس نے لعنت ملامت کی اور ہنسا۔ ''تم سب مرو گے۔''

☆☆☆

''نہیں۔'' نینا چیخ اٹھی۔ ''دور رہو۔ بم ہے میری کرسی کے ساتھ۔''

سام نے اُلجھی ہوئی رنگین تاروں کو دیکھا...... اور ڈائنامائٹ کی اٹھارہ اسٹکس...... کرسی کے چاروں طرف۔ تین اسٹک کرسی کے نیچے۔

''دس منٹ ہیں۔'' نینا نے کہا۔ ''بلکہ نو منٹ۔'' دونوں کی نظریں ملیں۔ نینا نے اس کی آنکھوں میں وحشت ناچتے دیکھی۔ جو فوراً ہی معدوم ہو گئی۔ وہ گھٹنوں کے بل کرسی کے قریب جھک گیا۔

''میں تمہیں یہاں سے نکالوں گا...... وعدہ ہے۔''

''وقت نہیں ہے۔''

''بہت ہے۔'' اس نے صورتِ حال کا جائزہ لیا اور سنجیدہ ہو گیا۔ گورڈن کو آواز دی۔

''میں یہیں ہوں۔ ٹول باکس بھی ہے۔ کیا کرنا ہے؟''

سام نے احتیاط سے ٹائمر ایک طرف رکھا جو تاروں میں اُلجھا ہوا تھا۔

''یہ سادہ متوازی سیریز کا سرکٹ معلوم ہوتا ہے۔ مجھے تجزیے کے لیے وقت چاہیے۔ کتنا وقت ہے؟''

''آٹھ منٹ اور چالیس سیکنڈ۔'' گورڈن نے ہراس کو چھپایا۔ ''اتنا وقت بھی نہیں ہے کہ بم ڈسپوزل ٹرک بلایا جائے۔''

اچانک سائرن کی آواز بلند ہونا شروع ہوئی۔ دو پولیس کارز بے ڈور کے قریب آ گئی تھیں۔ ''بیک اپ پہنچ گیا ہے۔''

''انہیں فاصلے پر رکھو۔'' سام نے کہا۔ گورڈن ہاتھ لہرا کے چلایا۔ ''دور رہو۔ یہاں بم ہے۔ ایمبولینس طلب کرو۔''

''اگر دھماکا ہوا تو مجھے ایمبولینس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔'' نینا نے سوچا۔ دل سرپٹ دوڑ رہا تھا۔ وہ دہشت پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔ ہسٹریا سے بچنے کی کوشش۔ اسے دولھا کے ساتھ چرچ سے رخصت ہونا تھا، نہ ہو سکی۔ بعدازاں اسے دنیا سے رخصت کرنے کی کوششیں ہوتی رہیں۔ سام پولیس آفیسر سے باڈی گارڈ بن گیا۔ اور اب وقتِ رخصت سر پر تھا...... وہ خود کو بچانے کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ آنے والے چند منٹوں کا انحصار سام پر تھا۔

☆☆☆

سام کے کان اور پیشانی کے درمیان رگ اُبھر کے تڑپ رہی تھی۔ اُلجھے ہوئے رنگ برنگ تاروں کی گتھی تھی۔ جسے سلجھانے کے لیے گھنٹا درکار تھا۔ اگرچہ وہ لب بستہ تھا لیکن نینا اس کے تاثرات پُراذیت پڑھ رہی تھی۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ اس کی پیشانی پر پسینے کا پہلا قطرہ نمودار ہو چکا تھا۔

گورڈن واپس ساتھی کے پاس آ گیا تھا۔ ''کہیں اور کچھ نہیں ہے۔ جو کچھ ہے تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ یہی پورے گودام کے لیے کافی ہے۔''

''تلاشی مت لو، سب کو باہر نکال دو۔''

''سب باہر ہیں۔'' گورڈن نے کہا۔

''یہ بہت آسان ہے۔'' سام نے آہستہ سے کہا۔ ''وہ چاہتا تھا، میں یہ تار کاٹوں۔ اس نے بلف کی کوشش کی۔ سوچ بظاہر یہ معلوم ہوتا جیسے اس نے سولڈر سے کور کیا ہے۔ ممکن ہے بالکل مختلف سوچ کہیں اور رکھا ہو...... ''میگنیٹک ریڈ'' یا پھر ''کاسل رابن'' ڈیوائس۔ اگر میں اسے کاٹتا ہوں تو دھماکا ہو سکتا ہے۔''

''سام پانچ منٹ ہیں۔''

''جانتا ہوں، جانتا ہوں۔'' ٹینشن سے اس کی آواز بدل گئی۔ لیکن سرکٹ سے کھیلتے ہاتھ لرزش سے عاری تھے۔ ایک غلطی اور تینوں دھواں بن جائیں گے۔ سائرن کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ باہر پٹرول کارز میں اضافہ ہو گیا تھا۔ مختلف آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں لیکن اندر مکمل سناٹا تھا۔ سام نے نظر اٹھا کے نینا کو دیکھا۔ ''تم ٹھیک ہو؟''

نینا نے تناؤ کے عالم میں سر ہلایا۔ وہ جان گئی کہ سام شدید کشمکش کا شکار ہے۔ وقت نکلا جا رہا تھا اور سام آگاہ تھا۔ یہی اسپیکٹرا کا پلان تھا۔ نو چوائس۔ مہلک انتخاب۔ کون سا تار کاٹو گے...... یا نہیں کاٹو گے۔ کیا وہ زندگی کا جُوا کھیلے یا نارمل ردِعمل کے طور پر گودام سے نکل جائے...... نینا کو موت کی گود میں چھوڑ کے۔

نینا نے اس کی آنکھوں میں دیکھ لیا تھا کہ وہ کیا کرے گا۔

''ڈھائی منٹ۔'' گورڈن کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔

''باہر جاؤ۔'' سام نے آرڈر دیا۔

''سام......''

''تمہارے بچوں کو باپ کی ضرورت ہے۔ گیٹ آؤٹ۔'' سام نے کٹر اٹھایا اور سفید تار پر رکھا۔

''تم صرف اندازہ لگا رہے ہو۔ وائلڈ گیس ورک۔''

''گیٹ آؤٹ۔'' سام کی پیشانی پر پسینا موتی کی طرح چمک رہا تھا۔ گورڈن بھاری قدموں سے اٹھا۔

''دوست، میں باہر اسکاچ کی بوتل کے ساتھ منتظر ہوں۔'' گورڈن نکل گیا۔

سام کیوں یہاں ہے۔ اسے کیا مجبوری ہے رکنے کی۔ کیا ضرورت ہے مرنے کی۔ ''سام۔'' نینا نے سرگوشی کی۔ وہ بہرا ہو گیا۔ بلا کا ارتکاز تھا۔ وائر کٹر زندگی اور موت کے درمیان جھول رہا تھا۔

''سام چلے جاؤ۔'' نینا نے التجا کی۔ آنسو رخساروں پر پھسل گئے۔

''نینا یہ میری جاب ہے۔''

''مرنا تمہاری جاب نہیں ہے۔''

''ہم نہیں مریں گے؟''

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ''ہم'' نہیں صرف ''میں'' مروں گی۔ اگر تم فوراً نکل جاؤ۔''

''میں نہیں جاؤں گا۔ سمجھ رہی ہو؟ نہیں جاؤں گا۔''

دونوں کی نگاہ ٹکرائی۔ لمحہ بھی نہیں لگا۔ وہ سمجھ گئی کہ سام نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کے ساتھ جیے گا...... اسی کے ساتھ مرے گا۔ وہ پولیس آفیسر کے بجائے اس آدمی کو دیکھ رہی تھی جو اس سے محبت کرتا تھا۔ وہ آدمی جس سے وہ محبت کرتی تھی۔ دیوانے کو دیکھ رہی تھی۔ پروانے کو دیکھ رہی تھی۔ عاشق کا حوصلہ، تقدیر کا فیصلہ، آہ...... وہ فنا کی گھاٹی میں ساتھ اتر کے زندہ رہنا چاہتا تھا۔ سارا جیون، اس ایک لمحے پر قربان۔ آنسو آبشار کی طرح بہہ رہے تھے۔

''ایک منٹ ہے۔ میں یہ وائر کاٹ رہا ہوں۔ اگر میں غلط ہوا......''

''رکو!'' دفعتاً نینا چیخ اٹھی۔

''کیا ہوا؟''

''اسپیکٹرا نے ان دونوں کو ملایا تھا اور سب ٹیپ لپیٹ دی تھی۔ وہ کچھ بولا بھی تھا۔ کیا یہ اہم بات ہے؟''

''بہت اہم۔'' سام نے توجہ سرخ اور سفید وائر کی جانب سے ہٹا لی۔ میگافون پر گورڈن کی آواز آئی۔ ''دس سیکنڈ......''

بھاگنے کے لیے دس سیکنڈ۔ سام بیٹھا رہا۔ کٹر وائٹ وائر پر سے ہٹا کے سیاہ پر رکھ دیا اور نینا کی آنکھوں میں دیکھا۔ معمولی دباؤ، اور سیاہ تار کٹ جاتا۔ کچھ اور سوچنے کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ دونوں ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔

''آئی لو یو۔'' سام نے کہا۔

''آئی لو یو ٹو۔'' آنسو تھے یا ساون کی برکھا رُت۔ اسی حالت میں سام نے دباؤ ڈالا اور...... تار کٹ گیا۔ دونوں سکتے کے عالم میں ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔ یقینی موت کے بوجھ تلے مفلوج تھے۔ گورڈن کی آواز آئی...... جذباتی آواز۔

''سام کاؤنٹ ڈاؤن اِز اوور۔''

سام نے پھرتی سے نینا کے بندھن کاٹے۔ بے دست و پا بیٹھے اس کا بدن سن ہو گیا تھا۔ وہ کھڑی نہیں ہو پا رہی تھی۔ ضرورت بھی نہیں تھی۔ سام نے اسے گود میں بھرا اور باہر کی طرف چل دیا۔ وہاں ایمرجنسی وھیکلز کی روشنیاں گردش کر رہی تھیں۔ اسکواڈ کارز، ایمبولینسز......

محفوظ فاصلے پر سام نے اسے گود سے اتار دیا۔ وہاں موجود افراد نے گھیرا ڈال دیا۔ چیف کوپر اسمتھ اور لیڈل بھی موجود تھے۔ نینا لڑکھڑا کے سام کی بانہوں میں گری۔ دونوں اردگرد سے بے نیاز ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے تھے۔ نینا نے سر اٹھایا۔ ''تم نہیں گئے...... تم جا سکتے تھے۔''

''نہیں میں نہیں جا سکتا تھا۔''

''میں چاہتی تھی کہ تم نکل جاؤ۔''

''میں چاہتا تھا کہ تمہارے ساتھ رہوں۔'' درجنوں آنکھیں دونوں پر مرکوز تھیں۔ میڈیا بھی پہنچ گیا تھا۔ اسپیکٹرا کی لاش اٹھا لی گئی تھی۔ گورڈن ٹیم کے ساتھ اندر مصروفِ کار تھا۔ سڑک پر سب تھے لیکن ان دونوں کے لیے وہاں کوئی نہیں تھا......

☆☆☆

گرمئ مے خانہ، انجمن ناز...... صنم کدہ آباد تھا۔ بزم راز و نیاز پھر سے سجی تھی۔ انداز بدل چکے تھے...... ارمان مچل رہے تھے۔ دلہن وہی تھی...... مگر اب اکیلی نہیں دولھا بھی ساتھ تھا...... فادر سلیون موجود تھے۔ فرق شرکا کا تھا۔ خاصی بڑی تعداد شریکِ محفل تھی۔ احباب کے علاوہ پولیس فورس کے افراد کافی تعداد میں تھے۔ چیف کوپر اور ڈسٹرکٹ اٹارنی لیڈل بھی خوشی کے لمحوں میں ہمراہ تھے۔

اپنے وقت کے مایہ ناز لکھاری رابرٹ لڈلم کے ناول کا انتخاب

وبائی دہشت

امجد رئیس

ہر دور کے انسان کے لیے ایک میدانِ عمل ہوتا ہے... جہاں انسان ہر طرح کے کردار میں نظر آتا ہے... یہی کردار کسی بھی داستاں کی جان ہوتے ہیں... یہ مصنف کا کمال ہوتا ہے کہ وہ قارئین کے سامنے زندہ اور جیتے جاگتے کرداروں کو سامنے لاکر کھڑا کردیتا ہے... ایسے کردار جن کے پاس ذہن بھی ہے اور روح بھی... چاہے تو نفرت کرے یا محبت... بہادر بنے یا بزدل... نیک یا بدباطن... بے لوث یا مفاد پرست... مادہ پرست بنے... عالمی بساط پر پھیلے ایسے ہی کرداروں کی حیلہ سازیاں... جو ہر پل مہروں کے مانند متحد و متحرک تھے... ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک... جزیرہ در جزیرہ... زمین سے فضا اور فضاؤں سے خلا تک کا زہریلا کھیل جاری تھا... جرم اور قانون کے محافظوں کا ٹکراؤ اور لمحہ بہ لمحہ بڑھتی کشمکش ان کے اضطراب و اختیار کو للکار رہی تھی... کبھی مجرموں کا پلڑا بھاری تھا تو کبھی سازشوں کی راہ میں کھڑے کھلاڑی اپنے عزم... ہمت اور شکستگی کے جذبے سے دور موت سے پنجہ آزما تھے... پل پل رنگ بدلتی داستاں کے ہزار رنگ...

لہو میں ڈوبی خوں رنگ سازش کے اسرار و رموز......

ایک ناقابلِ فراموش ناول کے نشیب و فراز......

وہ تاریخی مقام پوٹوماک کا الیگزینڈریا نامی قبرستان تھا۔ نگراں نے کسمسا کر کھڑکی سے جھانکا۔ موسم اور دن کے حساب سے کم لوگ ہی اِدھر آتے تھے۔ اپریل کا موسم برسات تھا۔

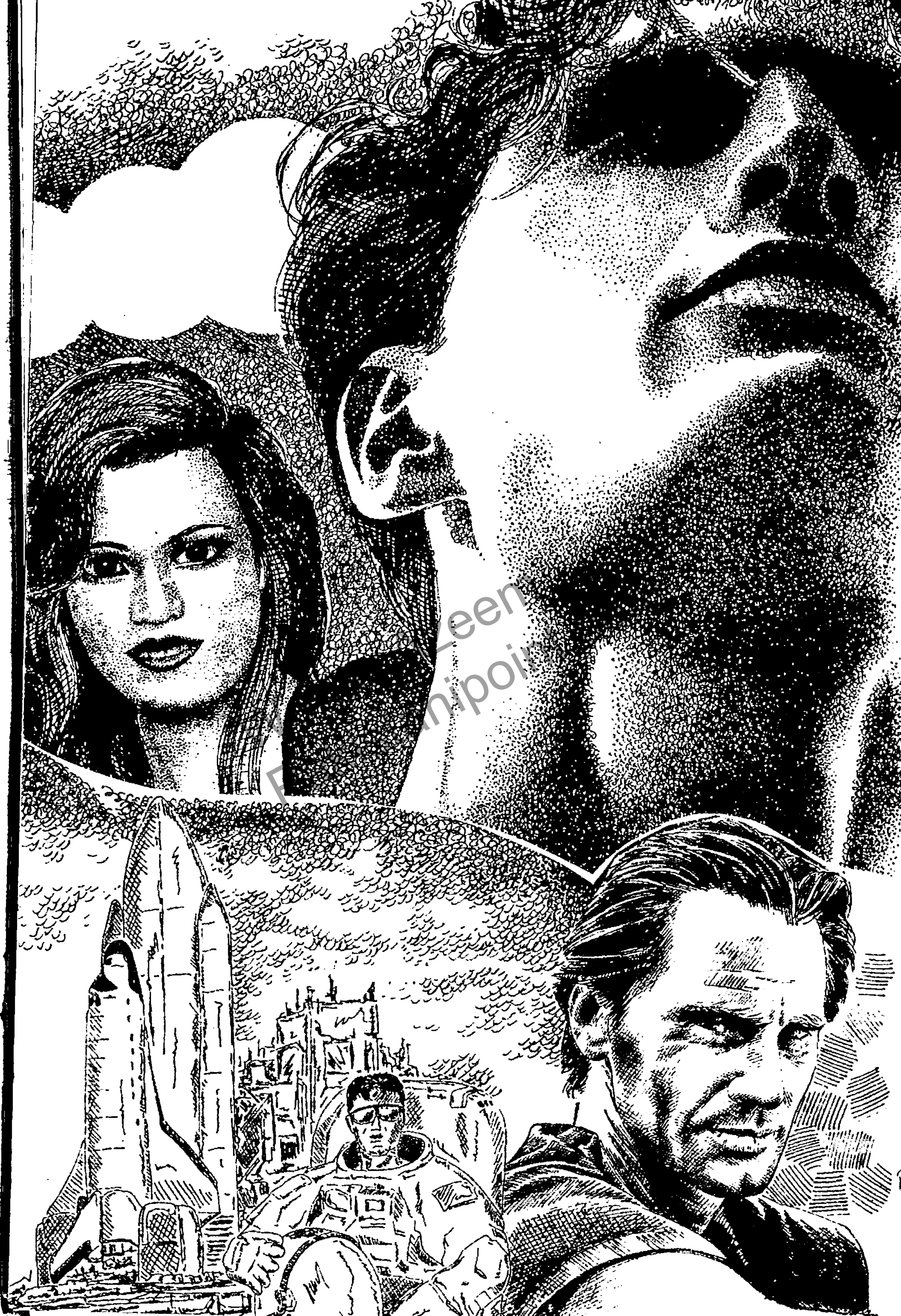
ایک عام سی سیڈان تھی جس میں سے وہ آدمی برآمد ہوا۔ ’’گورنمنٹ‘‘ نگراں نے اندازہ لگایا۔ آدمی کی عمر چالیس برس کے لگ بھگ رہی ہوگی۔ وہ دراز قد اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ اس نے موسم کی مناسبت سے واٹر پروف جیکٹ اور لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ وہ سیڈان سے نکل کو فوراً ہی نہیں چل پڑا بلکہ سرسری انداز میں اطراف کا جائزہ بھی لیا۔ بعدازاں وہ آگے بڑھا۔

’’نہیں۔ گورنمنٹ نہیں، ملٹری۔‘‘ نگراں نے اپنے سابقہ اندازے کی تجدید کی۔ اس کا انداز اور چال ڈھال یکسر ملٹری جیسا تھا...... وہ بارش سے بھی بے نیاز دکھائی دے رہا تھا۔ نگراں کا تجسس بڑھ گیا۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ آدمی الیگزینڈریا میں پہلی مرتبہ آیا ہے۔ نگراں چھتری کے ساتھ باہر آگیا۔

’’جناب چھتری لے لیں۔‘‘

’’شکریہ۔‘‘ اس نے کہا۔

نگراں کو حیرت ہوئی۔ قدو قامت کے مقابلے میں اس کی آواز نرم تھی



اور آنکھیں گہری نیلی۔

"میں یہاں کا نگراں ہوں۔ بارنس، میرا نام بارنس ہے۔ آپ کس طرف جانا چاہتے ہیں؟ میں مدد کرتا ہوں۔"

"صوفیہ رسل۔"

"بس، ایک منٹ میں بتاتا ہوں۔" نگراں نے کہا۔ "پریشان مت ہو۔ میں تلاش کرلوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔ وزیٹرز بک میں دستخط کردیجیے۔"

"اسمتھ، ڈاکٹر جان اسمتھ۔" اس نے چھتری کھولی اور دستخط کردیے۔ "میں جانتا ہوں، مجھے کہاں جانا ہے۔" وہ نرمی سے بولا۔

نگراں کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ حرکت میں آچکا تھا۔ بارنس دیکھتا رہا۔ وہ لمبے ڈگ بھرتا ہوا چل دیا۔ تیز بارش نے فضا میں ایک مہین پردہ تان دیا تھا۔ جلد وہ اس کے عقب میں غائب ہوگیا۔ کوئی بات تھی جان اسمتھ کے اندر۔ بظاہر نرم، لیکن سرد اور خطرناک۔ بارنس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ ہوئی۔ بارنس نے واپسی کے لیے رخ موڑ لیا۔

اندر آکر اس نے ڈیسک پر رکھا رجسٹر کھولا۔ صوفیہ رسل کا نام تلاش کیا۔ قطار نمبر 17۔ پلاٹ نمبر 12۔ اس کی تدفین ایک سال قبل ہوئی تھی۔

"جان اسمتھ، تم پھول کیوں نہیں لے کر آئے؟" بارنس نے گویا خود سے سوال کیا۔

☆☆☆

اسمتھ پورے ایک سال تک اذیت ناک نجات کی یادوں سے برسرِ پیکار رہا تھا۔ ناکام رہا..... بارہا تڑپا، بارہا آنسوؤں کو آزادی کا راستہ دکھایا کہ شاید دل ہلکا ہوجائے۔ آج ایک سال بعد وہ انگلینڈ آنے پر مجبور ہوگیا تھا۔ کربناک یادوں کا سیلِ رواں تھا جو بڑھتا چلا آرہا تھا۔

یونائیٹڈ اسٹیٹس آرمی میڈیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فار انفیکشن ڈیزیز، فریڈریک، میری لینڈ یو ایس ایمرڈ (USAMRID) کا وہ سفید کمرہ وہ کیسے بھول سکتا تھا جہاں وہ اپنی محبت، اپنی ہونے والی بیوی صوفیہ کو آکسیجن ٹینٹ میں تڑپتا دیکھ رہا تھا۔ وہ بے بس تھا، لاچار تھا..... صوفیہ سے محض چند انچ کے فاصلے پر۔ صوفیہ نے ماہیِ بے آب کے مانند منہ کھولا ہوا تھا۔ وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی۔ اسمتھ میڈیکل اسٹاف پر چیخ چلا رہا تھا۔ وہ خود بے بسی کی تصویر بنے ہوئے تھے۔

تب صوفیہ کی کرب میں ڈوبی ہوئی چیخ نے در و بام کو لرزا کے رکھ دیا۔ وہ چیخ اسمتھ کو بعدازاں خوابوں میں ڈراتی رہی..... چیخ کے ساتھ ہی صوفیہ کی کمر عقبی سمت میں کمان کی طرح مڑنا شروع ہوئی، ناقابلِ یقین زاویے پر۔ اسمتھ کی اپنی سانس رک گئی۔ صوفیہ کے جسم کا ہر مسام پسینہ اگل رہا تھا۔ اس کا چہرہ نیلا پیلا ہوگیا۔ ایک ساعت کے لیے اس کا ہر عضو جیسے اکڑ گیا۔ پھر سب کچھ ختم..... اسمتھ کی دنیا اجڑ گئی۔ صوفیہ کی ناک اور حلق سے خون کا اخراج جاری تھا۔ روح نے جسم کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی تھی۔

جان اسمتھ نہ جانے کب تک بارش میں چھتری لیے صوفیہ کے مدفن پر کھڑا رہا۔ بالآخر وہ بیٹھ گیا اور کتبے پر ہاتھ پھیر کر بڑبڑایا۔

"میں جانتا ہوں کہ مجھے یہاں بار بار آنا چاہیے تھا لیکن میں آتا تو مجھے یقین کرنا پڑتا کہ میں نے تمہیں ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے لیکن میں کب تک حقیقت سے منہ چھپاتا..... ہیدڈیز پروجیکٹ، ہاں یہی نام تھا اس دہشت کا جس نے تمہیں مجھ سے چھین لیا۔ تم نے ان چہروں کو نہیں دیکھا۔ میری جان، میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا....." اسمتھ خاموش ہوگیا۔

کچھ دیر بعد اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک نیلی سی باکس نکال کر کھولا۔ جس میں چار قیراط کا ہیرا جگمگا رہا تھا۔ مخصوص تراش کا ہیرا پلاٹینم کی انگوٹھی میں تھا۔ یہ انگوٹھی شادی کے دن کے لیے تھی۔

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ انگوٹھی اس نے کتبے کی جڑ میں نرم زمین میں گاڑ دی۔

"آئی لو یو، صوفیہ، میں ہمیشہ تم سے پیار کرتا رہوں گا۔ تمہارا دل میری زندگی کی روشنی ہے..... مجھے جانا ہوگا۔ نہیں معلوم کہاں؟ نہیں معلوم کب..... لیکن جانا ہوگا۔ خدا کی رحمتیں تم پر ہمیشہ سایہ فگن رہیں۔" وہ مڑتے مڑتے چونکا۔ قدموں کی آہٹ نے سماعت کو چھوا تھا۔

اس کی عمر قریباً پینتیس سال تھی۔ وہ عام عورتوں کی نسبت دراز قد تھی۔ وہ چھتری لیے اسی طرف آرہی تھی۔ سرخی مائل بال خوب صورتی سے پونی ٹیل کی شکل میں بندھے تھے۔ وہ ایک پُرکشش عورت تھی۔ اسمتھ کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت امڈ آئی۔

"جان..... جان اسمتھ؟"

"میگان.....؟"

میگان اولسن کی چال میں تیزی آگئی۔ اس نے اسمتھ

کا بازو پکڑ لیا۔

"اوہ گاڈ۔ کیا یہ واقعی تم ہو، کتنا عرصہ ہوگیا.....'' معاً اس کی نظر صوفیہ کی قبر پر گئی۔

"مجھے افسوس ہے۔ بہت افسوس، جان۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ تم یہاں ہوگے۔''

"کوئی بات نہیں۔'' جان اسمتھ کے چہرے سے غم کی پرچھائیں غائب ہوگئی۔ میگان نے پھر اظہارِ افسوس کیا۔ دونوں شاہ بلوط کے تناور درخت کے نیچے آگئے۔ وہ خود بھی صوفیہ کے پاس آئی تھی۔ وہ اور صوفیہ بچپن میں ایک ہی اسکول میں تھے۔ آگے چل کر کالج کے بعد ان کے راستے جدا ہوگئے۔ صوفیہ، مالیکیولر بائیولوجی میں Ph.d کے بعد "یو ایس ایمرڈ'' میں چلی گئی۔ میگان نے بائیو کیمسٹری میں ماسٹرز کے بعد نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ جوائن کرلیا۔ لیکن تین سال بعد وہ WHO کے میڈیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں چلی گئی۔ اب اچانک میگان کو سامنے دیکھ کر اسمتھ نے بھی حیرت محسوس کی تھی۔

میگان اندازہ لگا سکتی تھی کہ گزشتہ ایک سال میں اسمتھ پر کیا گزری ہوگی۔ "اس مشکل وقت میں مجھے تمہارے ساتھ ہونا چاہیے تھا لیکن میں رابطہ نہیں کرسکی تھی۔'' میگان نے کہا۔

"کہاں کام کررہی ہو؟''

"ناسا، اب میں ناسا میں ہوں۔ میں نے اسپیس شٹل کینڈیڈیٹ اسکول کے لیے کوالیفائی کرلیا تھا۔ مجھے تبدیلی کی ضرورت تھی اور اگلے خلائی مشن میں میری جگہ بننے کا چانس ہے۔''

اسمتھ نے حیرت چھپانے کی کوشش نہیں کی اور اسے مبارک باد دی۔

"شکریہ۔'' میگان کے چہرے پر خفیف مسکراہٹ نظر آئی۔ "کیا تم اب تک آرمی میں ہو؟ میرا مطلب یو ایس ایمرڈ میں؟''

"کہہ سکتے ہیں۔ شاید چھوڑ دوں۔'' اس نے مبہم جواب دیا۔ "تم واشنگٹن جاؤ گی؟''

"نہیں۔ مجھے آج رات ہیوسٹن کے لیے روانہ ہونا ہے۔'' "تمہاری رہائش تھرونٹ میں ہے؟''

"وہ جگہ میں نے چھوڑ دی ہے۔'' اسمتھ نے کارڈ نکال کر اس کی پشت پر نیا پتا اور فون نمبر درج کیا اور میگان کو دے دیا۔

"اپنا خیال رکھنا جان۔'' میگان نے کارڈ رکھتے ہوئے کہا۔

"تم بھی۔'' اسمتھ ہاتھ ہلا کر رخصت ہوگیا۔ میگان اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔ یو ایس ایمرڈ کے بارے میں اسمتھ نے مبہم جواب دیا تھا جبکہ وہ ایک مقصد اور واضح سمت کے ساتھ حرکت کرنے والا آدمی تھا۔

☆☆☆

پینٹاگون کے ملٹری اور سویلین ملازمین کی تعداد تئیس ہزار سے متجاوز تھی۔ پینٹاگون کی مخصوص تعمیر نے چار ملین اسکوائر فٹ کے لگ بھگ رقبہ گھیرا ہوا تھا۔ وہاں موجود بہت سے دیگر افراد کے مانند ناتھن کلین بظاہر ایک عام سویلین تھا۔ ایک ہال کے کونے پر اس کا دفتر دو دروازوں کے درمیان تھا۔ ایک پر الیکٹریکل روم لکھا تھا اور دوسرے پر مینٹیننس۔ یہ اور بات تھی کہ دونوں دروازوں کے پیچھے ایسا کچھ نہیں تھا۔ ان دروازوں کو کھولنے کے لیے جدید ترین کی کارڈ بھی بیکار تھے..... یہی کلین کا سیکرٹ سوئٹ تھا۔ جہاں کوئی نیم پلیٹ نہیں تھی۔ صرف پینٹاگون کا کوڈ 2E377 لکھا تھا۔

کلین کو وہاں چند ہی افراد نے دیکھا تھا۔ اگر کوئی کلین کے بارے میں دریافت کرتا تو کلین کا حلیہ اور عمر ہی بتائی جاسکتی تھی۔ درمیانہ قد، عمر 60 کے قریب، لمبی ناک اور باریک فریم کی عینک۔ یہ کہنا مشکل ہی نہیں قطعی دشوار تھا کہ ناتھن کلین کون ہے اور پینٹاگون میں اس کی موجودگی کا مقصد کیا ہے۔

آٹھ بجنے والے تھے۔ کلین اب تک اپنے دفتر میں ڈیسک کے عقب میں موجود تھا۔ بہت کم لوگ اسے جانتے تھے اور جاننے والے بھی اسی ادارے کا حصہ تھے، جسے "کوورٹ-ون'' کا نام دیا گیا تھا۔ یہ انتہائی حساس اور خفیہ ادارہ تھا۔ دوسری تمام ایجنسیوں سے الگ کوورٹ-ون کا آئیڈیا خود پریذیڈنٹ آف یو۔ ایس۔ اے کے ذہن کی پیداوار تھا۔ کلین اس کا سربراہ تھا۔ وہ پریذیڈنٹ کے لیے آنکھوں اور کانوں جیسا تھا۔ وہ براہِ راست صرف پریذیڈنٹ کو جواب دہ تھا۔

کوورٹ-ون کی حقیقت سے ملٹری، انٹیلی جنس بیوروکریسی، حتیٰ کہ کانگریس بھی لاعلم تھی۔ یہ کوئی رسمی ادارہ نہیں تھا، نہ اس کا کوئی ہیڈ کوارٹر تھا۔ کوورٹ-ون کے کارکن، انتہائی احتیاط کے ساتھ مخصوص فارمولے کے تحت چنے گئے تھے۔ بیشتر تو آپس میں بھی ایک دوسرے کی حقیقت سے بے خبر تھے۔ سب ہی اپنی اپنی فیلڈ کے ماہر اور چنیدہ افراد

تھے۔ تمام کا کوئی نہ کوئی تعلق ملٹری سے رہا تھا...... کرنل جان اسمتھ کا تعلق کوورٹ۔ ون سے تھا۔ کلین کے لیے وہ بہترین میں سے ایک تھا۔

کلین نے فولڈر میں موجود رپورٹ پر آخری نظر ڈالی، فولڈر بند کیا اور عینک اتار دی۔ آنکھوں کا مساج کر کے سر اس نے نشست گاہ کی پشت سے ٹکا دیا۔

اسی وقت ملحقہ دروازہ کھلا اور میگی ٹیمپل اندر داخل ہوئی۔ میگی، کلین کی اسسٹنٹ تھی۔ کوورٹ۔ ون سے پیشتر وہ دس سال NSA میں کام کر چکی تھی۔ کلین نے سوالیہ نظر اچھالی۔

''کچھ دکھانا ہے آپ کو۔'' میگی نے کہا۔

کلین، اس کے ساتھ دوسرے کمرے میں آ گیا جو دراصل ایک بڑا کمپیوٹر اسٹیشن تھا۔ سرورز، مانیٹرز، اسٹوریج، یونٹس، بہترین سوفٹ ویئرز...... کلین، میگی کے عقب میں کھڑا ہو کر اس کی مخروطی انگلیوں کی مہارت کو دیکھ رہا تھا، جو کی بورڈ پر تھرک رہی تھیں۔

پریذیڈنٹ اور کلین کے بعد میگی واحد اہلکار تھی جو کوورٹ۔ ون کے تمام امور سے واقف تھی۔ میگی NSA کے علاوہ CIA کی ایڈمن میں بھی رہ چکی تھی۔ جیسے ہی اس کی انگلیوں کا رقص تھما۔ اسکرین کے مرکز میں دو الفاظ چمکنے لگے۔ ڈیکٹر سکس۔

کلین کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ جانتا تھا۔ ویکٹر سکس کون ہے۔ اور ویکٹر سکس کے ظاہر ہونے کا مطلب تھا...... ایمرجنسی سگنل۔

''کیا میں پیغام اٹھاؤں؟'' میگی نے سوال کیا۔

''پلیز......'' کلین نے ایک لفظ استعمال کیا۔

مخروطی انگلیوں کا رقص پھر شروع ہو گیا۔ جلد ہی پیغام نمودار ہوا۔ مختصر سادہ پیغام تھا۔ گمنام فرنچ ریسٹورنٹ، مینیو، سی فوڈ، قیمت اور وقت۔

اگر کسی تیسری پارٹی کو شک ہوتا اور وہ اس سادہ پیغام کو ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کرتی تو کچھ ہاتھ نہ آتا۔ کلین آخری مرتبہ ویکٹر سکس سے ملا تھا تو پیغامات کی ہیئت مقرر کی تھی جو دراصل کوڈ تھے......

اور یہ پیغام ڈسٹریس کال کے مانند تھا۔ جو انتہائی مجبوری میں دیا گیا تھا۔ یہ فوری انخلا کی التجا تھی۔ کلین نے بنا کسی ہچکچاہٹ کے کہا۔ ''پلیز یوں جواب دو: ریزرویشن، دو کے لیے۔'' جواب فرنچ میں تھا۔

میگی کی انگلیوں نے حرکت کی۔ فرنچ میں تین الفاظ تھے۔ جو دو عدد ملٹری سیٹلائٹ سے ٹکرا کر زمین پر واپس آئے۔ کلین نہیں جانتا تھا کہ ویکٹر سکس اس وقت کس مقام پر ہے۔ اس نے وہی زبان استعمال کی تھی۔ جس میں پیغام آیا تھا۔ ظاہر ہے ریزرویشن کی بات بھی کوڈ تھی۔ ویکٹر سکس کے پاس کلین کا دیا ہوا لیپ ٹاپ تھا...... وقفہ دے کر کلین نے دوسرا کوڈ پیغام بھجوایا۔ ''مجھ سے بات کرو۔''

کلین نے گھڑی میں وقت دیکھا...... اسکرین پر پیغام آیا!

''ریزرویشن کنفرمڈ۔'' اور اسکرین تاریک ہو گیا۔ ویکٹر سکس مخصوص وقت سے زیادہ آن لائن ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ مختصر وقت میں رابطہ ہوا۔ ہنگامی درخواست موصول ہوئی، قبول کی گئی اور ویکٹر سکس نے تصدیق کر دی۔ اب وہ دوبارہ رابطے کے لیے یہ چینل استعمال نہیں کر سکتا تھا۔

میگی نے لنک بند کر دیا۔ کمرے میں دو ہی کرسیاں تھیں۔ کلین کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کس ناگہانی نے ویکٹر سکس کو رابطے پر مجبور کیا۔ CIA اور دوسری ایجنسیوں کے برعکس کوورٹ۔ ون کے ایجنٹس ملک سے باہر بہت کم تھے۔

صورتِ حال کلین کے طریقہ کار کے مطابق نہیں تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ویکٹر سکس حالتِ فرار میں ہے۔ کوئی بہت خراب بات ہے، مخدوش اور خطرناک...... جس کی وجہ سے وہ بھاگنے پر مجبور ہے۔

''اسمتھ۔'' بالآخر کلین نے کہا۔ ''پلیز میگی، اسے لائن پر لاؤ۔''

☆☆☆

اسمتھ خواب میں صوفیہ کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی تربیت یافتہ حسیات نے فون کی مداخلت سے آگاہ کیا۔ عام فون کے بجائے، محفوظ لائن کا سگنل تھا۔ وہ دوسرے سگنل پر بیدار ہو گیا تھا۔ وہ میدانِ جنگ کا سابق سرجن تھا۔ تاہم لڑائی بھڑائی کے فن سے بھی آگاہ تھا۔ اچانک بیدار ہونے کی صورت میں بھی وہ الرٹ رہتا تھا۔ یہ تحفہ حاصل کرنے کے لیے اسمتھ نے خاصی تگ و دو کی تھی اور یہ عادت کئی نازک مواقع پر خوب اس کے کام آتی رہی تھی۔ وہ کتنی ہی بار دوسروں کے ساتھ ایسے حالات سے گزرا تھا، جب اُن تھک، لامحدود مدت تک کام کے دوران ہی تھوڑی تھوڑی نیند لی جاتی تھی۔

ایک ہی ہستی تھی جو محفوظ لائن پر اسے کسی بھی وقت فون کر سکتی تھی۔ اسمتھ سمجھ گیا کہ ایک نئے دن کا آغاز ہو چکا ہے۔

''گڈ ایوننگ، مسٹر کلین۔''

''گڈ ایوننگ، جان...... اینڈریو ائر بیس پہنچنے کے لیے کتنا وقت لو گے؟''

اسمتھ نے گہری سانس لی۔ کلین کبھی، فوراً کام کی بات نہیں کرتا تھا، واضح مطلب تھا کہ کوئی بحران ہے اور تیزی سے قریب تر ہو رہا ہے۔

''پینتالیس منٹ، سر۔''

''گڈ، اور جان، کچھ دن کا سامان ساتھ رکھنا۔''

''یس سر۔'' لیکن فون بند ہو چکا تھا۔

حسبِ معمول، اسمتھ تیار حالت میں رہتا تھا...... تین منٹ شاور کے لیے، تین منٹ میں شیو اور لباس۔ دو منٹ میں ڈبل چیکنگ۔ بیگ ریڈی تھا۔ چند اشیا مزید بیگ میں منتقل کر کے اس نے گھر کا سیکیورٹی سسٹم آن کیا اور نکل گیا۔ سیڈان، ڈرائیو وے میں لاتے وقت اس نے گیراج کو ریموٹ کے ذریعے محفوظ و مسلح کر دیا۔

وہ اپنا آئی ڈی کارڈ استعمال کرتے ہوئے، اینڈریو ائرفورس بیس کے مخصوص ہینگر تک پہنچ گیا۔ کلین وہاں موجود تھا۔ اس مرتبہ کلین نے اظہارِ معذرت کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا اور بلیک کافی کا کپ اسے پکڑا دیا۔

''تم پندرہ منٹ میں ہوا میں ہو گے، پرندہ اُڑنے والا ہے۔ ٹینکوں میں ایندھن بھرا جا رہا ہے۔ ''انخلا'' کا معاملہ ہے اس لیے جلدی کرنی پڑی۔'' کلین نے بتایا۔

اسمتھ ''انخلا'' کی اصطلاح کا مطلب خوب سمجھتا تھا۔ کسی کو یا کسی چیز کو کسی جگہ یا کسی سچویشن سے خاموشی اور سرعت سے نکالنا ہے لیکن اسمتھ یہ بھی جانتا تھا کہ ایسے کام کے لیے سویلین اور ملٹری دونوں طرح کے ماہرین مہیا ہوتے ہیں پھر اسے کیوں بلایا گیا؟ اس نے اپنے خیالات کا اظہار بھی کر دیا۔

''ہاں۔'' کلین نے اعتراف کیا۔ ''کئی آپشن تھے لیکن فی الوقت میں کسی ایجنسی کو ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا۔ دوسرے یہ کہ میں اس آدمی سے مل چکا ہوں...... تیسرے، تم بھی اسے جانتے ہو۔''

''میں جانتا ہوں؟'' اسمتھ نے تعجب سے کہا۔

''ہاں، یوری ڈانکو......''

اسمتھ نے تصور میں بھالو نما شخص کو دیکھا۔ عمر 46 سال، گول چہرہ، کوئلے کی کان میں کام کرنے والے کا بیٹا۔ جس کی ایک ٹانگ میں پیدائشی نقص تھا۔ اسمتھ، ڈانکو سے 2، 3 سال چھوٹا تھا۔ غریب آدمی کا بیٹا، رشین آرمی کے میڈیکل انٹیلی جنس ڈویژن میں کرنل کے عہدے تک جا پہنچا تھا۔ اسمتھ باخبر تھا کہ کوورٹ۔ ون کا سیکیورٹی ایگریمنٹ کرنے سے پہلے، کلین نے اس کی زندگی کے ہر شعبے کو مائیکرو اسکوپ کے نیچے سے گزارا تھا۔ یعنی کلین جانتا تھا کہ اسمتھ، ڈانکو سے واقف ہے لیکن کوورٹ۔ ون کی کسی بھی بریفنگ میں اپنا اور ڈانکو کا حوالہ نہیں دیا تھا۔ نہ ہی رشینز کے ساتھ تعلقات کا اظہار کیا تھا۔

''کیا ڈانکو، کوورٹ......؟''

''نہیں۔ کوورٹ۔ ون کا حصہ نہیں ہے۔'' کلین نے کہا۔ ''اور نہ تم اسے اپنی حقیقت بتاؤ گے۔ وہ صرف یہ جانتا ہے کہ میں اسے باہر نکالنے کے لیے ایک دوست کو بھیج رہا ہوں۔''

اسمتھ کو شک تھا کہ کلین پوری بات بتا رہا ہے۔ تاہم اسے یقین تھا کہ کلین اپنے آدمیوں کو غیر ضروری خطروں سے دوچار نہیں کرتا۔ جتنی اسمتھ کے لیے ضروری ہے، اتنی بات وہ ضرور بتائے گا۔

''آخری بار جب ہم دونوں ملے تھے تو ہم نے سادہ کوڈ متعین کیا تھا۔'' کلین نے بتایا۔ ''مینیو۔ قیمت، آٹھ یورو، تاریخ۔ ڈانکو کا پیغام ملا ہے، وہاں تاریخ آٹھ اپریل ہے، یعنی دو دن بعد...... کوڈ میں ''سی فوڈ'' کا مطلب ہے کہ وہ بحری راستے سے آئے گا۔ بیلینی (BELLINI) کاک ٹیل کا نام ہے جو پہلی مرتبہ وینس کے ہیری بار نے متعارف کرائی تھی۔ مطلب یہ کہ مقام ہیری بار ہے، وقت ہے دن میں دو سے چار تک......''

''ایک لاکھ ڈالر کا سوال ہے کہ کس چیز نے ڈانکو کو خرگوش کی طرح بھاگنے پر مجبور کر دیا؟'' اسمتھ نے کافی ختم کی۔

''صرف وہی جانتا ہے اور وہی بتا سکتا ہے۔ میرے نزدیک صورتِ حال نازک ہے۔ ڈانکو سمجھوتا کرنے والا آدمی نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے جان، کوئی انتہائی صورتِ حال ہے۔ مجھے نہیں معلوم لیکن ڈانکو کے پاس کوئی اطلاع ہے اور مجھے وہ انفارمیشن چاہیے۔'' کلین کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

جہاز کی تیاری کا اعلان ہوا۔ دونوں نے قدم بڑھائے۔ کلین نے اسمتھ کی کہنی چھوئی۔ ''وینس جاؤ۔ ڈانکو کو نکالو۔ معلوم کرو اس کے پاس کیا ہے۔ ڈُو اِٹ فاسٹ۔''

''سر وینس میں مجھے ضرورت پڑے گی۔''

''ہاں، بولو۔''

اسمتھ نے آواز دھیمی کر لی۔ کلین اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔

☆☆☆

وہ وینس پہنچ چکا تھا۔

اسمتھ نے جو میز منتخب کی تھی، وہ اس پلیٹ فارم کے قریب تھی، جس کے عقب میں گرینڈ پیانو موجود تھا۔ گھڑیاں پونے دو کا وقت بتا رہی تھیں۔

اسمتھ، ویٹر کو دیکھ کر مسکرایا اور آرڈر لکھوایا۔ ویٹر کے جانے کے بعد اس نے انٹرنیشنل ہیرالڈ ٹریبون کا کاروباری صفحہ کھولا۔ نظر اخبار پر تھی اور ذہن کہیں اور...... اسے شک تھا کہ ڈانکو رشیا سے نکل سکے گا اگر نکل گیا تو صحیح سلامت یہاں پہنچ جائے گا۔

اسمتھ پہلی مرتبہ یوری ڈانکو سے ملا تھا تو اس وقت یو ایس ایمرڈ کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔ اسمتھ امریکا اور ڈانکو، رشیا کی نمائندگی کر رہا تھا۔ بائیو ویپنز، دونوں ممالک بتدریج ختم کریں گے...... اس مقصد کے تحت وہاں کانفرنس جاری تھی۔ اسمتھ اور ڈانکو اپنے اپنے ملک کی جانب سے روزانہ ایک دوسرے کو بریف کرتے تھے بعد ازاں جب امریکی واپس جا رہے تھے، اس وقت تک اسمتھ اور ڈانکو کے درمیان دوستانہ جذبات پرورش پا چکے تھے۔

آنے والے دو برسوں میں مذکورہ کانفرنس کے تحت دونوں کی ملاقات سینٹ پیٹس برگ، اٹلانٹا، پیرس اور ہانگ کانگ میں ہوئی۔ ہر مرتبہ اسمتھ نے محسوس کیا تھا کہ ڈانکو بے قرار رہنے لگا تھا۔ اگرچہ ڈانکو نے کھل کر اظہار نہیں کیا۔ تاہم وہ روسی افواج کی مداخلت پر بے چین تھا۔ اشارتاً اس نے بتایا تھا کہ روسی افواج، حیاتیاتی ہتھیاروں کی تخفیف کے معاہدوں کو ان کی روح کے مطابق آگے نہیں بڑھا رہے۔ جبکہ بظاہر حیاتیاتی ہتھیاروں میں کمی کی جا رہی تھی...... معاہدوں پر عملدرآمد بھی ہو رہا تھا۔

اسمتھ سینٹ مارک اسکوائر کے کیفے میں بیٹھا سوچ رہا تھا...... کیا ڈانکو کی آمد حیاتیاتی ہتھیاروں سے متعلق ہے؟ اس نے ایسی کیا بات دریافت کر لی ہے؟ کلین کے مطابق ڈانکو یوگوسلاویہ کے جنگ زدہ علاقے سے نکل کر ساحلی پٹی پر آئے گا۔ وہاں سے فیری کے ذریعے بحری جہاز...... جہاز اسے یوگوسلاویہ اور اٹلی کے درمیان آبی خطے سے گزار کر وینس لے آتا جہاں اسمتھ اس کا منتظر تھا۔

دفعتاً اسمتھ کے خیالات کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ داخلی دروازے سے سیاحوں کے درمیان ایک وزنی آدمی اندر آ رہا تھا۔ اس نے نائلون جیکٹ اور گالف کیپ چڑھائی ہوئی تھی۔ گھنی داڑھی اور آنکھوں پر تاریک شیشوں کا چشمہ تھا۔ اسمتھ اخبار کی آڑ سے بغور اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی بائیں ٹانگ میں ہلکا سا لنج تھا۔ اس کی بائیں ٹانگ پیدائشی ایک انچ چھوٹی تھی۔

وہ یقیناً ڈانکو تھا۔

اسمتھ اس کے قریب تر ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

''یہ کرسی خالی ہے۔'' اسمتھ اچانک بول پڑا۔

ڈانکو چونکا۔ مڑا...... اس نے اسمتھ اور اس کی آواز پہچان لی تھی۔

''جان؟''

''ہاں، میں ہوں۔ بیٹھ جاؤ۔''

اس نے کرسی سنبھال لی۔ تاہم تاثرات میں حیرت شامل تھی۔

''لیکن مسٹر کلین...... تم کو بھیجا ہے؟ کیا تم شامل ہو؟''

''نہیں۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔ ''لیکن مجھے ہی تمہیں لے جانا ہے۔''

ڈانکو نے سگریٹ نکالی۔ تاہم سگریٹ سلگاتے ہوئے اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔ ''مجھے ابھی تک یقین نہیں آیا......''

''یوری......''

''ٹھیک ہے جان۔'' اس نے ہاتھ اٹھایا۔ ''میرے تعاقب میں کوئی نہیں ہے۔'' ڈانکو نے کش لیا۔

اسمتھ آگے جھکا۔ ''تم ٹھیک ہو؟''

''ہاں، لیکن یہاں تک پہنچنے میں بڑی دشواری ہوئی...... یوگوسلاویہ کا حال بُرا ہے۔ سرب اعصاب زدہ ہو چکے ہیں۔ حالانکہ میرے پاس یوکرینین پاسپورٹ تھا پھر بھی بہت باریک بینی سے جانچ کی گئی۔''

اسمتھ کے ذہن میں سیکڑوں سوالات چکرا رہے تھے۔ ''کوئی ایسی چیز جو تم فوراً مجھے دینا چاہتے ہو؟ یا کوئی بات؟'' اسمتھ کو شک تھا کہ ڈانکو صاف نکل آیا ہے۔ اسے تو چوبیس گھنٹے پہلے پہنچنا چاہیے تھا۔

یوں لگا جیسے ڈانکو نے اسمتھ کا سوال سنا ہی نہیں۔ وہ سیاحوں کے درمیان متحرک اٹالین ملیشیا کی جوڑی کو دیکھ رہا تھا۔ ان دونوں کی سب مشین گنز بیلٹ کے ذریعے گردن میں لٹک رہی تھیں۔ گردن میں لٹکنے کے باعث ہتھیار سینوں پر آ گئے تھے۔

''پولیس بہت ہے۔'' ڈانکو نے بڑبڑاتے ہوئے

اظہار کیا۔ اسمتھ شروع سے ہی چوکس تھا۔ اشیائے خورونوش اور اخبار کے بہانے وہ غیر محسوس انداز میں ہر طرف، بالخصوص داخلی دروازے پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

''ہاں چھٹیاں ہیں۔ یہ لوگ ایسے مواقع پر پٹرولنگ بڑھادیتے ہیں۔ یوری، میں پوچھ رہا تھا......''

''جان! مجھے مسٹر کلین کو کچھ بتانا ہے۔'' ڈانکو دونوں ہاتھ میز پر پھیلا کر جھکا۔ ''وہ لوگ جو کرنے جارہے ہیں، وہ ناقابلِ یقین ہے...... دیوانگی ہے۔''

''وہ لوگ کون ہیں؟ کیا کرنے جارہے ہیں؟'' اسمتھ نے آواز کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

ڈانکو نروس دکھائی دیا۔ اس نے اطراف میں نظر ڈالی۔ ''انتظامات مکمل ہیں؟ کیا تم مجھے یہاں سے لے جاؤ گے؟''

''ہاں، فوراً...... اسی وقت۔'' اسمتھ نے ادائیگی کے لیے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ طائرانہ نظر سے اس نے اٹالین ملیشیا کی جوڑی کو دیکھا۔ وہ دونوں ہنسی مذاق کرتے ہوئے میزوں کے درمیان چکرا رہے تھے۔ اسمتھ نے اندازہ لگایا کہ مسلح ملیشیا کا فاصلہ ان سے کم ہو چکا ہے۔ اگرچہ ان دونوں کا رخ سینڈوچ بار کی جانب تھا۔ اسمتھ کے ذہن میں دور سے خطرے کا سگنل آیا۔ اس نے لیرا (مقامی کرنسی) نکالے۔ ایک لمحے کے لیے اس کی نظر ہٹی...... فضا سماعت شکن دھماکوں سے لرز اٹھی۔

''ڈانکو......'' اسمتھ سیکنڈ کے سویں حصے قبل چیخ اٹھا تھا۔ یہ اتنا قلیل وقفہ تھا...... ثانیہ تھا...... کیا تھا۔ اس کی نامکمل وارننگ دھماکوں کا حصہ بن گئی۔

ڈانکو کا منہ کھلا۔ اسمتھ نہیں سن سکا کہ اس نے کیا کہا۔ شاید اس کا نام لیا تھا۔ اٹالین ملیشیا کے دونوں آدمی رخ بدل کر قریب تر ہو چکے تھے۔ سب مشین گنز کی دونوں نالیوں سے موت برس رہی تھی۔ پہلا ہدف ڈانکو تھا۔

اسمتھ نے چیخنے کے ساتھ ہی پیانو پلیٹ فارم کے عقب میں جست لگائی تھی۔ وہ رکا نہیں، لڑھکتا ہوا گرینڈ اسٹینڈ کے پیچھے چلا گیا۔ پتھر اور لکڑی کے چھوٹے ٹکڑے اِدھر اُدھر اڑ رہے تھے...... پیانسٹ نے کھڑے ہونے کی جان لیوا غلطی کی۔ ملٹری گریڈ کی گولیوں کے برسٹ نے پیانسٹ کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ برسٹ کے پیچھے برسٹ آرہا تھا۔ وہ دونوں پروفیشنل تھے۔ موت کا رقص جاری تھا۔ دھماکے...... آگ...... اور خون...... گردشِ دوراں جیسے تھم گئی۔

اسمتھ حیران تھا کہ حملہ آور ابھی تک مصروفِ کار تھے۔ اس نے یہاں وہاں نظر دوڑائی...... اس کی جائے پناہ تادیر اسے بچا نہیں سکتی تھی۔ تاہم قاتل جانتے تھے کہ کتنا وقت صرف کرنا ہے۔ انہوں نے شدید افراتفری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہتھیار پھینکے اور ایک میز کو الٹ کر کھڑا کر دیا۔ اس کے عقب میں دونوں نے بالائی لباس اتار دیا۔ ماہی گیروں کی ٹوپیاں نکال کر سر پر رکھیں اور کیفے سے نکلنے کے لیے بھیڑ میں شامل ہو گئے۔ ان کے بالائی بدن پر گرے جیکٹس نظر آرہی تھیں۔ فائرنگ رکتے ہی اسمتھ نے گھڑی دیکھنا شروع کر دی۔ ٹھیک پندرہ سیکنڈ بعد اس نے جگہ بدل کے احتیاط سے سر اٹھایا۔ حملہ آوروں کو تاڑنے میں اسے چند سیکنڈ صرف ہوئے۔ اس نے زمیں بوس ڈانکو کی طرف دیکھا۔ جس کا لہولہو سینہ چھلنی ہو چکا تھا۔ پشت پر لگنے والا برسٹ آر پار ہو گیا تھا۔ اسمتھ کے حلق سے جانور نما غراہٹ خارج ہوئی۔ وہ اچھل کر پناہ گاہ سے نکلا اور قاتلوں کے پیچھے لپکا۔ دہشت زدہ ہجوم میں راستہ بنانا آسان نہیں تھا۔ پھولی ہوئی سانس کے ساتھ وہ باہر نکلا...... بے چینی سے گلی میں دائیں بائیں دیکھا۔ بائیں جانب گلی کے نکڑ پر اسے گرے جیکٹ کی جھلک نظر آئی۔

قاتل، علاقے کے خدوخال سے پوری طرح آشنا تھے۔ انہوں نے دو تین گلیاں بدلیں اور ایک آبی گزرگاہ پر نکل آئے۔ جہاں ایک کشتی نما بوٹ پانی میں کھمبے سے بندھی تھی۔ دونوں اس میں کود گئے۔ ایک نے رسی کھولی، دوسرے نے موٹر اسٹارٹ کیے بغیر چپو سنبھالا......

''آسان سے کام کے بیس ہزار امریکی ڈالرز۔'' ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔

''لیکن سوئس بڈھے نے دونوں کو ختم کرنے کے لیے کہا تھا...... ٹارگٹ اور رابطہ۔'' دوسرے نے کہا۔

''ہم نے کام کر دیا ہے۔ اگر بڈھے نے مزید......'' اس کا جملہ ادھورا رہ گیا۔ ''لو وہ شیطان خود آ گیا۔ معاہدہ مکمل کر دیتے ہیں۔''

''ختم کر دو۔'' دوسرے نے چیختے ہوئے طاقتور ہینڈ گن نکالی۔

اسمتھ آبی گزرگاہ کے ساتھ پختہ زمین پر بھاگ رہا تھا۔ اس نے قاتلوں میں سے ایک کے ہاتھ میں گن دیکھی۔ وہ حیران تھا کہ بغیر ہتھیار کے وہ کیا کر سکتا ہے لیکن ڈانکو کے خون آلود لاشے کا تصور اسے دوڑا رہا تھا۔ فاصلہ بیس گز تھا۔ جو بڑھ کے تیس گز ہو چکا تھا۔ بوٹ کی حرکت کی وجہ سے

قاتل کو نشانہ لینے میں مشکل پیش آرہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ تیس گز دور بھاگتے ہوئے آدمی کے پاس ہتھیار نہیں ہے، ورنہ وہ اب تک نکال چکا ہوتا۔

اس نے اپنے ساتھی کو فاصلہ کم کرنے کے لیے کہنا چاہا، تاہم اس کی نوبت نہیں آئی...... وہ دھماکا نہایت خوفناک تھا۔ بوٹ آگ کے نارنجی گولے میں تبدیل ہوگئی۔ ہیبت ناک گولا سطح آب سے اٹھ کر فضا میں بلند ہوا۔ دھماکے کی نادیدہ لہریں اطراف میں دور تک گئیں۔ اسمتھ کی بینائی رخصت ہوگئی تھی۔ وہ اچھل کر مخالف سمت گلاس فیکٹری کی دیوار سے ٹکرایا۔ فیکٹری کے شیشے ٹوٹ گئے۔

آگ اور دھوئیں کے سوا کچھ نہ تھا۔ اسمتھ کے حواس نے آخری چیز جو محسوس کی، وہ لکڑی اور گوشت سلگنے کی بو تھی، فضا سے نیچے گرنے والے گوشت کے ٹکڑے وہ نہ دیکھ سکا۔

☆☆☆

خوف، دہشت اور غیر یقینی کی دھند نے سینٹ مارک اسکوائر کو گھیر لیا۔ ستون کے پیچھے چھپے ہوئے آدمی نے گرینائٹ کے بنے ہوئے شیر کا سہارا لیا۔ اس کی بینائی بھی وقتی طور پر معطل ہوگئی۔ وہ فاصلے اور ستون کی وجہ سے دھماکے کی شدت سے کم متاثر ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں۔ اس کی عمر پچاس کے لگ بھگ تھی۔

اس نے فرنچ کٹ اسپورٹ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ اسمتھ اور قاتلوں کے پیچھے تھا۔ اب ارادہ بدل کے واپس کیفے کی جانب بھاگ رہا تھا۔

”ہٹ جاؤ...... ہٹو ایک طرف۔ میں ڈاکٹر ہوں۔“

وہ واپس کیفے میں آگیا اور رواں اطالوی زبان بول رہا تھا۔ لہٰذا ڈانکو تک پہنچنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ ایک سرسری نگاہ ہی بتا رہی تھی کہ ڈانکو ہر قسم کی امداد سے بے نیاز ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود اس آدمی نے دو انگلیاں اس کی گردن پر رکھ دیں۔ وہ ڈانکو پر جھکا ہوا تھا۔ اس کا دوسرا ہاتھ ڈانکو کی جیکٹ کی جیبوں کا سفر کر رہا تھا۔ اپنے بدن کی آڑ میں وہ جیبوں کی تلاشی لے رہا تھا۔

”اے تم۔“ اس نے ایک نوجوان کو اشارہ کیا۔

”اِدھر آؤ میری مدد کرو۔“ اس نے زبردستی ڈانکو کا ہاتھ لڑکے کو پکڑایا۔ ”دباؤ...... دبا کے رکھو۔“

”لیکن وہ مر چکا ہے۔“ لڑکے نے احتجاج کیا۔

”احمق۔“ جعلی ڈاکٹر تڑخا۔ ”اس میں جان ہے۔ وہ مر سکتا ہے اسے انسانی لمس درکار ہے۔“

”لیکن تم......“

”پکڑ کے رکھو، میں مدد لے کر آتا ہوں۔“ ڈاکٹر راستہ بناتا ہوا نکل گیا۔ کچھ چہروں پر الجھن نظر آئی۔ تاہم وہ جا چکا تھا۔ عام حالات میں گواہان کی شہرت بدنامی کی حد تک خراب تھی اور ایسی سرِعام خونریزی نے جو ہراس پھیلایا تھا، اس کے بعد ایک آدمی ایسا نہیں ملتا جو ”ڈاکٹر“ کا ٹھیک ٹھیک حلیہ بتا سکے۔

وہ تیز قدمی کے ساتھ برج آف سائی پار کر کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا ڈانیلی ہوٹل کی لابی میں آگیا۔

”گڈ آفٹر نون، ڈاکٹر ہمبول۔“ بار ٹینڈر نے کہا۔

”گڈ ڈے ٹو یو۔“ اس نے جواب دیا۔ وہ ڈاکٹر تھا نہ اس کا نام ہمبول تھا۔ اس کا اصل نام پیٹر ہاول تھا۔ پیٹر لیونگ روم کے چھوٹے سے بار کی جانب چلا گیا اور برانڈی کا آرڈر دیا۔

نصف برانڈی اس نے ایک ہی گھونٹ میں پی لی۔

کچھ دیر بعد اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ پرچہ نکالا جو اسے ڈانکو کی جیکٹ سے ملا تھا۔ اس نے دو تین بار نوٹ کی مختصر تحریر پڑھنے کی کوشش کی، تاہم ایک لفظ کے سوا وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پایا۔ وہ ایک لفظ تھا، بائیو پرٹ۔

پیٹر نے کاغذ کا پرزہ واپس جیب میں رکھ لیا۔

☆☆☆

اسمتھ بے ہوش نہیں ہوا تھا۔ اس کے حواس وقتی طور پر معطل ہوگئے تھے۔ کچھ دیر بعد اس نے آنکھیں کھول کر پلکیں جھپکائیں۔ کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔ دھماکے کے مابعد اثرات موجود تھے۔ اسمتھ نے ہاتھ پیر ہلائے۔ چہرے پر ہاتھ پھیرا تو خون موجود تھا۔ کوئی چیز اُڑ کے رخسار پر لگی تھی۔ بہرحال وہ زندہ اور صحیح سلامت تھا۔

پولیس کے خیال نے اسے کھڑا کر دیا۔ چھٹی کی وجہ سے دکانیں بند تھیں۔ پولیس کو یہ معلوم کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی کہ مرنے والے کے ساتھ کوئی بیٹھا تھا۔ تاہم اسمتھ کی شناخت اور اس تک پہنچنے میں پولیس کو وقت درکار تھا۔ اتنی دیر میں اسے نکل جانا تھا۔ فرق یہ تھا کہ وہ ڈانکو کے بغیر نکلتا۔ ڈانکو کے لیے اس نے دکھ محسوس کیا۔

چند منٹ بعد اس کے قدم مضبوطی سے اٹھ رہے تھے۔ برج آف سائی پار کر کے، مخصوص راستوں سے ہوتا ہوا وہ ڈانیلی ہوٹل پہنچ گیا۔ ڈانکو کیا لایا تھا جو یورپ کے محفوظ ترین شہر میں خونریزی شروع ہوگئی اسمتھ کے ذہن میں سوالات کی یلغار تھی۔ پہلے اس نے واش روم کا رخ کیا اور حلیہ درست کر کے باہر نکلا۔

وہ لاؤنج میں آگیا۔ وہاں زیادہ افراد نہیں تھے۔ اسمتھ خاموشی سے ماربل پلر کے قریب کونے والی میز پر جا بیٹھا۔

پیٹر نے کچھ کہے بغیر جام اس کے آگے رکھا۔

''میں معذرت خواہ ہوں، جان۔'' پیٹر نے آغاز کیا۔ ''میں فوراً حرکت میں آگیا تھا لیکن دھماکے کے بعد کیفے واپس جانا پڑا۔''

''تمہارا کوئی قصور نہیں۔ تم نے اپنا کام ٹھیک کیا۔'' اسمتھ نے جام اٹھایا۔ ''قاتل اپنا کام کر کے نکل گئے تھے۔ انہوں نے آبی راہ گزر گاہ میں بوٹ چھوڑی ہوئی تھی لیکن جس کسی نے انہیں ہائر کیا تھا، وہ کوئی نشانی نہیں چھوڑنا چاہتا تھا یا چاہتے تھے...... سب کچھ ختم ہوگیا۔ ڈانکو کے خیال میں اس کا تعاقب نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ پریشان تھا۔ وجۂ پریشانی کچھ اور تھی...... تمہیں کچھ ملا؟''

پیٹر نے کاغذ کا پرزہ اسمتھ کو پکڑا دیا۔ ''یہ روسی زبان ہے۔ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔''

اسمتھ نے پیٹر کے مانند فوراً ہی بائیو پرٹ کا لفظ اٹھا لیا۔ بائیو پرٹ! بائیو ویپنز ریسرچ، ڈیزائن اور مینوفیکچر سینٹر، رشیا۔ اسمتھ نے بقیہ سطور پڑھیں۔ پیٹر بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

اسمتھ کا ذہن ماضی کی طرف سفر کر رہا تھا۔ جب وہ خود وہاں موجود تھا۔ ڈانکو نے کئی بار بائیو پرٹ کا ذکر کیا تھا لیکن ڈانکو کا بذاتِ خود ریسرچ سینٹر سے واسطہ نہیں پڑا تھا۔ ڈانکو وقتاً فوقتاً ریسرچ سینٹر کا ذکر کیا کرتا تھا۔ تاہم اسمتھ کی معلومات کے مطابق ڈانکو کبھی وہاں نہیں گیا تھا۔ بعدازاں ایسا کوئی اتفاق ہوا ہو تو اسمتھ بے خبر تھا...... ممکن ہے محض اتفاقاً کوئی خوفناک راز ڈانکو کے علم میں آیا ہو۔ کوئی ایسا خوفناک انکشاف کہ اسے فوری طور پر وہاں سے نکلنا پڑا۔ بہرحال اس کی تمام تگ و دو عین وقت پر ناکام ہوگئی۔ وینس جیسے شہر میں خون خرابا، معاملے کی سنگینی کا واضح اعلان تھا۔

پیٹر، خاموشی سے دوست کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ اسے امید تھی کہ اسمتھ کچھ بتائے گا۔ تاہم وہ اس کے لیے زیادہ متجسس بھی نہیں تھا۔ وہ کام سے کام رکھنے والا آدمی تھا۔

اسمتھ نے سر اٹھا کر کم گو برطانوی جنگجو پر نظر ڈالی۔ پیٹر نے ملٹری کے علاوہ خفیہ کے اداروں میں بھی خدمات سرانجام دی تھیں۔ اسپیشل ائرسروس، M16...... وہ ایک خطرناک اور سخت جان ایجنٹ کی شہرت رکھتا تھا۔ ٹارگٹ کے حصول کے لیے وہ شکاری کُتے کی طرح تھا۔ ریٹائر ہونے کے باوجود اس نے اپنی سرگرمیاں ترک نہیں کی تھیں۔ اس کی خدمات حاصل کرنے والے جانتے تھے کہ اس کے ساتھ کب اور کہاں رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے کلائنٹس میں سرکار کے علاوہ دیگر افراد بھی شامل تھے۔ کام کرنے کے لیے اس کی پسند و ناپسند اور مرضی شامل ہوتی تھی۔ تاہم پیٹر کا ایک اصول ناقابلِ شکست تھا۔ وہ کنٹریکٹ لیتے وقت ہمیشہ دوستوں کو ترجیح دیتا تھا۔

وینس میں، اسمتھ نے اسے اپنی پشت پر نظر رکھنے کے لیے طلب کیا تھا۔ ''پیٹر، یہ کوئی بہت سنگین معاملہ ہے۔ میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔'' اسمتھ گویا ہوا۔ ''مجھے فوری طور پر امریکا واپس جانا ہوگا لیکن تم کو یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ دونوں قاتل کس کے لیے کام کر رہے تھے؟ وہ دونوں کون تھے؟''

''مجھے یہاں، وینس میں کچھ ڈوریاں ہلانی پڑیں گی...... امید ہے کہ کچھ نہ کچھ سامنے آئے گا۔'' پیٹر نے جواب دیا۔

''اپنا خیال رکھنا...... کوئی گہری سازش ہے۔''

''بے فکر رہو۔'' پیٹر مسکرایا۔

اسمتھ بائیو پرٹ کے بارے میں چند باتیں بتا کر اٹھ گیا۔

☆☆☆

ہیوسٹن کے نواح میں ناسا کی نئی ٹریننگ سائٹ کے خدوخال میں چار عدد فٹ بال گراؤنڈ سائز کے دیوقامت ہینگر نمایاں تھے۔ انتہائی بیرونی دائرے پر ائرفورس پولیس کی پٹرولنگ تھی۔ اندرونی باڑھ پر موشن سینسر، کیمرے اور نگرانی کے دیگر جدید آلات موجود تھے۔

جدید عمارتوں میں اسپیس شٹل کی نئی جنریشن کی تیاری جاری تھی...... میگان اولسن، نیلے رنگ کے مخصوص خلائی لباس کے ساتھ طویل سرنگ میں تیر رہی تھی۔ سرنگ، شٹل کے مڈ ڈیک سے متصل تھی۔ سرنگ میں کششِ ثقل برائے نام تھی۔ میگان کی کیفیت ایسی ہی تھی جیسے ایک بے حیثیت ہلکا پُر فضا کے دوش پر یہاں وہاں بھٹک رہا ہو۔

اس کے ہیڈ سیٹ میں آواز آئی۔ ''لگتا ہے، لطف اندوز ہو رہی ہو؟''

میگان نے سرنگ کی دیوار میں موجود ایک ہینڈل کو پکڑا اور کیمرے کی جانب رخ کیا۔ جس کے ذریعے میگان کی کارکردگی کا جائزہ لیا جا رہا تھا۔

"تمام تجربے کا یہ میرا سب سے پسندیدہ حصہ ہے۔"
وہ ہنس دی اور فلوٹ کرتی ہوئی مانیٹر کی طرف گئی۔ وہاں ڈاکٹر ڈیلن ریڈ کا چہرہ نظر آرہا تھا۔ ڈاکٹر ریڈ، ناسا کے بائیو کیمیکل ریسرچ پروگرام کا ہیڈ تھا۔
"لیب کے دروازے دس سیکنڈ میں کھل جائیں گے۔" ریڈ نے بتایا۔ "جس کے بعد تم زمین پر ہوتے ہوئے، خلائی تجربہ گاہ میں ہوگی...... جہاں تم بائیوریک پر تجربہ کرسکتی ہو۔"
میگان مصنوعی خلائی تجربہ گاہ میں جاتے ہوئے سوچ رہی تھی...... خلائی جہاز کے ساتھ جانے والی ٹیم مکمل تھی۔ خود اس کی حیثیت بارہویں کھلاڑی جیسی تھی جو کسی دوسرے کھلاڑی کے زخمی ہونے پر ٹیم میں جگہ بناتا ہے...... لیکن یہ کرکٹ کا میدان نہیں تھا۔
میگان تجربے سے فارغ ہوکر مڈ ڈیک اور پھر سیڑھیوں کے ذریعے فلائٹ ڈیک پر آگئی۔ وہاں سے انٹرکام پر اپنے باہر آنے کی اطلاع دی۔ کافی وقت بے وزنی کی کیفیت میں گزارنے کے بعد، اس وقت وہ خود کو بہت وزنی محسوس کررہی تھی۔ میگان نے خود کو یقین دلایا کہ اس کا حقیقی وزن ایک سو اٹھارہ پاؤنڈ ہے...... بے وزنی کی کیفیت کے بعد جو دباؤ آرہا تھا، وہ بالآخر ختم ہوگیا اور کاک پٹ کا دروازہ کھلا۔
ڈریسنگ روم میں مخصوص لباس سے جان چھڑا کر اس نے عام لباس پہنا اور شاور لے کر باہر آگئی۔
"مبارک ہو۔" ریڈ کی آواز آئی۔ "یہی تجربہ تم خلا میں کروگی۔"
"میں یا کوئی اور؟" میگان نے اظہارِ مایوسی کیا۔
"ایک دن تو تم خلا میں جاؤ گی۔ اس مشن کے ساتھ نہیں تو کسی اور مشن کے ساتھ۔"
"کیا میں خلا میں چہل قدمی کرسکوں گی؟"
"کیوں نہیں...... تمہاری تربیت مکمل ہے۔"
"سات دن رہ گئے ہیں۔ اگر کوئی بیمار ہوجائے یا کسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے پھر......؟"
"کوئی حرج نہیں، تم ہونا۔" ریڈ نے قہقہہ لگایا۔
"مذاق کررہی تھی۔"
"میں بھول ہی گیا تھا کہ یہاں کچھ دیر قبل تمہارا ایک شناسا وارد ہوا ہے۔"
میگان کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔ "ایسا تو کچھ نہیں ہے...میں توقع نہیں کرتی کہ میرا کوئی دوست یہاں آئے گا۔"
"وہ اسمتھ ہے۔ جان اسمتھ۔"
وہ سوچ رہی تھی...... اسمتھ ہیوسٹن میں؟ کب...... کیسے؟

☆☆☆

مارکوپولو ایئرپورٹ سے بلند ہونے کے دو گھنٹے بعد پائلٹ اسمتھ کے کیبن میں آیا۔ "کوئی نئی بات، سر؟"
"نہیں۔" اسمتھ نے نفی میں سر کو جنبش دی۔
"روٹ بدل گیا ہے۔ اینڈریوز کے بجائے ہیوسٹن جانا ہوگا۔ اس طرح فضائی سفر میں دو گھنٹے کا اضافہ ہوجائے گا۔"
"ٹھیک ہے، شکریہ۔" اسمتھ نے جواب دیا۔ وہ کلین کو وینس کے تمام حالات گوش گزار کرچکا تھا۔ جواباً کلین نے روٹ تبدیل کرا دیا تھا۔ کیونکہ پریذیڈنٹ، اسپیس پروگرام کو سپورٹ کرنے کے لیے ہیوسٹن پہنچ رہے تھے۔ وینس کے غیر متوقع حالات کے بعد کلین پریذیڈنٹ کے قریب رہنا چاہتا تھا...... اس بات کا امکان تھا کہ پریذیڈنٹ کلین اور اسمتھ سے براہِ راست بریفنگ لیں۔
منزل قریب آگئی تھی۔ معاً اسمتھ کے ذہن میں میگان کا تصور ابھرا۔ اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔
پائلٹ، "ایئرفورس ون" کے قریب سیکیورٹی ایریا میں ٹیکسی کررہا تھا...... ضروری کارروائی سے فارغ ہوکر اسمتھ، کلین کے چھوٹے لیکن شاندار آفس میں پہنچا۔
"تھینک گاڈ، تم صحیح سلامت ہو، جان۔"
"تھینک یو سر...... یقین کریں، میں آپ کے جذبات سمجھ سکتا ہوں۔" جان اسمتھ نے ایمانداری سے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ کلین، ایجنٹس کو خطرات میں جھونک کر بے فکر نہیں رہتا تھا۔
"پریذیڈنٹ تیس منٹ میں روانہ ہوجائیں گے، جان۔" کلین نے مطلع کیا۔ "مجھے ایک ایک منٹ کی تفصیل بتاؤ۔ تاکہ میں بریفنگ کے متعلق فیصلہ کرسکوں۔"
اسمتھ نے جزئیات بتانی شروع کیں۔ وہ شوٹنگ تک پہنچا تو کلین کی آنکھیں سکڑ گئیں...... بائیو پرٹ کا نام آیا تو کلین واضح طور پر شاک میں نظر آیا۔
"ڈانکو کچھ نہیں بتا سکا؟"
"نہیں، اسے موقع ہی نہیں ملا۔ لیکن یہ کاغذ اس کی جیب سے ملا تھا۔" اسمتھ نے کاغذی نوٹ کلین کے حوالے

کیا۔

''بائیو پرٹ، اسٹیج ون سے اسٹیج ٹو تک نہیں جا سکتا۔ رقم کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہاں اسٹیج ٹو کی سہولت ناکافی ہے۔ اگرچہ افواہیں گردش میں ہیں کہ اسٹیج ٹو کا مرحلہ طے ہو جائے گا لیکن یہ یہاں ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا کوریئر، کارگو کے ساتھ 4/9 سے قبل بائیو پرٹ سے نکل جائے گا۔'' کلین نے نظر اٹھائی۔

''کوریئر کون ہے؟ عورت یا مرد؟ اور یہ کام کون کروا رہا ہے؟ یہ پاگل پن ہے...... اسٹیج ون اور اسٹیج ٹو سے کیا مراد ہے؟'' کلین نے پے در پے کئی سوالات کر ڈالے۔

''سر! اسٹیج ون اور ٹو کا تعلق وائرس سے ہے...... میں بھی جاننا چاہتا ہوں کہ کوریئر کون ہے؟ اور بائیو پرٹ سے کیا نکالا جا رہا ہے؟ نیز کوریئر کی منزل کون سی ہے؟''

کلین کھڑکی کے قریب چلا گیا۔ ''سوال یہ ہے کہ ڈانکو نے بھاگنے کی ضرورت کیوں محسوس کی؟''

''یہی سوال میرے ذہن میں کلبلا رہا ہے۔ ڈانکو کو پوری معلومات حاصل کرنے کے لیے وہیں رکنا چاہیے تھا۔ اس نے خود کو مشکوک بنا ڈالا اور بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ مزید معلومات کے چکر میں اس کی موت یقینی تھی۔''

''لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کی موت ضائع نہیں جائے گی۔'' کلین نے نرم لہجہ اختیار کیا۔

''میری رائے میں ڈانکو ہم تک پہنچنے کے لیے بے تاب تھا۔ کیونکہ رشیا سے جو کچھ بھی نکالا جا رہا ہے۔ اس کی منزل ہمارا ملک ہے۔'' اسمتھ نے لہجہ ہموار رکھنے کی کوشش کی۔

''کیا تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ کوئی رشین بائیو ویپن ہمارے ملک میں لے کر آ رہا ہے؟'' کلین گھوم گیا۔

''حالات اور واقعات...... مزید یہ نوٹ، بتا رہا ہے کہ اس بات کا مضبوط امکان موجود ہے۔''

''امکان نہیں بلکہ شک بھی ہے تو پھر......'' کلین نے ناک کا بانسا چٹکی میں پکڑا۔ ''مجھے پریذیڈنٹ کو بتانا پڑے گا۔ فوری اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے...... لیکن مسئلہ یہ ہے ہم اپنی حفاظت کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔ ڈانکو شاید ہوشیار کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے...... تاہم وہ جان گنوا کر بھی کوئی کلیو نہ چھوڑ سکا۔''

''سر! اس کے نوٹ میں کچھ تو ہے...... کیا میں......'' اسمتھ نے ڈیل کمپیوٹر کی طرف دیکھا۔

''دو گو۔'' کلین نے اشارہ دیا۔

اسمتھ نے ڈیل کے سامنے نشست سنبھال لی۔ وہ یو ایس ایمرڈ میں لاگ ان ہوا، مختلف چیک پوائنٹس سے گزر کر لائبریری میں داخل ہوا۔ بائیو وارفیئر پر دنیا کی سب سے بڑی اور جامع لائبریری۔ اسمتھ، اسٹیج ون اور اسٹیج ٹو میں گیا اور کمپیوٹر سے اسٹیج ون اور ٹو کے وائرس کی لسٹ طلب کی۔

کمپیوٹر نے 13 نام دیے پھر اسمتھ نے سوال کیا کہ تیرہ ناموں میں سے کتنے ہیں جو بائیو پرٹ میں مینوفیکچر، ڈیولپ اور اسٹاک کیے جا سکتے ہیں۔''

''ماربرگ، ایبولا اور دوسرے......'' کلین نے کہا۔

''اسٹیج ٹو میں مختلف قسم کی تبدیلیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً جین اسپلائسنگ......'' اسمتھ نے کہا۔ ''ماربرگ اور ایبولا اور ان جیسے وائرس لیب میں تشکیل نہیں دیے جا سکتے، صرف محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ یہ قدرتی ماحول کی پیداوار ہیں نیچر کی۔ جیسے ایبولا نے افریقہ میں جنم لیا۔''

دفعتاً اسمتھ کا منہ کھل گیا۔ ''لیکن اسے...... اسے ٹیمپر کیا جا سکتا ہے۔ رشینز برسوں اس کے ساتھ کھیلتے رہے کہ اسے ٹیمپر کر کے انتہائی جان لیوا وبا میں تبدیل کر دیں۔ یوں لگتا تھا کہ وہ کامیاب نہیں ہوئے اور تجربہ گاہیں بند کر دی ہیں...... لیکن......''

کلین سن رہا تھا لیکن ساتھ ہی وہ پلک جھپکائے بغیر اسکرین کو بھی تک رہا تھا جہاں سیاہ رنگ کے الفاظ اسے آنکھ مار رہے تھے۔ SMALL POX:

''اسمال پاکس کا پاکس (Pox) فیملی کے وائرس سے تعلق تھا۔ اس کی ریکارڈڈ تاریخ چائنا سے شروع ہوتی ہے۔ تب سے اس وائرس نے انسانی تاریخ کا دھارا موڑ دیا۔ اٹھارویں صدی میں مختلف آبادیوں کے ساتھ یورپ اور امریکا میں بھی ہولناک تباہی مچائی۔ تیز بخار کے بعد مختلف علامات ظاہر ہوتی ہیں...... بالآخر مریض دو سے تین ہفتے میں کرب و اذیت کے ساتھ راہیٔ ملکِ عدم ہو جاتا ہے۔'' اسمتھ نے تاریخی پس منظر سے تفصیل کا آغاز کیا۔

''1797 میں اتفاقاً برطانوی ڈاکٹر نے علاج دریافت کیا۔ آخری کیس صومالیہ میں 1977 میں دریافت ہوا۔ مئی 1980 میں ڈبلیو، ایچ، او نے اسمال پاکس کی موت کا باقاعدہ اعلان کر دیا۔ ڈبلیو، ایچ، او نے مرض کی ویکسی نیشن بھی بند کرا دی۔ 1980ء کے اواخر میں اسمال پاکس صرف دو جگہ محفوظ تھا۔ CDC، اٹلانٹا اور ماسکو کے آئی وینکوسکی انسٹی ٹیوٹ آف وائرالوجی۔ بعدازاں اسے

ماسکو سے بائیو پرٹ منتقل کر دیا گیا۔''

''امریکا اور روس کے معاہدے کے تحت اسمال پاکس کو انتہائی نگہداشت والی لیب میں رکھا جاتا تھا۔ وقتاً فوقتاً انٹرنیشنل انسپکشن بھی ضروری تھا۔ ڈبلیو، ایچ، او کی اجازت کے بغیر دونوں ممالک میں سے کوئی بھی، اس پر کسی قسم کا تجربہ نہیں کر سکتا تھا۔ تاہم یہ کاغذی باتیں ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ روسیوں نے ڈبلیو، ایچ، او کے عہدیداروں کی ہر بات نہیں بتائی۔ بین الاقوامی انسپکٹرز صرف آئس برگ کی چوٹی ہی دیکھ سکے تھے...... کئی عمارتیں اور لیب اب بھی دنیا کی نظر سے اوجھل ہیں۔ سیاسی وجوہات کی بنا پر روسیوں کو لیب پوری طرح کھولنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں خطرہ ہے کہ وہ لوگ پھر سے کمیونزم کی راہ پر گامزن نہ ہو جائیں۔

''نوٹ میں اسٹیج ٹو کا ذکر ہے۔ اس کا مطلب ہوا کہ سازشی عناصر امریکا میں وائرس کو اسٹیج ٹو سے گزاریں گے...... کیونکہ روس میں یہ ممکن نہیں۔ اور اسٹیج ٹو میں وائرس کی ہیئت تبدیل کر دی جائے گی۔ یہ ایک بھیانک صورتِ حال ہوگی۔ یو ایس ایمرڈ میں جو قلیل ویکسین ہے وہ ''ری انجینئرڈ وائرس'' کے لیے نہیں ہے۔ نئی ویکسین دریافت کرنے کے لیے تجربے کرنے پڑیں گے۔ اس وقت تک بہت دیر ہو جائے گی۔''

''جان، لیکن اسٹیج ٹو کے لیے غالباً یو ایس ایمرڈ یا سی ڈی سی (CDC) کو استعمال کرنا پڑے گا۔ جو ممکن نہیں۔''

''آپ کا خیال ٹھیک ہے۔'' اسمتھ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''اگر ہم ٹھیک سوچ رہے ہیں تو یہ سازش طویل عرصے سے جاری ہے...... تجربہ کسی جگہ خفیہ لیب میں کیا جائے گا۔ میرے خیال میں خفیہ لیب تیار ہو چکی ہے۔''

آفس میں خاموشی چھا گئی۔ کلین کی پیشانی پر شکنوں کا جال تھا۔ ''مجھے پریذیڈنٹ کو بتانا پڑے گا......''

''سر! اس کا مطلب براہِ راست حکومتی سطح پر بات ہو گی۔ نتیجتاً روسی اپنے طور پر کارروائی کریں گے۔ ہم نہیں جانتے کہ کن لوگوں سے واسطہ ہے اور کتنی اونچی سطح پر ہے...... روسی ناکام ہوئے تو وائرس وقت سے پہلے امریکا پہنچ جائے گا۔'' اسمتھ نے نکتہ اٹھایا۔

''تم کہنا چاہ رہے ہو کہ حکومتی سطح پر بات کرنے سے منصوبہ ساز ہوشیار ہو سکتے ہیں...... لیکن اس کے علاوہ ہم کیا کر سکتے ہیں؟''

جواب میں اسمتھ نے اپنی حکمتِ عملی کی وضاحت کی۔ یہ منصوبہ اس نے دورانِ پرواز تیار کیا تھا۔ وہ کلین کے تاثرات دیکھ رہا تھا اور دلائل پیش کرنے کے لیے تیار تھا۔

لیکن کلین نے رضامندی ظاہر کر کے اسمتھ کو حیران کر دیا۔

''جان، تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں ہوگا اور مجھے پریذیڈنٹ تک اطلاع پہنچانی ہو گی۔ پریذیڈنٹ، روسی حکومت پر دباؤ ڈالیں گے۔'' کلین نے تنبیہ کی۔

اسمتھ نے گہری سانس لی۔ ''مجھے صرف دو سے تین دن کی ضرورت ہے۔ میں ہر بارہ گھنٹے بعد اشارہ کروں گا۔ اگر میرا سگنل ملنے میں ساٹھ منٹ سے اوپر تاخیر ہو جائے...... سمجھیے گا کہ اب میرا سگنل کبھی نہیں آئے گا۔''

کلین نے نفی میں سر ہلایا۔ ''یہ جوا ہے۔ میں اپنے آدمیوں کو خطرات میں جھونک کر دعا کرنے کا قائل نہیں ہوں۔''

''صورتِ حال ایسی بن رہی ہے...... ویکسین کا مسئلہ سنگین ہے۔ اصل منصوبے سے ہم لاعلم ہیں۔ منصوبہ ساز بھی اندھیرے میں ہیں۔ ہم بے خبری میں مارے جائیں گے۔ پوری دنیا مل کر بھی فوری طور پر نئی ویکسین دریافت کر کے پیداوار نہیں دے سکتی۔''

کلین کوورٹ۔ ون کے باصلاحیت ایجنٹ، جان اسمتھ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے، جاؤ اور معلوم کرو وہاں کیا ہو رہا ہے؟'' کلین نے حتمی انداز میں کہا۔

☆☆☆

میگان حیران تھی کہ اسمتھ سے کہاں ملے؟ اس نے ڈائننگ ہال میں جانے کا فیصلہ کیا اور لابی کی طرف چل پڑی۔ اسے خیال آیا کہ سیکیورٹی ڈیسک پر مہمانوں کو لاگ اِن کیا جاتا ہے۔ اسمتھ کا نام وہاں ہونا چاہیے۔ تاہم اس وقت وہ لابی میں پہنچ گئی تھی۔ اس کے قدم اٹھتے رہے۔ چند منٹ بعد وہ ڈائننگ ہال میں تھی۔ میگان نے اسمتھ کی تلاش میں نظریں دوڑائیں۔ وہ ایک میز پر تنہا تھا۔

''جان!''

اسمتھ چونک اٹھا۔ میگان کو دیکھ کر وہ دھیمے سے مسکرایا۔

''میگان، تمہیں دوبارہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔''

''اتنے سنجیدہ ہو، لگتا ہے کوئی نیا مشن ہے۔ اب یہ مت کہنا کہ مجھے تلاش نہیں کر رہے تھے۔'' میگان نے نشست سنبھالی۔

اسمتھ ہچکچایا...... وہ ایسی جگہ پر تھا کہ میگان کا خیال ذہن میں آنا ہی تھا۔ تاہم وہ ذہنی طور پر ملاقات کے لیے

تیار نہیں تھا۔

''مشن پر جا رہی ہو؟''

''میری ٹریننگ تو مکمل ہے۔ تاہم شٹل کے ساتھ جو ٹیم جائے گی، اس میں میری جگہ نہیں ہے۔ مجھے اسٹینڈ بائی سمجھ لو۔''

اسمتھ کو یہاں زیادہ دیر نہیں رکنا تھا۔ لیکن اسے محسوس ہوا کہ میگان اسے ڈھونڈتی ہوئی وہاں آئی ہے۔ میگان نے کیونکر جانا کہ وہ یہاں ہے؟ تاہم اس نے مناسب خیال نہیں کیا کہ میگان کی دل شکنی کرے۔

''کچھ پلاؤ گی یا......''

''کیوں نہیں......ڈرنک اور کافی؟''

''ڈرنک۔ لیکن یہ تو بتاؤ، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں تمہارا منتظر ہوں؟'' اسمتھ نے احتیاط سے استفسار کیا۔

''تمہارے دوست ڈیلن ریڈ نے بتایا تھا۔''

''اوہ، اچھا......'' اسمتھ نے عام سے انداز میں کہا۔

''تم ریڈ کو کب سے جانتے ہو؟'' میگان نے آرڈر کے لیے اشارہ کیا۔

''میں نے ناسا اور یو ایس ایمرڈ میں کچھ عرصے اس کے ساتھ کام کیا ہے...... بائیو ریسرچ کے ضمن میں۔ تاہم کافی عرصے سے ملاقات نہیں ہوئی۔'' اسمتھ اندر ہی اندر سرگرداں تھا کہ ریڈ کو کس نے بتایا کہ وہ ناسا میں موجود ہے؟ اور ریڈ نے میگان سے کیوں ذکر کیا؟ اسمتھ یہاں کے طریقہ کار اور سیکیورٹی سے آگاہ تھا۔ اس کی موجودگی سیکیورٹی کے علم میں ہونے کے باوجود خفیہ ہونی چاہیے تھی۔ اگر کوئی جہازوں کی آمدورفت اور اس کے مسافروں کو مانیٹر کرتا ہے...... تب ہی ریڈ اس کی موجودگی سے آگاہ ہوسکتا ہے۔

میگان بیئر کا آرڈر دے رہی تھی۔ تاہم اسمتھ نے اورنج جوس کی فرمائش کر دی۔ اسے یہاں سے نکل کر ہوائی سفر کرنا تھا۔

''امید ہے کہ آج نہیں تو کل تم وہاں اوپر ستاروں کے درمیان ہوگی۔''

''ہاں......شاید۔'' میگان نے جواباً کہا۔

''شاید نہیں، یقیناً۔'' ایک آواز آئی۔ دونوں نے سر اٹھایا۔ وہ ریڈ کی آواز تھی۔

''جان کیسے ہو؟'' اس نے ہاتھ بڑھایا۔ ''ابھی تک یو ایس ایمرڈ میں ہو؟''

اسمتھ نے ہاتھ ہلایا۔ ''آؤ بیٹھو...... میں وہیں ہوں۔ اور تم ناسا میں، کتنے سال ہوگئے؟ تین سال؟''

''نہیں، چار۔'' ریڈ بیٹھ گیا۔

''تم اس مشن پر خلا میں ہو گے؟''

''ہاں، میں جا رہا ہوں۔'' ریڈ نے جواب دیا۔

ہلکی پھلکی گفتگو کے دوران میں اسمتھ کی تربیت یافتہ تیز حسیات نے ٹھوکا دیا۔ اس نے غیر محسوس انداز میں رخ بدل کر پہلی منزل کی بالکونی پر نظر ڈالی۔ اس آدمی کا انڈے کے مانند شفاف سر روشنیوں میں چمک رہا تھا۔ اس نے شاید شیو کیا ہوا تھا۔ مناسب فاصلے کے باوجود اسمتھ نے تاڑ لیا کہ گنجا براہ راست اسے گھور رہا تھا۔ اس کا منہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ ''میں تمہیں نہیں جانتا۔ تم میرے اندر کیوں دلچسپی لے رہے ہو؟'' اسمتھ نے خود سے خیالی سرگوشی کی۔

''ریڈ؟'' اسمتھ نے آنکھوں سے گنجے کی طرف سوالیہ اشارہ کیا۔

ریڈ نے بالکونی کی طرف دیکھا۔ ''اوہ، وہ ایڈم ٹریلور ہے۔ شٹل مشین میں چیف میڈیکل آفیسر۔''

اس دوران ٹریلور نے دائیں بائیں ہونے کی ناکام کوشش کی لیکن ریڈ ہاتھ لہرا کے اشارہ کر چکا تھا۔ لہٰذا ٹریلور پہلی منزل کی سیڑھیاں اترنے لگا۔ اس کی آنکھیں بھی حلقوں سے ابلی ہوئی تھیں۔ پھولے پھولے گال...... اسمتھ نے کوئی اچھا تاثر نہیں لیا۔ وہ ہچکچاہٹ کے ساتھ میز تک آ گیا۔

''ایڈم، یو ایس ایمرڈ کے ڈاکٹر جان اسمتھ سے ملو۔''

''خوشی ہوئی مل کر۔'' اسمتھ نے ہاتھ بڑھایا۔

''نائس ٹو میٹ یو۔'' ٹریلور نے کہا۔

''کیا ہم پہلے مل چکے ہیں؟'' اسمتھ نے خوشگوار انداز میں سوال کیا۔

اسمتھ نے حیرت محسوس کی کہ اس کے شستہ سوال پر وہ گڑبڑا گیا تھا۔

''نہیں......نہیں، مجھے یاد نہیں پڑتا۔'' اس نے عجلت میں ریڈ کی طرف دیکھا۔ ''ٹیم کا آخری میڈیکل چیک اپ کرنا ہے۔''

ریڈ نے معذرت طلب نظروں سے اسمتھ کو دیکھا۔ ''روانگی کا دن قریب آتا جا رہا ہے۔ کئی کام نمٹانے ہیں۔ میں معافی چاہوں گا۔''

اسمتھ نے مسکرا کے اثبات میں سر ہلایا۔

''میگان، تین بجے تم سے بائیو لیب میں ملاقات ہو گی۔'' ریڈ نے میگان کو مخاطب کیا اور اٹھ گیا۔

اسمتھ ان دونوں کو ہال کے کونے میں جاتا دیکھ رہا تھا۔

''عجیب آدمی ہے۔'' اسمتھ نے ٹریلور کی شخصیت پر تبصرہ کیا۔

''ہاں، وہ تنہائی پسند ہے مگر اپنے کام کا استاد ہے۔ ریڈ نے اسے بیورو۔زرمٹ سے حاصل کیا تھا۔'' میگان نے کہا۔

اسمتھ نے ذہن ٹریلور کی طرف سے ہٹالیا۔

☆☆☆

''ان کی جانب مت دیکھو۔'' ریڈ نے ٹریلور کو ٹوکا۔ ٹریلور، ریڈ کے سخت لہجے پر چونکا۔

''تمہیں پتا ہے وہ کون ہے؟'' ٹریلور نے سوال کیا۔

''ہاں، جانتا ہوں۔'' ریڈ نے آواز نرم کی۔

''اگر تم جانتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ ٹریلور نے گویا مطالبہ کیا۔ ''یہ وہی ہے جسے ڈانکو کے ساتھ وینس میں دیکھا گیا تھا۔''

ریڈ کا ہاتھ کوبرا سانپ کے مانند لپکا۔ اس کی خاص گرفت نے کلائی کے پاس نازک اعصاب پر دباؤ ڈالا۔ ٹریلور کی آنکھیں اوپر چڑھ گئیں اور منہ کھل گیا۔

''تم کیا جانتے ہو وینس کے بارے میں؟'' وہ پھنکارا۔

''میں...... میں نے بات کرتے سنا تھا۔''

''کس کو سنا تھا؟'' ریڈ کی پکڑ شدید تھی۔

''تم اور...... پر اس بات کر رہے تھے۔''

''جو سنا تھا، اسے بھول جاؤ۔ تم نے کبھی کچھ نہیں سنا...... کبھی نہیں۔ سمجھ گئے؟ وینس تمہارا مسئلہ نہیں ہے...... نہ ہی اسمتھ سے تمہارا کوئی لینا دینا ہے۔'' ریڈ نے اسے چھوڑ دیا۔

ٹریلور اپنی کلائی مسل رہا تھا۔

''وینس اتفاق تھا اور یہاں بھی اتفاق ہے۔'' ریڈ نے آواز میں پھر نرمی پیدا کی۔

''زیادہ اتفاق نہیں ہو گیا؟'' ٹریلور رہ نہ سکا۔

''میرا یقین کرو۔ وہ دونوں پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ لہٰذا ڈانکو بھاگا تو اس نے اسمتھ سے ملنے کی کوشش کی...... لیکن یہ ملاقات رائگاں گئی۔ پریشانی کی سرے سے کوئی بات نہیں ہے۔''

''یعنی میرا سفر محفوظ رہے گا؟''

''سو فیصد محفوظ رہے گا۔'' ریڈ نے یقین اور اطمینان سے جواب دیا۔

☆☆☆

پیٹر ہاول نے اگلا قدم اٹھانے سے پہلے چند گھنٹے ڈانیلی ہوٹل میں ہی گزارے۔ وہاں سے نکل کر سان موائز کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں دونوں قاتل خوفناک دھماکے کی نذر ہوئے تھے۔ وہاں پولیس نے رسی باندھ کر گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ سیاحوں کو اُدھر نہیں جانے دیا جا رہا تھا۔ پٹرولنگ زیادہ نہیں تھی۔ تاہم ایک پولیس اہلکار پیٹر کی راہ میں حائل ہو گیا۔

پیٹر نے کرائم سین پر سرسری نظر ڈالی۔ ''مجھے انسپکٹر ڈیونٹی سے ملنا ہے۔'' پیٹر نے روانی سے اٹالین زبان استعمال کی۔ پولیس مین نے پیٹر کا جائزہ لیا اور ایک طرف چل پڑا۔

انسپکٹر ڈیونٹی، سوختہ چوبی ٹکڑے کا جائزہ لے رہا تھا۔ پولیس مین کی بات سن کر اس نے پیٹر کی جانب دیکھا۔ مارکو ڈیونٹی نے پیٹر کو پہچاننے میں چند سیکنڈ صرف کیے، پھر ربر کے دستانے اتار کر پیٹر کی طرف آ گیا۔ اس نے اطالوی انداز میں خوشی کا اظہار کیا۔

''مارکو، تمہیں دیکھ کر مجھے بھی خوشی ہو رہی ہے۔'' نوے کی دہائی میں پیٹر کو ڈیونٹی کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا تھا۔ جب برطانوی شہری اغوا ہونے شروع ہوئے تھے۔ دونوں ایک دوسرے سے متاثر ہوئے اور بعد ازاں رابطہ برقرار رہا۔ پیٹر جب بھی وینس آتا، ڈیونٹی کے آبائی پُرشکوہ پلازہ پر قیام کرتا تھا۔

''تم یہاں ہو اور مجھے بتایا نہیں...... مطلب کہیں اور ٹھہرے ہو؟'' ڈیونٹی نے شکوہ کیا۔

''معذرت خواہ ہوں۔'' پیٹر نے کہا۔ ''کل ہی پہنچا تھا اور یہاں حالات معمول کے خلاف ہیں؟''

ڈیونٹی نے پلٹ کر کرائم سین کی جانب دیکھا۔ اس کا منہ بن گیا۔ ''مناسب تو نہیں لگتا...... ابھی ملے ہو لیکن کوئی سن گن ہے تمہارے پاس؟'' انسپکٹر نے سوال کیا۔

''تم پوچھ سکتے ہو۔ مجھے خوشی ہو گی اگر میں مدد کر سکا...... لیکن یہاں نہیں۔'' پیٹر نے عندیہ دیا۔

''ٹھیک ہے، آؤ۔'' ڈیونٹی کا رخ ایک بوٹ کی جانب تھا۔ بوٹ، پانی کو چیرتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ ڈیزل انجن کی گڑگڑاہٹ میں ڈیونٹی نے سوال کیا۔ ''حالیہ خونریزی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟''

''میں یہاں کسی مشن پر نہیں ہوں۔'' پیٹر نے اسے یقین دہانی کرائی۔ ''تاہم میرا ایک دوست اس حادثے میں

خرچ ہوتے ہوتے رہ گیا۔''

''اور تمہارا وہ پُراسرار دوست وہ آدمی ہے جو مقتول کے ساتھ دکھائی دیا تھا اور جو قاتلوں کا تعاقب کرتے ہوئے غائب ہوگیا؟''

''ہاں، ایسا ہی ہے۔'' پیٹر نے اعتراف کیا۔

ڈیونٹی نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''پیٹر، اس کا تعلق دہشت گردی سے تو نہیں ہے؟''

''قطعی نہیں۔''

''ہمیں مقتول کے پاس سے یوکرینین پاسپورٹ ملا ہے...... یوں لگتا ہے کہ اس نے یہاں پہنچنے کے لیے ایک تکلیف دہ سفر طے کیا ہے۔ وہ یہاں کیوں پہنچا؟ ہمیں تشویش ہے، کیونکہ اس کو یہاں رکنا نہیں تھا۔ اس نے یہاں سے گزر کر کہیں اور جانا تھا۔ قاتلوں نے اسے آگے جانے کا موقع نہیں دیا۔ یوکرینین پاسپورٹ کی موجودگی سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔'' ڈیونٹی آبی گزرگاہ کے ٹریفک کو گھور رہا تھا۔

''پیٹر، میں کسی پریشانی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔''

''پھر میری مدد کرو۔'' پیٹر نے کہا۔ ''میں کوشش کروں گا کہ تمہاری مدد کرسکوں...... کیا تم قاتلوں کی شناخت میں کسی قسم کا تعاون کرسکتے ہو...... نیز خود قاتلوں کو کیسے قتل کیا گیا؟''

''بم کے ذریعے۔'' ڈیونٹی نے سپاٹ لہجہ اختیار کیا۔ ''بم ضرورت سے زیادہ طاقتور تھا۔ وجہ یہ تھی کہ قاتلوں کے قاتل ہمارے لیے کوئی نشان چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ تاہم وہ اپنی اس کوشش میں ناکام ہوگئے۔ ہمیں اتنے اشارے دستیاب ہوگئے ہیں جو بتا رہے ہیں کہ وہ دونوں ہمارے ریکارڈ کا حصہ رہے ہیں۔''

بوٹ کی رفتار سست ہونے لگی۔ کچھ دیر بعد وہ ڈیونٹی کے گھر میں تھے۔ وسیع عمارت سترہویں صدی کی تعمیر تھی۔ جسے بعد میں سرکار نے تحویل میں لے کر پولیس اسٹیشن میں تبدیل کردیا تھا۔ تاہم اس کا مناسب حصہ ابھی تک مارکو ڈیونٹی کی دسترس میں ہی تھا۔ دونوں چوڑے کوریڈور سے گزرتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آگئے۔ باہر گارڈز نے کوئی تعرض نہیں کیا تھا۔

ڈیونٹی طویل میز کے ایک طرف بیٹھ گیا اور پیٹر نے مخالف سمت میں نشست سنبھالی۔ انسپکٹر کی توجہ کمپیوٹر کی طرف تھی۔ ذرا دیر میں اس نے ایک پرنٹ برآمد کرلیا۔

''رُوکو برادرز...... ٹوماسو اور لیوگی۔'' اس نے پرنٹ آؤٹ پیٹر کی طرف بڑھایا۔ پیٹر نے بغور تصاویر کا جائزہ لیا۔ دونوں کے چہروں سے سنگدلی اور کرختگی عیاں تھی۔ عمر پچیس۔ تیس کے آس پاس رہی ہوگی۔

''سِسی لین؟''

''ہاں، کرائے کے قاتل۔'' ڈیونٹی نے تصدیق کی۔ ''روم میں ایک جج اور پالرمو میں ایک وکیل کی ہلاکت کے ذمّے دار دونوں بھائی ہیں...... ہمیں عرصے سے ثبوت کی تلاش ہے۔''

''ان کی قیمت؟''

''بہت زیادہ۔ انہیں رقم دو اور کسی کو بھی ختم کرا دو...... کیوں پوچھ رہے ہو؟''

''کیونکہ جس نے ان کو استعمال کیا، وہ بالائی سطح سے تعلق رکھتا ہے جس کے پاس دولت بھی ہے اور رابطے بھی۔ عام لوگ اس قسم کے پروفیشنل ہائر نہیں کرسکتے۔''

''لیکن ایک یوکرینین زمیندار کو دن دہاڑے، سرِعام مارنے کی وجہ؟ اگر وہ واقعی زمیندار تھا......''

''میں قطعی لاعلم ہوں لیکن میں پتا لگاؤں گا۔'' پیٹر نے جواب دیا۔ ''ان دونوں کا کوئی مستقل ٹھکانا؟''

''پالرمو۔ وہی ان کی جائے پیدائش ہے۔''

''دھماکے کے بارے میں کیا رائے ہے؟''

ڈیونٹی پھر کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہوا۔ ''فارنسک کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق وہ C-12 کا دھماکا تھا۔ وزن نصف کلو۔''

پیٹر چونک اٹھا۔ ''C-12؟ تمہیں یقین ہے؟''

''ہماری لیب کا معیار بہت بلند ہے، پیٹر۔''

''یقین کرتا ہوں۔'' پیٹر نے پُرسوچ انداز اختیار کیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ امریکی فوج کا جدید ترین دھماکا خیز مواد، دو سِسی لین پیشہ ور قاتلوں تک کیونکر پہنچا۔ یہ ایک معنی خیز اطلاع تھی۔

''پیٹر، میں بھی جوابدہ ہوں...... تم یوکرینین کے بارے میں کیا بتا سکتے ہو؟''

''میرا کام صرف اتنا تھا کہ میں رابطہ کرنے والے کو کور کروں۔ خون خرابے کا کوئی امکان یا اشارہ سرے سے مفقود تھا۔''

ڈیونٹی نے انگلیاں چٹخائیں۔ ''فرض کرو میں وضاحت کرتا ہوں کہ رُوکو برادرز کی ذمّے داری رابطہ کار کو ہلاک کرنا تھا لیکن وہ غلطی سے یوکرینین کو ختم کر گئے اور اصل شکار فرار ہوگیا؟''

''اس مفروضے میں نقص ہے۔ اگر رُوکو برادرز سے غلطی ہوئی تو پھر ان کو کیوں اڑایا گیا؟'' پیٹر نے نکتہ اٹھایا۔

ڈیونٹی نے فضا میں ہاتھ لہرایا۔ ''رُوکو برادرز کے بہت سے دشمن تھے۔ کیا کہہ سکتے ہیں، موقع ملتے ہی کسی نے حساب چکتا کر دیا۔''

''تم سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے...... لیکن مجھے پالرمو جانا پڑے گا۔'' پیٹر نے کافی ختم کی۔ ''تمہارے مطلب کی کوئی بات نکلی تو بتاؤں گا۔''

''اٹلی سے نکلو تو یہاں ضرور آنا...... ایک بار لا فینائس چلیں گے۔''

''ہاں، ضرور...... اچھی جگہ ہے۔'' پیٹر مسکرایا اور ہاتھ ہلا کے مڑا۔ ڈیونٹی اس کی پشت کو گھور رہا تھا۔ پیٹر نہیں دیکھ سکا کہ ڈیونٹی کے دوستانہ تاثرات بدل چکے تھے۔

☆☆☆

آٹھ ہزار میل دور مغرب میں ہوائی کے جزیرے اوہائیو پر پرل ہاربر سورج کی روشنی میں دمک رہا تھا۔ ہاربر سے ہٹ کر نیوی کی انتظامی عمارتیں، کمانڈ اور کنٹرول ہیڈ کوارٹر مخصوص سرگرمی کے زیر اثر تھے۔ مسلح یونٹ، اندر باہر ہر جگہ موجود تھے۔ طویل کوریڈورز میں، حتیٰ کہ بند دروازوں کے سامنے بھی۔ بند دروازوں کے عقب میں بریفنگ روم تھا جس کا رقبہ جمنازیم کے برابر تھا۔ جہاں تین سو افراد کی گنجائش تھی جبکہ اس وقت وہاں صرف تیس افراد موجود تھے۔ سب پوڈیم کے سامنے نشستوں پر براجمان تھے۔ ہر ایک کے جسم پر فوجی وردی تھی۔ ہر وردی پر رینک، میڈلز اور ربن، وردی پوش کی حیثیت متعین کر رہے تھے۔

سب کی آنکھیں پوڈیم کی طرف تھیں بلکہ رچرڈسن کی جانب تھیں۔ جنرل فرینک رچرڈسن، ویت نام اور گلف کے علاوہ اور بھی چھوٹی بڑی مہمات میں خون بہا چکا تھا۔ طویل القامت جنرل نے بولنا شروع کیا۔

''جنٹل مین، اب رشیا دردِ سر نہیں رہا...... ہاں البتہ کبھی خیال آتا ہے کہ اسے سیاست داں چلا رہے ہیں یا مافیا؟'' اس جملے پر حاضرین میں بیشتر مسکرا اٹھے۔ جنرل کچھ دیر تک رشیا کے بارے میں بات کرتا رہا پھر روئے سخن چائنا کی طرف موڑ دیا۔

''میں گزشتہ حکومت اور موجودہ حکومت دونوں کو بتا چکا ہوں کہ چائنا صرف نیوکلیئر فورس سے مطمئن ہونے والا نہیں ہے۔ نہ وہ نیوکلیئر کارڈ کی بنیاد پر ہمیں چیلنج کر سکتا ہے۔ ان کے پاس ایک اور آپشن ہے جس پر ہمیں نظر رکھنی ہے اور وہ آپشن ہے کیمیائی بائیولوجیکل وارفیئر......'' جنرل کچھ دیر اس موضوع پر لفاظی کرنے کے بعد منتخب حاضرین کا جائزہ لینے لگا۔

''انتہائی ضروری ہے کہ آپ لوگ ہمہ وقت تیار رہیں اور اپنی اپنی جگہ پر بہترین صلاحیتیں صرف کریں۔ اگلی جنگ میدانوں میں نہیں بلکہ لیبارٹریز میں لڑی جائے گی۔ ہماری فتح کا دارومدار ہماری مکمل آگاہی پر ہوگا کہ ہمارا دشمن کیا تخلیق کر رہا ہے، کیا پال رہا ہے اور اسے کیسے استعمال کرے گا۔ نیز ہم اس کے اَن دیکھے ہتھیار کو کیسے نیست و نابود کریں گے......

''میں آپ سب کی توجہ اور وقت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔'' جنرل رچرڈسن نے وقفہ دے کر کہا۔ حاضرین نے کھڑا ہونا شروع کیا۔ وہ جنرل رچرڈسن کے نکات کو سراہ رہے تھے۔ جنرل حاضرین میں گھل مل گیا۔

بریفنگ روم میں حاضرین کی تعداد گھٹنا شروع ہو گئی۔ آخر کار وہاں صرف دو آدمی رہ گئے۔ ایک رچرڈسن خود اور دوسرا نیشنل سیکیورٹی ایجنسی کا ڈپٹی ڈائریکٹر انتھونی پرائس۔ انتھونی پرائس واحد شخص تھا جس کا لباس سویلین تھا۔ اس نے مستقل خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔

''تم نے کچھ نہیں کہا؟''

''ضرورت نہیں تھی۔ تم ٹھیک جا رہے ہو۔'' انتھونی پرائس نے پہلی مرتبہ زبان کھولی۔

''بس تو پھر نکلو، دیر ہو رہی ہے۔''

دونوں ہم قدم باہر نکلے۔ دھیمے لہجے میں گفتگو جاری تھی۔

''وہ وقت آنے والا ہے جب ملک چلانے والے سیاست داں ہمیں کباڑ سمجھیں گے۔ ہماری ضرورت کم ہوتی جائے گی۔ جب لیبس کے اندر اینتھرکس، ایبولا، کانگو اور دیگر وائرس اسٹاک کیے جائیں گے۔'' رچرڈسن نے کہا۔

''پرانی خبر ہے، رچرڈ۔'' پرائس نے تبصرہ کیا۔ ''ہم اور روسی معاہدہ کر چکے ہیں۔ ہر چیز اوپن ہے۔ کیمیکل اور بائیو ویپن۔ ڈلیوری سسٹم تک کی نگرانی ہوتی ہے...... سیاست داں کیا کریں گے، ان کے نزدیک حیاتیاتی ہتھیاروں کا گھوڑا مردہ حالت میں ہے۔''

''جب تک ان پر بے خبری میں حملہ نہیں ہوتا وہ شور نہیں مچائیں گے۔ حملے کے بعد انہیں یاد آئے گا کہ ان کے حیاتیاتی ہتھیار کہاں ہیں۔'' رچرڈسن بولا۔

''پھر وہ تمہاری طرف دوڑیں گے اور تم بتاؤ گے۔

کیسا رہے گا؟'' پرائس نے کہا۔''بوڑھے ڈاکٹر بائر سے ذرا مدد لینی پڑے گی۔''

''وہ بھی خوب کام کا آدمی ہے۔'' رچرڈسن نے اعتراف کیا۔

دونوں جیٹ رینجر ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ چکے تھے۔

''ہماری ضرورت ختم یا کم نہیں ہوسکتی۔'' پرائس نے نکتہ رسی کا مظاہرہ کیا۔''سوویت یونین، دس سال افغانستان جیسے کمزور ملک میں سر پھوڑتا رہا۔ لیکن نیوکلیئر ویپن استعمال نہ کرسکا اور تحلیل ہوگیا۔ ایٹم بم رکھا جاتا ہے، استعمال نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح بائیو ویپن بھی استعمال نہیں ہوتا۔ بہرحال مستقبل اندھیروں میں ہے۔ کارل بائر کے ساتھ مل کر ہم جو کرنے جارہے ہیں، اس کے بعد ہماری اہمیت اور بڑھ جائے گی۔'' وہ مسکرایا۔

''ایسا بھی نہیں ہے۔'' رچرڈسن نے تصحیح کی۔ ''کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیار خفیہ طور پر چھوٹے پیمانے پر استعمال ہوتے آئے ہیں۔''

''لیکن اب وہ ہوگا جو تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔'' یہ کہتے وقت پرائس کے تاثرات غیر انسانی نظر آئے۔

رچرڈسن نے اسے روک لیا۔ ''وینس میں جو کچھ ہوا......کیا کرنا ہے؟''

''کچھ نہیں کرنا۔ سب ٹھیک ہوگیا۔ تھوڑا بہت غیر متوقع رہا۔ لیکن کہیں کہیں تو ایسا ہوگا۔ ہمارا منصوبہ بے داغ ہے اور ہر امکان کا احاطہ کرتا ہے۔'' پرائس نے اطمینان سے کہا اور ہیلی کاپٹر میں داخل ہوگیا۔

چند منٹ بعد ہیلی کاپٹر، جزائر ہوائی کے کونا آئی لینڈ کی طرف جارہا تھا۔ ان کی منزل وہاں موجود فورٹ ہاورڈ تھی۔ سمندر اور ٹھوس لاوے کے درمیان فورٹ ہاورڈ نے کئی ہزار ایکڑ اراضی گھیری ہوئی تھی۔ یہ علاقہ چند برس قبل آرمی میڈیکل ریسرچ کے لیے مختص تھا۔ کئی برس پہلے ہوائی کے حریص سینیٹر کی مدد سے رچرڈسن نے فورٹ ہاورڈ کو نجی شعبے میں لے جانے کے لیے جال بچھایا۔ سینیٹر نے کانگریس میں اثرورسوخ استعمال کیا۔ ان عوامل کے ساتھ دیوہیکل بائیو کیمیکل فرم بیور زرمٹ اے جی کی بھاری بھرکم آفر نے بھی کام کیا اور ریسرچ سینٹر، اوہائیو منتقل ہوگیا۔ سینیٹر کے سیف ڈپازٹ باکس میں بیور زرمٹ کے دو سو ہزار شیئرز محفوظ ہوگئے۔ فرم کا ہیڈ کوارٹر زیورچ میں تھا۔ جس کا سربراہ ڈاکٹر کارل بائر تھا۔ فورٹ ہاورڈ اب بیور زرمٹ کی ملکیت تھا۔ بعدازاں وہاں مستقبل کے منصوبے کی ضرورت کے مطابق تعمیراتی ترمیم و اضافے کیے گئے۔ اب وہاں جو فورٹ نظر آرہا تھا وہ بمطابق اصل تھا......درحقیقت اصلی فورٹ سطح زمین سے تین منزل نیچے تھا۔

سو سال سے اوپر ہوگئے جب کارل بائر کے پردادا نے بیور زرمٹ کی بنیاد رکھی تھی۔ فرم نے آغاز سے ہی ترقی کا سفر برقرار رکھا۔ ترقی کی رفتار بڑھتی گئی۔ اس کے سائنس دانوں اور تحقیق کنندگان کی محنت سے فرم کی ادویات دنیا بھر میں پھیل گئیں۔ اس کی بعض ادویات نے انسانی بنیادوں پر متعدد بین الاقوامی ایوارڈ حاصل کیے۔ تیسری دنیا میں فرم نے طب و صحت کے شعبے میں بڑا کام کیا۔ تاہم ان سب کے باوجود فرم کا ایک تاریک رخ بھی تھا جو کبھی منظرعام پر نہیں آیا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران بیور زرمٹ نے مسٹرڈ گیس کی بدلی ہوئی شکل متعارف کرائی۔ گیس کی ہلاکت خیزی دھیرے دھیرے اثرانداز ہوتی تھی۔ یہ اتحادی افواج میں ہزاروں ہلاکتوں کا سبب بنی۔

بیسویں صدی کے نصف آخر میں کارل بائر کا عمل دخل فرم میں بڑھنے لگا۔ اس نے فارماسیوٹیکل سے ہٹ کر دائرہ کار بائیو کیمیکل ویپن (کیمیائی حیاتیاتی ہتھیار) تک پھیلا دیا۔ بائر کی حرکت پذیری اور چالبازیوں کی الگ کہانی ہے۔ بیور زرمٹ اے جی مالیاتی جن میں تبدیل ہوچکی تھی۔ بائر کی پیش بینی نے کمیونزم کا انہدام اور امریکا کی بالادستی تاڑ لی تھی۔ روس بقا کی جنگ لڑ رہا تھا اور امریکا واحد سُپر پاور کے مزے لوٹ رہا تھا۔ بائر کے شیطانی ذہن نے دونوں جانب سے سرمایہ بنایا۔

اس وقت کارل بائر، کونا آئی لینڈ میں اپنے دونوں امریکی ساتھیوں کے استقبال کے لیے تیار تھا۔

☆☆☆

سطح زمین سے اوپر دوسری منزل کا تمام رقبہ بائر کا دفتر تھا۔ وہ، رچرڈسن اور پرائس کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ ان کے ملاپ کو پانچ برس ہوچلے تھے۔ پھل پکنے کے قریب تھا۔ اسے کاٹنے کا وقت بھی قریب آرہا تھا۔

آج کا موضوع، اسمتھ، پیٹر، ڈانکو اور اسمال پاکس تھا۔ بائر نے پہلے دونوں کو خوش خبری سنائی کہ چند روز میں اسمال پاکس پہنچ جائے گی۔

''تمہارے روسی مہروں نے ضمانت دی ہے؟'' رچرڈسن نے سوال کیا۔

''بے شک ایسا ہی ہے۔ اگر کوریئر کسی وجہ سے ناکام

ہوتا ہے تو ہم باقی نصف ادائیگی روک دیں گے۔ لیکن ناکامی کا پہلو ہمارے پلان کا حصہ نہیں ہے اس لیے ادائیگی بھی نہیں رکے گی۔''

''لیکن گڑبڑ تو شروع ہوگئی ہے۔ وینس میں کیا ہوا؟'' دوسرا سوال بھی رچرڈسن کی جانب سے آیا۔

بائر نے جواب دینے کے بجائے ڈی وی ڈی پلیئر آن کیا۔ اسکرین روشن ہونے پر سینٹ مارک اسکوائر کا منظر ابھرا۔

''یہ فوٹیج ایک اطالوی صحافی نے حاصل کی تھیں جو وہاں اپنی فیملی کے ساتھ موجود تھا۔'' بائر نے وضاحت کی۔

''یہ فوٹیج اور کس کے پاس ہے؟'' رچرڈسن نے تیسرا سوال کیا۔

''کسی کے پاس بھی نہیں۔ میرے آدمی فوراً صحافی تک پہنچ گئے تھے۔ آئندہ اسے کبھی اپنے بچوں کی تعلیم پر ایک سینٹ بھی خرچ نہیں کرنا پڑے گا۔ اسے خاصا نواز دیا گیا ہے۔'' بائر نے اسکرین کی طرف اشارہ کیا۔

''دائیں جانب یوری ڈانکو ہے۔ روسی سیکیورٹی سروس کے میڈیکل ڈویژن کا ہائی آفیسر...... اور وہ بائیں جانب جان اسمتھ۔''

''رچرڈ۔'' پرائس نے زبان کھولی۔ ''اسمتھ کو میں ہیڈز پروجیکٹ کی وجہ سے جانتا ہوں وہ یو ایس ایئرڈ میں تھا۔ افواہ تھی کہ وہ روسی میڈیکل انٹیلی جنس ڈویژن میں کسی سے ربط رکھتا ہے۔ ہم نے (NSA) کھنگالنے کی کوشش کی لیکن وہ صاف مُکر گیا۔''

''دیکھ لو، اس کا ذریعہ ڈانکو تھا۔'' بائر نے سلسلہ کلام جوڑا۔ ''ایک ماہ قبل مجھے اطلاعات ملنا شروع ہوئی تھیں کہ ڈانکو، بائیو پرٹ کے آس پاس کچھ سونگھتا پھر رہا ہے۔ جیسے ہی ہمارے کوریئر کے نکلنے کا دن قریب آیا، ڈانکو نے دوڑ لگا دی۔ عجلت میں وہ ایک آدھ جگہ غلطی کر گیا اور ہمارے روسی ذرائع نے خبر ہم تک پہنچا دی۔''

''اور تم نے اسے ٹھکانے لگانے کا فیصلہ کیا۔'' رچرڈسن نے کہا۔ ''تمہیں چاہیے تھا کہ زیادہ ادائیگی کر کے بہتر آدمی ہائر کرتے۔''

''اٹلی میں وہی بہترین تھے۔'' بائر کا لہجہ سرد ہوگیا۔ ''میں انہیں پہلے بھی استعمال کر چکا ہوں۔''

''لیکن اس مرتبہ......''

''ہاں بہتر ہوتا کہ ڈانکو کو مشرقی یورپ میں دھر لیا جاتا۔'' بائر نے اعتراف کیا۔ ''لیکن وہ تیزی سے حرکت پذیر تھا اور اپنے کھوج مٹاتا جا رہا تھا۔ ہمارا بہترین چانس وینس ہی تھا۔ جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ ڈانکو کسی سے مل رہا ہے، میں نے اسی لمحے دونوں کو اُڑانے کا حکم دیا۔''

''لیکن ڈانکو سے ملنے والا بچ گیا۔'' پرائس نے نشاندہی کی۔

''یہ چُوک درست کر دی جائے گی۔'' بائر نے جواب دیا۔ ''اس وقت ہمیں پتا نہیں تھا کہ ملاقاتی کون ہے...... اصل نکتہ یہ ہے کہ ڈانکو جو خبر لے کر نکلا تھا، وہ اسی کے ساتھ دفن ہوگئی۔''

''کیسے کہہ سکتے ہو؟'' رچرڈسن نے اعتراض کیا۔

''غور سے دیکھو۔'' بائر نے ڈسک دوبارہ چلائی۔ رچرڈسن اور پرائس بغور دیکھنے لگے۔

''سب کچھ سیکنڈوں میں شروع ہو کر ختم ہوگیا۔'' بائر نے کہا۔

''پھر چلاؤ۔'' پرائس بولا اور اسٹاپ واچ نکالی۔ دونوں نے توجہ اس حصے پر مرکوز کی جب ڈانکو، اسمتھ کے ساتھ بیٹھتا ہے...... کتنی دیر بیٹھا ہے؟ دونوں نے ڈانکو کے ہاتھوں پر بھی نگاہ رکھی ہوئی تھی۔ ملاقات کا وقت بہت قلیل تھا۔ ڈانکو کوئی چیز اسمتھ کو نہیں دے سکا تھا۔

''ٹھیک کہتے ہو۔'' پرائس بولا۔ ''ڈانکو آیا، بیٹھا، چند جملے کہے...... اور ختم۔''

رچرڈسن بھی مطمئن دکھائی دیا۔

''سب ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن کیا اسمتھ اپنا خیمہ لپیٹ کر غائب ہو جائے گا۔'' رچرڈسن نے کچھ دیر بعد کہا۔ ''کون جانتا ہے کہ روسی ملٹری میں اس کے کتنے رابطے ہیں؟''

''مجھے احساس تھا۔ میں نے اسمتھ کو ہلکا نہیں لیا اسی لیے تم لوگوں کو یہاں بلایا ہے۔ کیا مشورہ ہے؟'' بائر نے مشاورت کا عندیہ دیا۔

ریموٹ کنٹرول، پرائس کے ہاتھ میں تھا۔ اس کی توجہ اسکرین سے نہیں ہٹی تھی۔ ایک فریم اس نے منجمد کر دیا۔

''آشنا سا لگتا ہے...... کون ہے؟'' وہ بڑبڑایا۔

''میرے ذرائع کے مطابق اس نے اپنا تعارف اٹالین ڈاکٹر کے طور پر کرایا تھا۔'' بائر نے جواب دیا۔

''پولیس نے اس کا انٹرویو لیا تھا؟''

''نہیں، وہ بھیڑ میں غائب ہوگیا تھا۔''

''کیا مسئلہ ہے؟'' رچرڈسن نے پرائس کی طرف

دیکھا۔ پرائس نے منہ کھولا ہی تھا کہ اس کا سیل فون بول اٹھا۔

''ہیلو، ڈیوئٹی......تم نے صحیح وقت پر کال کی ہے۔ چند سوالات ہیں۔ جائے واردات پر لاش کے ساتھ دوسرا آدمی کون تھا؟''

ڈیوئٹی کی طرف سے جواب آیا۔ ''تم نے کہا تھا کہ اگر کوئی رُوکو براورز کی ٹوہ لینے کی کوشش کرے تو میں......''

''ہاں، ہاں......کون آیا تھا؟''

''میرا ایک دوست پیٹر ہاول۔ پہلے وہ ایس اے ایس (SAS) میں......''

''آہا، میں اسے جانتا ہوں۔ وہ تم سے کیا مانگ رہا تھا؟'' پرائس اسکرین پر جامد فریم میں پیٹر کو گھور رہا تھا۔

ڈیوئٹی نے پیٹر کے ساتھ ملاقات کا احوال سنایا۔

''تم نے اسے کیا بتایا؟''

''وہ روکوز کی شناخت جاننا چاہتا تھا۔ میں نے بتایا دیا، کوئی اور چوائس نہیں تھی۔ وینس میں اس کے اور بھی رابطے ہیں۔ وہ کسی اور سے معلوم کرلیتا۔ وہ روکوز کے رہائشی علاقے پالرمو گیا ہے۔ تنہا ہے......''

پرائس کچھ سوچ کر بولا۔ ''ٹھیک ہے، اگر وہ پالرمو سے رابطہ کرے تو مجھے بتانا۔'' رابطہ منقطع کرکے اس نے اسکرین کی جانب اشارہ کیا اور پیٹر کے بارے میں وضاحت کی۔

''یعنی وہ اسمتھ کے ساتھ تھا لیکن کیوں؟'' بائر نے سوال کیا۔

''اسمتھ احمق نہیں ہے کہ ڈانکو سے ملنے تنہا نکل جاتا۔ پیٹر اسے کور کررہا تھا۔'' بائر کے سوال کا جواب رچرڈسن نے دیا اور ڈیوئٹی کی شان میں ایک گالی ایجاد کی۔ ''کیا ہم اس پر بھروسا کرسکتے ہیں؟''

''ہمارے بغیر اس کا دیوالیا نکل جائے گا۔ ہماری ادائیگیوں کی وجہ سے وہ دیوالیا ہونے سے بچا ہوا ہے۔ ویسے اس کا کہنا بھی ٹھیک ہے۔'' پرائس نے ڈیوئٹی کی حمایت کی۔

''مطلب، پیٹر کا بندوبست کرنا پڑے گا؟'' بائر نے استفسار کیا۔

''بالکل۔'' رچرڈسن بولا۔ ''تاہم پالرمو ایک خطرناک جگہ ہے......پیٹر جیسے آدمی کے لیے بھی۔''

☆☆☆

جان اسمتھ، ہیوسٹن سے اینڈریوز پہنچا۔ وہاں سے بذریعہ کار اپنے گھر وارد ہوا۔ شاور لینے کے بعد لباس تبدیل کیا۔ پھر کار سینٹر کال کی۔ کچھ دیر بعد وہ پوری تیاری کے ساتھ ائرپورٹ کی جانب رواں دواں تھا۔ خفیہ لائن پر اشارہ ملا۔

''جان، کلین بول رہا ہوں......کہاں ہو؟''

''سر، تین گھنٹے میں ماسکو کے لیے ڈیلٹا کے ساتھ پرواز کرجاؤں گا۔''

''گڈ......میں نے پریذیڈنٹ سے بات کرلی ہے۔ وہاں سے کوورٹ۔ون کے لیے سگنل گرین ہے۔ ساتھ ہی تیز حرکت کی ہدایت ہے۔''

''سمجھ گیا سر......میں ہر بارہ گھنٹے بعد رپورٹ کروں گا۔''

''اوکے، گڈلک، جان۔''

☆☆☆

ڈیلٹا L-1011 پہلے لندن پہنچا۔ وہاں سے ایندھن لے کر وہ پھر پرواز کرگیا......صبح سویرے ائرکرافٹ نے ماسکو کی سرزمین کو چھولیا۔ اسمتھ، ملٹری آئی ڈی کے ساتھ کسٹم اور امیگریشن سے گزر کر کیب کے ذریعے ریڈ اسکوائر کے قریب شیرٹن ہوٹل میں منتقل ہوگیا۔

دروازے پر ڈونٹ ڈسٹرب کا اشارہ دے کر اس نے غسل کیا۔ ذہن میں چار گھنٹے کا وقت سیٹ کرکے وہ خواب غفلت میں چلا گیا۔ چند گھنٹے کی نیند وہ لندن میں اترنے سے پہلے لے چکا تھا۔

سہ پہر کے وقت وہ ماسکو کی سڑکوں پر تھا۔ افغانستان سے نکلنے کے بعد رشیا متواتر تبدیلیوں کے دور سے گزرتا آرہا تھا۔ وہ سیاحوں کے مانند چکراتا ہوا مطلوبہ پتے کی جانب بڑھ رہا تھا جو کلین نے اسے مہیا کیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کس شخصیت سے اس کا سامنا ہونے والا ہے۔ اس آگہی نے اسے مضطرب کردیا تھا۔

منزل پر پہنچ کر اس نے سائن بورڈ دیکھا۔ وہاں سنہرے الفاظ میں بے ڈیجیٹل کارپوریشن لکھا تھا۔ گلاس ڈور کے دوسری جانب، کاؤنٹر کے عقب میں نفیس لباس زیب تن کیے مرد و خواتین متحرک تھے۔ اسمتھ نے رک کر گہری سانس لی اور اندر قدم رکھ دیا۔ اس کا مطلوبہ چہرہ دائیں جانب تھا۔ عمر تیس کے قریب۔ زلف سنہری اور بیضوی چہرے پر کھڑی ستواں ناک، ٹھوڑی میں گڑھا، آنکھیں سیاہ......وہ صوفیہ تھی جس کے مدفن پر وہ اسکیزینڈر رہا گیا تھا۔ وہ جذبات کو قابو کرکے اس کی جانب بڑھا۔ وہ

صوفیہ کی بہن رینڈی رسل تھی۔ صوفیہ کی کاربن کاپی۔ یوں لگا جیسے صوفیہ پھر سے زندہ ہوگئی ہے۔

''جان؟'' رینڈی رسل کی آواز میں حیرت کا عنصر شامل تھا۔ رینڈی اپنی حیرت پوشیدہ رکھنے میں ناکام رہی تھی دیگر اسٹاف نے بھی محسوس کرلیا۔

''میرے آفس میں بات کرتے ہیں۔'' رینڈی کا لہجہ بدل کر کاروباری ہوگیا۔ چند منٹ بعد دونوں آفس میں بیٹھے تھے۔

''ناقابلِ یقین۔'' رینڈی کا تحیّر پھر لوٹ آیا۔ ''کب؟ کیوں؟ کیسے؟''

''خوشی ہوئی تمھیں دوبارہ دیکھ کر۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''دراصل یہ ٹرپ اتنا اچانک تھا کہ تمھیں بتانے کا موقع ہی نہیں ملا جس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں۔'' بے ڈیز پروجیکٹ کے بعد رینڈی کو ماسکو میں بطور فیلڈ آفیسر متعین کر دیا گیا تھا۔ وہ سی آئی اے کی نمائندہ تھی۔ رینڈی کی اصل حقیقت سے صرف کلین باخبر تھا۔ اسی نے اسمتھ کو رینڈی کی لوکیشن اور افادیت کے بارے میں بتایا تھا۔ اس سے پہلے کہ رینڈی سوال کرتی، اسمتھ نے کیسے اسے دریافت کیا...... اسمتھ بول پڑا۔

''کیا یہ جگہ بات کرنے کے لیے محفوظ ہے؟''

''قطعی محفوظ...... بگ ڈیٹکٹر موجود ہے اور ہر رات ڈبل چیکنگ ہوتی ہے۔ میرا مطلب ہے، سوئپنگ (Sweeping)۔''

''میں جانتا تھا، تم ماسکو میں ہو۔ فی الحال اہم بات یہ ہے کہ مجھے تمھاری مدد درکار ہے، ایک بہت اچھا آدمی مارا گیا ہے اور میں جاننا چاہتا ہوں کہ زیرِ آب کیا سازش ہو رہی ہے؟''

رینڈی نے بغور اس کی بات سنی۔ اسمتھ کے پاس جھوٹ بولنے کی گنجائش تھی۔ تاہم رینڈی بخوبی آگاہ تھی کہ پروفیشنلز کے مابین یہ ایک عام بات ہوتی ہے...... اس کے لیے یہ اطمینان کافی تھا کہ اسمتھ کوئی ضروری بات نہیں چھپائے گا۔

''جان، میں سن رہی ہوں۔''

اسمتھ نے وینس میں قتل و غارت گری کی تقریباً پوری داستان سنا ڈالی۔

''کیا تمھیں یقین ہے کہ قاتل تمھارے پیچھے نہیں تھے؟''

''اگر میں پرائمری ٹارگٹ ہوتا تو قبر میں ہوتا۔ ڈانکو کو ختم کرنے کے بعد ہی وہ میری طرف متوجہ ہوئے تھے۔''

''بہرحال تم بال بال بچے...... مائی گاڈ، لیکن تم غیر مسلح حالت میں ان کے تعاقب میں کیوں گئے؟''

اسمتھ نے شانے اچکائے۔

رینڈی نے گہری سانس لی۔ ''کیا چاہتے ہو؟ ڈانکو کی موت کا بدلہ یا پھر بائیو پرٹ تک رسائی؟''

''یوری ڈانکو کے پاس کوئی خفیہ اور خطرناک اطلاع تھی۔ جسے ہم تک پہنچانے کے لیے اس نے اپنی جان قربان کردی...... اگر میں نے حقیقت دریافت کرلی تو ڈانکو کے اصل قاتلوں تک پہنچ جاؤں گا۔ وہ جو بھی ہیں، ان کا تعلق بائیو پرٹ سے بنتا ہے۔'' اسمتھ نے وضاحت کی۔

''میں تمھاری کیا مدد کرسکتی ہوں؟''

''رشیا میں بالائی سطح پر تمھارے بہترین تعلقات جن پر تمھیں بھروسا ہو؟''

رینڈی کچھ دیر اپنے ناخنوں کو گھورتی رہی۔ پھر گویا ہوئی۔

''اولیگ کیروف۔ رشین فیڈرل سیکیورٹی سروس کا میجر جنرل۔ وہ ایک عملی آدمی ہے، قابلِ بھروسا اور محبِ وطن...... اس کی نمبر 2 کا نام لارا ٹیلون ہے۔ وہ بھی برائٹ ہے۔ فیلڈ میں خاصی کارآمد...... لیکن ہے فتنہ گر۔''

''فتنہ گر؟ کیا مطلب؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

''ملوگے تو پتا چل جائے گا۔'' رینڈی ہولے سے مسکرائی۔

''کیروف سے میں واقف ہوں لیکن کچھ خاص نہیں۔ کیا تم میٹنگ کا بندوبست کرسکتی ہو؟''

''ہاں، لیکن وہ جاننا چاہے گا کہ تم کس آفیشل حیثیت میں مل رہے ہو...... اور شاید میں بھی۔''

''میں یو ایس ایمرڈ کے لیے کام نہیں کررہا، نہ ہی کسی اور خفیہ ایجنسی کے لیے...... اور یہ سچ ہے۔''

رینڈی نے اسمتھ کی آنکھوں میں جھانکا۔ ''مضحکہ خیز بات ہے...... میں جانتی ہوں کہ ہم جس میدان کے کھلاڑی ہیں، وہاں چالیں کیسے چلی جاتی ہیں...... مزید یہ کہ کیروف بھی لاعلم نہیں۔'' رینڈی کی آنکھوں میں احتجاج تھا۔

''میں اتفاق کرتا ہوں لیکن ہم دونوں جانتے ہیں کہ ہم ایک حد سے آگے نہیں جاسکتے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مخلص ہیں۔''

''ٹھیک ہے جان۔'' رینڈی نے کہا۔ ''تمھارا تعلق ملٹری سے ہے، اسے چھپایا نہیں جاسکتا۔ نہ چھپانے کی

ضرورت ہے لیکن کیروف کو فوجی کے علاوہ کوئی نہ کوئی حوالہ دینا بے حد ضروری ہے۔ کیا میں کہہ دوں کہ تم یو ایس ایمرڈ کی نمائندگی کر رہے ہو؟''

اسمتھ کچھ دیر خاموش رہا ''او کے، کرنل ڈاکٹر فرام یو ایس ایمرڈ...... لیکن اضافہ کر دینا کہ میں وہاں سے عارضی رخصت پر ہوں۔''

''میٹنگ کا بندوبست کرنے میں مجھے کچھ وقت لگے گا۔''

''میں مشکور ہوں...... تمہیں نہیں پتا یہ کتنا اہم ہے۔'' اسمتھ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

''یہ میرا مخصوص کارڈ ہے۔'' رینڈی نے ایک کارڈ اسمتھ کے حوالے کیا۔ ''نمبر کو ٹریس کرنا یا لوکیشن معلوم کرنا ممکن نہیں۔ شاید کسی وقت تمہیں ضرورت پڑے۔''

اسمتھ نے اپنا خفیہ نمبر اسے دے دیا۔

''وعدہ کرو، دال میں کچھ کالا نکلا تو مجھے بتاؤ گے۔''

''ضرور۔ یقین رکھو۔'' اسمتھ نے آہستہ سے اس کا ہاتھ دبایا۔

☆☆☆

صبح ساڑھے سات بجے ہوسٹن ٹائم کے مطابق ڈاکٹر ایڈم ٹریلور نے برٹش ائرویز کی فلائٹ پکڑی۔ وہ نان اسٹاپ فلائٹ کے ذریعے ہیتھرو ائرپورٹ، لندن اترا۔ کچھ دیر لاؤنج میں گزارنے کے بعد ٹریلور گیٹ نمبر 68 کی طرف چل پڑا۔ ذرا دیر میں وہ ماسکو جانے والی برٹش ائرویز کی دوسری فلائٹ پر تھا۔

ریڈ اور ٹریلور نے مل کر جو شیڈول ترتیب دے رکھا تھا، ٹریلور نے کبھی شیڈول سے سرمو انحراف نہیں کیا تھا۔ ماسکو سے وہ کریملن میں ہوٹل نیکو پہنچا۔ پورٹر کو بھاری ٹپ دینے کے بعد اس نے بیگ اپنے کمرے میں منتقل کرائے اور کچھ دیر بعد ہوٹل چھوڑ دیا۔ کیب کے ذریعے وہ میخال ذک پراس پٹ کے قبرستان وارد ہوا، قبرستان کے گیٹ پر ایک بوڑھی عورت پھول بیچ رہی تھی۔ ٹریلور نے گل فروش بڑھیا سے ایک بوکے خریدا اور بیس ڈالر اس کے ہاتھ پر رکھنے کے بعد قبرستان میں داخل ہو گیا۔ ایک بوکے کے بیس ڈالر، بڑھیا حیرت سے خریدار کو جاتا دیکھ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ اپنی ماں ہیلن ٹریلور کی قبر تک پہنچ چکا تھا۔ پھول قبر پر رکھ کے وہ وہیں بیٹھ گیا۔ ایف بی آئی کے علم میں تھا کہ اس کی ماں رشیا میں پیدا ہوئی تھی۔ ٹریلور نے جب چیف میڈیکل آفیسر کے لیے درخواست دینا شروع کی تو کہیں سے مثبت جواب وصول نہیں ہوا۔ بعدازاں ملک سے باہر بیورزرمٹ اے جی (A.G) نے اس کی خدمات حاصل کر لیں۔ ٹریلور نے وہاں پندرہ برس گزارے۔ اس کی قابلیت اور تنخواہ بڑھتی چلی گئی۔ اس وقت ناسا کو نجی شعبے سے مسابقت کا سامنا تھا لہٰذا انہوں نے خوشی خوشی ٹریلور کو خوش آمدید کہا...... کوئی سوال نہیں اٹھا کہ آخر ٹریلور نے بیورزرمٹ اے جی جیسی شاندار بین الاقوامی کمپنی کو کیوں چھوڑا۔ وہاں وہ سینئر تھا۔ ناسا کے مقابلے میں 20 فیصد زیادہ وصول کرتا تھا۔

ناسا نے ایف بی آئی کو ٹریلور کا پس منظر جانچنے پر لگا دیا۔ سرد جنگ کے اختتام پر رشیا سفر کرنا آسان تر ہو چکا تھا۔ ہزاروں امریکیوں نے ان رشتے داروں سے ملنے کے لیے وہاں جانا شروع کیا جنہیں وہ صرف تصویروں میں دیکھتے رہے تھے۔ ٹریلور نے بھی رشیا کا رخ کیا۔ اس کی ماں کو طلاق ہو گئی تھی اور وہ ماسکو میں تھی۔ وہ تین سال تک باقاعدگی سے ہر موسم بہار میں ایک ہفتہ ماں کے ساتھ گزارتا...... ناسا میں جب ٹریلور کے سینئر حکام بالا نے اسے بتایا کہ اس کی ماں کینسر کے مرض میں گرفتار ہو کر ٹرمینل مراحل میں ہے...... اور ایسی صورت حال میں اسے جتنی چھٹیاں درکار ہوں گی، ناسا کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ فرمانبردار بیٹے نے اپنے وزٹ تین تک بڑھا دیے۔ وہ ایک سال میں تین مرتبہ وہاں گیا، اس کی ماں تیزی سے موت کی شاہراہ پر گامزن رہی تھی۔ بالآخر یہ سفر تمام ہوا۔ اس کی موت پر ٹریلور نے پورا مہینہ رشیا میں گزارا۔ ناسا، چھٹیوں کے معاملے میں فراخدلی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ ٹریلور کو یقین تھا کہ ایف بی آئی کے پاس ماسکو آمدورفت کا ٹریک ریکارڈ موجود ہے۔ تاہم وہ واقف تھا کہ یہ کسی بھی بیوروکریسی کی حکمت عملی کا حصہ ہوتا ہے۔ نیز اسے جن حالات میں سوئس کمپنی چھوڑنی پڑی تھی، اس کے مطابق ماسکو میں ایف بی آئی کو اس کا ٹریک ریکارڈ بنانا تھا۔ آمدورفت کا ایک مخصوص پیٹرن، یہ پیٹرن تشکیل پا چکا تھا۔ اب اسے منظم کرنا تھا۔ آمدورفت کے پیٹرن کو فول پروف طریقے سے ہی تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ ماں کی موت کے بعد معمول کا سوگوار اجتماع چھ ماہ بعد ہونا تھا۔ اگر وہ نہ جاتا تو آمدورفت کا مخصوص پیٹرن مشکوک ہو جاتا۔ کے جی بی یا ایف بی آئی کے لیے دلچسپی کا کوئی سامان نہیں تھا۔ وہ حسب معمول آیا تھا۔ تاہم خود ٹریلور مخصوص اوقات میں، معقول جواز کے ساتھ آ جا رہا تھا لیکن اس مشق کی حقیقت سے

تاحال بے خبر تھا۔ کیب ڈرائیورز اور گل فروش بڑھیا کو بھاری ٹپس، اس میں پورٹرز بھی شامل تھے۔ مقصد یہی تھا کہ وہ اس کی شکل یاد رکھیں۔

قبرستان سے واپسی پر اس نے ہوٹل روم میں چند گھنٹے کی نیند لی۔ وہ جب بیدار ہوا تو تاریکی پھیلنے لگی تھی۔ شاور اور شیو کے بعد فریش سوٹ زیب تن کر کے وہ ہوٹل سے نکل گیا۔ وہ نیم اندھیری سڑک کے ذریعے بدنام سوڈاوایا ڈسٹرکٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

اس دوران میں اس کا ذہن متواتر ماضی کی طرف سفر کر رہا تھا۔ وہ جس مکروہ علت کے باعث پھنسا تھا، اس پر وہ قابو پا سکتا تھا نہ ترک کر سکتا تھا۔ ہم جنس پرستی۔ کچھ عرصے بعد وہ بیورز رمٹ اے جی کا جگمگاتا ستارہ بن چکا ہوتا...... تاہم نوعمر لڑکوں کے ساتھ جنسی کج روی کا شوق اسے لے ڈوبا۔

وہ جس کرنجی آنکھوں والے بظاہر معصوم لڑکے پر مرمٹا تھا، وہ ایک پھندا تھا۔ وہ پھندا ٹریلور کے گمان سے دور تھا۔ اسے ہوش اس وقت آیا جب وہ لڑکا اس کی رہائش گاہ پر آیا اور سیکس ٹیپ چلا کر دکھائے، سازش میں کون کون شریک تھا؟ مختصر یہ کہ ٹریلور کے پاس دو راستے تھے تعاون یا تباہی۔ 48 گھنٹے میں اسے فیصلہ کرنا تھا۔ بیورز رمٹ اے جی کے معاہدے کی شرائط بے لچک اور سخت ہوتی تھیں۔ ان میں اخلاقی پہلوؤں کا بھی احاطہ کیا جاتا تھا...... ٹریلور نے اڑتالیس میں سے چوبیس گھنٹے گزار دیے۔ بدنامی اور تباہی کے ساتھ کیریئر کا خاتمہ...... حتیٰ کہ وہ آئندہ کہیں اور جاب بھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔

اس کے خیال میں بلیک میلرز نے رسی بہت زیادہ کھینچ دی تھی۔ مکمل تباہی کی صورت میں اس کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا۔ لہٰذا اس نے فائٹ بیک کا فیصلہ کیا۔ اپنی حیثیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے ڈاکٹر کارل بائر کے زیورچ آفس میں میٹنگ ارینج کی اور تمام کچا چٹھا کھول دیا۔

ڈاکٹر بائر کا ردِعمل دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا۔ اس نے خاموشی سے کہانی سنی اور ٹریلور کو دوسرے دن آنے کا کہا۔ دوسری صبح ڈاکٹر بائر نے اسے بتایا کہ وہ بلیک میلرز کو فراموش کر دے...... ہمیشہ کے لیے بھول جائے۔ اس کا مستقبل محفوظ ہے لیکن ٹریلور کو کمپنی چھوڑنی پڑے گی۔ ناسا والے اس کی خدمات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اسے چاہیے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائے اور اپنے ساتھیوں کو یہ کہہ کر مطمئن کر دے کہ وہ جس قسم کی تحقیق میں دلچسپی رکھتا ہے، اس کی جگہ ناسا میں ہے۔ ٹریلور نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا لیکن ڈاکٹر بائر نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا۔

''ناسا میں ڈاکٹر ڈیلن ریڈ کے زیرِ نگرانی کام کرو گے۔ وہ تمہارا گائیڈ بھی ہوگا اور استاد بھی۔ وہ تمہیں کوئی بھی حکم دے سکتا ہے اور تم انکار نہیں کرو گے۔'' ٹریلور حیران پریشان تھا کہ یہ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس نے ناسا میں اپنی ریسرچ کی نوعیت کے بارے میں سوال کیا۔

''وہاں تمہارے کام کی نوعیت ثانوی ہوگی۔'' بائر نے کہا۔ ''تمہاری اہمیت اس لیے ہے کہ تم ماں کی وجہ سے رشیا کا وزٹ باقاعدگی سے کرتے ہو...... میری دلچسپی اسی آمدورفت میں ہے اور اسی لیے میں نے بلیک میلرز سے تمہاری جان چھڑائی ہے......''

ٹریلور، سوڈاوایا سے قریب ہوتے ہوئے بائر کی گفتگو یاد کر رہا تھا۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا، سوائے اس کے کہ ڈاکٹر بائر کی منشا کے مطابق اسے پھنسایا گیا تھا۔ بہرحال وہ مکمل تباہی اور شرمناک بدنامی سے بچ گیا تھا۔ یہ اس کے لیے کافی تھا۔ لیکن یہ سب کیوں اور کیسے ہوا...... مقصد کیا تھا...... ڈاکٹر بائر کس چکر میں ہے؟ وہ ان تمام امور سے بے خبر تھا۔ وہ کوشش بھی کرتا تو تہ تک نہ پہنچ پاتا۔ وہ دوسرے میدان کا آدمی تھا۔

ٹریلور نے پرانی باتوں کو ذہن سے نکالا اور سوڈاوایا کے رنگین و سنگین ماحول کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس کے رگ و ریشے میں کیف و سُرور بڑھنے لگا۔ وہاں عیاشی کے متعدد اڈے تھے۔ تاہم ٹریلور ہمیشہ کروکوڈل پہنچتا تھا۔ کروکوڈل کا جھلملاتا مخصوص نشان اسے نظر آنے لگا تھا۔

☆☆☆

کروکوڈل سے چھ میل کے فاصلے پر ایک دوسرے سے ملحق تین بلند عمارتیں تھیں۔ المعروف ذارز ہنسکی اسکوائر 1990ء تک یہ کمیونسٹ کے جی بی کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ نظام کی تبدیلی کے بعد کمپلیکس کو فیڈرل سیکیورٹی سروس کے حوالے کر دیا گیا۔

میجر جنرل اولیگ کیروف پانچویں منزل پر اپنے آفس میں دونوں ہاتھ پشت پر باندھے کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا۔

''امریکی آ رہے ہیں۔'' وہ بڑبڑایا۔

''کیا کہا تم نے، ڈوشا؟''

چوبی فرش پر نسوانی ہیل کی ٹھک ٹھک سنائی دی۔

کیروف مڑا اور سرخ بالوں والی حسینہ کو بازوؤں میں لے لیا۔ اس سے پہلے کہ دونوں جذبات کی رو میں بہتے......

کیروف نرمی سے الگ ہوگیا۔ یہ ایک دشوار کام تھا۔ لارا ایک بے باک حسینہ تھی۔ اس میں بلا کی سیکس اپیل تھی۔ وہ سر سے پیر تک نسوانی حسن کے خطرناک ہتھیاروں سے مسلح تھی۔ سونے پر سہاگا اس کی ناز و ادا اور عشوے غمزے......

وہ ایک قاتل حسینہ تھی جو بارودی اسلحے کے بغیر بھی اپنا کام نکال سکتی تھی۔ وہ بذاتِ خود بارود تھی۔ وہ اپنی اس اضافی خوبی سے نہ صرف بھرپور طریقے سے بہرہ مند تھی بلکہ اسے استعمال کے فن سے بھی شرمناک طریقے سے آگاہ تھی۔ فوجی وردی میں بھی اس کا خطرناک حسن و شباب پھوٹا پڑ رہا تھا۔ وہ سپر ہٹ ماڈل کے مانند نظر آرہی تھی۔ ایسی ہیروئن جو ناول کے صفحات سے نکل کر زندہ جاوید ہوگئی ہو۔

لارا کیریئر کے آغاز میں تھی۔ عمر تیس سال۔ اس کی دوسری خوبی دست بدست لڑائی اور جدید اسلحہ کا ماہرانہ استعمال تھا۔ خالی ہاتھوں سے وہ عام آدمی کو سیکنڈوں میں ہلاک کرسکتی تھی۔ لارا ایک قابلِ قدر پروفیشنل تھی۔ ملٹری اکیڈمی میں اس نے کلاس میں ٹاپ کیا تھا۔

وہ ایک کے بجائے دو نمایاں خصوصیات کی حامل تھی اور دونوں خطرناک...... میدان میں ہو یا بستر میں...... کیروف اس کے ساتھ خوب لطف اندوز ہوتا تھا۔ تاہم کبھی کبھی اسے خیال آتا کہ اس عورت کے اندر دو عورتیں ہیں...... اصل عورت کون سی ہے؟ کیروف اس سے بیس برس بڑا تھا۔ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ لارا بہت تیزی سے ترقی کی منازل طے کرے گی۔ اور وہ اس وقت تبلیغی کام میں مصروف ہو چکا ہوگا۔

''کون امریکن؟''

کیروف نے جواب دینے کے بجائے ایک پرنٹ آؤٹ اسے پکڑا دیا۔

''ڈاکٹر جان اسمتھ۔'' لارا نے پڑھا۔ ''یو ایس ایمرڈ کا ایک عام آدمی۔''

''وہ کچھ بھی ہوسکتا ہے لیکن عام آدمی نہیں۔'' کیروف نے کہا۔

''رینڈی رسل کے مطابق وہ یو ایس ایمرڈ سے منسلک ہے لیکن تعطیلات پر ہے۔''

''رینڈی رسل......'' لارا نے ابرو اچکائے۔

کیروف مسکرایا۔ ''پریشانی کی کوئی بات نہیں۔''

''میرے پاس کوئی معقول وجہ ہوتی ہے تو پریشان ہوتی ہوں۔ وہ اسمتھ کے لیے راہ ہموار کررہی ہے۔ اسمتھ، جو اس کی بہن کا منگیتر تھا۔''

کیروف نے سر ہلایا۔ ''ہاں وہ ہے ڈیز ہارر میں ماری گئی تھی۔''

''اور ہم دونوں کو شک ہے کہ رینڈی رسل سی آئی اے کے لیے آپریٹ کررہی ہے۔ کیا یہ دونوں مل کر کسی آپریشن کی تیاری کررہے ہیں؟'' لارا نے شک کا اظہار کیا۔

''میری رائے کے مطابق امریکن کسی مشکل سے دوچار ہیں۔'' کیروف نے پُرسوچ انداز اختیار کیا۔ ''ہم اس مصیبت کا حصہ ہیں یا پھر انہیں ہماری مدد درکار ہے...... جو بات ہے، جلد سامنے آجائے گی۔ ہم دونوں آج رات اسمتھ سے مل رہے ہیں۔''

☆☆☆

رینڈی نے کیروف اور لارا کے متعلق تفصیلات اسمتھ کے گوش گزار کردی تھیں۔ وہ اس وقت تین عمارتوں کے بلند کمپلیکس میں تھا۔ سابقہ کے جی بی ہیڈ کوارٹر اب فیڈرل سیکیورٹی سروس کے زیرِ استعمال تھا...... اسمتھ، جونیئر آفیسر کی رہنمائی میں آگے بڑھ رہا تھا اور رینڈی کی دی ہوئی معلومات کو ذہن میں تازہ کررہا تھا۔

کیروف کی عسکری خدمات اور ملک سے وفاداری ہر قسم کے سوال سے بالاتر تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ایف ایس ایس کے اہم ترین عہدے پر بیٹھا تھا۔ وہ مستقبل کے لیے برج کی حیثیت رکھتا تھا اور لارا مستقبل کی بہترین امید تھی۔

وہ رشیا اور برطانیہ کی تعلیم یافتہ تھی۔ اس کی اضافی خوبیوں میں ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ میں مہارت شامل تھیں۔

رینڈی کی بریفنگ کے مطابق روسی اب بھی قومی سلامتی کے معاملات پر حساس تھے۔ وہ رات بھر دوستانہ انداز میں آپ کے ساتھ ڈرنک کرسکتے تھے...... قربت اور دوستی کا احساس دلا سکتے تھے۔ لیکن جیسے ہی آپ نے کسی غلط موضوع پر غلط سوال کیا، تمام قربت تحلیل ہوجاتی۔ بھروسا ختم ہوجاتا اور آپ کو جارحیت کا سامنا کرنا پڑتا۔

بائیو پرٹ سے زیادہ حساس موضوع کیا ہوسکتا تھا۔ اگر اسمتھ نے احتیاط کا مظاہرہ نہ کیا تو گفتگو شروع ہونے سے پہلے اختتام پذیر ہوجاتی اور اسمتھ اگلی فلائٹ سے واپس جارہا ہوتا۔

''ڈاکٹر جان اسمتھ!''

کمرے میں کیروف کی آواز گونجی اور اس نے بڑھ

کر اسمتھ سے ہاتھ ملایا۔ وہ ایک چوڑے سینے والا دراز قد آدمی تھا۔ سر کے بال سفید تھے۔

''خوشی ہوئی دوبارہ مل کر...... آخری مرتبہ پانچ سال قبل جینیوا میں ملاقات ہوئی تھی...... رائٹ؟''

''یس، جنرل۔''

جنرل کیروف نے اپنی نائب لارا ٹیلون کا تعارف کرایا۔

''پلیژر، ڈاکٹر۔'' لارا کی آنکھوں میں ہلکی سی ستائش تھی۔

''پلیژر از آل مائن۔'' اسمتھ خوش دلی سے مسکرایا۔ وہ سمجھ گیا کہ رینڈی نے لارا کے لیے ''فتنہ'' کا لفظ کیوں استعمال کیا تھا۔ وہ فتنہ نہیں، فتنہ گر تھی بلکہ فتنہ ساز تھی۔ توبہ شکن، زہد شکن...... اور فوجی وردی میں، اس کا یہاں کیا کام؟ بہرحال وہ یہاں تھی۔ اس کے انگ انگ سے اختیار اور اعتماد ٹپک رہا تھا۔ فرق یہ تھا کہ وہ کیروف کی جونیئر تھی۔ اسمتھ کے لیے لارا کے لیے آخری تشبیہ ''ساحرہ'' کی تھی۔ جو انیسویں صدی کے کسی رشین ناول کی ہیروئن لگتی تھی۔

جنرل کیروف نے خاطر تواضع کی بات چھیڑی۔ تاہم اسمتھ نے شائستگی سے انکار کر دیا۔

''او کے، امریکن مطلب کی بات کو ترجیح دیتے ہیں...... کیا کہنا چاہو گے؟'' کیروف نے سوال کیا۔

اسمتھ نے لارا کی جانب دیکھا۔ ''میرا مقصد کسی کی حیثیت کم کرنا نہیں ہے لیکن موضوع انتہائی خفیہ نوعیت کا ہے۔''

''کرنل بے فکر رہو۔'' لارا نے بے تاثر آواز میں کہا۔

''لارا کو میرا بھرپور اعتماد حاصل ہے...... تم خفیہ سے خفیہ بات اطمینان سے کر سکتے ہو۔'' کیروف نے یقین دہانی کرائی۔

''شکریہ۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ یہاں ہونے والی گفتگو قطعی محفوظ ہے اور اسے باہر کہیں نہیں سنا جا سکتا۔''

''یقیناً ایسا ہی ہے۔'' جنرل نے جواب دیا۔

''بائیو پرٹ!'' اسمتھ نے اعتماد اور سکون سے کہا۔ صرف ایک لفظ۔ ایک لفظ نے ماحول تبدیل کر دیا۔ وہ دونوں ٹرینڈ فوجی تھے ورنہ چونکے بغیر نہ رہتے۔ بہرحال ایک لفظ نے زیر سطح شاکنگ اثرات مرتب کیے تھے۔

''ڈاکٹر، بائیو پرٹ میں کیا مسئلہ ہے؟'' کیروف نے سپاٹ آواز میں استفسار کیا۔

''جنرل، میرے پاس ٹھوس وجوہات ہیں کہ میں یہ یقین کر لوں کہ بائیو پرٹ کے حفاظتی انتظامات میں نقب لگ چکی ہے۔ اگر اب تک وہاں سے کچھ نہیں نکالا گیا تو جلد ہی نکالا جانے والا ہے۔''

''نامعقول بات ہے۔'' لارا کی آواز میں سختی تھی پھر بھی اس نے خود کو لفظ ''پاگل پن'' یا مضحکہ خیز'' کہنے سے باز رکھا۔ ''بائیو پرٹ کی حفاظت کے لیے دنیا کا محفوظ ترین نظام موجود ہے۔ اس قسم کی افواہیں ہم پہلے بھی سنتے آئے ہیں۔ ڈاکٹر اسمتھ، ایمانداری کی بات ہے کہ مغرب سمجھتا رہا ہے کہ ہم نااہل بچے ہیں جو مہلک کھلونوں سے کھیل رہے ہیں۔ یہ ایک طرح کی توہین ہے اور......''

''لارا!'' جنرل نے مداخلت کی۔ اس کی آواز میں اپنی بیس برس کم عمر محبوبہ کے لیے نرمی تھی لیکن اس نرمی کے عقب میں واضح آرڈر موجود تھا۔

''تم اس کی باتوں کا بُرا مت منانا۔'' کیروف نے اسمتھ سے کہا۔ ''دراصل اس کو مغرب کی غیر ضروری سرپرستی پسند نہیں ہے۔''

''جنرل، میں یہاں سیکیورٹی سسٹم پر نکتہ چینی کرنے کے لیے نہیں آیا ہوں۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''اتنا لمبا سفر میں نے کسی اور وجہ سے طے کیا ہے۔ تم لوگوں کے لیے ایک ایمرجنسی کھڑی ہونے جا رہی ہے۔ اس پر مجھے یقین نہ ہوتا تو میں کبھی یہاں نہ آتا۔ تم یقین کرو نہ کرو، تاہم مجھے امید ہے کہ تم میری بات ضرور سنو گے۔''

''ٹھیک ہے ''پرابلم'' کے بارے میں بتاؤ۔''

اسمتھ نے گہری سانس لے کر خیالات کو یکجا کیا۔

''بائیو پرٹ میں تمہارا اسمال پاکس کا ذخیرہ خطرے میں ہے۔''

کیروف کے چہرے پر زردی چھا گئی۔ ''یہ دیوانگی ہے۔ کوئی فاتر العقل ہی ان نمونوں کو چرانے کا منصوبہ بنا سکتا ہے۔''

''ہاں، وہ جو بھی ہیں۔ جنونی ہیں۔ ہمارے پاس اطلاعات ہیں کہ چوری کا منصوبہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔''

''ڈاکٹر، سورس...... کیا ہے؟'' لارا نے سوال کیا۔

''اور اس پر کتنا بھروسا کیا جا سکتا ہے؟''

''بہت زیادہ بھروسا کیا جا سکتا ہے۔''

''کیا تم ہمیں مطمئن کرنے کے لیے اسے سامنے لا

سکتے ہو؟''

''سورس از ڈیڈ۔'' اسمتھ نے لہجہ ہموار رکھا۔

''آسان جواب ہے۔'' لارا نے کہا۔

اسمتھ، کیروف کی جانب مڑا۔ ''پلیز، غور کرو...... میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اس میں رشین گورنمنٹ ملوث ہے۔ یہ پلان تھرڈ پارٹی نے بنایا ہے۔ ان کے ہاتھ لمبے ہیں اور یہ ہوشیار لوگ ہیں۔ اس لیے اب تک پردۂ اخفا میں ہیں۔ محض چند منٹ کے فرق سے سورس کو مروا دیا گیا لیکن ان کے منصوبے کی کامیابی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ بائیو پرٹ کے اندر سے کسی کو ساتھ ملا لیا جائے۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ ریسرچ اسٹاف یا سیکیورٹی اسٹاف میں سے کوئی ملوث ہے؟''

''دونوں میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس کی رسائی وہاں تک ہو جہاں اسمال پاکس موجود ہے۔'' اسمتھ نے وقفہ لیا۔ ''میں کوئی فیصلہ نہیں سنا رہا ہوں...... تمہارے لوگوں کے بارے میں، نہ تمہاری سیکیورٹی کے بارے میں۔ جنرل، میں واقف ہوں کہ بائیو پرٹ میں کام کرنے والے محب وطن ہیں...... میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہاں پرابلم ہے، یہ پرابلم ہمارے لیے مسئلہ بن جائے گی اور ممکنہ حد تک ساری دنیا کے لیے...... اگر...... اگر یہ نمونے بائیو پرٹ سے نکل گئے۔''

کیروف نے سگریٹ سلگائی۔ ''تم نے مجھے یہ بتانے کے لیے سفر اختیار کیا؟'' وہ دھیرے سے بولا۔ ''ظاہر ہے تمہارے پاس کوئی تجویز یا پلان بھی ہوگا؟''

''بائیو پرٹ کو بند کر دو...... شٹ ڈاؤن، ناؤ۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''ملٹری کا دائرہ بنا دو۔ کوئی اندر جائے گا نہ کوئی باہر۔ صبح تم بذاتِ خود وائرس کا اسٹاک چیک کرو۔ کوئی گڑبڑ نہیں ہے تو ہم محفوظ ہیں...... بعدازاں تم سازشیوں کو تلاش کر کے ان کا قلع قمع کر سکتے ہو۔''

''ڈاکٹر اسمتھ، اس دوران تم کہاں ہوگے؟''

''مجھے آبزرور کی حیثیت درکار ہوگی۔''

''ڈاکٹر کیا تم ہم پر بھروسا کرنے کے لیے تیار نہیں ہو کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔'' لارا نے طنز کیا۔

''بھروسے کی بات نہیں ہے۔ اگر یہ صورتِ حال الٹ ہوتی تو تم امریکا میں ہماری مخصوص سائٹ پر نہیں ہوتے؟''

''سورس کا معاملہ اب بھی لٹکا ہوا ہے۔'' کیروف نے یاد دلایا۔ ''تم جو چاہ رہے ہو، اس کے لیے مجھے پریذیڈنٹ سے ملنا پڑے گا اور میں خالی ہاتھ وہاں نہیں جا سکتا۔ پریذیڈنٹ کی نیند میں مخل ہونے کے لیے میرے پاس معقول دلیل ہونی چاہیے۔ مجھے سورس کا نام چاہیے۔''

اسمتھ نے رخ بدلا۔ وہ جانتا تھا کہ تان کہاں آ کے ٹوٹے گی۔ کیروف کا تعاون حاصل کرنے کے لیے پوری ڈانکو کا نام بتانا پڑے گا۔

''اس کی فیملی یہاں ہے۔'' بالآخر اسمتھ نے کہا۔ ''تم وعدہ کرو کہ اس کی فیملی محفوظ رہے گی...... زیادہ سے زیادہ تم انہیں جلاوطن کر سکتے ہو...... کیونکہ جس آدمی کی جان گئی ہے، وہ غدار نہیں، محب وطن تھا۔ وہ صرف اس لیے مجھ تک پہنچا کہ وہ لاعلم تھا کہ سازش کے تانے بانے کتنی بلندی تک گئے ہوئے ہیں۔ اس نے قربانی دی۔ یہاں موجود ہر چیز چھوڑ دی کہ کسی خوفناک صورتِ حال کے رونما ہونے پر رشیا کو الزام نہ دیا جا سکے۔''

''ٹھیک ہے، میں سمجھ رہا ہوں۔'' کیروف نے جواب دیا۔ ''میں ضمانت دیتا ہوں کہ اس کی فیملی محفوظ رہے گی...... میں پریذیڈنٹ پورٹرینکو سے بات کرتا ہوں، تم مجھے یہ بتاؤ کہ وہ آدمی بلف یا ڈمی تو نہیں تھا؟''

''مجھے یقین ہے کہ وہ صحیح آدمی تھا۔''

''اوکے، ڈن۔ لارا، کریملن میں ڈیوٹی آفیسر کو فون کرو...... بتاؤ کہ ایمرجنسی ہے اور میں پہنچ رہا ہوں۔'' پھر وہ اسمتھ کی طرف مڑا۔

''پلیز، نام بتاؤ۔''

☆☆☆

''تم امریکیوں پر کچھ زیادہ ہی اعتبار نہیں کرتے ہو؟'' دونوں زیرِ زمین گیراج کی طرف جا رہے تھے۔

''اگر وہ دروغ بیانی سے کام لے رہا ہے تو تمہاری پوزیشن خراب ہو جائے گی اور حاسدوں کی تعداد میں اضافہ......'' لارا نے پھر کہا۔ وہ اپنی ملٹری انٹیلی جنس کے مطابق بات کر رہی تھی......

''رشیا کو اکیسویں صدی میں ابھرنے کے لیے میں کوئی کردار ادا کر سکا تو مجھے اپنی پوزیشن کی پروا نہیں۔'' کیروف نے کہا۔ ''اور اگر میں غیر ضروری رسک لے رہا ہوں تو پھر خمیازہ اسمتھ کو بھگتنا پڑے گا...... لہٰذا چلنے دو۔''

کیروف نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ ''لارا، میری بات سنو، اسمتھ جیسے لوگ خوامخواہ کسی بات پر یقین نہیں کرتے۔ نہ ہی وہ کسی بہروپیے کے جھانسے میں آ کر مشن پر نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ امریکیوں کے پاس اہم اطلاع

ہے تو انہوں نے اسمتھ کو روانہ کیا ہے......''
''تو کیا ڈانکو غدار نہیں ہے؟'' لارا نے سوال اٹھایا۔
''بظاہر۔'' کیروف بولا۔ ''لیکن تم ڈانکو کا مخمصہ دیکھو' اس نے کسی خطرناک سازش کی بو سونگھی تھی...... یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ امریکن گورنمنٹ کو بسرعت حرکت میں آنا پڑا۔ جس کے نتیجے میں اسمتھ یہاں موجود ہے۔ اب اگر ڈانکو سازش کے افشا کے لیے بالائی سطح پر کسی سے رابطہ کرتا ہے اور مذکورہ شخص بھی سازش میں شامل ہے۔ اس صورت میں فی الفور ڈانکو کو یہیں ٹھکانے لگا دیا جاتا...... یقیناً سازش اتنی بڑی ہے کہ وہ کسی پر اعتبار کرنے کا خطرہ مول لینے کے بجائے یہاں سے نکل گیا۔''

کچھ دیر بعد وہ پھر بولا۔ ''یقین کرو کہ میری آرزو ہے کہ امریکی غلطی پر ہوں۔ میں اسمتھ کو دکھا سکوں کہ وہ لوگ دھوکا کھا گئے ہیں لیکن اس سے پیشتر میں چاہتا ہوں کہ اسمتھ کو شک کا فائدہ دیا جائے۔''
''تم بہتر سمجھتے ہو۔'' لارا نے آہستہ سے اس کا ہاتھ دبایا۔

☆☆☆

''جنرل، امید ہے کہ میری نیند خراب کرنے کے لیے تمہارے پاس وزنی دلیل ہوگی۔'' وکٹر پورٹرینکو نے اٹھ کر کیروف سے ہاتھ ملایا۔ ساتھ ہی قتالہ عالم لارا پر نظر ڈالی۔
''میں اجازت چاہوں گا کہ اپنی نائب کا تعارف پیش کروں۔ یہ ہیں لیوٹیننٹ لارا ٹیلون۔'' کیروف نے لارا کے بارے میں اختصار کے ساتھ مزید بتایا۔

لارا سوچ رہی تھی کہ پچھتر سالہ صدر نے اس کے ساتھ ہاتھ ملا کر چھوڑنے میں چند سیکنڈز زیادہ لیے تھے۔ اس کے فعال ذہن نے فوراً فیصلہ صادر کیا کہ صدر کی رنگین مزاجی کی افواہیں درست ہیں۔

تینوں بیٹھ گئے تو پریذیڈنٹ وکٹر نے سوالیہ انداز میں ایک لفظ کہا۔ ''بائیو پرٹ؟''

کیروف نے احتیاط اور روانی سے اسمتھ کی کہانی بیان کی۔

''میرے خیال میں ہمیں اسے سنجیدہ لینا چاہیے۔'' اس نے بات ختم کی۔
''اور تمہارا کیا خیال ہے۔ لارا ٹیلون؟'' پریذیڈنٹ نے لارا کے حسین تر چہرے کو دیکھا۔ پریذیڈنٹ کی آنکھوں میں مدھم دلچسپی تھی۔

لارا سمجھ گئی۔ اس کا جواب اس کے کیریئر کو داؤ پر لگا

سکتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ دونوں بااثر آدمی اپنی اپنی فیلڈ کے ماسٹر ہیں۔ وہ ماہرانہ جھوٹ کو بھی ایسے پکڑیں گے جیسے بلند فضا کا باز زمین پر دوڑتے ہوئے خرگوش کو تاڑتا ہے۔

''مسٹر پریذیڈنٹ میں خوف زدہ ہوں کہ مجھے شیطان (اسمتھ) کی وکالت کرنی چاہیے۔'' پھر اس نے بڑی احتیاط سے حقائق کی بنیاد پر اپنی رائے ظاہر کی۔''
''اچھے الفاظ ہیں۔'' پریذیڈنٹ نے اسے سراہا۔
''سوچنے کا وقت نہیں ہے۔'' پریذیڈنٹ نے کہا۔
''ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اگر امریکی خوامخواہ شور مچا رہے ہیں تو ان کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ دوسری طرف اگر وہ صحیح ہیں تو یہ نہایت پشیمانی اور تشویش کی بات ہے کہ ہماری ناک کے نیچے سے اتنا بڑا کام ہونے جا رہا ہے...... اور ہم بے خبر ہیں۔'' وہ کھڑا ہو کر ٹہلنے لگا۔ کافی دیر بعد وہ پھر گویا ہوا۔
''ہمارے پاس اسپیشل فورسز کا الگ انتظام ہے؟''
''یس سر۔'' کیروف نے جواب دیا۔
''ان کے کمانڈر کو کال کرو کہ وقت ضائع کیے بغیر بائیو پرٹ کو گھیرے میں لے لیں۔ لارا اور اسمتھ، سورج کی پہلی کرن کے ساتھ بائیو پرٹ میں ہوں گے۔ اگر کوئی نمونہ غائب ہے تو فوراً مجھے مطلع کیا جائے۔ مزید یہ کہ مجھے سیکیورٹی پروسیجر (طریقہ کار) کی تفصیل درکار ہے۔''
''یس، مسٹر پریذیڈنٹ۔''
''ایک گرام اسمال پاکس بھی اِدھر اُدھر ہوئی تو وائرس ہنٹرز کو الرٹ کردو اور سائٹ پر موجود ہر شخص کو گرفتار کرلو۔''

☆☆☆

نیپلز ائرپورٹ پر اتر کر پیٹر ہاول نے ٹیکسی پکڑی، کچھ دیر بعد وہ بوٹ میں تیس منٹ تک سفر کرتا رہا۔ اس دوران اس نے سسلی کے آثار دیکھے......

سسلی صدیوں تک حملہ آوروں کی زد میں رہا۔ رومن، عرب، نارمن، اسپینیر اڈ (اسپین)...... یونانیوں نے اسے ٹھکانا بنایا۔ پیٹر ہاول، اس جزیرے پر کئی بار آیا تھا۔ بطور فوجی اور وزیٹر کے طور پر بھی۔ بوٹ سے اتر کر وہ کاترو سینٹری کی طرف چل پڑا۔ جہاں ایک مختصر بورڈنگ ہاؤس میں اسے ٹھہرنا تھا۔ اس کی اصل منزل بورڈنگ ہاؤس سے قریب تھی۔ وہاں اس نے نیند پوری کی اور لباس بدل کر کے باہر نکلا۔ اب وہ البرغیریا کی طرف جا رہا تھا۔ سسلی کی ایک وجۂ شہرت اس کے چھری ساز تھے۔ پیٹر نے ایک تنگ گلی سے تیز دھار چھرا خریدا، جس کا چمک دار پھل دس انچ

لمبا تھا۔ دستہ مضبوط چمڑے سے بنا تھا۔ اس وقت اس کے پاس یہی واحد ہتھیار تھا۔ یادداشت کے بل پر لا پریٹوریا نامی بار تلاش کر کے وہ اندر داخل ہوگیا۔

کچھ دیر بعد وہ ایک میز کے ساتھ کرسی سنبھال چکا تھا۔

''تمہارے بارے میں سن کر مجھے حیرت ہوئی تھی۔'' بالمقابل بیٹھے ہوئے پستہ قد آدمی نے کہا۔ اس کا شیو بڑھا ہوا تھا۔ اور وہ مشروب کے بجائے سگریٹ سے کام چلا رہا تھا۔ فرانکو گریمالڈی ایک اسمگلر تھا۔

''کیسے ہو؟'' پیٹر نے استفسار کیا۔

''پہلے جیسا...... لیکن یہاں تمہاری موجودگی؟''

''روکو برادرز۔''

فرانکو نے سگریٹ بجھادی۔ ''وینس کی خبریں مجھے ملی تھیں۔'' وہ قدرے سنجیدہ ہوگیا۔ ''میرا خیال ہے تم وہیں سے آرہے ہو؟''

''روکو برادرز نے ایک کنٹریکٹ سائن کیا تھا...... کام نکلنے کے بعد کسی نے ان کی زندگی کے کنٹریکٹ پر سائن کر دیے۔ تم بتاؤ گے وہ کون ہے؟'' پیٹر نے سوال کیا۔

فرانکو نے شانے اچکائے۔ ''اگرچہ دونوں ختم ہو چکے ہیں۔ بہترین حکمتِ عملی یہی ہوگی کہ اس معاملے کو زیادہ نہ کھنگالا جائے۔''

پیٹر نے ربر میں لپٹے ڈالرز آگے بڑھائے، جنہیں فرانکو نے کمالِ چابکدستی سے اُچک لیا۔

''ان دونوں نے کسی کے ساتھ خاصا مہنگا معاہدہ کیا تھا۔'' فرانکو کی آواز دھیمی ہوگئی۔

''اشارے نہیں...... کھل کر بتاؤ۔''

''مشکل ہے، روکو برادرز اپنے معاملات عموماً زیادہ خفیہ نہیں رکھتے۔ خاص طور پر جب انہوں نے چڑھا رکھی ہو لیکن اس کنٹریکٹ کے بارے میں دونوں نے پُراسرار خاموشی اختیار کی ہوئی تھی۔''

''لیکن تم جانتے ہو، کیونکہ تم......''

''کیونکہ میں ان کی بہن کے ساتھ سوتا ہوں۔'' فرانکو خباثت سے مسکرایا۔ ''اس کا نام ماریا ہے۔'' کچھ سن گن تو مجھے مل چکی ہے لیکن مزید معلومات......''

''کوئی مسئلہ؟''

''دراصل ماریا ابھی تک بھائیوں کی موت سے لاعلم ہے۔ مجھے ہی بتانا پڑے گا اور وہ رونا شروع کردے گی۔''

''تم فوراً اطلاع نہ دو...... پہلے مزید معلومات حاصل کرو۔ بعد میں بتا دینا اور کوئی بہانہ بنا لینا یا جو تم مناسب سمجھو۔ تم کر سکتے ہو اور مجھے معلومات درکار ہیں۔'' پیٹر نے زور دیا۔

''میری کال کا انتظار کرو۔'' فرانکو نے ہامی بھری۔

پیٹر نے اسے بورڈنگ ہاؤس کا نام بتایا۔

''کال کے بعد ہم پرانی جگہ پر ملیں گے۔'' فرانکو اٹھ گیا۔ وہ میزوں کے درمیان سے راستہ بناتا ہوا نکل گیا۔

پیٹر نے دیکھا کہ بار کے دروازے کے قریب ایک چھوٹی ٹیبل پر دو آدمی بیٹھے تھے۔ دونوں کا لباس مقامی تھا۔ محض لباس پیٹر کو دھوکا نہیں دے سکتا تھا۔ ان کی جسامت باڈی بلڈرز کے مانند تھی اور مخصوص ہیئر کٹ بتا رہا تھا کہ وہ حاضر یا سابق فوجی ہیں۔

پالرمو سے فاصلے پر وسیع امریکن بیس تھا۔ پیٹر جب ایس اے ایس میں تھا تو وہاں سے امریکی نیوی سیل کے ساتھ ایک دو مشترکہ آپریشن میں شریک ہوا تھا۔ سیکیورٹی وجوہات کے باعث یہ لوگ بیس کے اندر ہی رہتے تھے۔ باہر آنے کے لیے وہ کم از کم چھ افراد کا گروپ استعمال کرتے تھے۔ نیز ایسے گروپ مشہور کلب یا ریسٹورنٹ کا رخ کرتے تھے......

فرانکو کا بار ایک عام سی جگہ تھی۔ یہاں پر دونوں فوجیوں کی موجودگی پیٹر کو کھٹک رہی تھی۔

C-12 دھماکا خیز مواد امریکی برانڈ تھا جس نے روکو برادرز کے چیتھڑے اڑا دیے تھے۔ C-12 کی سخت حفاظت کی جاتی تھی۔ کیا روکو برادرز کا قاتل ایک تھا۔ اسی نے ان کو ڈانکو کے قتل کے لیے ادائیگی کی اور اسی نے بعدازاں ان کی آبائی سواری میں C-12 نصب کیا۔ کیا یہ ابتدا سے ہی فوجی مشن تھا؟ پیٹر نے اٹھتے اٹھتے پھر ایک سرسری نظر ان دونوں پر ڈالی۔ امریکی فوجی...... اور کون کون ملوث ہے؟

☆☆☆

رات بارہ بجے کے قریب پیٹر کے دروازے پر دستک ہوئی۔ گیسٹ ہاؤس کے ملازم نے فون کال کے بارے میں بتایا۔ پیٹر اپنے کمرے میں تیار حالت میں تھا۔ فون پر اس نے مختصر بات کی اور ملازم کو ٹپ دے کر باہر نکل گیا۔ چاند کی روشنی میں ذہن میں موجود نقشے کے مطابق وہ طے شدہ مقام کی طرف بڑھ رہا تھا۔

وسیع تعمیر کی اصل اہمیت زیر زمین قبرستان تھا۔ جہاں آٹھ ہزار لاشیں محفوظ تھیں۔ کوریڈورز، برتھیں اور شیشے کے

تابوت...... لاشوں کی کمین گاہ، یہ زیرزمین بھول بھلیاں صدیوں سے اسمگلرز کی پسندیدہ جگہ تھی۔ اندر باہر آنے جانے کے درجنوں راستے تھے۔

پیٹر ہاول گیٹ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ جب ہلکی سی سیٹی کی آواز سماعت سے ٹکرائی۔ پیٹر نے کسی قسم کا ردِعمل ظاہر نہیں کیا۔ کسی پوشیدہ مقام سے فرانکو کا سایہ برآمد ہوا۔

فرانکو کے اشارے کے ساتھ پیٹر اس کے ہمراہ چل پڑا۔

”کوئی کام کی بات؟“

”گرم بستر میں سے کچھ نہ کچھ نکل ہی آتا ہے۔“ فرانکو نے جواب دیا۔ ”وہ آدمی خود خوف زدہ ہے جس نے روکو برادرز کی خدمات حاصل کی تھیں۔ اسے خدشہ ہے کہ دونوں بھائیوں کی موت کے بعد اب اس کی باری ہے۔ اسے جزیرے سے فرار ہونے کے لیے رقم کی ضرورت ہے۔ فی الحال وہ روپوش ہوگیا ہے۔“

”رقم کا مسئلہ نہیں ہے۔ وہ کہاں چھپا ہے؟“

فرانکو نے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ دونوں بلند دیواروں کے سائے میں چل رہے تھے۔ ایک چھوٹے گیٹ کے قریب فرانکو نے رک کر جیب سے چابیاں نکالیں اور تالا کھولنے لگا۔ پیٹر کی تیز نگاہ تالے پر گئی اور وہ چونک اٹھا۔ تالا پہلے ہی کھلا ہوا تھا۔ حالانکہ فرانکو نے تالا دونوں ہاتھوں میں چھپالیا تھا اور چابیوں سے کھیل رہا تھا۔ تاہم پیٹر نے تاڑلیا تھا کہ چابی کے استعمال سے پہلے تالا کھلا ہوا تھا۔

پیٹر تڑپ کر حرکت میں آیا۔ اس کا خوفناک گھونسا فرانکو کی کنپٹی سے ذرا اوپر ٹکرایا۔ ضرب کی شدت سو فیصد ہوتی تو اسمگلر مارا جاتا۔ پیٹر نے نپی تلی ضرب لگائی تھی۔ فرانکو ہلکی سی آواز نکال کر گرا۔ اس کے حواس عارضی طور پر معطل ہوگئے تھے۔

پیٹر گیٹ کے ذریعے اندر چلا گیا۔ وہ تیز رفتار سانپ کے مانند باڑھ کے ساتھ رینگ رہا تھا۔ اس کے اندر کا فوجی پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔ کچھ دور جانے کے بعد وہ باڑھ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے گھات لگا چکا تھا۔ چرمی دستے والا تیز دھار چھرا اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے بغور کونے کھدروں کا جائزہ لیا۔ ”ٹریپ“ اندر نہیں باہر ہے، اس نے خود سے کہا اور رخ بدل لیا۔

اسی وقت گیٹ کے قبضوں نے آہستہ سے چوں چاں کی آواز نکالی۔ دو دراز قامت سائے اندر گھسے آرہے تھے۔ جیسے ہی چاند کی روشنی لمحہ بھر کے لیے ان کے چہروں سے ٹکرائی، پیٹر نے انہیں پہچان لیا۔ دونوں وہی فوجی تھے جو فرانکو کے بار میں بیٹھے تھے۔

آخری ممکنہ لمحے تک پیٹر دبکا رہا...... وہ دونوں سر پر تھے۔ پیٹر کو احساس تھا کہ وہ دونوں بھی فوجی ہیں، دونوں مسلح ہیں۔ وہ اکیلا اور چھرا اس کا ہتھیار تھا۔ باقی کام اس نے اپنے ذہن سے لینا تھا۔ غلطی کی گنجائش نہیں تھی۔

جس وقت ان دونوں کی نظر پیٹر پر پڑی، عین اسی وقت وہ اچھلا۔ چھرا کوندے کے مانند چمکا...... چھرے کا وار تیز تر اور مہلک تھا۔ بازو کی حرکت میں طاقت اور تیزی کا امتزاج تھا، جس نے جیکٹ کی موجودگی کے باوجود بہ آسانی اس کا پیٹ کھول دیا۔ ہتھیار اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

پیٹر کو اپنے پہلے حملے پر پورا اعتماد تھا۔ اس نے زمین بوس ہوتے فوجی کی حالت دیکھنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ دوسرے فوجی کو دائیں طرف کا جھانسا دے کر اس نے بائیں جانب سے چھرا گھمایا...... جیسے اسکواش کا کھلاڑی بیک ہینڈ اسٹروک کھیلتا ہے لیکن کھلاڑی کے ریکٹ پر دونوں طرف نائلون کا جال ہوتا ہے یہاں دو دھاری چھرا نہیں تھا...... پیٹر نے دائیں جانب کا جھانسا دیتے وقت دستے پر گرفت تبدیل کر لی تھی۔ پہلے فوجی پر اس کا وار نیچے سے اوپر کی جانب تھا جبکہ اس مرتبہ بیک ہینڈ سے اس نے عمودی کے بجائے متوازی وار کرنا تھا۔ بائیں سے دائیں۔ سارا کھیل تخمینے، اندازے اور پھرتی کا تھا۔ اسے ادراک تھا کہ دوسرے حملہ آور کو سیکنڈ کا کچھ حصہ مل جائے گا...... پیٹر نا کام ہوسکتا تھا۔ گولی اور چھرے کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔ لہٰذا پیٹر نے جھانسے پر بھی مکمل تکیہ نہیں کیا اور جھکی ہوئی حالت میں بائیں جانب سے الٹی قوس بنائی......

وہی ہوا حملہ آور دائیں طرف سے حملے کے دھوکے میں نہیں آیا۔ وہ بھی کوئی کھلاڑی تھا۔ تاہم پیٹر کا دوسرے دفاعی اقدام کام کر گیا۔ اگرچہ چھرے کا وار بھی خالی گیا تھا۔ دوسری طرف گولی کی گرم سانس اسے چھو کر گزر گئی۔ آٹومیٹک پسٹل کا فائر خاموش تھا۔ پیٹر جھکتے جھکتے گر ہی گیا۔ زمین چھوتے ہی دونوں ٹانگیں جوڑ کر اس نے حریف کے گھٹنے پر چوٹ لگائی۔ اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ پیٹر نے لیٹے لیٹے چھرا پھینکا جو سیدھا لڑکھڑاتے مدمقابل کے شانے میں ترازو ہوگیا۔ پسٹل اس کے ہاتھ سے گرا۔ پیٹر اچھل کر کھڑا ہوا۔ پسٹل اس نے خلا میں ہی تھام لیا تھا۔ فائر کرتے وقت اس کی نظر گیٹ کے قریب فرانکو پر پڑی جو اپنے قدموں پر کھڑا ہو رہا تھا۔ پیٹر نے جب پہلے حملہ آور کو گرایا

تھا تب سے متواتر حرکت میں تھا۔ گولی دوسرے فوجی کو چھوتی ہوئی عقب میں فرانکو کے حلق میں گھس گئی۔ وہ پھر گر گیا۔ بچنے والے فوجی نے راہِ فرار اختیار کی...... سارا ڈراما شروع ہو کر سیکنڈوں میں ختم ہوگیا۔

پیٹر نے گن بیلٹ میں لگائی اور فرانکو کی طرف بھاگتے بھاگتے رک گیا۔ وہ یقیناً دم توڑ چکا تھا۔ جس کا پیٹ چاک ہوا تھا، کثرتِ جریانِ خون کے باعث وہ اکھڑی اکھڑی سانسیں لے رہا تھا۔ بھاگنے والا زیادہ دور نہیں جا سکا تھا۔ پیٹر نے بلاتکلف ایک عدد گولی اس کی ران میں ٹھونک دی۔ چھرا اس کے شانے میں موجود تھا۔ اس نے عمداً چھرا نہیں نکالا تھا۔ چھرا نکالتے ہی خون تیزی سے بہنے لگتا۔ تاہم ران میں گھسنے والی گولی، اس کے قدموں کی زنجیر بن گئی۔ وہ گرا۔ اگلے لمحے پیٹر اس کے سر پر تھا۔

”نام؟“

جواب میں اُس نے گالی دی۔

”تمہارے دو ساتھی تو اوپر چلے گئے ہیں۔ تم بچ سکتے ہو، گالیاں دینے میں وقت ضائع نہ کرو۔ مجھے تمہاری جان نہیں جوابات چاہئیں۔ جلدی فیصلہ کرو۔“ پیٹر دوسرے فوجی کے قریب گیا۔ وہ خون میں لت پت تھا۔ تاہم روح اب بھی بدن کے پنجرے میں پھڑپھڑا رہی تھی۔ پیٹر نے پھرتی سے اس کی تلاشی لی۔ پھر چھرے کی مدد سے اس کی پتلون کا ایک لمبا ٹکڑا پھاڑ کے الگ کیا اور واپس آگیا۔ وہ ٹکڑا اس نے زخمی ران پر کس کے باندھ دیا۔ گولی اندر ہی تھی۔

”نام؟“ پیٹر نے اپنا سوال دہرایا۔

وہ بھی ایک ڈھیٹ تھا۔ اس نے تھوکنے کی کوشش کی۔ پیٹر نے زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا۔

”بہت بے وقوف ہو۔ تمہارے پاس چانس ہے اسے مت گنواؤ۔ آخری بار پوچھ رہا ہوں۔ اس کے بعد بیس انگلیاں، دو کان، ناک، زبان کاٹ کر دونوں آنکھیں پھوڑ کر چلا جاؤں گا۔“ پیٹر غرایا۔ اور پسٹل ایک طرف رکھ کر شانے کے چھرے کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

زخمی فوجی کی استقامت میں شگاف پڑ گیا تھا۔

”کسی کے آنے تک تم زندہ رہے اور بچا لیے گئے، جس کا امکان بہت کم ہوگا پھر بھی ایسی زندگی سے خودکشی بہتر ہوگی۔“ دوسرے بچانے والا تم سے کچھ معلوم نہ کر سکے گا۔ سمجھ گئے۔“ پیٹر نے اس کی بھی تلاشی لی اور مسکرایا۔

”کوئی والٹ نہیں ہے، نہ کوئی بیج...... آئی ڈی، لیبل...... کچھ نہیں۔ جبکہ تم فوجی ہو۔ اتنی احتیاط؟ کیا چھپایا جارہا ہے؟ شروع ہو جاؤ......“

فوجی نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔

”نام؟“

”نکولس، ٹریوس نکولس۔ ماسٹر سرجنٹ پیٹرک ڈریک میرا پارٹنر تھا۔“

”اسپیشل فورسز؟“

نکولس نے کراہتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

”تم دونوں کو میرے پیچھے کس نے بھیجا تھا؟“

”میں اور ڈریک اسپیشل اسکواڈ میں تھے۔ ڈریک کو فون کال آئی تھی...... رانگ نمبر، لیکن وہ رانگ نمبر نہیں تھا۔ پوسٹ آفس میں ایک باکس ہمارے نام سے کرائے پر لیا گیا تھا۔ وہاں سے ہمیں کچھ لینا تھا۔“

”کیا؟“

”لکھے ہوئے احکامات۔ صرف نام اور مقام لکھا تھا پھر ہمیں رابطہ کار سے ملنا تھا اور رقم وصول کرنی تھی۔“

”رابطہ کار کون تھا؟“

”فرانکو گریمالڈی۔“

”تم دونوں کو کیا کام سونپا گیا تھا؟“

نکولس نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔ ”تمہیں ختم کر کے لاش کو غائب کرنا تھا۔“

”کیوں؟“

”تم اور میں ایک ہی ہیں...... ہم دونوں جانتے ہیں کہ ایسے معاملات میں وجوہات پوچھی نہیں جاتیں، نہ بتائی جاتی ہیں جس نے بھی معاہدہ طے کیا، وہ ”نامعلوم“ ہے۔“

”نامعلوم کون ہو سکتا ہے؟“

”احکامات کہیں سے بھی آسکتے ہیں۔ درجنوں امکانات ہیں۔“

”مثلاً؟“

”آرمی انٹیلی جنس، پینٹاگون، NSA......“

”تم دونوں کا اندازہ کیا تھا؟“

”احکامات بہت اوپری سطح سے آئے تھے۔ نام معلوم کرنا ممکن نہیں ہے۔“

پیٹر خاموش ہوگیا۔

”ڈیوٹی کے بارے میں بتاؤ۔“ پیٹر نے ہوا میں تیر چلایا۔

”کون ڈیوٹی؟“

”بنومت۔“ پیٹر پھنکارا۔

"یہ نام میں نے نہیں سنا۔" نکولس نے جواب دیا۔

پیٹر جانتا تھا کہ صرف ڈیونٹی کے علم میں تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ اس کا دوست ڈیونٹی۔

"مشن کی تکمیل کی رپورٹ تم کیسے کرتے؟"

"دوسرے پوسٹ آفس باکس میں پیغام ڈراپ کرنا تھا۔ کل دوپہر سے پہلے۔ بکس نمبر 67۔"

پیٹر نے گن اٹھائی۔

"میں نے سچ بتا دیا ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔"

"چھوڑ بھی دیا تو بچو گے کیسے؟ کوئی اور بھی پیچھے آرہا ہے؟" پیٹر نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

نکولس کے چہرے پر ہچکچاہٹ نظر آئی۔ "ہاں۔"

"ہمارا ساتھی ہے۔ دوست سمجھو...... اس معاملے سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں۔ ہم نے احتیاطاً اسے پیچھے رکھا تھا۔"

"خوب...... کتنی دیر میں پہنچ رہا ہے؟"

"آنے والا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے۔ بدلے میں کیا دو گے؟"

نکولس چند سیکنڈ خاموش رہا۔ "ہم ڈیونٹی کو جانتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے بارے میں بہت کم جانتا ہے۔ یہ آخری اطلاع ہے تمہیں دینے کے لیے۔"

"نہیں...... یہ آخری نہیں ہے۔ وہ نام بتاؤ جس کے ساتھ تم براہِ راست رابطہ کرتے تھے؟" پیٹر کے نئے سوال پر وہ خاموش رہا۔

"ٹھیک ہے، پھر ہمارا معاہدہ ختم سمجھو۔" پیٹر نے اس کے شانے میں پھنسے چھرے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"مم...... مجھے اس کا نام نہیں معلوم۔" نکولس گڑگڑایا۔

"کیا معلوم ہے؟" پیٹر نے اسے گھورا۔

"ایک نمبر ہے۔"

"بتاؤ۔"

نمبر سن کر پیٹر نے یادداشت میں محفوظ کیا اور گہری نظر سے اسے تولا۔ "کیا یاد کرو گے...... شکریہ۔" پیٹر نے پھرتی سے اچانک پسٹل کا دستہ اس کے سر پر بجایا۔

☆☆☆

پہلی نظر میں بائیو پرٹ کمپلیکس، کالج کیمپس کے مانند دکھائی دیتا تھا۔ تاہم یہ بصری دھوکا بہت جلد ختم ہو جاتا تھا۔ بارہ فٹ بلند کنکریٹ کی دیوار جس پر آری نما گنجلک دھاتی باڑھ تھی۔ وہ دیوار غائب تھی۔ اب ظاہری صورتِ حال مختلف تھی۔ اس کی وجہ بین الاقوامی معائنہ کار تھے جو کیمیائی ہتھیاروں کا جائزہ لینے کے لیے آتے تھے۔

بلند دیوار موجود نہیں تھی، تاہم مشین گن اور ڈوبر مین کے ساتھ گارڈز کی پٹرولنگ دیکھی جا سکتی تھی۔ اندرونی صورتِ حال اتنی سادہ نہیں تھی۔ چند عمارتوں کی سیکیورٹی اعلیٰ درجے کی تھی۔ 103 نمبر کی عمارت زون-2 کہلاتی تھی۔

اگر اس کی چھت کو ہٹا کر دیکھا جاتا تو اندر کی بناوٹ یوں نظر آتی جیسے ایک ڈبے کے اندر دوسرا، دوسرے میں تیسرا رکھا گیا ہے...... علیٰ ہٰذالقیاس۔ سب سے بیرونی ڈبا انتظامیہ اور سیکیورٹی کے لیے مخصوص تھا۔ یہ لوگ اسمال پاکس کی حفاظت کے براہِ راست ذمے دار تھے۔ اس کے اندرونی دو کیوبس "ہاٹ ایریا" سمجھے جاتے تھے۔ ہاٹ ایریا کی پہلی ڈبا نما تعمیر میں جانوروں کے پنجرے اور خاص ڈیزائن کی لیبس تھیں۔ لیبس میں بیکٹیریا اور وائرس پر کام ہوتا تھا۔ وہاں سولہ ٹن کے دیوہیکل کنٹینرز تھے جن میں مخصوص تجربات کیے جاتے تھے۔ ہاٹ ایریا کی دوسری تعمیر مرکزی اور اہم ترین حصہ تھا۔ یہاں ویسے ہی کنٹینر جو دراصل والٹ نما ریفریجریٹر تھے اور جہاں اسمال پاکس کو محفوظ کیا گیا تھا۔ تاہم یہاں چند خاص اشیا اور بھی تھیں۔ جن میں اسٹین لیس اسٹیل کے سینٹری فیوج، ڈائننگ اور بلنگ مشینز شامل تھیں۔

103 نمبر کی عمارت (ہاٹ زون) میں اسمال پاکس کا وائرس محفوظ تھا۔ وائرس کی حفاظت کا عملہ بھی اسی عمارت میں تھا۔

☆☆☆

اسپیشل فورسز ٹریننگ یونٹ ولاڈی میر کے نواح میں تھا۔ رشین پریذیڈنٹ پورٹرینکو کی کال رات ایک بج کر تین منٹ پر وہاں پہنچی۔ حتی الامکان تیزی سے ڈیوٹی آفیسر نے کرنل ویزلی کراشنکوف کو اٹھایا۔ تیس منٹ میں وہ تیار حالت میں اپنے آفس میں تھا۔ وہ بائیو پرٹ کو سیل کرنے کے احکامات سن رہا تھا اور تیزی سے جواب دے رہا تھا۔ اس نے پریذیڈنٹ کو یقین دلایا کہ وہ ایک گھنٹے کے اندر بائیو پرٹ کا رابطہ باقی دنیا سے منقطع کر دے گا۔ کوئی باہر نکلے گا، نہ کوئی اندر جائے گا۔

"مسٹر پریذیڈنٹ۔" اس نے سوال کیا۔ "اگر کوئی میرا اصرار توڑنے کی کوشش کرتا ہے تو میرے لیے آخری حکم کیا ہے؟"

"ایک وارننگ...... کرنل صرف ایک وارننگ' اس

کے بعد جو بھی ہو اسے ختم کر دو۔ کوئی لحاظ نہیں کرنا ہے۔ خوب سمجھ لو۔ مجھے دوبارہ یاددہانی کی ضرورت نہ پڑے۔“

”یس۔ مسٹر پریذیڈنٹ۔“

کراشنکوف ایک متحرک لڑاکا تھا۔ جو مختلف میدانِ جنگ کے ذائقے چکھ چکا تھا۔ وہ بائیو پرٹ کی اہمیت سے آگاہ تھا۔ وہ حکم کا غلام تھا۔ واضح احکامات کے بعد اب آرمی چیف بھی آجاتا تو اس نے ایک وارننگ کے بعد اُڑا دینا تھا۔

اس نے تیزی سے اپنے دو سو تجربہ کار فوجیوں کو احکامات جاری کیے۔ ایک گھنٹے میں حصار ڈال کر اس نے پریذیڈنٹ کو اطلاع دینی تھی۔

جس وقت کراشنکوف اور پورٹرینکو نے بات ختم کی تھی، اس وقت بائیو پرٹ کا BSD (بائیو پرٹ سیکیورٹی ڈیٹیل) لیوٹیننٹ گریگوری یاردینی اپنے آفس میں تھا۔ آفس بلڈنگ نمبر 103 میں تھا۔ یاردینی کلوز ڈسٹرکٹ ٹی وی مانیٹرز کی نگرانی کر رہا تھا۔ اس وقت اس کی جیب میں سیل فون نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

آواز کی شناخت ممکن نہیں تھی جو معروف و مخصوص ڈیوائس سے گزر کر سرگوشی کی شکل میں لیوٹیننٹ گریگوری یاردینی کی سماعت سے ٹکرائی۔

”ڈو اِٹ ناؤ۔ ضرورت پڑے تو آپشن نمبر 2 استعمال کرنا سمجھ گئے؟“

یاردینی سٹپٹا گیا۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا...... آپشن-2...... چند لمحے کے لیے وہ منجمد رہ گیا۔ پھر جواب دے کر فون واپس جیب میں رکھ لیا۔ کتنی راتوں سے وہ اس کال کا منتظر تھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ کال موصول ہوچکی ہے۔ یہ اس کا لائف ٹائم چانس تھا۔ وہ اسے کھو نہیں سکتا تھا۔

زون ون اور ٹو میں ساٹھ کیمرے تھے جو ویڈیو پلیئرز کے ساتھ منسلک تھے۔ یہ فائر پروف کیبنٹس میں موجود تھے۔ ٹائم لاک، شفٹ کے اختتام پر ہی کھل سکتا تھا۔ ٹائم لاک، یاردینی کے سینئرز ہی کھولتے تھے۔ مزید یہ کہ ویڈیو پلیئرز کو ٹیمپر نہیں کیا جاسکتا تھا...... یاردینی بہت پہلے سے سمجھ رہا تھا کہ اس کے پاس چوری کے لیے فول پروف طریقہ نہیں ہے۔

یاردینی چھ فٹ کا جوان آدمی تھا۔ اس کے بال سیاہ تھے نہ بھورے، لٹل بوائے بلیو اس کا پسندیدہ کیبرے کلب تھا۔ جہاں وہ ہفتے میں کم از کم ایک بار ضرور جاتا تھا۔ اس کا دوسرا شوق ایکشن فلمیں تھیں۔ آرنلڈ شوارزینگر اس کا پسندیدہ اسٹار تھا۔ یاردینی نے اپنی باڈی خوب بنائی ہوئی تھی اور آرنلڈ کی جگہ لینے کے خواب دیکھا کرتا تھا۔ وہ آرنلڈ سے کم عمر تھا۔ وہ ہالی ووڈ کے بارے میں بھی جانتا تھا لیکن خواب، خواب ہی ہوتے ہیں۔ وہ تین سال سے مغربی دنیا میں جانا چاہتا تھا...... وہی نہیں ہزاروں روسی مغربی دنیا کی چکاچوند سے متاثر تھے۔ مسئلہ رقم کا تھا۔ رقم بھی اتنی ہونی چاہیے تھی کہ وہ لاس اینجلس میں قدرے شان سے رہ سکے...... ایک سال قبل اسے لٹل بوائے بلیو میں موقع مل گیا۔ وہ نامعلوم آدمی بھی ہم جنس پرست تھا۔ اس نے بہت جلد یاردینی سے راہ و رسم بڑھائی اور اسے بتایا کہ دن میں خواب دیکھنا بند کردے۔ یاردینی حیران تھا کہ وہ شخص اس کے ماضی اور حال کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا...... اس نے بہ آسانی یاردینی کے خوابوں کی تکمیل کے لیے اسے اپنے ساتھ ملا لیا۔

یاردینی کیمروں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ انہیں نظرانداز کر کے وہ رواں قدموں سے ہاٹ زون میں داخل ہوگیا۔ کی کارڈ اور ماسٹر کوڈ اس کے پاس تھے۔ اس نے خود کو تمام ضروری حفاظتی انتظامات سے لیس کر لیا تھا۔ اینٹی پلاگ سوٹ، ہُڈ، گوگلز، دستانے، سیفٹی گلاسز وغیرہ وغیرہ۔ آخری چینجنگ روم چھوڑنے سے قبل وہ ایک مخصوص لاکر کی طرف گیا۔ لاکر میں فلاسک نما المونیم کا تھرموٹائپ کنٹینر موجود تھا۔ فلاسک اسپیشل آرڈر پر بنوایا گیا تھا۔ احتیاط سے یاردینی نے اس کی بنیاد کو جنبش دی۔ کلک کی آواز آئی۔ اندر دہری چادر تھی۔ نائٹروجن کے اخراج کے ساتھ فلاسک سرد ہوگئی۔ جیسے گلاس میں برف کے ذرات بھر دیے گئے ہوں۔ یاردینی نے اسے اینٹی پلاگ سوٹ میں منتقل کیا اور زون-2 میں آگے بڑھ گیا۔ وہ تیزی اور احتیاط سے کام کر رہا تھا۔ اسے بخوبی علم تھا کہ اس کا ٹارگٹ کیا ہے اور اسے کیا کرنا ہے۔ اس کے پاس عام فلاسک نہیں تھا۔ فلاسک کو خاص طریقے سے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ یاردینی نے مطلوبہ چھ ایمپول (شیشیاں) فلاسک کے مخصوص چیمبر میں فٹ کیے۔ یہ ریوالور کے چیمبر کے مانند تھا۔ فلاسک کو اچھی طرح چیک کر کے وہ واپس نکلا۔ باہر نکلتے نکلتے وہ عام لباس میں آچکا تھا۔ باہر آکر اس نے گہرے گہرے سانس لیے اور سگریٹ سلگائی۔ آپشن-2، اسے ہدایت یاد آئی۔ آپشن-2 کا کیا مطلب۔ یقیناً ماسکو مشکوک ہوگیا ہے۔ اسے سستی دکھائے بغیر نکل جانا ہے...... وہ اسپیشل فورسز کے

بارے میں جانتا تھا جو ولاڈی میر کے نواح میں موجود تھیں۔ یہ سب منجھے ہوئے اور خطرناک فوجی تھے۔ چند ایک سے یاردینی کا یارانہ بھی تھا...... یاردینی نے بوٹ تلے سگریٹ مسلی اور بلڈنگ نمبر 103 سے دور ہونے لگا۔ اسے ابھی گارڈ پوسٹ کا سامنا کرنا تھا۔ جہاں اس کا روز ہی سامنا ہوتا تھا لیکن آج بات دگر تھی۔ اس نے غیر متوقع سوالات کے جواب تیار رکھے تھے۔

☆☆☆

پچاس منٹ گزر چکے تھے۔ کراشنکوف خاموشی اور روانی کے ساتھ مصروفِ کار تھا۔ کوئی آواز، کوئی لائٹ، کوئی الارم...... کچھ نہیں۔ رازداری سے تاریکی میں حصار قائم کیا جارہا تھا۔ بالآخر پہلی آرمرڈ کار اندر داخل ہوئی۔ انجن کی آواز کا کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا اور یہ کوئی غیر معمولی بات بھی نہیں تھی۔ ولاڈی میر اور بائیو پرٹ والے جانتے تھے کہ رات میں بھی مشقیں ہوتی تھیں۔

”گریگوری؟“

”ہاں، میں ہوں۔“ یاردینی نے جواب دیا۔ پوسٹ کے باہر BSD گارڈ سگریٹ کا آخری کش لے رہا تھا۔

”تمہاری شفٹ ختم ہوگئی؟“

”ہاں، آرکیڈی آج جلدی آگیا تھا۔ گزشتہ ماہ اس نے کچھ وقت مجھ سے ادھار لیا تھا۔ اب میں جاکر آرام کروں گا۔“

آرکیڈی کے آنے پر یاردینی جاسکتا تھا۔

”ایک منٹ پلیز۔“

یاردینی آواز کی جانب مڑا۔ اس نے پوسٹ کی کھڑکی میں دیکھا کہ دوسرا گارڈ کمپیوٹر پر مصروف تھا۔

”روسٹر پر شفٹ تبدیل نہیں ہوئی۔ لیفٹیننٹ۔“ اس نے کہا۔ ”تکنیکی اعتبار سے تم اپنی پوسٹ خالی چھوڑ کر جارہے ہو۔“

وقت یاردینی کے ہاتھ سے نکل رہا تھا۔ پہلا گارڈ کمپیوٹر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مڑتا، یاردینی کے مضبوط بازو نے اس کی گردن کو لپیٹ میں لے لیا۔ تھنی چیخنے جیسی آواز آئی...... دوسرا گارڈ ہولسٹر سے الجھ رہا تھا۔ جب یاردینی کا وزنی گھونسا اس کے نرخرے سے ٹکرایا۔ وہ گھٹنوں کے بل گرا۔ وہ سانس لینے کی جدوجہد میں مصروف تھا۔ یاردینی نے بہ آسانی اس کی گردن بھی توڑ دی۔ یاردینی واپس باہر آگیا اور پوسٹ کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ لمبے ڈگ بھرتا نکلا جارہا تھا۔

جلد ہی وہ بائیو پرٹ کی حدود سے نکل گیا۔ ولاڈی میر کی روشنیاں جھلک دکھلا رہی تھیں۔ دور سے ٹرین نے وسل دی۔ وہ سڑک چھوڑ کر درختوں میں گھس گیا، جنہوں نے بائیو پرٹ کو گھیرا ہوا تھا۔ چاند کی روشنی میں وہ راستہ بنا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رابطہ کار کہاں اس کا منتظر ہے۔ امریکن، کینیڈین پاسپورٹ، موٹی رقم کے ساتھ اس کے منتظر تھے۔ ائیر کینیڈا کانٹیکٹ...... یاردینی نے دوڑنا شروع کردیا۔

وہ آزاد ہوگیا تھا۔ خواب حقیقت میں ڈھلنے والے تھے۔ جنگل میں خاصا اندر جاکر وہ رک گیا۔ بیج ایلومینیم کنٹینر (فلاسک) کی موجودگی کو چیک کیا۔ اس وقت اس نے بھاری گاڑیوں کی مدھم آواز سنی...... اسپیشل فورسز...... وہ بدحواس نہیں ہوا۔ وہ سمجھ گیا کہ کیا ہونے والا ہے۔ پہلے وہ بائیو پرٹ کے گرد حصار مکمل کریں گے۔ اس کے بعد حقائق جاننے میں بھی انہیں وقت لگے گا۔ وہ حصار مکمل کر کے مطمئن ہوجائیں گے، یاردینی بروقت نکل آیا تھا اور دور ہوتا جارہا تھا۔

اُدھر کراشنکوف نے ایک گھنٹے کے آس پاس گھیرا ڈال کر دو پینتالیس پر پریذیڈنٹ کو اطلاع کردی۔

☆☆☆

پسنجر ٹرین ٹھیک تین بجے ولاڈی میر کی حدود میں داخل ہوئی۔ ٹرین، یورال ماؤنٹین کے مقام کولیما سے بارہ سو میل کا سفر طے کر کے آئی تھی۔ ولاڈی میر اس کا آخری اسٹاپ تھا۔ کچھ وقفے کے بعد ٹرین نے مزید تین گھنٹے کا سفر ماسکو کی جانب طے کرنا تھا۔

اسٹیشن میں داخل ہوتے وقت انجینئر نے باہر جھانکا۔ پلیٹ فارم پر ایک ہی پسنجر کھڑا تھا۔ انجینئر نے سوچا کہ شیڈول سے ہٹ کر اسے شیو کرنے اور آرام کا موقع مل جائے گا۔

دراز قامت اکلوتا مسافر لانگ کوٹ میں پلیٹ فارم پر بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ ٹرین کی رفتار کم ہو رہی تھی، وہ دھیرے دھیرے سے مسافر کے پاس سے گزر گئی۔

آئیون بریا، عمر اڑتیس سال، جائے پیدائش میسوڈونیا اس کے خون میں نفرت رچی بسی تھی۔ البانیہ کے نسلی فسادات میں اس کا پورا خاندان مارا گیا تھا۔ یہ کہانی وہ اپنے دادا سے کئی بار سن چکا تھا۔ اسے یوں لگتا تھا جیسے یہ کل کا واقعہ ہے...... موقع ملتے ہی وہ بلا امتیاز انتقامی کارروائیاں کرتا تھا۔ وہ بہت پہلے ایک سنگ دل قاتل اور دہشت گرد

کے روپ میں ڈھل چکا تھا۔ اس نے پہلا قتل بارہ سال کی عمر میں کیا تھا...... اس نے اپنی فیملی کے قاتلوں کو چن چن کر جہنم رسید کیا تھا۔ بیس سال کی عمر میں وہ ہٹ مین (پیشہ ور قاتل) کی حیثیت سے مشہور ہو چکا تھا۔ اپنی فیملی کا قرض چکانے کے بعد اس کے خون میں سے نفرت اور انتقام کا عنصر ختم ہو جانا چاہیے تھا۔ تاہم ایسا نہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ وہ افراد تھے جو خود انتقام لینے کی ہمت نہیں رکھتے تھے اور بریا کو ہائر کرتے تھے۔ اس کی خدمات کے عوض وہ لوگ اسے زیورات یا رقم فراہم کرتے...... یوں یہ سلسلہ دراز ہوتا گیا۔

وہ خاندانی اور جاگیر دارانہ عداوتیں بھی نمٹاتا رہا...... بالآخر وہ بالائی سطح پر فری لانس آپریٹر کی حیثیت سے فائز ہو گیا۔ اب اسے ہائر کرنے والے اونچی سطح کے افراد تھے۔ بعض اوقات KGB تک اس کے ذریعے کام نکلواتی تھی۔

کمیونزم کا زوال شروع ہوا تو مغرب کی آمد و رفت میں اضافہ ہو گیا۔ انہوں نے سرمایہ کاری بھی شروع کر دی۔ اس میں اچھے بُرے دونوں قسم کے افراد شامل تھے۔ مغربی جرائم پیشہ افراد کو خاص قسم کے فری لانسرز کی تلاش رہتی تھی۔ بریا ایسے لوگوں کے لیے ٹاپ چوائس تھا۔ اپنے KGB کے رابطوں کے ذریعے آئیون بریا تاڑ گیا کہ امریکی اور یورپی افراد کی جیبیں رشینز کے مقابلے میں کافی وزنی ہیں...... جب کام کی نوعیت بہت خفیہ اور خطرناک ہو یا کسی اہم آدمی کی جان لینا مقصود ہو تو ان کی جیبیں مزید بھاری ہو جاتی ہیں۔

پانچ سال میں بریا نے ایک درجن سے زائد ایگزیکٹوز کو اغوا کیا جن میں سے سات ہلاک کر دیے گئے۔ تاہم ایک ٹارگٹ ایسا تھا جسے تاوان کی وصولی کے بعد بریا کو ہدایت دی گئی کہ وہ نہ صرف مغوی کو چھوڑ دے...... بلکہ بیور زرمٹ اے جی کے حریف کو اس کی کمپنی کی توسیع کے لیے بیور زرمٹ کے بتائے گئے خطے میں جانے کے لیے مجبور کرے۔ اس کام کے لیے بریا کو اغوا برائے تاوان سے بڑھ کر معاوضہ دیا گیا۔ جسے بریا نے خوش دلی کے ساتھ قبول کیا۔ حکم دینے والا بائیو کیمیکل فرم بیور زرمٹ اے جی (ہیڈ کوارٹر، زیورچ) کا چیئرمین ڈاکٹر کارل بائر تھا۔ یہیں سے بریا اور بائر کے طویل، خوشگوار اور منافع بخش تعلقات کا آغاز ہوا۔

ٹرین رکی تو بریا نے اترنے والے کنڈیکٹر کو جالیا۔ بریا کے علم میں تھا کہ ٹرین زیادہ دیر نہیں رکے گی۔

"پانچ دس منٹ ٹرین آگے نہیں جائے گی۔"

"دماغ ٹھیک ہے۔" کنڈیکٹر نے دراز قامت بریا کو دیکھا۔ "جب میں کہوں گا ٹرین چل پڑے گی۔" کنڈیکٹر نے پلیٹ فارم سے اترنے کے لیے قدم بڑھایا...... بغیر وارننگ کے بریا نے اسے گریبان سے پکڑ کر ٹرین کار کے فولادی دروازے سے لگا دیا۔

"شیڈول کو تبدیل سمجھو۔" کنڈیکٹر کے کان میں جیسے کوئی سانپ بلا اشتعال پھنکارا ہو۔ کنڈیکٹر نے محسوس کیا کہ کوئی چیز اس کے ہاتھ پر چبھ رہی ہے۔ اس نے خوف زدہ انداز میں نیچے نگاہ کی۔ وہ امریکن ڈالرز تھے۔

"جاؤ، انجینئر کو جو چاہیے اسے دے دو۔" بریا نے سرگوشی کی۔ "میں بتاؤں گا، کب روانہ ہونا ہے۔" کنڈیکٹر لڑکھڑاتا ہوا چلا گیا۔ ان دنوں ڈالرز رشیا میں بیشتر جگہ جادو کے مانند کام کرتے تھے۔

بریا ٹرین کو زیادہ دیر تک نہیں روک سکتا تھا۔ خود وہ ایک ہفتے قبل ہی ولاڈی میر میں وارد ہو گیا تھا۔ اسے اوپر سے اطلاع پہنچائی گئی تھی کہ مطلوبہ آدمی بائیو ہرٹ سے کب متوقع ہے۔ بریا کی ذمّے داری تھی کہ وہ مذکورہ آدمی کی مع "سامان" ماسکو تک روانگی کو بحفاظت یقینی بنائے۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ اسے آخری کال چند گھنٹے پیشتر موصول ہوئی تھی جس میں پلان کی تبدیلی کا اشارہ بھی دیا گیا تھا۔

ٹرین کو روانہ ہو جانا چاہیے تھا۔ بریا نے کنڈیکٹر کی جھلک دیکھی۔ وہ گھڑی دیکھتا ہوا آرہا تھا۔ احکامات دینے والے نے پلان کی تبدیلی کے ساتھ اسپیشل فورسز کے بارے میں بھی بتا دیا تھا۔ بریا سوچ رہا تھا کہ وہ آدمی "سامان" کے ساتھ بروقت نکل پائے گا یا نہیں؟

اسی وقت اس نے پلیٹ فارم پر وزنی بوٹوں کی دھمک سنی۔ اس کا ہاتھ اپنی کوٹ کی جیب میں چلا گیا۔ انگلیاں ٹورس۔ نو ایم ایم کے گرد لپٹ گئیں۔ دوڑتا ہوا آدمی کھمبے کی روشنی کے نیچے سے گزرا تو بریا کی انگلیاں ڈھیلی پڑ گئیں...... اسے جو حلیہ بتایا گیا تھا، آدمی اس کے مطابق تھا۔

"یار دینی؟"

لیوٹیننٹ ہانپ رہا تھا۔ "ہاں، اور تم......"

"میں وہی ہوں جس سے تمہیں ملنا تھا۔ ورنہ میں تمہارا نام کیوں لیتا۔ اب جلدی کرو ہمیں تاخیر ہو گئی ہے۔"

کنڈیکٹر قریب آ گیا تھا۔ بریا نے ڈالرز کے مزید نوٹ اس کی طرف بڑھائے۔ "یہ تمہارے لیے ہیں...... اب چلو...... رازداری تمہاری ذمّے داری ہے، ٹرین ماسکو پہنچ کر رکنی چاہیے، اس دوران کوئی خلل محسوس کرو تو فی الفور اطلاع دینا۔ تمہارے مزید ڈالرز میرے پاس محفوظ ہیں۔"

کنڈیکٹر نے ڈالرز جھپٹ لیے۔ بریا اور یاردینی ٹرین کار کے تنگ کوریڈور سے ہوتے ہوئے فرسٹ کلاس کمپارٹمنٹ میں آمنے سامنے بیٹھ گئے۔

''کیا لائے ہو میرے لیے؟'' بریا نے دروازہ لاک کردیا۔

یاردینی نے پہلی بار اسے غور سے دیکھا۔ ''تم کیا لائے ہو؟''

بریا نے ایک مہر بند لفافہ نکال کر یاردینی کے حوالے کیا۔ یاردینی نے اسے کھولا...... کینیڈین پاسپورٹ، ائر کنڈیشنڈ ٹکٹ، کیش اور متعدد کریڈٹ کارڈز...... یاردینی خود کو بدلا ہوا محسوس کرنے لگا۔ جوان، آزاد اور طاقتور......

یاردینی نے لفافہ جیب میں رکھ کر اسپیشل فلاسک برآمد کی۔ ''احتیاط سے، یہ بہت سرد ہے۔''

بریا نے اسے چھونے سے پہلے دستانے چڑھائے۔ اس نے محض چند لمحات کے لیے اسے ہاتھ میں سنبھالا پھر ایک طرف رکھ دیا۔ بریا نے بالکل ویسا ہی کنٹرینز نکال کر یاردینی کو پکڑادیا۔

''یہ کیا؟'' یاردینی نے سوال کیا۔

''اسے رکھو، بے ضرر ہے اور مجھے بتاؤ بائیو پرٹ میں کیا ہوا؟''

''کچھ نہیں...... میں اندر گیا...... مطلوبہ چیز لی اور باہر آگیا۔''

''تمام وقت تم کیمروں کی زد میں تھے؟''

''کیمروں کا میں کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ یہ پہلے ہی میں تمہارے آدمیوں کو بتا چکا تھا۔''

''ٹیپ کب دیکھے جائیں گے؟''

''جب نئی شفٹ شروع ہوگی۔ تقریباً چار گھنٹے بعد۔ لیکن کیا فرق پڑتا ہے۔ ظاہر ہے مجھے واپس نہیں جانا۔''

''باہر آتے ہوئے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا...... میرا مطلب ہے چیک پوسٹ پر؟''

''نہیں ایسا کچھ نہیں ہوا۔'' یاردینی نے اطمینان سے جھوٹ بولا۔ لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ وہ کس کے سامنے بیٹھا ہے۔

''اور تم اسپیشل فورسز کے پہنچنے سے قبل نکل گئے؟'' بریا کے سوالات جاری تھے۔

یاردینی نے حیرت کا اظہار کیا۔ ''نکل گیا تھا...... جبھی یہاں بیٹھا ہوں۔ بور مت کرو، تھکا ہوا ہوں۔ کچھ پینے کے لیے ہے؟''

بریا نے خاموشی سے برانڈی کی شیشی نکال کر اسے پکڑائی۔ یاردینی نے لیبل کا جائزہ لیا۔

''فرنچ۔'' یاردینی مسکرایا اور بوتل کی سیل کھولی۔ اس نے ایک بڑا گھونٹ بھر کے ہونٹوں پر زبان پھیری۔

بریا اٹھ کھڑا ہوا۔

''کہاں؟''

''ڈونٹ وری۔ باتھ روم سے ہو کے آتا ہوں۔ اس نے باہر نکل کر دروازہ بند کردیا...... ایک خالی اپارٹمنٹ میں گھس کر اس نے کھڑکی ذرا اوپر کی اور سیل فون نکالا۔ چند سیکنڈ میں اس کا رابطہ ماسکو میں قائم ہو چکا تھا۔ دوسری جانب سے آواز یوں آرہی تھی جیسے بات کرنے والا ساتھ ہی کھڑا ہو۔

☆☆☆

اسمتھ ۔ کچی نیند میں تھا، جب دروازے پر دھڑ دھڑاہٹ نے اسے مکمل بیدار کردیا۔ اس نے سائڈ لیمپ روشن کیا ہی تھا کہ دو ملیشیا مین، لارا ٹیلون کے پیچھے اندر گھس آئے۔

''کیا قیامت ہے؟''

''ڈاکٹر، پلیز میرے ساتھ آؤ۔'' لارا نے کہا۔ وہ قریب آگئی اور آواز دھیمی کرلی۔ ''گڑبڑ ہے...... جنرل فوراً ملنا چاہتا ہے۔''

اسمتھ کے ذہن میں الارم بجنے لگا...... پندرہ منٹ میں وہ کیروف کے آفس میں تھا۔ پندرھویں فلور پر چہل پہل تھی...... اسمتھ نے فضا میں تناؤ کی کیفیت محسوس کرلی۔

''ڈاکٹر، کوئی اور بات ہوتی تو ضرور گڈ مارننگ کہتا...... لارا دروازہ بند کردو۔'' جنرل کیروف نے کہا۔

اسمتھ نے اندازہ لگایا کہ کیروف بھی کچھ دیر پہلے ہی بیدار ہوا تھا۔

''کیا معاملہ ہے؟'' اسمتھ تقریباً سمجھ گیا تھا۔ تاہم اس نے سوال کرڈالا۔

کیروف نے ٹی کپ اسے پکڑادیا۔ ''پریذیڈنٹ نے تقریباً ایک بجے اسپیشل فورسز کو احکامات جاری کردیے تھے۔ بائیو پرٹ کے گرد حصار کامیابی سے بغیر کسی حادثے کے قائم کردیا گیا تھا۔ بظاہر سب ٹھیک تھا۔ تیس منٹ قبل پٹرولنگ گارڈ نے ایک پوسٹ پر دو لاشیں دریافت کیں۔ دونوں گارڈ ڈیوٹی کے دوران مارے گئے۔''

اسمتھ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہونے لگی۔

''کوئی باہر نکلا تھا...... یا کسی نے کوشش کی؟''

کیروف نے نفی میں سر ہلایا۔ ”نہ کوئی اندر گیا۔“

”بائیو پرٹ کی سیکیورٹی...... خاص طور پر بلڈنگ نمبر 103؟“

”ٹیپ چلاؤ۔“ کیروف نے لارا سے کہا۔

لارا نے ریموٹ دیوار گیر کیمرے کی جانب کیا۔ ”یہ نمبر 103 کے کیمروں کی ویڈیو ہے۔ دائیں زیریں حصے میں ٹائم نوٹ کرو۔“

اسمتھ بغور سیاہ و سفید سایوں کو دیکھ رہا تھا۔ ایک قوی ہیکل وردی پوش کوریڈور سے زون نمبر 2 میں داخل ہوتا نظر آیا۔ اس کا امیج کئی کیمروں نے ان کمروں سے اٹھایا جہاں لباس تبدیل کر کے حفاظتی اشیا سے لیس ہوا جاتا ہے۔ کیمروں نے اسے جراثیم کش غسل لیتے ہوئے بھی دکھایا۔ وہ ہُڈ اور دستانوں اور دیگر اشیا کے ساتھ سر سے پاؤں تک چھپ گیا تھا۔ بعدازاں وہ اپنے ٹارگٹ کی طرف گیا اور ایمپول نکال کر فلاسک میں رکھنے لگا۔

”فریز (Freez)۔“ اسمتھ نے اشارہ کیا۔ ٹیپ کا وہ حصہ ساکن ہو گیا۔ ”مجھے بتاؤ کہ یہ اسمال پاکس نہیں ہے۔“

”کاش میں یہ کہہ سکتا۔“ کیروف نے بددلی کے ساتھ جواب دیا۔

وردی پوش جیسے آیا تھا، لباس تبدیل کرتا ہوا، ویسے ہی واپس چلا گیا۔

”کیسے؟ بیک اَپ سیکیورٹی کہاں ہے؟“ اسمتھ کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔ ”یہ کھلونوں کی دکان ہے...... وہ آیا اور ایک کھلونا اٹھا کر چلا گیا؟“

”یو ایس ایمرڈ میں بھی اس طرح ہو سکتا ہے۔“ لارا نے منہ بنایا۔ ”ہمارا نظام تمہارے سسٹم کی نقل ہے...... ہم بھی کوڈ لاکس اور الیکٹرونکس پر انحصار کرتے ہیں...... کیونکہ انسانوں کا عمل دخل کم سے کم رکھنے پر ہی خطرات محدود ہوتے ہیں...... لیکن ہمیشہ بالآخر ہیومن فیکٹر ہی سیکیورٹی میں شگاف کا سبب بنتا ہے...... یہاں، وہاں یا کہیں اور......“ لارا نے وقفہ لیا۔ ”بائیو پرٹ کا اسٹاف کڑے امتحانات اور چھان بین سے گزرتا ہے لیکن پھر بھی کہیں، کوئی کسی آدمی کی روح کو اسکین نہیں کر سکتا۔“

حفاظتی اشیا لینے اور واپس رکھنے کے دوران اسمتھ نے اس آدمی کا حلیہ اور نقوش ذہن میں بٹھا لیے تھے...... کلوز اَپ دیکھنے کے بعد وہ اسے کہیں بھی بہ آسانی پہچان سکتا تھا۔

کیروف نے اس کا نام، رینک اور ڈیوٹی بتائی۔

”اس نے کیمروں کی پروا نہیں کی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتا۔“ اسمتھ بڑبڑایا۔

”ٹھیک کہہ رہے ہو۔“ کیروف بولا۔

”لیکن اس نے حفاظتی حصار کیسے توڑا؟“

”پلیز ٹیپ کا وقت نوٹ کرو۔“ کیروف نے نشاندہی کی۔

”وہ حصار قائم ہونے سے پہلے نکل گیا۔ اس کی قسمت یاوری کر گئی۔“ کراشنکوف ٹرد پس لے آیا تھا۔

”اسی لیے اس نے گارڈز کو ہلاک کیا۔ کیونکہ اسے جلدی تھی؟“

”میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔“ کیروف نے محتاط لہجہ اختیار کیا۔ ”ڈاکٹر تمہارا کیا اندازہ ہے؟“

”گارڈز کی ہلاکت کا وقت؟“ اسمتھ نے سوال کیا۔

”دو بج کر تیس منٹ۔“

”یاردینی کی ڈیوٹی دو تیس کے قریب ختم ہوتی ہے؟“

”نہیں۔ چند گھنٹوں کا فرق ہے۔“ کیروف نے کہا۔

”گارڈز کو ہلاک کرنے کی وجہ واضح ہے کسی وجہ سے اسے وقت سے پہلے نکلنا پڑا۔ پوسٹ پر وہ گارڈز کو مطمئن نہ کر سکا اور دونوں کو ختم کر کے نکل گیا۔“ اسمتھ نے خیال آرائی کی۔

”اس آدمی کے پاس ٹھوس پلان تھا۔ میرا مطلب یاردینی سے ہے۔ اسے کیمروں کی پروا نہیں تھی۔ اسے کیونکر یقین تھا کہ وہ لاشیں دریافت ہونے سے پہلے فرار ہو جائے گا۔“ اسمتھ چپ ہو گیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں تھیں۔

”وہ وقت سے پہلے کیوں اچانک متحرک ہوا...... اسے اشارہ مل گیا تھا یا علم ہو گیا تھا کہ اسپیشل فورسز آ رہی ہیں...... اسی لیے......“

”تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ اس کا کوئی پارٹنر تھا۔ جس نے اسے باہر سے اطلاع دی؟“ لارا نے استفسار کیا۔

”کیوں، تمہارا کیا خیال ہے؟“ اسمتھ نے جواباً سوال کیا۔

”اس سوال کو بعد کے لیے رکھو۔“ کیروف بولا۔ ”فوری اہمیت گریگوری یاردینی کا پتا لگانا ہے...... جتنی اسمال پاکس وہ......“

اسمتھ نے آنکھیں بند کر لیں۔ ”اس کا سواں حصہ بھی کم از کم ملین افراد کی صفائی کے لیے کافی ہوگا۔“

”کیا وسائل ہیں ہمارے پاس؟“ اسمتھ نے سوال

کیا۔

کیروف نے اپنی ڈیسک کا ایک بٹن دبایا۔ دیوار میں جگہ بنی اور بڑی سی اسکرین نمودار ہوئی۔ اس نے متحرک سرخ دھبوں کی جانب اشارہ کیا۔ میڈیکل انٹیلی جنس ڈویژن...... ہمارے وائرس ہنٹرز۔ پھر اس نے نیلے نشانات کی طرف اشارہ کیا۔ اسپیشل فورسز کا حصار۔ کیروف نے تین زرد نشانات کے بارے میں بتایا کہ یہ ''سبی یارسک'' سے فضائی راستے کے ذریعے کمک آرہی ہے جو ولاڈی میر کو مکمل طور پر گھیرلے گی۔

اسمتھ کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہوا۔ ''یاردینی کا ڈیٹا نکالو۔'' لارانے کی بورڈ سنبھال لیا۔ ریکارڈ سامنے آرہا تھا۔ سوفٹ ویئر انگریزی میں ترجمہ کررہا تھا۔

اسمتھ نے نفی میں سرہلایا۔ ''یاردینی اس سازش میں فٹ نہیں ہورہا۔ ملک سے باہر اس کا کوئی دوست یا رشتے دار نہیں ہے۔ امکانات ہوسکتے ہیں کہ وہ استعمال ہوگیا ہے...... شاید موٹی رقم کے چکر میں......

''ہاں، وہ ایسا بندہ نہیں ہے۔ اتنا بڑا کام اس اکیلے کے بس کی بات بھی نہیں ہے...... تم بائیو پرٹ اور اس کی سیکیورٹی سے آگاہ ہو۔ یہ مغرب میں سی ڈی سی سمیت کسی بھی ہائی لیول لیب سے کم نہیں ہے۔ انٹرنیشنل انسپکٹرز میں امریکنز بھی شامل تھے اور یہ سب ہمارے معیار سے مطمئن تھے۔

اسمتھ سمجھ گیا کہ کیروف کیا چاہ رہا ہے۔ وہ اسمتھ کو وکیل بنانا چاہ رہا تھا کہ رشینز بے پروا یا نااہل نہیں ہیں۔ ان کے انتظامات قابلِ قدر ہیں...... اور یہ کہ بائیو پرٹ اندرونی سبوتاژ کا شکار ہوا ہے، جس کی پیش گوئی ناممکن ہوتی ہے۔

''جنرل، ہم سب ایک خوفناک خواب دیکھ رہے ہیں۔ یاردینی کتنی دیر پہلے نکلا ہے؟''

''اسپیشل فورسز کے بیٹل سرجن کے مطابق گارڈز کا قتل 2:30 کے اریب قریب ہوا ہے...... اس کا مطلب یاردینی کو نکلے ہوئے تین گھنٹے سے کچھ اوپر وقت ہوچلا ہے۔ اتنی دیر میں وہ کافی دور جاسکتا ہے۔'' لارانے بتایا۔

اسمتھ دوبارہ بڑی اسکرین کی طرف متوجہ ہوگیا۔ مختصر سیاہ دائرے کی شکل میں بائیو پرٹ مرکز میں تھا۔ نارنجی نکتہ بتارہا تھا کہ یاردینی اگر کار یا بائیک پر ہے تو لیب سے کتنی دور ہوگا۔

''تکون نشان کیسے ہیں؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

''مقامی ملیشیا کے چیک پوائنٹس۔ جن کے پاس یاردینی کی تصویر اور تعارف پہنچ چکا ہے۔''

''ان کے پاس آرڈرز کیا ہیں؟''

''شوٹ آن سائٹ...... لیکن زندہ رکھنا ہے۔''

لارانے اسمتھ کے چہرے پر حیرت کے آثار دیکھتے ہوئے لب کشائی کی۔ ''دراصل ہمیں آرڈرز میں بتایا ہے کہ وہ کئی افراد کا قاتل ہے۔ نیز اس کا HIV رزلٹ مثبت ہے۔ یقین کرو ڈاکٹر، اسے گرانے کے بعد کوئی بھی اس کے قریب جانے کی جرأت نہیں کرے گا۔''

''میں سوچ رہا ہوں، اگر گولی نے فلاسک کو اُڑا دیا تو کیا ہوگا؟''

''تمہاری تشویش بجا ہے لیکن یاردینی نظر آگیا تو ہم اسے کیسے جانے دے سکتے ہیں؟'' کیروف نے سرہلایا۔

''آخری دائرہ یا رکاوٹ کون سی ہے؟''

''بدترین یہ ہوگا کہ کوئی ولاڈی میر ائرفیلڈ میں طیارے کے ساتھ اس کا منتظر ہو۔'' کیروف نے جواب دیا۔

''کوئی ٹیک آف ہوا ہے؟''

''ریکارڈ پر تو کوئی نہیں ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اس امکان کو مکمل نظرانداز کردیں...... وجہ یہ ہے رشیا بدل چکا ہے۔ ائرفورس سے نکلے ہوئے تجربہ کار پائلٹس کی کمی نہیں۔ ایسے پائلٹس ہائی وے یا میدان میں اتر کر منٹوں میں سامان لے جاسکتے ہیں۔''

''پریذیڈنٹ پورٹرینکو نے احکامات جاری کیے ہیں کہ کسی بھی لائٹ ائرکرافٹ کو جانے نہ دیا جائے۔ خلاف ورزی پر اسے نیچے اتارلیا جائے۔'' لارانے اضافہ کیا۔

دیوار گیر اسکرین نے اسمتھ کو متاثر کیا تھا۔ وہ ایک زندہ مخلوق کے مانند تھا۔ مختلف اشارے، اشکال جل بجھ رہی تھیں۔ اِدھر اُدھر حرکت پذیر تھیں۔ صورت حال کی جامع تصویر کشی تھی۔ باوجود اس کے وہ محسوس کررہا تھا کہ کچھ ادھوراپن ہے۔ کوئی شے غائب ہے۔ اسمتھ کچھ قریب ہوگیا۔ اس نے انگلی ایک سفید لکیر پر رکھی جو ولاڈی میر سے مغرب کی سمت ماسکو جارہی تھی۔

''یہ کیا ہے؟''

''ریلوے لائن ہے۔ یورال میں کولیما اور ماسکو کو ملاتی ہے۔'' کیروف نے جواب دے کر لارا کی جانب دیکھا۔ ''رات میں کوئی ٹرین ولاڈی میر سے گزری ہے؟''

لارا ایک بار پھر کمپیوٹر پر آگئی۔ ''ہاں، تین بجے۔'' اس نے بتایا۔

''یار دینی اتنی جلدی ٹرین نہیں پکڑ سکتا۔'' کیروف نے اظہارِ خیال کیا۔

لارا نے تیوری چڑھائی۔ ''ضروری نہیں ہے۔ شیڈول کے مطابق ٹرین کو ولاڈی میر میں چند منٹ کے لیے رُکنا تھا۔ لیکن اس نے زیادہ وقت لیا۔ ٹرین وہاں سے شیڈول کے خلاف بارہ منٹ تاخیر سے روانہ ہوئی۔''

''کیوں؟'' کیروف نے مطالبہ کیا۔

''کوئی وجہ نہیں۔ اگر وہاں سے کچھ فوجی چھٹی پر ماسکو جانا چاہتے تو ٹرین کو رکنا چاہیے تھا۔''

''لیکن کوئی فوجی چھٹی پر نہیں تھا، کیوں؟'' اسمتھ نے کہا۔

''اچھا اندازہ ہے۔'' لارا نے ستائش کی۔

''پھر انجینئر نے بارہ منٹ کی تاخیر کیوں کی؟''

کروف اٹھ کر کمپیوٹر کے قریب آ گیا۔ گارڈز کے قتل کا وقت اور ٹرین کی روانگی...... درمیانی فاصلہ۔'' پہنچا جا سکتا ہے۔ کیروف کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''سڑک؟'' اسمتھ بے چین ہو گیا۔

''نہیں۔ سڑک سے فاصلہ زیادہ بنتا ہے۔ اسے اسپیشل فورسز کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی یا اس نے دیکھ لیا ہو گا۔ چنانچہ اس نے ناکوں کا اندازہ بھی لگا لیا ہو گا۔ وہ جنگل سے نکلا ہے۔ وہ اتنا دوڑ سکتا تھا۔ جنگلاتی فاصلہ، گارڈز کے قتل کے اوقات اور ٹرین کے وقت سے میچ کر رہا تھا۔ اس نے صرف دس بارہ منٹ زیادہ لیے۔'' کیروف کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔ ''لیکن ٹرین بارہ منٹ کیسے کھڑی رہی؟''

''اس مردود کے ساتھ کوئی ہے جس نے ٹرین کو روکے رکھا۔'' اسمتھ کی آواز میں جارحیت در آئی۔ وہ لارا کی طرف مڑا۔ ''وہ ماسکو جا رہا ہے۔''

لارا نے پھرتی سے کی بورڈ پر انگلیاں بجائیں۔

''سولہ منٹ۔'' وہ ناگن کے مانند پھنکاری۔ ''سولہ منٹ بعد ٹرین ماسکو کے سینٹرل اسٹیشن میں ہو گی۔''

☆☆☆

چوری کا دباؤ، کینیڈا پہنچنے کی جلدی اور برانڈی کے اثرات نے یار دینی کو جلد ہی سونے پر مجبور کر دیا۔ بریا گاہے گاہے اسے دیکھ رہا تھا۔ جب وہ غافل ہو گیا تو بریا نے آگے بڑھ کر اس کا کان ہلایا۔ یار دینی گہری نیند میں تھا۔ بریا نے اس کے رخساروں پر تھپڑ مارے۔ ''ہم پہنچنے والے ہیں۔ اٹھ جاؤ۔''

یار دینی نے جمائی لی اور سر کو گردش دی۔ اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ ''یہاں سے کہاں جائیں گے؟''

''یہاں سے ہمارے راستے جدا ہو جائیں گے۔ میرا کام ختم۔ اسٹیشن سے نکال کر تمہیں ٹیکسی میں بٹھا دوں گا۔ اس کے بعد تمہیں خود پر انحصار کرنا ہو گا۔'' بریا نے سمجھایا۔

یار دینی نے ڈکار لی اور دروازے کی طرف چلا۔

''کہاں؟''

''ٹوائلٹ۔''

''بیٹھ جاؤ۔ اکثر ادھر ہی جائیں گے۔ تمہارا چہرہ نمایاں نہیں ہونا چاہیے...... آخر میں نکلنا...... یہی احتیاط کا تقاضا ہے۔''

یار دینی نے کچھ سوچا اور واپس بیٹھ کر سہانے خواب دیکھنے لگا...... بریا کے اشارے پر وہ اٹھا اور دونوں باہر نکلے۔

بڑی سی وین ایک جھٹکے کے ساتھ اسٹیشن کے باہر رکی۔ وین کے اندر اسمتھ، کیروف اور لارا موجود تھے۔ اس کے سر پر ہیڈ سیٹ تھا اور سامنے مانیٹر، جس میں شہر کے ٹریفک کا پیٹرن دکھایا جا رہا تھا۔ وہ متواتر ڈرائیور سے باتیں کر رہی تھی۔ کیروف کے سر پر بھی ہیڈ سیٹ تھا، وہ فیڈرل سیکیورٹی سروس کے ایلیٹ گروپ سے رابطے میں تھا۔

''کتنا وقت ہے؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

''تیس سیکنڈ۔''

''تمہارے آدمی نظر نہیں آ رہے؟''

''ہماری فورس، SWAT اور FBI سے مختلف ہے۔ یہ مختلف قسم کے عام لباس میں موجود ہیں۔ ان کے پاس یار دینی کی تصویر ہے۔ وہ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ یار دینی کو زندہ پکڑ لیں۔''

''میری تصویر بھی ہے ان کے پاس؟ کہیں غلطی سے مجھے ہی شوٹ نہ کر دیں۔''

''معمولی امکان ہے...... بہرحال میرے قریب رہنا۔'' کیروف نے کہا۔

اسمتھ کو پلیٹ فارم پر کم لوگ دکھائی دیے۔

''پچھلے ڈبے کھولیں گے تو رش بڑھ جائے گا۔'' لارا نے کہا۔

''کہاں ہیں تمہارے آدمی؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

کیروف نے کان کے پلاسٹک ریسیور پر ہاتھ رکھا۔ ''مطمئن رہو وہ آس پاس ہیں......'' اسمتھ کی نگاہیں مسافروں کو کھوج رہی تھیں۔

☆☆☆

بریا نیوز اسٹینڈ کے پاس کھڑا تھا۔ اخبار خرید کر اس نے ایک ستون سے ٹیک لگالی۔ بریا کو توقع نہیں تھی کہ جسیم آدمی واش روم سے باہر آسکے گا۔ اس کی دی ہوئی برانڈی میں سلو پوائزن شامل تھا۔ بریا نے واش روم میں جا کر اس کی جیبیں خالی کرنی تھیں۔ تاہم اس کی توقعات کے برعکس یاردینی باہر آرہا تھا۔ بریا کا ہاتھ ایک بار پھر جیب میں موجود ٹورس۔ نو ایم ایم پر چلا گیا۔ اس کی پیشہ ور تیز حسیات نے کچرا اسمیٹنے والے کو دیکھا جس نے اوورآل پہنا ہوا تھا اور کچرا سمیٹ کر ڈسٹ بن میں منتقل کرنے جارہا تھا...... مشکوک بات یہ تھی کہ یاردینی پر نظر پڑتے ہی وہ اپنا کام بھول گیا۔

''اگر ایک ہے تو اور بھی ہوں گے۔'' بریا کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجی۔ بریا نے ستون کی آڑ لے لی تاکہ یاردینی اسے نہ دیکھ سکے۔ ساتھ ہی اس نے تیزی سے پلیٹ فارم کا جائزہ لیا اور دو مزید آدمیوں کو تاڑ لیا۔ ایک بظاہر الیکٹریشن دکھائی دے رہا تھا اور دوسرا ٹیکسی ڈرائیور......

اسے یقین تھا کہ ان تینوں کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں تو وہ بریا نہیں بلکہ یاردینی کے چکر میں ہیں۔

بریا نے یاردینی کو گالی دی۔ وہ یقیناً ایئرپورٹ سے صاف نہیں نکلا...... کوئی گڑبڑ کر آیا تھا اور بے دھڑک بریا سے جھوٹ بولا تھا کہ اسے وہاں سے نکلنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی تھی۔ بریا نے یاردینی کو بینچ کی طرف جاتے دیکھا۔ تینوں سادہ پوش غیر محسوس انداز میں یاردینی کی نشست کے گرد تکون بنا رہے تھے۔ ان میں سے ایک کلائی کے مائیک پر سرگوشیاں کررہا تھا۔

اچانک بریا کی نظر ایک دراز قامت پر پڑی۔ جو اسی وقت دروازے سے گزر کر پلیٹ فارم پر آیا تھا۔ بریا نے پہچان لیا کہ وہ روسی نہیں تھا لیکن اس کے پیچھے آنے والا یقیناً روسی تھا اور وہ جنرل کیروف تھا۔ کیروف بریا کے لیے اجنبی نہیں تھا...... بریا کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیوں کی آواز بلند ہوگئی۔

بریا پلر کی آڑ سے نکلا کہ یاردینی اسے دیکھ سکے۔ دونوں کی نظر ٹکرائی۔ بریا کو امید تھی کہ یاردینی اٹھنے کا اشارہ سمجھ لے گا۔ وہ پھر ستون کی آڑ میں چلا گیا۔ چند سیکنڈ بعد اس نے پھر ستون کی آڑ چھوڑی۔ یاردینی پندرہ فٹ سے کم فاصلے پر تھا۔ بریا کی انگلیاں گن کے دستے سے لپٹ گئیں۔ وہ گن نکالنے ہی والا تھا کہ یاردینی لڑکھڑاتا ہوا زمین بوس ہوگیا...... فوراً اس پر نگاہ رکھے ہوئے تینوں سادہ پوش قریب تر ہو گئے۔

''میری مدد کرو......''

یاردینی لاعلم تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہورہا ہے۔ اس کے سینے میں آگ لگی ہوئی تھی۔ اس کی نظر دھندلا گئی۔ تاہم وہ اب بھی بریا کو دیکھ سکتا تھا۔

''میری مدد کرو......''

بریا بلاتردد یاردینی اور سادہ پوش افراد کی طرف بڑھا۔

''تم کون ہو؟'' ان میں سے ایک نے سوال کیا۔ ''تم جانتے ہو اسے؟''

''ٹرین میں ملاقات ہوئی تھی...... اوہ گاڈ، وہ سخت تکلیف میں ہے......'' بریا کا سلسلہ تکلم مفقود ہوگیا...... اس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔ بریا گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

''تمہیں ہمارے ساتھ چلنا......'' ایجنٹ کا جملہ نامکمل رہ گیا۔ بریا کی پہلی گولی نے اس کی گردن میں سرخ کھڑکی کھول دی۔ بریا کی پھرتی اور نشانہ قابل دید تھا۔ دوسری گولی دوسرے ایجنٹ کی کنپٹی میں گھس گئی، تیسرے ایجنٹ نے بریا کی گولی دل کے مقام پر وصول کی۔

''شوٹ!'' کوئی دہاڑا...... بریا اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ پلیٹ فارم پر افراتفری پھیل گئی تھی۔ کچھ مسافر بینچ کے نیچے چھپ گئے تھے۔ دروازے کے پاس سے کیروف نے بریا کو گولی مارنے کا حکم دیا تھا۔ حسین ساحرہ بریا کی نظر میں نہیں تھی۔

''لارا شوٹ ہم!''

بریا، لارا کو دیکھنے کے لیے ایڑی کے بل گھوما۔ وہ لارا کی گن کے نشانے پر تھا۔ تین اور سائے اطراف سے اس پر جھپٹ رہے تھے۔

''نکل جاؤ۔'' لارا نے پُرسکون لہجے میں کہا۔

بریا نے بلاتردد ایک عورت کی آڑ لے کر دوڑ لگائی...... لارا نے ٹانگیں پھیلا کر شوٹرز کا کلاسک انداز اپنایا اور بقیہ سادہ پوش ایجنٹوں کا صفایا کردیا...... کیروف کا منہ کھلا رہ گیا۔ صدمے اور بے یقینی نے اس کے نقوش بگاڑ دیے۔ لارا اس کی طرف گھومی۔ فاسٹ بالر کی گیند بلے کو چھو کر سلپ میں کیچ ہونے کے لیے سیکنڈ کا سواں حصہ لیتی ہے۔ اسمتھ کو ادراک تھا کہ کیروف بروقت متحرک نہیں ہوسکے گا۔ جو کچھ ہوا، اس کے بعد یہ ممکن ہی نہیں تھا...... اسمتھ سیکنڈ کے قلیل ترین حصے میں کیروف سے ٹکرایا۔ تصادم ہوا اور گولی چلی...... اسمتھ الٹی قلابازی لگا کر واپس قدموں پر آیا اور دو

فائر کیے۔ دونوں گولیاں لارا کے مرمریں گداز بدن میں داخل ہوگئیں۔ وہ ستون سے ٹکرا کر گری۔ گن ہاتھ سے نکل چکی تھی۔

''دیکھو وہ زندہ ہے؟'' کیروف کی آواز میں کرب تھا۔ اس نے اپنا بازو چیک کیا۔ لارا کی گولی آر پار نکل گئی تھی۔ اس کے جبڑے سختی سے بھنچے ہوئے تھے۔ وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی نائب، اس کی محبوبہ ہی دغاباز نکلی۔ کیروف کو ہائی وولٹیج شاک لگا تھا۔ اب اسے صحیح معنوں میں اندازہ ہوا کہ ڈانکو کا ملک سے نکلنے کا فیصلہ درست تھا۔

''وہ ختم ہوگئی ہے...... میں یاردینی کو دیکھتا ہوں۔'' اسمتھ نے کہا۔

''مجھے لارا سے بہت سے سوالات کرنے تھے۔'' کیروف کے چہرے پر غم اور تفکر کا سایہ تھا۔ ''بہرحال تمہارا شکریہ۔''

اسمتھ راستہ بناتا ہوا یاردینی کی طرف لپکا۔ ایک نظر پڑتے ہی اسے اندازہ ہوگیا کہ وہ بھی زندگی کی قیدوبند سے آزاد ہو چکا ہے۔

ملیشیا مین اور پولیس مکھیوں کی طرح امنڈ آئے تھے۔ کیروف اپنے قدموں پر تھا۔ اذیت اس کے چہرے سے عیاں تھی۔ تاہم وہ اتنا بودا نہیں تھا۔ بلند آواز میں اس نے احکامات جاری کرنے شروع کیے۔ منٹوں میں مسافروں کو باہر کا راستہ دکھایا گیا پھر میڈیا کو ہٹانے کے بعد کیروف، اسمتھ کے پاس آگیا۔ جو گھٹنوں کے بل لاشوں کے پاس بیٹھا تھا۔ لارا اور یاردینی کی لاشوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں تھا۔

''منہ سے جھاگ نکل رہا ہے؟''

''زہر دیا گیا ہے۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

کیروف نے لارا کی بجھی ہوئی آنکھوں میں دیکھا۔

''اس نے یہ کیوں کیا؟ کس کے لیے؟ یاردینی؟''

''یاردینی اور بریا دونوں ہو سکتے ہیں۔'' اسمتھ کے ذہن میں سیاہ اوورکوٹ والے کا سایہ لہرایا۔ ''کون ہے بریا؟''

طبی عملہ قریب بیٹھ گیا تھا۔ ''نہیں...... نہیں، ابھی اس کو مت چھونا۔'' اسمتھ نے میڈیکل اسٹاف کو روک دیا۔

''بریا، آئیون بریا۔ وہ سرب فری لانس آپریٹر ہے۔'' کیروف نے جواب دیا۔ ''اس کی تاریخ خون آلود اور طویل ہے جو بالکن کے علاقے سے شروع ہوتی ہے۔''

کیروف نے رک کر دوبارہ کہا۔ ''وہ KGB کا بھی پسندیدہ آدمی تھا۔ تاہم اس نے اپنی خونریزی اور جرائم کا دائرہ کار بڑھا دیا تھا۔ نئے مواقع اسے رشیا کے تبدیل ہونے کے بعد میسر آئے۔ اس نے مافیا اور مغرب کے لیے بھی کام شروع کر دیا۔ یہاں اس کے سر کی قیمت لگی ہوئی ہے۔''

اسمتھ نے کیروف کی آواز میں چھپا دکھ محسوس کر لیا۔

''کوئی ذاتی مخاصمت؟'' اس نے پوچھ ہی لیا۔

''ہاں، اس نے میرے دو آدمیوں کو اپنے مخصوص انداز میں ختم کیا تھا۔ دولت کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔''

اسمتھ نے احتیاط سے یاردینی کی جامہ تلاشی لی۔ پہلے اس نے ٹریول ڈاکیومنٹس، پاسپورٹ اور ٹکٹ برآمد کیے...... بالآخر اس کی انگلیاں کسی سرد چیز سے ٹکرائیں۔

''دستانے لاؤ۔''

پیرا میڈیکل نے گلوز فراہم کر دیے۔ اسمتھ نے احتیاط سے فلاسک نکال کر فرش پر رکھ دیا۔ اور برف کی بالٹی کا مطالبہ کیا۔ کیروف اور قریب آگیا۔

''تھینک گاڈ۔'' وہ بولا۔

''فلاسک کا ڈیزائن ٹھیک ہے؟''

''ایمپولز کو لے جانے کے لیے یہ اسٹینڈرڈ ڈیزائن ہے۔ ''بائیو ہیزرڈ'' کا عملہ پہنچنے والا ہے۔''

اس دوران میں اسمتھ نے برف کے ٹکڑوں والی بالٹی میں فلاسک محفوظ کر دیا۔ فلاسک کی تھرمل لیئر کو بذریعہ نائٹروجن، ریزنگ پوائنٹ سے اوپر رہنا چاہیے تھا...... اس سے زیادہ اسمتھ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ یہ محض ایک احتیاطی تدبیر تھی۔ باقی کام بائیو ہیزرڈ ٹیم نے کرنا تھا۔ اچانک اسے سناٹے کا احساس ہوا۔ ملیشیا مین نے تمام مسافروں اور اسٹیشن ورکرز کو نکال باہر کیا تھا۔ اب وہاں کیروف، اسمتھ اور لاشیں باقی رہ گئی تھیں۔

معاً کیروف نے سوال کیا۔ ''تم لڑائی بھڑائی بھی کرتے رہے ہو؟''

''ہاں۔'' اسمتھ نے گہری سانس لی۔ ''اور ہاں تم مجھے آئندہ جان کے نام سے پکار سکتے ہو۔''

''اوکے، جان۔''

''مجھے بریا کے بارے میں کچھ اور بتاؤ۔''

''بریا صرف قاتل ہی نہیں ہے۔ وہ سہولت کار بھی ہے۔ اگر تم کوئی شے یا شخص کو ملک سے باہر نکالنا چاہتے ہو، تو وہ یہ کام گارنٹی سے کر سکتا ہے۔''

''کیا تم نہیں سمجھتے کہ اس نے یاردینی اور لارا کی مدد

سے منصوبہ بندی کی اور کامیابی سے عمل کیا؟''

''عمل درآمد کیا، ٹھیک۔ لیکن منصوبہ بندی، نہیں، یہ بریا کا کام نہیں ہے۔ نہ ذمے داری، اس کا کام یاردینی کے بائیو پرٹ سے نکلنے کے بعد ہوتا ہے کہ اس کی حفاظت کرے اور باہر نکال دے۔''

''باہر کہاں؟''

کیروف نے کینیڈین پاسپورٹ دکھایا۔ امریکا اور کینیڈا کی سرحد وہ مقام ہے جہاں سے اسمال پاکس تمہارے ملک پہنچائی جائے گی۔'' اسمتھ کو لگا کہ اس کی قمیص میں چھوٹے چھوٹے کیکڑے رینگ رہے ہیں۔

''تمہارا مطلب ہے کہ یاردینی نے وائرس چرایا اور وہی کوریئر ہے؟''

''کوریئر؟ پاسپورٹ ٹکٹ حاصل کرنا، یاردینی کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ صرف چوری کرسکتا تھا۔ باقی کام بریا نے کیا، جس کے پاس خاصی رقم تھی۔ رقم بریا کو اس سے کام لینے والوں نے مہیا کی...... بریا کو گھیرنے کے لیے اسے بیرونِ ملک شہریت کے ساتھ بھاری معاوضے کی ادائیگی شامل ہوگی...... امریکا، کینیڈا بارڈر پر ان گنت خفیہ مقامات ہیں جہاں سے وہ امریکا میں داخل ہوسکتا تھا۔''

''معاف کرنا، لارا کو کہاں فٹ کروگے؟''

کیروف نے منہ پھیر لیا۔ ''سازشیوں نے یاردینی کو خاص موقع پر فعال کرنا تھا۔ ماسکو میں تمہاری موجودگی ان کے لیے ایک اتفاق تھی...... ایک بدمزہ اتفاق۔ انہیں فوری فیصلہ کرنا تھا...... بصورت دیگر اتنی بڑی سازش کا تختہ ہو جاتا۔ چنانچہ یاردینی کو فوراً متحرک کردیا گیا۔ کسی نے اسے ٹپ دی کہ کیا ہونے والا ہے......''

''لارا نے اسے اطلاع دی تھی؟'' اسمتھ نے کہا۔

''اور کون ہوسکتا ہے۔''

''لیکن وہ تنہا نہیں ہوسکتی...... اصل منصوبہ ساز کی آنکھیں اور کان لارا تھی۔ میرا یہی خیال ہے۔ ورنہ میری آمد پر اتنی تیزی سے ردِعمل نہ ہوتا۔ لارا نے منصوبہ ساز سے رابطہ کیا اور انہوں نے گرین سگنل دے دیا۔ یاردینی حرکت میں آیا...... ادھر فورسز بھی الرٹ ہوگئیں۔ یاردینی کی قسمت اچھی تھی کہ وہ چند منٹ پہلے نکل گیا۔'' اسمتھ خاموش ہوگیا۔

''جان یہ کیسی خوش قسمتی تھی؟ وہ بھی غداری کرتے ہوئے مارا گیا اور لارا بھی......'' کیروف خاموش ہوگیا۔ لارا کی غداری اور موت کے اثرات پوری طرح اس پر سے کم نہیں ہوئے تھے۔ ''دولت بُری چیز ہے۔ کچھ بھی کروا سکتی ہے۔''

''خوش قسمت بریا ہے۔'' اسمتھ نے کہا۔

''فی الحال۔'' کیروف کے جبڑے بھنچ گئے۔

اسی وقت بائیو ہیزرڈ ٹیم اسٹیشن میں داخل ہوئی...... مخصوص فلاسک کو فولاد کے باکس میں سیل کردیا گیا۔ ٹیم کا ٹرک بھی خاص تھا...... منٹوں میں وہ ٹرک میں روانہ ہو چکے تھے۔

''یہ ٹیم کہاں جائے گی؟''

''ماسکو کے سربسکی انسٹی ٹیوٹ۔'' کیروف نے جواب دیا۔

اسمتھ وائرس ہنٹرز کو ٹرک کے ساتھ روانہ ہوتے دیکھ رہا تھا۔

''میں بریا کا بندوبست کرتا ہوں۔'' کیروف نے قدم بڑھائے۔

اسمتھ سوچ رہا تھا کہ راتوں رات آناً فاناً بہت کچھ تبدیل ہوگیا۔ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ اصل پلان میں بھی ترمیم کی گئی ہے۔

تین انڈے

سوزی نے ایک مدت کے بعد گھر کی خوب صفائی کرنے کی ٹھان لی۔ شادی کے پچھلے بیس برسوں میں مسہری کے نیچے کاٹھ کباڑ کا ایک انبار جمع ہوگیا تھا۔ اس نے مسہری سرکا کر وہ سب نکالا تو اسے قدرے صاف ستھرا ایک چوبی ڈبا نظر آیا۔ سوزی کو حیرت ہوئی کہ اس پر گردوغبار کی تہیں کیوں نہیں تھیں۔ ڈبا کھولا تو اس میں تین انڈے اور دس ہزار ڈالر موجود تھے۔

شام کو شوہر کی واپسی پر اس نے ڈبے کا ذکر کیا تو اس نے معذرت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ جب بھی سوزی سے بے وفائی کا مرتکب ہوتا ہے تو ڈبے میں ایک انڈا ڈال دیتا ہے، سوزی نے دل میں سوچا کہ بیس برس میں شوہر کا صرف تین بار بہکنا قابلِ معافی ہے۔ اس نے اگلا سوال ڈالرز کے بارے میں کیا۔

''بکس چھوٹا ہے۔'' شوہر نے ایمان داری سے بتایا۔ ''انڈے زیادہ ہوجاتے ہیں تو میں انہیں بیچ کر رقم اسی ڈبے میں ڈال دیتا ہوں۔''

کوٹری سے حمیرا اقبال کا تعاون

''جنرل۔'' وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ ''یاردینی گولی سے نہیں مرا۔ اسے بریا نے زہر دیا تھا۔''

''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟''

''میری آمد کے بعد پلان تبدیل ہوا ہے...... میرا خیال ہے کہ نئے احکامات کے مطابق بریا کی ذمے داری یاردینی نہیں بلکہ اسمال پاکس وائرس تھا۔''

''لیکن وائرس کے نمونے یاردینی کی تحویل سے برآمد ہوئے ہیں...... تم نے دیکھا نہیں؟''

''جنرل، نہیں۔ میں نے نہیں دیکھا۔ میں نے صرف مخصوص فلاسک دیکھا ہے...... کیا تم جاننا نہیں چاہو گے کہ اس کے اندر کیا ہے؟''

☆☆☆

شٹل بس، ماسکو کے پُرہجوم ٹریفک میں مدغم ہوگئی۔ اوقات کار کے باعث وہاں صرف چھ سواریاں تھیں۔ بریا، عقبی نشست پر دروازے کے قریب بیٹھا تھا۔ عام گاڑیوں کے علاوہ ملیشیا کی گاڑیاں بھی گزر رہی تھیں...... اگر انہیں پتا چل جاتا......

بریا کو بس روک لیے جانے کی پروا نہیں تھی۔ وہ جنرل کیروف کے معاملے میں بھی مطمئن تھا جس نے بریا کے سر کی قیمت سو ہزار روبل مقرر کی تھی۔ جنرل شدومد سے چھان بین کر رہا ہوگا۔ اس کا پہلا خیال ٹیکسیوں کی طرف جائے گا...... ٹرین اسٹیشن پر پولیس کو بریا کے فوٹو دکھائے جائیں گے کہ وہ نجی گاڑیوں پر نظر رکھیں...... آخر میں کیروف کا خیال بس کی طرف آئے گا۔ تاہم فوری طور پر نہیں۔ اتنی دیر میں بریا کو دور نکلنے کا وقت مل جائے گا۔ وہ ایک خطرناک اور چالاک آدمی تھا، الجھاؤ اور بلف اس کے دو اہم ہتھیار تھے، بریا نے اوورکوٹ میں اصلی فلاسک کو محسوس کیا اور مسکرایا۔

کیروف نقلی فلاسک دریافت کر کے خوش ہوگا۔ اس کا پہلا قدم ہوگا کہ وائرس کنٹینر کو واپس محفوظ جگہ پر پہنچا دیا جائے...... جب تک وہ خود بحفاظت ملک سے نکل چکا ہو گا...... وہ پھر مسکرایا اور کھڑکی سے باہر جھانکا۔

شریمیٹوف ائرپورٹ کے آثار نظر آ رہے تھے۔

☆☆☆

متعلقہ افراد سربسکی انسٹی ٹیوٹ پہنچ چکے تھے۔

''کتنی دیر لگے گی؟''

''تیس منٹ۔'' کیروف نے بتایا۔

اسمتھ بے بس تھا۔ تاہم اس کی چھٹی حس اعلان کر رہی تھی کہ وقت ضائع ہو رہا ہے۔ فیڈرل سیکیورٹی سروس کے نئے اسکواڈ کے ایک ایجنٹ کو لے کر کیروف ایلیویٹر کے ذریعے دوسری منزل پر آ گیا۔ اسمتھ ہمراہ تھا۔ بائیو ٹیم چھٹی منزل پر تھی۔ انسٹی ٹیوٹ کا ڈائریکٹر، دبلا پتلا، پرندے نما آدمی تھا۔ کیروف نے جب اسے بتایا کہ اس کا آفس اب کیروف کی سینٹرل کمانڈ پوسٹ شمار ہوگا تو وہ پلکیں جھپکا تا رہ گیا۔

''ٹیسٹ رزلٹ آتے ہی مجھے فوراً اطلاع کرو۔'' کیروف نے اسے ہدایت کی۔ وہ عجلت زدہ انداز میں باہر نکل گیا۔

کیروف گہری سانس لے کر اسمتھ کی جانب متوجہ ہوا۔ وہ کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔ ''جان، جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد یہ بہتر وقت ہے کہ تم تفصیل سے مجھے بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے اور تم کس کے لیے کام کر رہے ہو؟''

اسمتھ نے جنرل کے الفاظ کو تولا۔ اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ رشینز اسمال پاکس کو نکلنے سے نہیں روک سکیں گے...... وقت تیزی سے بھاگ رہا تھا۔ اسمتھ نے فیصلہ کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں کی......

''کیا تم میرے لیے محفوظ کمیونیکیشن کا انتظام کر سکتے ہو؟''

کیروف نے ڈیسک کے فون کونسول کی طرف اشارہ کیا...... تمام لائنز محفوظ ہیں...... سیٹلائٹ سے لنک ہیں۔ میں باہر انتظار کرتا ہوں۔''

''نہیں۔'' اسمتھ نے انکار کیا۔ ''تم سنو کیا بات ہوتی ہے۔''

اسمتھ نے نمبر ملایا۔ وہ جانتا تھا کہ کون جواب دے گا۔

''کلین ہیئر۔''

''سر، میں سربسکی انسٹی ٹیوٹ میں ڈائریکٹر کے آفس میں ہوں۔ میجر، جنرل کیروف میرے ساتھ ہیں۔ اب تک کی صورت حال بتا رہا ہوں۔''

''شروع ہو جاؤ۔''

اسمتھ نے دس منٹ میں تمام رام کہانی گوش گزار کر دی اور بتایا کہ ٹیسٹ رزلٹ آنے میں پندرہ منٹ رہ گئے ہیں۔

''اسپیکر آن کر دو۔'' کلین نے ہدایت دی۔

اگلے لمحے کلین کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

''جنرل کیروف؟''

''یس؟''

''میرا نام ناتھن کلین ہے۔ میں وہی کام کرتا ہوں جو تمہاری حکومت کے لیے ولیری ایپنانوف کرتا تھا۔ درحقیقت ولیری اور میں ایک دوسرے سے بخوبی واقف تھے۔''

اسمتھ نے دیکھا کہ کیروف کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

''جنرل؟'' کلین کی آواز آئی۔

''یس، میں سن رہا ہوں...... میں...... میں سمجھ گیا...... مسٹر کلین۔'' جنرل ولیری کا نام سن کر بوکھلا گیا تھا۔ ولیری ایپنانوف ایک سائے کا نام تھا، اس کے بارے میں افواہیں تھیں کہ وہ پریذیڈنٹ پوٹرینکو کا سب سے معتبر مشیر تھا۔ وہ کبھی کاؤنسل میٹنگ میں دکھائی نہیں دیا۔ صرف چند ہی لوگ یہ دعویٰ کر سکتے تھے کہ انہوں نے ولیری کو دیکھا ہے، اس کی طاقت اور اثر ناقابلِ تردید تھا...... اور کلین اسے جانتا ہے۔ اس انکشاف میں بہت کچھ پوشیدہ تھا۔

''جنرل۔'' کلین نے کہا۔ ''مزید کسی پیش رفت سے قبل ریاست کے کسی بھی سیکیورٹی ادارے کو بھنک نہیں لگنی چاہیے۔ ایسا ہوا تو دہشت پھیلتے دیر نہیں لگے گی اور جس کا فائدہ بریا اٹھائے گا۔''

''میں اتفاق کرتا ہوں، مسٹر کلین۔''

''پلیز، مجھے بتاؤ کہ ہم کیا مدد کر سکتے ہیں؟''

''میں اس پیشکش کی قدر کرتا ہوں۔'' کیروف نے ایمانداری سے کہا۔ ''لیکن تاحال یہ رشیا کا اندرونی معاملہ ہے۔''

''تمہارے ذہن میں ہماری جانب تیار رہنے کے لیے کوئی تجویز؟''

کیروف نے اسمتھ کی جانب دیکھا۔ ''نو سر... فی الوقت نہیں۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

کیروف دوسری لائن کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے روسی زبان میں مختصر بات کی اور پُرتشویش نظروں سے اسمتھ کی طرف دیکھا۔

''فلاسک میں سے چائے برآمد ہوئی ہے۔'' اس نے اعلان کیا۔

کلین نے بھی بُری خبر سن لی۔

''بریا نے فلاسک تبدیل کر دیے تھے۔ اسی لیے اسے زہر دیا گیا۔ بریا چاہتا تھا کہ ہم اس خوش فہمی میں رہیں کہ ہم نے چور کو وائرس کے ساتھ بروقت پکڑ لیا ہے۔'' اسمتھ نے کہا۔

''یعنی بریا خود اسمال پاکس رشیا سے باہر لے جائے گا۔''

کلین خاموشی سے سن رہا تھا۔

''اس وقت اسے شریمیٹوف ائرپورٹ کے قریب ہونا چاہیے...... جتنا وقت وہ حاصل کر چکا ہے، منطقی اعتبار سے وہ وہیں سے پرواز کرے گا۔ اسمال پاکس کے ساتھ کمرشل ائرلائن پر دیوانگی ہے...... خدا جانے وہ کہاں اترے؟''

''کیا ہم بروقت وہاں پہنچ سکتے ہیں یا وہاں سیکیورٹی کو مطلع کریں؟''

''نہیں۔'' کلین کی آواز آئی۔ ''آخری بہترین قدم یہ ہوگا کہ فوراً ائرپوٹ بند کر دیا جائے۔''

''میں صدر سے بات کرتا ہوں۔''

''فوراً...... جتنی جلدی ہو سکے۔''

اسمتھ نے کلین کی آواز میں خفیف سا اضطراب محسوس کیا۔

☆☆☆

بریا انٹرنیشنل ٹرمنل میں تھا۔ اسے کوئی غیر معمولی سرگرمی نظر نہیں آئی۔ وہ ڈیوٹی فری شاپس اور گفٹ شاپس کی طرف چل پڑا۔ تاہم وہ ماحول سے بے خبر نہیں تھا۔ فلائٹ کا وقت سر پر تھا۔ وہ ایک دکان پر شیشے کے دوسری جانب پرفیوم اور سگار کا ڈسپلے دیکھ رہا تھا۔ لیکن درحقیقت وہاں وہ کسی کے انتظار میں کھڑا تھا......

دفعتاً اس کا انتظار ختم ہو گیا۔ مسافروں میں اسے گول کھوپڑی کا چکنا چاند نظر آیا۔ چاند کا فاصلہ کم ہوا تو بریا نے دوسری شناخت دیکھی...... دو انڈے نما ابھری ہوئی آنکھیں اور پھولے ہوئے گال۔ ایڈم ٹریلور۔ ٹریلور کے تاثرات میں عجلت اور بے چینی کے ساتھ پریشانی بھی تھی۔

''ڈیوڈ۔'' بریا نے نرمی سے کوڈ نیم پکارا۔ کوڈ نیم سن کر ٹریلور مزید بدحواس ہو گیا اور متلاشی نظروں سے اطراف میں دیکھا، کسی نے اس کی کہنی کو چھوا۔

''ڈیوڈ، میں سمجھا کہ میں نے تمہیں کھو دیا ہے۔''

ٹریلور پلک جھپکائے بغیر سیاہ آنکھوں والے دراز قامت کو گھور رہا تھا جس کے پتلے ہونٹوں کی باریک مسکراہٹ دھاری دار بلیڈ کے مانند تھی۔

''تم دیر سے آئے ہو۔'' ٹریلور نے کہا۔

''میں تمہارا انتظار کر رہا تھا۔'' بریا نے اس کا بازو پکڑا اور بار کاؤنٹر پر لے آیا۔ وہ اسے لے کر کاؤنٹر کے

کونے پر بیٹھ گیا۔

''لیموں اور سنگترہ......'' بریانے گنگناتے ہوئے کہا۔

ایک لمحے کے لیے ٹریلور کا ذہن خالی ہو گیا۔ وہ فقرہ مکمل کرنے کے لیے الفاظ یاد کر رہا تھا۔ بریا سوالیہ نظروں سے ہونق زدہ ٹریلور کو تک رہا تھا۔

''......شاید ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔''

بریا مسکرانے لگا۔ ''لاؤ مشروب نکالو۔'' ٹریلور نے چھوٹا سا چرمی بیگ نکالا اور کاؤنٹر پر رکھ دیا۔ اس میں سے برانڈی کی بوتل نکالی...... بریا نے بوتل کھول کر اس طرح منہ سے لگائی جیسے گھونٹ بھر رہا ہو، پھر بوتل واپس ٹریلور کو پکڑا دی۔ اس نے بھی بریا کی نقل کی اور عین اسی وقت بریا نے فلاسک نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

''مسکراؤ۔'' اس نے بول چال کا انداز اپنایا۔ ''ہم دو دوست ہیں، جو ڈرنک شیئر کر رہے ہیں......'' بریا نے فلاسک کھولنا شروع کیا تو ٹریلور کی آنکھیں مزید اُبل پڑیں۔

''ہم میں سے ایک نے روانہ ہونا ہے اس لیے ہم ڈرنک ختم نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ دورانِ سفر لطف اندوز ہونے کے لیے میں تھوڑی سی برانڈی تمہیں دے رہا ہوں...... اندر بالائی حصے کے نیچے تمہاری مطلوبہ شے ہے...... اسے اندر سے خصوصی طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اوپر برانڈی ہوگی۔ اب اگر انسپکٹر چیک کرنے کے لیے اسے کھولے گا تو اسے برانڈی کی مہک آئے گی۔'' بریا نے اسٹول پیچھے کیا اور کھڑا ہو گیا۔ ''سفر کے مزے لو۔'' اس نے ٹریلور کو آنکھ ماری۔ ''اور بھول جاؤ کہ تم نے مجھے کہیں دیکھا تھا۔''

☆☆☆

کچھ دیر بعد ایڈم ٹریلور میٹل ڈیٹیکٹر سے گزر رہا تھا۔ اسکینر نے سلنڈر نما شے کی نشاندہی کر دی...... گارڈ امریکی کو روک کر ایک طرف لے گیا۔ دوسرے گارڈ نے بیگ کھولا اور فلاسک باہر نکالا۔ ٹریلور کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ تاہم وہ خاموش رہا۔

اس نے مسکرا کر فلاسک بند کیا اور ٹریلور کو واپس کر دیا، ساتھ ہی مشورے سے نوازا...... ''بہت ٹھنڈی ہے، مزہ آتا اگر کچھ گرم ہوتی۔''

جواباً ٹریلور بھی مسکرایا۔ اسی وقت ملیشیا کی ٹیم نے انٹرنیشنل ٹرمینل پر دھاوا بولا۔ جب تک ٹریلور طیارے میں اپنی فرسٹ کلاس نشست سنبھال چکا تھا...... امریکن ایئرلائن 767 کو گیٹ سے واپس لایا جا رہا تھا اور سیکیورٹی والے نگراں کیمروں کے ٹیپ پر بریا کو تلاش کر رہے تھے۔

امریکن ایئرلائن 1710 لندن سے ہوتی ہوئی براہِ راست واشنگٹن ڈولس انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لیے روانہ ہو رہی تھی۔ وہ ایئرفرانس ایئربس کے پیچھے دوسرے نمبر پر تھی...... ایئرلائن 767 نکل نہیں پائی تھی۔ وزیرِ دفاع کی کال فلائٹ ڈائریکٹر کے پاس کنٹرول روم میں پہنچی تو 1710 کو گو (GO) کا اشارہ مل چکا تھا۔

کال سنتے ہی ڈائریکٹر، لاؤڈ اسپیکر میں حلق کے بل دہاڑا۔ ''ہر چیز روک دو...... بند کر دو...... شٹ ڈاؤن!'' بائیس ..... چہروں کو کرنٹ لگا۔ وہ حیرت سے ڈائریکٹر کو دیکھ رہے تھے جیسے وہ پاگل ہو گیا ہو۔

''کیا بند کر دو؟'' ایک کنٹرولر کا منہ کھلا ہوا تھا۔

''بہرے ہو...... ایئرپورٹ، مکمل ایئرپورٹ!''

''سب کچھ؟''

''ہاں! کوئی چیز زمین سے فضا میں نہ جائے۔'' فلائٹ ڈائریکٹر نے میز پر گھونسا مارا۔

ٹاور کا ماحول یکسر بدل گیا۔ تمام سرگرمیاں ''فل اسٹاپ'' کے پیغام پر مرکوز ہو گئیں۔ کچھ طیارے فعال رن وے پر پوزیشن لینے کے لیے ٹیکسی کر رہے تھے چند ایپرن میں منتظر تھے۔ کسی کے ذہن میں ٹیک آف کرنے والے طیاروں کا خیال تک نہ تھا...... جب خیال آیا تو امریکن 1710، ماسکو کی فضاؤں میں تھا۔ بلندی چھتیس ہزار فٹ تھی۔

ورجینیا، یو۔ایس۔اے

رشیا اور امریکا کے اوقات کی تفریق کے باعث امریکا کی مشرقی ساحلی پٹی پر آدھی رات کا وقت تھا۔ انتھونی پرائس، ورجینیا کے فورٹ بلوائر کے شمالی گارڈ ہاؤس میں داخل ہوا۔ کمپیوٹر نے جزئیات چیک کیں اور وہ ڈرائیو وے میں آگے بڑھ گیا۔ اس کا رخ جنرل رچرڈسن کی رہائش گاہ کی جانب تھا۔ توقع کے مطابق تیسری منزل کی بتیاں روشن تھیں۔

رچرڈسن اپنی اسٹڈی میں تھا۔ NSA (نیشنل سیکیورٹی ایجنسی) کے ڈپٹی ڈائریکٹر کو دیکھ کر جنرل رچرڈسن نے کھڑے ہو کر کافی ٹرے کی طرف اشارہ کیا۔

''معذرت خواہ ہوں، اس وقت تمہیں بستر سے نکالنا پڑا۔ لیکن میری خواہش تھی کہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔'' رچرڈسن نے پرائس سے کہا۔ پرائس رات میں شاذ ہی چار

گھنٹے سے زیادہ نیند لیتا تھا۔ کافی لے کر اس نے رخ پھیرا اور کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''لارا ٹیلون کی جانب سے تازہ پیغام۔''

پرائس نے ابتدائی چند جملے پڑھے اور نظر اٹھائی۔ ''یعنی بائیو پرٹ میں تمام کام منصوبے کے مطابق ہے۔ مسئلہ کیا ہے۔''

''پورا پیغام پڑھو۔'' رچرڈسن نے اشارہ کیا۔ پرائس نے اسکرین کی جانب دیکھا۔ اس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

''جان اسمتھ؟ یہ مردود ماسکو میں کیا کر رہا ہے؟''

''لارا کے مطابق وہ ہمارے منصوبے میں ٹانگ اڑا رہا ہے۔''

''یہ کیونکر ممکن ہے؟'' پرائس بڑبڑایا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ اس نے کیروف کو عین وقت پر چوکنا کر دیا تھا۔''

''لیکن بریا اور ٹریلو تو نکل چلے ہیں......؟''

رچرڈسن نے آنکھوں کو مسلا۔ ''اسی لیے تمہیں بلایا ہے۔ ان دونوں کے نکل جانے پر لارا کا پیغام آنا چاہیے تھا۔ جو نہیں آیا...... یہ دیکھو۔'' اس نے کی بورڈ پر انگلیاں چلائیں۔ CNN کی تازہ خبریں سامنے آ گئیں۔ ماسکو ٹرین اسٹیشن پر کسی گڑبڑ کے نتیجے میں گولیاں چلی ہیں۔ تفصیلات مبہم ہیں اس لیے صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن لارا کہاں غائب ہے؟''

''لارا کو مردہ سمجھو۔'' پرائس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''روسیوں نے اصل خبر نکلنے نہیں دی۔''

''اگر اسے اٹھا لیا ہے...... اگر وہ کیروف کے پاس ہوئی؟''

''ناممکن۔ لارا پروفیشنل ہے۔ وہ زندہ ہاتھ آنے والی نہیں...... وہ جانتی ہے کہ ایسے معاملات میں زندہ گرفت میں آنے کا مطلب کیا ہوتا ہے؟'' پرائس نے اسکرین کی طرف اشارہ کیا۔ ''کم از کم پانچ لاشیں ہیں۔ سب سیکیورٹی والے ہیں۔ میں آگاہ ہوں کہ بریا بہت اچھا ہے...... لیکن پانچوں کو گرانے کے لیے اسے مدد لینی پڑی ہوگی، جبکہ وہاں صرف پانچ نہیں ہوں گے...... میرا خیال ہے کہ لارا کو مداخلت کرنی پڑی۔'' دونوں خاموش ہو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ گویا ہوا۔ ''بظاہر بریا صاف نکل گیا ہے۔ لیکن مسئلہ پھر بھی ہے۔ کیروف اور اسمتھ، لارا کی مصروفیات، رابطے...... وغیرہ کی چھان بین کریں گے۔ اگر انہیں کوئی کلیو مل گیا؟''

''لارا اتنی کچی ہوتی تو کیروف کی خوابگاہ میں نہ پہنچ پاتی اور نہ اس کی نائب ہوتی۔ بالفرض محال کوئی اشارہ ملتا بھی ہے تو اس میں کافی وقت ضائع ہوگا۔ یہ اتنا آسان نہیں۔ ویسے بھی ترجیحات یہ نہیں ہیں...... یہ بعد کی باتیں ہیں۔ بریا اور اسمال پاکس اس وقت اولین اور سنگین ترین مسئلہ ہے...... ان کی ساری توانائی اس پر خرچ ہوگی۔ اگر ہم لارا کی اطلاع کے بعد پلان تبدیل نہ کرتے تو معاملہ بُری طرح الجھ جاتا۔ میرا خیال ہے کہ ہم کامیاب ہو چکے ہیں...... بس اطلاع ملنے کی دیر ہے۔''

''اسمتھ کا کیا ہوگا؟'' رچرڈسن نے استفسار کیا۔ جنرل کی بے چینی ختم نہیں ہو رہی تھی۔

''اس کا تعلق آرمی سے ہے۔ تم جانچ پڑتال کرو۔ کوئی اسرار ہے...... آخر وہ کس کے لیے کام کر رہا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اچھے خاصے رابطے ہیں۔ پہلے وہ وینس میں نمودار ہوا اور اب روس میں ہے۔ CIA کی انڈر کور ایجنٹ رینڈی رسل ماسکو میں ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ رینڈی کے لیے سات ہزار میل کا سفر طے کر کے وہاں پہنچا ہے...... اسمتھ کی ٹانگیں کاٹنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہو گیا ہے کہ اس کے باس کا پتا چلایا جائے جو آرڈر جاری کر رہا ہے۔''

☆☆☆

رینڈی رسل الارم سسٹم ڈی ایکٹیویٹ کر کے اندر داخل ہوئی۔ فوراً ہی زمین نے اس کے قدم پکڑ لیے۔ اسے احساس ہوا کہ وہ اکیلی نہیں ہے...... وہاں کوئی اور بھی تھا۔ حالانکہ سیکیورٹی سسٹم نے کسی مداخلت کا اشارہ نہیں دیا تھا۔ رینڈی نے ناک سکیڑی، مخصوص تمباکو کی مدھم خوشبو اس کی قوتِ شامہ سے ٹکرائی۔

''ساشا، تم ہو؟'' اس نے پکارا۔

''میں اِدھر ہوں، رینڈی۔'' ایک آواز آئی۔

رینڈی نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''اِدھر، کدھر؟''

''فائل روم۔'' جواب آیا۔

''شیطان!'' رینڈی آفس کے پیچھے فائل روم میں چلی گئی۔ یہ کافی بڑا کمرا تھا جہاں جدید کمپیوٹر اور اس کے لوازمات موجود تھے۔ ساشا ربلو، جاپانی الیکٹرونک کمپنی کی خفیہ فائلز سے نیا ڈیو گیم ڈاؤن لوڈ کرنے میں مگن تھا۔

''ساشا، میں نے تمہیں پہلے بھی تنبیہ کی تھی۔ تم باز نہیں آؤ گے۔'' رینڈی نے آواز میں درشتگی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ساشا سترہ سال کا دبلا پتلا لڑکا تھا۔ بالوں میں سرخی کے ساتھ نارنجی رنگ کا امتزاج تھا۔ قد لمبا اور آنکھیں سبز رنگت کی

حائل تھیں......وہ روس کا ایک گمنام کمپیوٹر جینئس تھا۔

ماسکو یونیورسٹی کے طلبا کے لیے بے ڈیجیٹل نے ایک سیمینار کی میزبانی کی تھی۔ وہیں ساشا نامی نابغہ رینڈی سے ٹکرایا تھا۔ رینڈی اس کی طرف اس لیے متوجہ نہیں ہوئی تھی کہ وہاں وہ سب سے کم عمر تھا بلکہ رینڈی کی دلچسپی وہ لیپ ٹاپ تھا جسے ساشا خاموشی سے استعمال کر رہا تھا۔ وہ ہیکنگ کے دوران رشین سینٹرل بینک کے مین فریم میں گھسا ہوا تھا۔ رینڈی دنگ رہ گئی۔ ساشا بینک کے سونے کے ذخائر کی سطح چیک کر رہا تھا۔

رینڈی ایک منٹ میں سمجھ گئی کہ وہ ایک ناقابلِ یقین نابغہ روزگار کو دریافت کر بیٹھی ہے۔ اس نے بہ آسانی لڑکے کو چیز برگر اور کوک کی دعوت قبول کرنے پر آمادہ کر لیا۔

دورانِ گفتگو نئے انکشافات ہوتے رہے۔ ساشا ماسکو سب وے کنڈیکٹر کا بیٹا تھا۔ رینڈی کی حیرانگی کی حدود وہاں تمام ہو گئیں، جب اسے معلوم ہوا کہ ساشا کا بلند تر آئی کیو مروجہ طریقہ کار کی گرفت سے باہر ہے۔ وہ ایک ایسا ہیرا تھا جسے قدرت نے خود تراشا تھا۔ اس کی یادداشت غضب کی تھی۔ بیوروکریسی کو ہائی اسکول سسٹم کے ہونہار طلبا سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ خود ساشا کو اپنی اصل قدر کا اندازہ نہ تھا۔

رینڈی نے اس کی فیملی سے بات کر کے ساشا کو بے ڈیجیٹل میں کام کرنے پر آمادہ کر لیا۔ وہ ہر روز چند گھنٹے وہاں گزارتا تھا۔ تاہم رینڈی نے اس پر کسی قسم کی پابندی نہیں لگائی تھی۔ دونوں آپس میں بے تکلف ہوتے گئے۔ رینڈی نے ساشا کو چند جدید ترین سوفٹ ویئرز اور ٹیکنالوجی تک رسائی دے دی۔ تاہم اس نے لڑکے سے وعدہ لیا تھا کہ وہ ان کا غلط استعمال نہیں کرے گا۔ ساشا ایسی اطلاعات بھی رینڈی تک پہنچانے کی کوشش کرتا، جن کی رینڈی کو ضرورت نہیں تھی۔ ساشا کو مزہ آتا تھا...... اس کا مشغلہ ٹھہرا......شوق تھا......وہ اپنے طور پر نت نئی معلومات بطور تحفہ رینڈی کو پیش کرتا تھا۔

''اوکے۔ کیا خاص بات تھی کہ تم نے میرا آنے کا انتظار بھی نہیں کیا؟''

''ریل روڈ اسٹیشن شوٹنگ۔''

''فلم شوٹنگ؟'' رینڈی مسکرائی۔

''ڈز......ڈز......'' ساشا نے ہاتھ سے گن کا اشارہ کیا۔

''راستے میں، میں نے خبر سنی تھی۔ کیا خاص بات ہے؟''

ساشا کی انگلیاں کی بورڈ پر تھرک رہی تھیں۔ ''وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ چیچن باغی تھے۔''

''تو کیا ہوا؟'' رینڈی نے دریافت کیا۔

''تو ماسکو ائرپورٹ کیوں بند کیا گیا؟''

رینڈی نے اس کے شانے پر سے جھک کر اسکرین پر نظر ڈالی۔ ساشا فیڈرل سیکیورٹی سروس کے مین فریم کو ہیک کر چکا تھا۔ وہ شریمیٹوف ائرپورٹ کی ٹریفک کا جائزہ لے رہا تھا۔ ''چیچن حملہ آور نے ائرپورٹ کو نشانہ بنایا ہے۔'' اس نے مشکوک انداز میں کہا۔ ''میرا نہیں خیال کہ ایسا ہے کوئی اس سے بڑی بات ہے، رینڈی...... جسے FSS والے منظرِ عام پر نہیں آنے دے رہے۔''

رینڈی کچھ سوچ کر بولی۔ ''لنک بند کر دو۔''

''کیوں؟ میں بیک وقت پانچ کٹ آؤٹس استعمال کر رہا ہوں۔ اگر FSS والوں کو شک بھی ہو گیا تو وہ یہی سمجھیں گے کہ کسی نے بمبئی سے مین فریم کو ہیک کیا ہے۔''

''ساشا......''

''اوکے، اوکے۔'' اس نے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔ ''رینڈی پریشان ہونے کی بات نہیں ہے، کٹ آؤٹ......''

''کٹ آؤٹ کو چھوڑو۔ میں سوچ رہی ہوں کہ ائرپورٹ کو شٹ ڈاؤن کیوں کیا گیا۔ یہ ایک ایمر جنسی معلوم ہوتی ہے۔''

☆☆☆

کسی بڑے ائرپورٹ کو اچانک بند کر دینا، سازوسامان کی نقل و حرکت کے نقطۂ نظر سے ایک بھیانک خواب ہوتا ہے۔ اگرچہ مسافروں کو بھی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے...... کیروف اور اسمتھ وہاں پہنچے تو پانچ سو مسافر وجوہات تلاش کرتے پھر رہے تھے جبکہ عملے کے پاس کوئی معقول جواب نہیں تھا۔ مسلح ملیشیا نے پوزیشن لے لی تھی۔ گویا مسافر قیدی بن کر رہ گئے تھے۔ دکانوں، اسٹاک روم، کارگو ایریا، لاؤنجز...... وغیرہ ہر جگہ کی تلاشی لی جا رہی تھی۔ افواہیں زوروں پر تھیں اور مسافروں کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا جو انٹرنیشنل ٹرمینل میں پھنسے ہوئے تھے، انہیں غصے سے زیادہ خوف و ہراس نے گھیرا ہوا تھا۔

''بریا کو ٹیپ پر دیکھا گیا ہے۔'' اطلاع ملتے ہی کیروف نے اسمتھ کو بتایا۔ دونوں راستہ بناتے ہوئے سیکیورٹی کمانڈ پوسٹ کی جانب بڑھے...... کمرا بڑے سے ٹیلی ویژن اسٹوڈیو کا منظر پیش کر رہا تھا۔ چھ ٹیکنیشن بیس فٹ کے کنسول کے سامنے ایستادہ تھے...... کنسول نوے عدد

کیمروں کا احاطہ کر رہا تھا۔ کیمروں میں ٹائمرز لگے تھے۔ کیمرے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے آپریٹ کیے جاتے تھے...... ٹیکنیشن نے ایک مخصوص جگہ کو فوکس کیا ہوا تھا۔

''کیا ہے؟'' کیروف نے غور کیا۔ ٹیکنیشن نے کھانے پینے کے کاؤنٹر پر کونے میں اشارہ کیا۔ دونوں نے کونے کے مخصوص مانیٹر کو دیکھا۔

''شبہ مدھم ہے لیکن لگتا ہے کہ وہی ہے۔'' اسمتھ نے کہا۔ کیروف نے قریب ہو کے آنکھیں سکیڑیں۔

''ٹھیک ہے، وہی ہے۔''

''کیا خیال ہے...... وہ اپنے ساتھ کھڑے آدمی سے بات نہیں کر رہا؟'' اسمتھ نے استفسار کیا۔

''کیا تم امیج کو واضح کر سکتے ہو؟'' کیروف نے ڈائریکٹر سے سوال کیا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

''میں پہلے ہی انتہائی سطح تک کلیئر کر چکا ہوں۔ مزید صاف کیا جا سکتا ہے لیکن ہمارے پاس مطلوبہ آلات نہیں ہیں۔''

اسمتھ، کیروف کو ایک طرف لے گیا۔ ''جنرل، بریا ہمارا اولین ٹارگٹ ہے لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کے ساتھ کون ہے؟''

کیروف نے اسکرین پر غیر واضح چہروں کی طرف دیکھا۔ ''روشنی بھی چہروں پر اس زاویے سے گر رہی ہے کہ مشکل ہو گیا ہے۔ ہمارے پاس جدید سوفٹ ویئر نہیں ہے۔''

اسمتھ نے پیشانی مسلی۔ ''تم بریا کو سب سے بہتر جانتے ہو۔ کیا اس نے کبھی پارٹنر کے ساتھ بھی کام کیا ہے؟''

''کبھی نہیں۔ بریا ہمیشہ اکیلا کام کرتا ہے......''

اسمتھ دھندلے چہروں کو گھور رہا تھا۔ وہ مطمئن نہیں تھا۔ بریا اب تک ہر بار ان سے ایک قدم آگے رہا تھا......

''جنرل یہ ٹیپ مجھے چاہیے...... شاید میں اسے واضح کر لوں۔''

''ایمبیسی میں؟''

''ہاں، اور مجھے لارا کا لیپ ٹاپ اور سیل فون بھی چاہیے۔''

''مل جائے گا۔''

''آخری سوال......'' اسمتھ کی آواز میں سنسنی تھی۔ ''یہ ممکن ہے کہ بریا ٹرمینل میں نہ ہو؟'' اسمتھ کا نکتہ سمجھ کر کیروف کی آنکھیں پھیل گئیں۔

''شٹ ڈاؤن سے قبل کون سی پروازیں نکل گئی تھیں اور ان کی منزل کے بارے میں بتاؤ۔'' کیروف نے ڈائریکٹر کو مخاطب کیا۔

ڈائریکٹر نے ڈپارچر شیڈول فراہم کیا...... سوئس ایر 101، ایئر فرانس 612، امریکن 1710، بریا ان میں سے کسی پر بھی ہو سکتا ہے...... کیروف نے جیٹ وے کے کیمروں اور تینوں فلائٹس کا ریکارڈ طلب کیا......

''یہ ممکن ہے کہ بریا تین میں سے کسی فلائٹ پر ہو...... جان، اس کے برعکس ایک غیر متوقع امکان بھی موجود ہے کہ وہ ایئرپورٹ سے نکل گیا ہو اور ابھی شہر میں ہی ہو۔''

اسمتھ کو ادراک تھا کہ کیروف کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ تین طیارے فضا میں تھے...... تینوں میں مجموعی طور پر ایک ہزار مسافر تھے۔ جو مغربی یورپ جا رہے تھے اگر بریا کسی ایک پر تھا تو اسمتھ بین الاقوامی سطح پر کیا اقدامات اٹھا سکتا تھا؟

''اور اگر صورتِ حال الٹ گئی۔'' اسمتھ نے جنرل سے پوچھا۔ ''منزل پیرس، لندن اور زیورچ میں سے کوئی بھی نہیں ہے...... بلکہ ماسکو ہے تو تم اس غیر متوقع صورتِ حال کے لیے کیا کر سکتے ہو؟''

کیروف نے اسمتھ کی آنکھوں میں دیکھا اور سر ہلا کر فون کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆

کیروف حقیقت کے قریب تر ہو چلا تھا کہ بریا ایئرپورٹ سے نکل گیا ہے اور شہر میں ہے...... لیکن وہ زیادہ دیر ماسکو میں نہیں رکے گا...... اُدھر بریا ایئرپورٹ سے نکل کر شٹل بس کے ذریعے براہِ راست ماسکو کے مرکزی بس ڈپو پر اترا۔ کاؤنٹر پر آ کر اس نے سینٹ پیٹس برگ کا ون وے ٹکٹ لیا...... بیس منٹ کے بعد بس روانہ ہو گئی۔

☆☆☆

جیٹ وے کے ٹیپ دیکھنے میں کیروف اور اسمتھ نے تیس منٹ لیے۔ تین فلائٹس پر جو مسافر روانہ ہوئے تھے، ٹیپ میں ان کی شناخت تقریباً ناممکن تھی۔ محض شک کیا جا سکتا تھا۔

''پہلا جہاز سوئس ایر 101/ ایک سو ایک، دو گھنٹے بعد زیورچ پہنچے گا۔'' اسمتھ نے گھڑی دیکھی۔

''ہمیں کالز کر دینی چاہئیں۔'' کیروف نے فیصلہ سنا دیا۔

1980ء کی دہائی دہشت گردی کا سنہرا دور تھا...... نتیجے میں اس بلا سے نمٹنے کے لیے پلان بنائے گئے۔ ہائی جیکنگ بھی اس میں شامل تھی۔ ایریل ہائی جیکرز اپنے ساتھ دھماکا خیز مواد رکھتے تھے...... ان سے نمٹنے کے لیے الگ

منصوبہ بندی کی گئی۔ دوسرا خطرہ کیمیائی ہتھیاروں کا تھا۔ اس کے لیے بھی مخصوص منصوبہ زیرِ عمل رہا۔

کیروف نے بیک وقت سوئس انٹرنل سیکیورٹی، انگلش M15 (ایم آئی فائیو)، فرنچ ڈوزیم (ڈوزی۔ایم) (Deuxieme) کو رابطے میں لیا۔ تینوں خفیہ ایجنسیاں لائن پر آئیں تو اس نے اسمتھ کو اشارہ کیا جو کلین سے بات کر رہا تھا...... اس نے کانفرنس کال کے ذریعے کلین کو شامل کر لیا۔ متعلقین بے خبر تھے کہ امریکی گفتگوسن رہے ہیں۔

''جنٹل مین۔'' کیروف نے آغاز کیا۔ ''ہم چاروں کو ایک بحران کا سامنا ہے۔'' اس نے پس منظر کی تفصیل میں جائے بغیر اپنے سامعین کو بتایا کہ کیا ہو سکتا ہے...... کس کے پاس کتنا وقت ہے اور کیا کرنا چاہیے......

''تم نے امکان کی بات کی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ بریا کی موجودگی کی تصدیق ہو سکے؟'' فرنچ ایجنسی کی طرف سے سوال اٹھا۔

''میری شدید آرزو ہے...... لیکن اگلے دو گھنٹوں میں جب تک میں اسے گرفت میں نہیں لیتا...... ہم فلائٹ پر اس کی موجودگی کے مفروضوں پر کام کرنے کے لیے مجبور ہیں۔'' کیروف نے جواب دیا۔

''اس کی فائل کہاں ہے؟'' ایم آئی فائیو نے استفسار کیا۔

''تفصیل محفوظ ای میل کے ذریعے بھیج دی گئی ہے۔''

''کیا بریا جانتا تھا کہ تم اس کے پیچھے ائرپورٹ آرہے ہو؟'' سوئس ایجنسی کی طرف سے سوال آیا۔

''یہ ممکن ہے۔''

''کیا اس بات کا امکان ہے کہ وہ فضا میں کیمیائی ہتھیار استعمال کرے؟''

''وہ کوریئر ہے۔ دہشت گرد نہیں...... اس کا مالی فائدہ اس میں ہے کہ وہ وائرس کو منزل تک پہنچا دے۔''

تینوں ایجنسیاں آپس میں صورتِ حال پر مشورہ کرنے لگیں۔ بظاہر جو بحران ان کی جانب بڑھ رہا تھا، اس سے نمٹنے کے لیے چوائس زیادہ نہیں تھی۔

''پہلی فلائٹ ہماری زمین پر اترے گی۔ لہٰذا کھیل یہاں سے شروع ہوگا۔'' سوئس ایجنسی نے کہا۔ ''ہم اسے ایک موثر دہشت گردی کے طور پر برتیں گے۔ اگر بریا جہاز پر ہوا تو ہماری بھرپور کوشش ہوگی کہ کوئی اشتعال یا تشدد نہ ہو...... ہمارا ٹارگٹ اسمال پاکس ہے۔ متعلقہ ٹیم اور ضروری سازوسامان موجود ہوگا۔ تاکہ وائرس پھیلنے کی صورت میں اسے محدود رکھا جاسکے لیکن اگر وہ جہاز پر نہ ہوا تو ہم فوری طور پر دوسروں کو مطلع کر دیں گے۔''

فرنچ ایجنسی کے آدمی نے کہا۔ ''ائرفرانس، پچھتر منٹ بعد پیرس میں پہنچے گی۔'' انہوں نے اپنی حکمتِ عملی کی وضاحت کی۔

''میں تجویز دوں گا کہ ہمیں ایک اوپن لائن تخلیق کرنی پڑے گی جس کی مدد سے ہم لحہ بہ لحہ ایک دوسرے سے باخبر رہیں گے۔ یہ تین ایجنسیوں کے درمیان ہاٹ لائن ہوگی۔'' ایم آئی فائیو نے مشورہ دیا۔

''میں یاد کرادوں کہ لندن پہنچنے والی فلائٹ امریکن ہے۔ ضروری ہے کہ میں امریکی سفیر کو اعتماد میں لوں۔'' کیروف بولا۔

کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

کچھ دیر بعد صرف کلین لائن پر رہ گیا۔ اسمتھ، کیروف کے ساتھ تھا۔ ''جان، تم واپس آرہے ہو؟'' کلین کی آواز سنائی دی۔

''ایک تجویز ہے سر؟''

''کہو۔''

''مجھے میدانِ جنگ میں رہنا چاہیے۔ اگر کیروف مجھے سواری مہیا کرتا ہے تو میں یورپ کی فضاؤں میں رہوں گا۔ قبل اس کے کہ سوئس فلائٹ زمین کو چھوتی ہے۔ میں براہِ راست صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہوئے لائیو رپورٹ دیتا رہوں گا...... ضروری ہوا تو جائے واردات پر اتر جاؤں گا۔''

''جنرل کا کیا خیال ہے؟''

''خیال بُرا نہیں ہے۔'' کیروف نے جواب دیا۔

''سر، روس کے علاوہ میں یورپ کی فضاؤں میں رہوں گا اس لیے بظاہر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تاہم آپ میری لوکیشن کے مطابق متعلقہ حکومتوں کو باخبر رکھیے گا۔ کوئی مناسب بہانہ کیا جاسکتا ہے۔ شاید مجھے جرمنی کی فضائی حدود سے بھی گزرنا پڑے......''

''اطمینان رکھو۔'' کلین نے یقین دہانی کرائی۔

☆☆☆

''کیا یہ اتفاق ہے کہ میں توقع کر رہی تھی کہ آج تم آؤ گے؟'' رینڈی رسل نے اظہارِ حیرت کیا۔

اسمتھ مسکرایا۔ ''ضروری بات ہے...... وہ تمہارا سرخ بالوں والا جادوگر لڑکا کہاں ہے؟''

''خیریت؟''

''آفس میں چلو۔''

اسمتھ نے وڈیو ٹیپس...... لارا کا لیپ ٹاپ اور سیل فون برآمد کرتے ہوئے مدعا بیان کیا...... جتنا وہ بتا سکتا تھا، اتنا ہی بتایا۔

''تم نے ائرپورٹ کی خبر تو سنی ہوگی؟''

''ہاں، نامعلوم وجوہات کی بنا پر اسے بند کیا گیا ہے۔''

''انہیں ایک آدمی کی تلاش ہے...... ہمارے لیے بھی انتہائی ضروری ہے کہ ہم اسے پکڑلیں۔''

''یہ کس لیے؟'' رینڈی نے لیپ ٹاپ اور سیل فون کی طرف اشارہ کیا۔

''ریلوے اسٹیشن کے خون خرابے اور ائرپورٹ کی بندش کا آپس میں تعلق ہے۔ دوملکوں کے سازشی عناصر کے درمیان رابطہ کاری کے بعد ایسا ہوا ہے...... سیل فون سے شاید کچھ نہ ملے۔ لیکن لیپ ٹاپ سے ای میلو کی شکل میں کچھ نہ کچھ مل سکتا ہے...... شاید۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

''یہ پوچھنا بے معنی ہے کہ سازش اعلیٰ سطح پر ہے اور سازشی عناصر پیشہ ور ہیں...... لہٰذا کچھ ملا بھی تو وہ کوڈ ہوگا۔ کوڈ یا انکرپشن کو توڑنے میں کچھ وقت صرف ہوگا...... کتنا؟ یہ ساشا کی کھوپڑی پر منحصر ہے۔ البتہ اگر کچھ ہوا تو وہ یقیناً کر لے گا اور ٹیپ بھی صاف کردے گا۔''

''بہت خوب...... تقریباً ایک گھنٹے میں، میں ماسکو چھوڑ دوں گا۔ میرا خفیہ نمبر تمہارے پاس ہے۔ جیسے ہی کوئی کامیابی حاصل ہو، مجھے مطلع کرنا۔''

''ضرور...... اپنا خیال رکھنا۔''

☆☆☆

دہشت گردوں سے نمٹنے کے لیے دنیا بھر میں سوئس اعلیٰ ترین لوازمات اور بہترین ٹیم سے مزین ہیں۔ جسے اسپیشل آپریشن گروپ کے نام سے پہچانا جاتا ہے...... وزیر دفاع کی جانب سے اشارہ ملتے ہی مذکورہ ٹیم برق رفتاری سے زیورچ انٹرنیشنل ائرپورٹ پہنچ گئی۔

جہاز پہنچنے سے قبل کمانڈوز پوزیشن لے چکے تھے۔ ان میں سے نصف نے سوئس بارڈر پٹرول کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں۔ اسٹیشن یا ائرپورٹ پر اس قسم کے وردی پوش، مسافروں کے لیے عام بات تھی۔ باقی نصف مختلف لباس میں پوشیدہ تھے...... مکینک، فیول بھرنے والے، سامان لے جانے والے، کیٹرنگ سروس وغیرہ...... یہ لوگ مہلک ہتھیاروں سے لیس تھے۔ لباس کے نیچے MP-5 سب مشین گن، اسموک گرینیڈ، اسٹن (Stun) گرینیڈ...... یہ

پہلا دائرہ تھا جو صورتِ حال تبدیل ہونے پر ''یرغمالی بحران'' کے خلاف ردِعمل کے لیے تربیت یافتہ تھا۔ دوسرا دائرہ بارڈر پٹرول کی وردیوں میں پوشیدہ کمانڈوز کا تھا، اگر بریا کسی طرح اس دائرے کو توڑنے کی کوشش کرتا یا نکلنے میں کامیاب ہوتا تو کمانڈوز کو حرکت میں آنا تھا۔ تیسرا اور آخری دائرہ شارپ شوٹرز کا تھا جنہوں نے انٹرنیشنل ٹرمینل کی چھتوں اور ہینگرز پر پوزیشن لی ہوئی تھی۔ کس صورتِ حال میں کس نے کیا کرنا تھا، منصوبہ بندی مکمل تھی۔ غیر متوقع اور بگڑتے حالات کی صورت میں آخری حکم بریا کے خاتمے کا تھا۔ تین عدد شارپ شوٹرز نے بریا کو نشانہ بنانا تھا۔ وہ تینوں شوٹرز جدید مواصلاتی آلات کے ذریعے آپس میں بات کرسکتے تھے۔ گولیاں گردن اور سر میں مارنی تھیں...... ہنسلی کی ہڈی کے نیچے کہیں فائر نہیں کرنا تھا۔

☆☆☆

بس کے ذریعے بریا سینٹ پیٹس برگ اسٹیشن پہنچا۔ اسی وقت سوئس ائر نے زیورچ کی سرزمین کو چوما۔ بریا لاکر ایریا کی طرف جارہا تھا۔ وہاں اس نے جیب سے چابی نکالی اور ایک لاکر کھول کے سستا سا سوٹ کیس برآمد کیا۔ واش روم میں اس نے سوٹ کیس میں سے گہرے نیلے رنگ کا بلیزر، سرمئی پتلون، اسپورٹس شرٹ نکالی...... سوٹ کیس میں ایک جیکٹ اور متعدد پلاسٹک بیگ بھی تھے۔ بیگس میں ہرمی ٹیج میوزیم کے سوونیئر بھرے ہوئے تھے...... والٹ، ہوائی سفر کا ٹکٹ، پاسپورٹ، کریڈٹ کارڈز اور امریکن کرنسی تھی۔ بریا نے نیا لباس زیب تن کرکے پاسپورٹ کھولا...... تصویر میں اس نے یہی لباس پہنا ہوا تھا۔ نام کی جگہ جان اسٹاک لکھا تھا...... امریکی شہری، جو بالٹی مور کی کنسٹرکشن کمپنی میں بطور سول انجینئر تعینات تھا۔

بریا نے پرانے کپڑے سوٹ کیس میں منتقل کیے اور باہر آگیا۔ کوک کی بوتل خرید کر اس نے ہجوم کا جائزہ لیا۔ مناسب جگہ ملتے ہی وہ ایک بینچ نما نشست کے کونے پر جم گیا اور کوک سے لطف اندوز ہونے لگا۔ سوٹ کیس اس نے اپنے پہلو میں زمین پر نشست کے ساتھ رکھ دیا تھا۔ بوتل بھی خالی کرکے سوٹ کیس کے قریب رکھ دی۔ احتیاط سے اطراف کا جائزہ لیا اور دونوں چیزیں وہیں چھوڑ کر اسٹیشن سے باہر آگیا۔ باہر اس نے کیب ہائر کی، تھوڑی سی بحث کے بعد اسے دس ڈالرز پر راضی کیا...... شرط لگائی کہ ڈرائیور اسے تیس منٹ میں ائرپورٹ پہنچا دے۔ ڈرائیور نے یہ ہدف دو منٹ قبل حاصل کرلیا۔

بریا، ٹرمینل سے ہوتا ہوا ٹور گروپس کے مختص علاقے میں داخل ہو گیا۔ فن ائر کے کاؤنٹر پر ساٹھ افراد کا جمگھٹا تھا۔ وہ بھی ان میں شامل ہو گیا۔

''تمہارا بیج کہاں ہے؟'' کاؤنٹر پر موجود جوان عورت نے اعتراض کیا۔

بریا خوشگوار انداز میں مسکرایا۔ پاسپورٹ اور ٹکٹ آگے بڑھایا اور شرمیلے انداز میں بولا۔ ''وہ کھو گیا۔''

عورت نے گہری سانس لی۔ اس کے کاغذات پکڑے۔ وہ اسے دوسرے کاؤنٹر پر لے گئی وہاں سے کاغذی بیج لے کر اس کا چپکنے والا حصہ نمایاں کیا اور اسے بریا کی جیب پر چپکا دیا۔ بیج پر اس نے پہلے ہی جان اسٹاک لکھ دیا تھا۔

''سنبھال کے رکھنا۔'' عورت نے منہ بنایا۔ ''ورنہ کسٹم میں دشواری پیش آئے گی۔ ڈیوٹی فری شاپنگ کرنی ہے تو کرلو...... تمہارا پاسپورٹ اور ٹکٹ امیگریشن کے بعد ملیں گے۔''

بریا سر ہلا کر شاپنگ ایریا میں آ گیا۔ چند کولون کی شیشیاں خرید کر بیگ میں رکھ لیں۔ واپس آ کر وہ امیگریشن لائن میں لگ گیا۔ بوتھ میں ٹور گائیڈ کے لائے گئے پاسپورٹس پر دو افسران مہر لگا رہے تھے۔ اس کا نام پکارا گیا۔ بریا نے آگے بڑھ کر پاسپورٹ وصول کیا اور ڈپارچر لاؤنج میں چلا گیا۔

☆☆☆

C-22 جیٹ ایگزیکٹو طیارے نے جرمنی کی فضائی حدود کو کراس کیا۔ اس وقت اسمتھ کو C-22 میں پیغام موصول ہوا کہ سوئس ایک سو ایک پر بریا نہیں تھا۔

''کیا انہوں نے خوب تسلی کر لی ہے؟''

''اس میں کوئی شک نہیں۔'' کلین نے جواب دیا۔ ''انہوں نے ایک ایک مسافر کو ضرورت سے زیادہ جانچ کر تصدیق کی ہے۔''

''پیرس فلائٹ انیس منٹ بعد نیچے اترے گی۔ کیا وہ تیار ہیں؟''

''وہ تیار ہیں۔''

''سر! ایک آئیڈیا ہے؟''

''کہتے رہو۔''

''ہم نے تینوں ایجنسیوں کو خفیہ ای میل مع بریا کا ریکارڈ ارسال کر دی تھیں۔''

''پھر؟''

''میرا مطلب ہے کہ جب تک طیارہ لینڈ نہیں کر جاتا، کچھ نہیں کیا جا سکتا...... جیسے سوئس ائر کے ساتھ زیورچ میں ہوا۔''

''کہنا کیا چاہ رہے ہو؟'' کلین کی آواز آئی۔

''فرنچ ائر بس میں سیک فیکس سسٹم نہیں ہے۔ لیکن امریکن 1710 جدید مواصلاتی نظام کے ذریعے ایسی سہولت کی حامل ہے یعنی ہم امریکن 1710 کی کاک پٹ میں بریا کا فوٹو فیکس کر سکتے ہیں۔''

''میں سمجھ رہا ہوں۔''

''لینڈنگ سے پہلے ہی اگر ہمیں پتا چل جائے کہ وہ ہمارے طیارے پر ہے تو یہ ایک اضافی سہولت ہوگی اور ہم منصوبے میں مناسب ردّوبدل کر سکیں گے۔'' اسمتھ نے وضاحت کی۔

''چند منٹ انتظار کرو۔'' کلین نے کہا۔

وقفے کے دوران کلین کی آواز سنائی دی۔

''ڈلاس۔ فورٹ ورتھ میں امریکی ڈائریکٹر آف سیکیورٹی سے میری بات ہوئی...... جس کے مطابق ہماری ائر لائنز 1710 میں ایک 'اسکائی مارشل' بھی موجود ہے۔''

''یہ اور اچھا ہے۔ پائلٹ کو اس آدمی سے بات کرنی چاہیے۔''

''جان، وہ آدمی نہیں ہے۔'' کلین مسکرایا۔ لیکن ظاہر ہے اسمتھ صرف آواز سن سکا تھا۔

''سوری سر...... آپ یہ کر سکتے ہیں۔ طریقہ کار کوئی بھی ہو...... پائلٹ شک و شبہ پیدا کیے بغیر اسکائی مارشل کو صورتِ حال سے آگاہ کرے۔ مارشل بہ آسانی یہ کام کر لے گی۔ اس نے صرف اطلاع دینی ہے کہ وہ جہاز میں ہے یا نہیں۔''

''کیا ایسا کوئی امکان ہے کہ بریا نے بھیس بدل رکھا ہو؟''

''نہیں۔ یہ اس کا اسٹائل نہیں ہے۔ نہ کیروف نے کبھی ایسا کوئی اشارہ دیا۔ ویسے بھی اسکائی مارشل تربیت یافتہ ہوتا ہے۔ جو میک اپ کے بنیادی طریقہ کار کو سمجھتا ہے۔''

''کیروف کو باخبر رکھنا ضروری ہے کیا؟''

''نو سر...... یہ ہمارا جہاز ہے۔ ایسا غیر ضروری ہوگا۔ اگر وہ لیڈی مارشل مثبت اطلاع دیتی ہے تو ہم فرنچ ائر لائن کو بتا دیں گے کہ ان کا کام ختم ہو گیا ہے۔ نیز برطانیہ کو آگاہ کر دیں گے کہ وہ رابطے میں رہتے ہوئے نئی منصوبہ بندی کریں۔ بریا لندن پہنچ رہا ہے۔'' کلین کچھ دیر خاموش رہا

پھر گویا ہوا۔ ”ٹھیک ہے، میں ضروری تیاری کرتا ہوں۔ ہمارے پاس نوے منٹ ہیں۔ میری دوسری کال تک تم فضا میں رہو۔“ کلین نے ہدایت دی۔

☆☆☆

”خواتین و حضرات! لندن میں ہلکی بارش اور درجۂ حرارت باسٹھ ڈگری ہے...... ہم اپنے شیڈول پر ہیں۔ موسم میں کوئی خرابی پیدا نہ ہوئی تو ہم ایک گھنٹا اور پانچ منٹ میں وہاں ہوں گے۔“ امریکن 1710 کے کاک پٹ سے اعلان جاری ہوا۔

وہ اٹھائیس برس کی تھی۔ نام ایلن ڈی فاریو تھا۔ ایلن، مارشل آرٹ ایکسپرٹ اور چیمپئن شپ شوٹر تھی۔ یہ فیڈرل مارشل سروس میں اس کا پانچواں سال تھا...... جبکہ اسکائی مارشل ڈویژن میں دوسرا سال...... پندرہ منٹ قبل وہ اپنے وکیل بوائے فرینڈ کے ساتھ ڈیٹنگ کے خواب دیکھ رہی تھی۔ جو اچانک اس وقت منتشر ہو گئے جب وقفے سے ایک دوسرا بے ضرر اعلان سنائی دیا۔ اعلان کے مطابق مسافر جہاز میں موجود فضائی ڈیوٹی فری شاپ سے مخصوص برانڈ کے پرفیوم اور کولون رعایتی قیمت پر حاصل کر سکتے تھے۔ یہ پیغام نہیں تھا۔ کوڈ ورڈز تھے، جو ایلن ڈی فاریو کو حقیقت کی دنیا میں واپس لے آئے۔

ایلن نے دس تک گنتی گنی، بیگ اٹھایا اور بزنس کلاس سیٹ چھوڑ دی۔ بظاہر وہ واش رومز کی طرف جا رہی تھی...... چلتے چلتے وہ فرسٹ کلاس میں داخل ہو گئی اور وہاں سے رخ بدل کر سروس روم میں چلی گئی۔ جہاں سے مسافروں کو شک میں ڈالے بغیر کاک پٹ میں رسائی ممکن تھی۔

ایلن نے سیکیورٹی ڈائریکٹر کا پیغام پڑھا۔ فوٹو فیکس کو غور سے دیکھا۔ احکامات واضح تھے۔ فوٹو والا آدمی جہاز پر ہے یا نہیں، صرف اتنا دیکھنا تھا اور بس۔ بعد ازاں دونوں صورتوں میں اطلاع فراہم کرنی تھی۔ ایلن نے پائلٹ کو دیکھا جو ہراساں دکھائی دے رہا تھا۔

”آرام سے رہو...... اس کے پاس گن یا بم وغیرہ ہے؟“

”بظاہر ایسا کچھ نہیں بتایا گیا۔ پیغام یہی ہے جو تم نے پڑھا۔“ پائلٹ نے جواب دیا۔ ”تاہم کوئی خطرناک معاملہ ہے۔ مجھے اتنا معلوم ہے کہ لینڈنگ کے وقت SAS کا عملہ ہمارے استقبال کے لیے زمین پر جمع ہو رہا ہے۔ اگر وہ یہاں ہے تو اسے زمین پر قابو کیا جائے گا۔“

”تم سکون سے اپنا کام کرو۔ کوئی چیز معمول سے ہٹ کر نہیں ہونی چاہیے۔“ وہ جیسے آئی تھی، ویسے ہی لوٹ گئی۔

بزنس اور فرسٹ کلاس کا رخ کیا۔ اگر وہ ہے تو یقیناً محتاط ہو گا۔ لہٰذا ایلن کا گھومنا پھرنا بھی غیر مشکوک ہونا چاہیے۔ مخصوص منصوبہ بندی کے ساتھ اس نے مہم کا آغاز کیا۔ اس نے خیال رکھا تھا کہ واش روم کو بھی نہیں چھوڑنا ہے...... دو ہی نشستیں خالی تھیں۔ واش روم سے دو مسافر نکلے تو نشستیں مکمل پُر ہو گئیں۔ اپنے پُرکشش جسم کا وہ خوب استعمال کر رہی تھی۔ کبھی میگزین ریک پر رک کر جائزہ لیتی۔ کبھی کہیں اپنا قلم گرا کر جھک جاتی...... اس نے کاریگری سے اپنا کام ختم کیا اور بزنس کلاس میں چلی گئی۔ اسے شک ہو چلا تھا کہ مطلوبہ آدمی جہاز پر نہیں ہے۔ فرسٹ کلاس کا جائزہ مکمل کر کے وہ خوامخواہ سروس ایریا میں چلی گئی۔ کچھ دیر بعد دہری جانچ کے عمل سے گزرنے کے لیے وہ دوسرے راؤنڈ کے لیے نکلی۔

☆☆☆

اسمتھ، C-22 میں فرنچ سیکیورٹی سے رابطے میں تھا۔ فرنچ فلائٹ 612 زمین پر اتر چکی تھی۔ تین چوتھائی مسافر نکل چکے تھے۔ بریا کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ اسمتھ امریکی جہاز کی طرف متوجہ ہوا جو بیس منٹ بعد اترنے والا تھا۔ اسی وقت سیٹلائٹ فون نے اس کا دھیان بٹایا۔

”سر؟“

”جان، مارشل نے 1710 سے رپورٹ دی ہے کہ بریا جہاز پر نہیں ہے۔“ کلین نے اطلاع دی۔

”ناممکن۔“ اسمتھ مضطرب ہو گیا۔ ”فرنچ بھی تقریباً چیک کر چکے ہیں۔ بریا کو امریکی جہاز پر ہونا چاہیے۔“

”مارشل ایلن سو فیصد پُر یقین ہے کہ بریا وہاں نہیں ہے۔ زمین پر SAS نے پوزیشن لے لی ہے...... تاہم یہ غیر ضروری لگ رہا ہے۔“

”سر، ہمیں دوسرے امکان پر سوچنا پڑے گا کہ بریا نے امریکا میں گھسنے کے لیے کوئی اور فلائٹ استعمال کی ہے۔“

کلین نے سیٹی بجائی۔ ”وہ جانتا ہو گا کہ ہم نے ہر ممکنہ راستہ بند کر دیا ہے...... بلکہ وہ یقیناً آگاہ ہے کہ اس کے لیے حالات انتہائی نامساعد ہیں پھر بھی وہ خطرہ مول لینے کے لیے تیار ہے؟“

”بریا کے لیے یہ ایک معاہدہ ہے...... اس نے ہمیشہ کے مانند اپنی ذمے داری پوری کرنی ہے جس کے لیے وہ اسٹیشن پر کئی آدمیوں کو مکھیوں کی طرح ختم کر چکا ہے۔“ اسمتھ نے کہا۔ ”مغرب کے لیے پروازوں کا مرکز ماسکو ہے لیکن

اس کے علاوہ بھی امکانات ہیں۔''
''سینٹ پیٹس برگ؟'' کلین کی آواز آئی۔
''وہاں سے متعدد پروازیں اسکینڈے نیویا اور شمالی یورپ جاتی ہیں...... ایروفلوٹ، اسکینڈے نیوین ائرلائن، فن ائر، رائل ڈچ...... وہاں سے ان سب کا آنا جانا لگا رہتا ہے میں نے سینٹ پیٹس برگ کا امکان کیروف کے سامنے رکھا تھا۔ تاہم کیروف کو یقین نہیں تھا کہ بریا اتنی دور نکل جائے گا۔''
''بولتے رہو۔''
''وہ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے اس سے بھی دور جا سکتا ہے۔ یہ آدمی بھاگ نہیں رہا ہے بلکہ وہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق متحرک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر مرتبہ ہم سے ایک قدم آگے رہتا ہے۔ ایک منٹ سر۔'' اسمتھ فرنچ رابطے کی طرف متوجہ ہوا۔ مختصر بات کر کے وہ پھر کلین کی لائن پر آ گیا۔
''پیرس سے تصدیق آ گئی ہے کہ ان کا جہاز صاف ہے۔''
کلین کی جانب کچھ دیر خاموشی رہی۔
''جان، تمہارا اگلا قدم کیا ہے؟''
''میرا فضا میں رہنا بے معنی ہے۔'' اسمتھ چپ ہو گیا۔ وقفہ دے کر وہ بولا۔ ''سر، میں لندن میں اتروں گا۔''

☆☆☆

امریکی جہاز، ہیتھرو ائرپورٹ، لندن لینڈ کر چکا تھا۔ اسپیشل ائرسروس (SAS) کمانڈر کی ہدایت کے مطابق امریکن 1710 کا پائلٹ مکینیکل خرابی کا اعلان کر رہا تھا۔ جہاز کو معمول سے ہٹ کر دیوہیکل میٹی نینس ہینگر کے قریب پارک کر دیا گیا۔

میزبان عملہ مسافروں کو تسلی دے رہا تھا کہ معمولی خرابی ہے۔ جلد ہی وہ منزل کی جانب پرواز کر جائیں گے۔ ٹریلور نے بے چینی محسوس کی، وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہا تھا جہاز جلدی روانہ ہو جائے...... تھرموفلاسک میں نائٹروجن کا چارج مزید بارہ گھنٹے کے لیے کارآمد تھا۔ ہیتھرو پر فلائٹ عموماً نوے منٹ کے لیے ٹھہرتی تھی۔ بعدازاں ڈولس (Dulles) ائرپورٹ پہنچنے کے لیے چھ گھنٹے 15 منٹ کا دورانیہ تھا۔ کسٹم اور امیگریشن کا وقت شمار کر لیں تو پھر بھی تین گھنٹے محفوظ رہ جاتے۔ اس کا مطلب اگر ہیتھرو پر توقع سے زیادہ دیر لگتی تو تین گھنٹے کا محفوظ وقت ایک خطرے میں تبدیل ہو جاتا۔

ہیتھرو سے دوسری فلائٹ پکڑنے والے اتر رہے تھے۔ نیچے ہینگر کے دروازوں کے قریب دو بسیں موجود تھیں۔ ٹریلور نے دیکھا کہ تمام مسافروں کو اتارا جا رہا ہے۔

ٹریلور الجھن میں پڑ گیا اور نئی دعائیں یاد کرنے لگا۔ اس جیسے دیگر مسافر عارضی ٹرانزٹ لاؤنج میں جا رہے تھے۔ وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ ان کے آس پاس، اردگرد مختلف لباس میں مسلح SAS کے درجنوں ایجنٹ موجود ہیں۔ بلندیوں پر تعینات اسنائپرز دور مار رائفلوں پر اسنائپر اسکوپ میں ہر مسافر کا چہرہ دیکھ رہے تھے...... ضرورت پڑنے پر انگلی کی معمولی حرکت کسی بھی مسافر کی کھوپڑی کھول سکتی تھی۔

دفعتاً ایک تیز چبھنے والی سیٹی کی آواز بلند ہوئی۔ ٹریلور نے آواز کی سمت دیکھا۔ ایک چھوٹے سائز کا ایگزیکٹو جیٹ دو سو گز کے فاصلے پر شاہانہ انداز میں اتر کے دوڑ رہا تھا۔

کوئی دولت مند کاروباری ہے یا پھر کسی شیخ کا نجی طیارہ ہے۔ ٹریلور کے ذہن میں یہی خیال گزرا۔

☆☆☆

''سر، SAS نے بھی کلیئر کا سگنل دے دیا ہے۔'' اسمتھ نے محفوظ لائن پر ناتھن کلین سے کہا۔ اسمتھ کی پیشانی شکن آلود تھی۔ ''جتنا وقت گزر رہا ہے، بریا ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہے۔''

''مجھے احساس ہے لیکن شکار کرنے کے لیے شکار کا نظر آنا ضروری ہے۔ تم نے، ہم نے...... سب نے بھرپور کوشش کی ہے۔'' کلین نے کہا۔ ''تم اب کیا سوچ رہے ہو؟''

''میرے لیے فلائٹ 1710 میں بندوبست کروا دیں...... یوں میں جلد واشنگٹن پہنچ جاؤں گا، بجائے اس کے کہ میں ملٹری ٹرانسپورٹ کا انتظار کروں۔ C-22 کی ضرورت ختم سمجھیں۔''

''تمہیں رابطے کی محفوظ لائن نہیں چھوڑنی چاہیے۔'' کلین نے اعتراض کیا۔

''سر، فلائٹ ڈیک پر عملے کے علم میں ہوگا کہ میں جہاز پر ہوں۔ اگر ماسکو سے کوئی خبر آتی ہے تو آپ کاک پٹ میں ریڈیو کر دیں۔''

''ٹھیک ہے، اس دوران تم کچھ آرام کر لینا...... کیروف کو صورتِ حال سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ وہاں طوفان برپا ہے۔ کیروف ماسکو کو چھلنی میں چھان رہا ہے۔'' کلین نے بتایا۔ ''ماسکو آخری اُمید ہے۔''

دل و نگاہ کو منجمد کر دینے والے سنسنی خیز ناول کے مزید پُر تجسس واقعات اگلے ماہ پڑھیے۔

اپنے وقت کے مایہ ناز لکھاری رابرٹ لڈلم کے ناول کا انتخاب

وبائی دہشت

امجد رئیس

ہر دور کے انسان کے لیے ایک میدانِ عمل ہوتا ہے... جہاں انسان ہر طرح کے کردار میں نظر آتا ہے... یہی کردار کسی بھی داستاں کی جان ہوتے ہیں... یہ مصنف کا کمال ہوتا ہے کہ وہ قارئین کے سامنے زندہ اور جیتے جاگتے کرداروں کو سامنے لاکر کھڑا کردیتا ہے... ایسے کردار جن کے پاس ذہن بھی ہے اور روح بھی... چاہے تو نفرت کرے یا محبت... بہادر بنے یا بزدل... نیک یا بدباطن... بے لوث یا مفاد پرست... مادہ پرست بنے... عالمی بساط پر پھیلے ایسے ہی کرداروں کی حیلہ سازیاں... جو ہر پل مہروں کے مانند متحد و متحرک تھے... ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک... جزیرہ در جزیرہ... زمین سے فضا اور فضائوں سے خلا تک کا زہریلا کھیل جاری تھا... جرم اور قانون کے محافظوں کا ٹکرائو اور لمحہ بہ لمحہ بڑھتی کشمکش ان کے اضطراب و اختیار کو للکار رہی تھی... کبھی مجرموں کا پلڑا بھاری تھا تو کبھی سازشوں کی راہ میں کھڑے کھلاڑی اپنے عزم... ہمت اور شکستگی کے جذبے سے دور موت سے پنجہ آزما تھے... پل پل رنگ بدلتی داستاں کے ہزار رنگ...

لہو میں ڈوبی خوں رنگ سازش کے اسرار و رموز......

ایک ناقابلِ فراموش ناول کے نشیب و فراز......

فورٹ میڈ NSA کے ہیڈ کوارٹر میں چھٹی منزل پر انتھونی پرائس اپنے شاندار آفس میں موجود تھا۔ فورٹ میڈ، میری لینڈ میں واقع ہے اور بحیثیت ڈپٹی ڈائریکٹر وہ ایجنسی کے روزمرہ کے آپریشن کا ذمے دار تھا۔

اس کی ہدایت پر اسٹاف نے ماسکو میں ہونے والی گڑبڑ پر نگاہ رکھی ہوئی تھی۔ روسی، اب تک خونریزی کا سرا چیچن باغیوں سے جوڑ رہے تھے۔ یہ صورتِ حال پرائس کے لیے موافق تھی۔ روسی جتنی دیر ماسکو میں اُلجھے رہیں گے، بریا اور ٹریلور کو نکلنے میں اتنی ہی آسانی ہوگی اور اصل بات بھی منظرِ عام پر نہیں آئے گی یا آتے آتے بہت دیر ہوجائے گی۔

''آجاؤ۔'' دستک پر پرائس نے جواب دیا۔

ایک جوان فربہ عورت نے، لائبریرین کے ساتھ اندر قدم رکھا۔ پرائس نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔

''ماسکو میں ہمارے ذرائع نے تازہ ترین اطلاع دی ہے...... جنرل کیروف، شریمیٹوف ائرپورٹ کی وڈیو ریکارڈنگ میں گہری دلچسپی لے رہا ہے۔''

پرائس نے سینے میں گھٹن محسوس کی۔ تاہم آواز کو ہموار رکھنے میں کامیاب رہا۔ ''واقعی؟ کیوں؟ ٹیپ کے اندر کیا ہے؟''

''کوئی نہیں جانتا لیکن روسیوں نے اس پر سرخ جھنڈا رکھ دیا ہے۔ بظاہر ریکارڈنگ بہت خراب ہے۔''
پرائس کا دماغ برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔
''اب کیا حکم ہے، جناب؟''
''ریکارڈنگ کو فوکس کرو۔ چھوٹی سے چھوٹی خبر ملے تو فوراً مطلع کرو۔''
''یس سر۔''
اُن کے باہر جاتے ہی پرائس نے کمپیوٹر سنبھالا...... وہ ڈولس آنے والی فلائٹس دیکھ رہا تھا۔ وڈیو ٹیپ میں دلچسپی کی واحد وجہ اس کے علم میں تھی۔ یقیناً بریا ریکارڈنگ پر ہے اور وہ اکیلا نہیں ہے جس کے ساتھ بھی ہے، وہ صرف ایڈم ٹریلور ہوسکتا ہے۔
امریکن فلائٹ 1710 کے پہنچنے میں چھ گھنٹے کا وقت تھا۔ پرائس جانتا تھا کہ فوٹو کے تجزیے یا عکس کی بہتری کے لیے روسی ٹیکنالوجی اور سوفٹ ویئر پسماندہ ہیں۔ صورتِ حال کی وضاحت میں وہ کافی وقت ضائع کردیں گے۔ جب تک ٹریلور کی فلائٹ ورجینیا میں لینڈ کرچکی ہوگی۔ پرائس نے چرمی نشست سے کمر لگالی۔ وہ عینک ہٹا کر اس کی کمان سے کنپٹی پر دستک دے رہا تھا۔ ماسکو کا ہنگامہ بہت برا تھا۔ ٹرین اسٹیشن سے بریا کا نکل جانا قریب قریب معجزہ ہی تھا۔ مزید براں شریمیٹوف ائرپورٹ پر بروقت اسال پاکس ٹریلور کے حوالے کرنا بھی حیران کن رہا۔ روسیوں نے بہت تیزی دکھائی تھی۔
لیکن جیسے ہی جنرل کیروف نے ریکارڈنگ پر ٹریلور کی شناخت کی...... بریا کے ساتھ اس کا لنک پکڑا...... وہیں بات بگڑتے دیر نہیں لگے گی۔ کسٹم اور امیگریشن ڈیٹا بینک سے معلومات لے کر وہ دریافت کرلے گا کہ ٹریلور کب ملک میں داخل ہوا اور کب باہر نکلا۔ وہ فوراً CIA اور FBI کے رابطے آفیسر سے ایمبیسی میں ملے گا۔
ٹریلور، بریا کے ساتھ دیکھا گیا...... ہم کیا جواب دیں گے؟ لیکن کیا کیروف کو شک ہوجائے گا کہ ٹریلور ہی حقیقی کوریئر تھا۔ وہ سوچ رہا تھا...... روسی پاگلوں کی طرح بریا کی بُو سونگھتے پھر رہے ہیں۔ ٹریلور...... ٹریلور......؟ ٹریلور کا کیا کیا جائے؟
رفن ائر پانچ گھنٹے میں ''ڈولس'' پہنچے گی۔ روسیوں نے کڑیاں ملالیں تو وہ الارم بجادیں گے اور FBI کا جال ڈولس ائرپورٹ پر جا گرے گا...... پانچ گھنٹے، تھوڑا وقت ہے۔ پرائس نے خود سے سرگوشی کی۔ امریکا میں بریا کی موجودگی ماسٹر پلان کا حصہ ہے۔ امریکا میں اس کی موجودگی کو اتفاق کا نام دیا جاسکتا ہے۔ لیکن ٹریلور اور بریا کا لنک ثابت ہوگیا تو یہ ایک عظیم ناکامی نہیں بلکہ تباہی ثابت ہوگی۔
پرائس نے رچرڈسن کا خفیہ نمبر ملانا شروع کیا۔

☆☆☆

میجر جنرل کیروف چوبیس گھنٹے سے تنگ درد میں لگا ہوا تھا۔ تین چیزیں اسے آرام کرنے سے روک رہی تھیں۔ دردکش ادویات، لارا کی ناقابلِ یقین غداری اور آئیون بریا کو پکڑنے کی نہ بجھنے والی پیاس۔
کیروف اپنے آفس کی کھڑکی سے باہر گھورتے ہوئے اب تک کے حالات پر نظرِثانی پر مجبور تھا۔ اسمتھ کا دورافتادہ خدشہ تھا کہ سینٹ پیٹس برگ کو بھی زیرِنظر رکھا جائے...... جبکہ ابھی تک کیروف کا دل نہیں مان رہا تھا۔ پولیس، ملیشیا اور سیکیورٹی فورسز کے آٹھ ہزار سے زائد جوان شہر کے کونے کونے میں صرف ایک چہرہ تلاش کررہے تھے۔ کیروف کے خیال میں تمام ترصورتِ حال کے پیشِ نظر بریا کے لیے بہتر تھا کہ وہ زیرِزمین چلا جائے۔
کیروف نے کلبن سے وعدہ کیا تھا کہ وہ سینٹ پیٹس برگ کو نظرانداز نہیں کرے گا...... وہ سینٹ پیٹس برگ میں فیڈرل سیکیورٹی فورس اور پولیس کو ٹاسک دے چکا تھا۔ اس نے ایک بار پھر فون پر ہدایات کا اعادہ کیا۔ ٹرین، بس، ائرپورٹ...... خصوصی اہداف تھے۔ ائرپورٹ سیکیورٹی وڈیوز کے لیے بھی احکامات دوبارہ جاری کیے گئے۔

☆☆☆

دو گھنٹے بعد امریکن 1710 نے اُڑان بھری۔ ٹریلور نے سکون کا سانس لیا۔ ڈنر کے بعد اس نے وائن استعمال کی...... واش روم میں ہاتھ، دانت برش کیے اور مطمئن انداز میں واپس پلٹا۔ بزنس کلاس میں آکر اس نے پردے برابر کیے اور نشست کی طرف جانے لگا۔ اچانک اسے رکنا پڑا۔ ایک کیلکولیٹر اس کے قدموں میں آن گرا تھا۔ اس نے جھک کر کیلکولیٹر اٹھایا اور مسافر کو پکڑا دیا۔ معاً اس کی نگاہ برابر میں کھڑکی کے ساتھ خوابیدہ مسافر پر پڑی اور ٹریلور کی سانس رک گئی۔ وہ پلک جھپکنا بھول گیا۔ حتیٰ کہ وہ یہ بھی نہ سن سکا کہ کیلکولیٹر والا مسافر اس کا شکریہ ادا کررہا ہے...... خوابیدہ مسافر جان اسمتھ تھا۔
''تم ٹھیک ہو؟'' کیلکولیٹر والے نے آہستہ سے پوچھا۔ ٹریلور نے سر ہلایا اور تیزی سے فرسٹ کلاس میں داخل ہوکر پردے برابر کردیے۔ اس کے چاند جیسے سر پر

پسینا آ گیا تھا، جسے اس نے رومال سے صاف کیا۔

''ناممکن! ایسا نہیں ہوسکتا! وہ کوئی اور ہے۔'' وہ پُرسکون ہونے کی ناکام کوشش کررہا تھا۔ اس کی حالت ابتر ہوگئی تھی۔

''سر، آپ کو مدد درکار ہے؟'' فضائی میزبان کی آواز آئی۔

''نہیں...... شکریہ۔'' وہ بولا۔ اسے ہیوسٹن کی مڈبھیڑ یاد آئی۔ ریڈ نے تنبیہ کی تھی کہ ''اسمتھ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ اسمتھ کو بھول جائے۔'' ریڈ نے یہ بھی یقین دلایا تھا کہ وہ اسمتھ کو دوبارہ نہیں دیکھے گا۔

لیکن...... ن...... ن...... وہ تو اسی کے ساتھ سفر کررہا ہے۔ کیا وہ شروع سے اس کا تعاقب کررہا ہے؟ سوال در سوال...... قطار در قطار...... اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔ اس نے تصور کی آنکھ سے فلاسک اور اس کے اندر پوشیدہ زرد رنگ کے سیال عفریت کو دیکھا۔ خوف اور دہشت نے اسے مفلوج کردیا تھا۔

اس نے منطقی انداز میں سوچنے کی کوشش کی کہ اتفاق ہوسکتا ہے۔ ورنہ اسے گراؤنڈ پر ہی پکڑ لیا جاتا۔ ایک کے بعد دوسرا سوال سر اٹھاتا...... کیا ''ڈلس'' ایئرپورٹ پر اس کے لیے جال بچھایا گیا ہے؟ اس کا سر چکرانے لگا۔ ٹریلور نے سوچنا بند کردیا۔ کمبل کھینچ کر ٹھوڑی تک لے آیا۔ اسمتھ اسی جہاز میں اتنے قریب؟ ٹریلور کا دماغ کیسے کام کرسکتا تھا۔ یہ کوئی سائنسی فارمولا نہیں تھا۔ یہ دوسرا میدان تھا۔ اسمتھ کا میدان۔ ریڈ، پرائس اور رچرڈسن کا میدان۔

اسے وضاحت درکار تھی، رہنمائی کی ضرورت تھی، سہارا چاہیے تھا۔ اس نے کمبل سے ہاتھ نکال کر ان فلائٹ فون کی جانب بڑھایا...... آپریشن کے دوران اس نازک مرحلے پر کسی بھی قسم کی گفت وشنید پر سختی سے پابندی تھی لیکن وہ مجبور تھا۔ اسمتھ محض چند میٹر کے فاصلے پر بیٹھا تھا۔ اس کا ہمسفر تھا۔ کیسا ہمسفر تھا؟ ہمسفر نہیں گویا بھوت تھا۔ خونخوار درندہ تھا؟ لہٰذا اس وقت کسی اصول کی پابندی ممکن نہیں تھی۔ وہ بریانہیں ٹریلور تھا اور ٹریلور نے اصول توڑ دیا۔ کریڈٹ کارڈ نکالا...... چند سیکنڈ میں رابطہ قائم ہوگیا۔

☆☆☆

جدید ترین آڈیو وژیول، فلیٹ اسکرین مانیٹرز، پروفیشنل وڈیو DVD (ڈی وی ڈی) ایڈیٹنگ یونٹ...... سافٹ ویئرز، کمپیوٹرز...... رینڈی، سرخ بالوں والے چھریرے بدن ساشا کے ساتھ بیٹھی تھی۔ ساشا گھنٹوں سے اپنے کام میں منہمک تھا۔ اس کی یکسوئی اور مہارت متاثر کن تھی۔ رینڈی محض تماشائی تھی۔ گاہے بگاہے وہ ساشا کے لیے کوک کی بوتل لاکر رکھ دیتی۔ جسے نمٹا کر وہ پھر اپنے کام میں ڈوب جاتا۔

رینڈی مبہوت ہوچکی تھی۔ وہ ایک انتھک شکاری کے مانند ایک کے بعد دوسری...... پکسل (Pixel) گرار ہا تھا۔ بظاہر کوئی نتیجہ نکلتا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ لیکن غیر محسوس انداز میں دھیرے دھیرے شبیہہ واضح ہوتی گئی اور ایک آدمی کا چہرہ سامنے آیا۔ ساشا نے آخری بار کی بورڈ کو ہٹ کیا اور سر گھما کر گردن کے کڑاکے نکالے۔

''یہ ہے، رینڈی۔'' اس نے کہا۔ ''اس سے زیادہ میں بھی کچھ نہیں کرسکتا۔''

رینڈی نے اس کا شانہ دبایا۔ ''تم پہلے ہی شاندار نتیجہ نکال چکے ہو۔ وہ اسکرین پر نظر آنے والے بدشکل آدمی کو گھور رہی تھی۔ موٹے ہونٹ، پھولے ہوئے گال، دہری ٹھوڑی، انڈے کے مانند شفاف بڑا سا سر اور دو حلقوں سے ابلتی ہوئی آنکھیں۔

''یہ بدنما شکل کسی اچھے آدمی کی نہیں ہے۔'' ساشا نے تبصرہ کیا۔ ''کوئی شیطانی، منحوس عنصر ہے اس کے تاثرات میں۔''

''کیا مطلب؟''

''کیا یہ ٹرین اسٹیشن پر بھی تھا؟''

''نہیں، مجھے نہیں معلوم۔'' رینڈی نے سچائی کے ساتھ کہا اور ساشا کو گلے سے لگالیا۔ ''تم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ کچھ دیر بعد ہم باہر جاکر کھائے پئیں گے اور تفریح کریں گے۔

''ان کا کیا ہوگا؟'' ساشا نے لارا کے لیپ ٹاپ اور سیل فون کی جانب اشارہ کیا۔

''بعد میں دیکھیں گے۔'' رینڈی نے جواب دیا۔

تنہائی میسر آتے ہی رینڈی نے ایمبیسی کے سینئر فارن سروس آفیسر سے محفوظ ای۔لنک پر رابطہ کیا اور ہنگامی درخواست کی کہ اس آدمی کے بارے میں تمام معلومات فراہم کی جائیں۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ تیس منٹ کے اندر جواب آنا چاہیے تھا۔ اس نے شبیہہ فیکس کردی۔

وہ اسمتھ کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ یہ انڈے نما آدمی اس کے لیے کتنا اہم ہوسکتا ہے۔

☆☆☆

''سکون سے رہو۔ ٹریلور، سکون سے رہو۔''

''پرائس اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟'' ٹریلور نے مطالبہ کیا۔ پرائس نے کسمسا کر ذہن کو ہر دوسرے خیال سے پاک کر دیا اور صرف اسمتھ کے بارے میں سوچنے لگا۔

''اس نے تمہیں نہیں دیکھا ہے؟'' پرائس نے حوصلہ افزا انداز اختیار کیا۔ اور تم نے احتیاط کی تو وہ دیکھ بھی نہیں سکے گا۔''

''بہت بڑا سوال یہ ہے کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟''

پرائس کیا کہہ سکتا تھا۔ ''میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔'' اس نے محتاط انداز میں جواب دیا۔ ''لیکن ایک بات یاد رکھو کہ اس کا تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اس کے پاس کوئی معمولی سی وجہ بھی نہیں ہے جس کے تحت وہ تمہارے اندر دلچسپی لے۔''

''جھوٹ مت بولو۔'' ٹریلور بھڑکنے لگا۔ ''تم سمجھتے ہو کہ مجھے نہیں معلوم کہ ''بے ڈیز'' پروجیکٹ میں اس کا کیا کردار تھا؟ وہ وینس میں بھی نظر آیا تھا۔''

''اسمتھ اب یو ایس ایمرڈ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔'' پرائس نے جواب دیا۔ ''تم شاید نہیں جانتے کہ اسمتھ کی منگیتر بے ڈیز پروجیکٹ کی غارت گری کی بھینٹ چڑھ گئی تھی۔ اس کی بہن ماسکو میں وینچر کیپٹل فرم میں کام کرتی ہے۔''

''تم کہہ رہے ہو کہ اسمتھ ذاتی وجوہات کی بِنا پر ماسکو جاسکتا ہے؟''

''ممکن ہے۔''

''میں نہیں جانتا...... یہ اتفاقات مجھے بُرے لگتے ہیں۔'' ٹریلور بڑبڑایا۔ ریڈ بھی ہیوسٹن میں اتفاقات کی بات کر رہا تھا۔

''غور سے سنو۔ جتنی جلدی ہوسکے ائرپورٹ سے نکل جانا۔ باہر گاڑی تمہیں اٹھانے کے لیے موجود ہوگی...... پُرسکون رہو۔ گاڑی میں سوار ہوتے ہی مجھے کال کرنا۔'' پرائس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

☆☆☆

''کلین، ہیئر۔''

''کیروف اِن ماسکو۔ کیسے ہیں سر؟''

''فائن جنرل۔''

''ایک اطلاع ہے۔'' کیروف نے ہچکچاہٹ کے ساتھ کہا۔ ''بریا، سینٹ پیٹرس برگ پہنچ گیا تھا۔ میری ناکامی ہے۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیسے ہوا؟''

''میرا خیال ہے کہ وہ کسی اور فلائٹ سے نکل گیا؟''

''یس سر۔''

''کون سی؟''

''فن ائر، سر...... فلائٹ میں امریکی ٹور گروپ ہے۔ بریا امریکی پاسپورٹ پر انہی کے ساتھ ہے۔ پاسپورٹ پر نام جان اسٹاک ہے۔ وہ دس گھنٹے قبل پرواز کر چکا ہے...... ڈولس ائرپورٹ پہنچنے میں پندرہ منٹ بچے ہیں۔''

''جنرل، میں بعد میں بات کرتا ہوں۔'' کلین نے فون بند کر دیا۔ کلین اس وقت جائے ملاقات سے قریب تھا۔ واشنگٹن کی حدود سے نکل کر وہ تھرمونٹ، میری لینڈ پہنچا تھا۔ وہاں سے ہائی وے 77 پر سفر کرتے ہوئے، فاریسٹ رینجرز اسٹیشن پہنچا۔ جب آرمی کی گاڑی نے مداخلت کی۔ کلین نے بیوک سیڈان روک کر آئی۔ڈی دکھائی اور آگے روانہ ہوگیا۔ یہ وہی لمحہ تھا جب کیروف کی کال آئی تھی۔

آر ڈی اے کے نام سے معروف علاقہ وفاقی اہلکار اور ان کے خاندان استعمال کرتے تھے...... واشنگٹن سے آنے والے صدارتی ہیلی کاپٹر پر کلین کی نظر پڑی...... مخصوص جگہ پر وہ گاڑی سے اتر گیا۔ سیکرٹ سروس کے آدمی نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔ دوسرا ایجنٹ اس کے ساتھ چل رہا تھا۔ یہ جگہ کیمپ ڈیوڈ کے نام سے مشہور ہے اور واشنگٹن سٹی سے 62 میل کے فاصلے پر ہے۔ سرسبز پہاڑی علاقہ ہے۔ کیمپ ڈیوڈ میں صدر کا آفس گھر کی طرز پر ڈیزائن کیا گیا تھا۔ چیف ایگزیکٹو (صدر) سیموئل ایڈم کاسٹیلا، پائن کی نفیس ڈیسک کے عقب میں مصروفِ کار تھا۔ اس نے اٹھ کر اپنے معتمدِ خاص سے ہاتھ ملایا۔

''نیٹ (ناتھن) عموماً میرا ابتدائی جملہ ہوتا ہے کہ تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی۔ لیکن تم بتا چکے ہو کہ معاملہ اہم ترین نوعیت کا ہے۔''

''میں آپ کی نجی مصروفیات میں دخل اندازی پر معذرت خواہ ہوں لیکن اور کوئی چارہ کار نہیں تھا۔''

''کیا یہ ہیوسٹن سے متعلق ہے؟''

''سر، مجھے ڈر ہے کہ ایسا ہی ہے۔''

پریذیڈنٹ نے کاؤچ کی طرف اشارہ کیا۔ ''مختصر اور تیز بتاؤ۔''

صورتِ حال کی بھرپور عکاسی کرنے میں کلین نے پانچ منٹ لیے۔

''تمہاری تجاویز...... مشورہ؟''

''فائر وال۔'' کلین کی آواز کھنچ گئی۔ ''کوئی ایک

مسافر بھی ٹرمینل سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔‘‘

فائر وال کا مطلب تھا FBI،FAA ، اور پینٹا گون کا مشترکہ فولادی اشتراک۔ جس کا واحد مقصد امریکا میں دہشت گردی کو نیست و نابود کرنا تھا...... وہ دونوں جانتے تھے کہ اگر وارننگ تیس منٹ قبل بھی مل جاتی تو فائر وال کے خصوصی اور موثر ترین انتظام کو توڑنا یا دھوکا دینا ناممکن تھا۔

کلین بخوبی آگاہ تھا کہ خاصی تاخیر ہوگئی ہے۔ کاش جنرل کیروف اپنے سارے پتے ماسکو کی میز پر نہ رکھتا تو صورتِ حال مختلف ہوتی...... پندرہ منٹ مختصر وقت تھا...... تقریباً گزر چکا تھا۔ طیارہ فضا میں ہوگا یا لینڈ کر چکا ہوگا۔ اب بہترین قدم یہی رہ گیا تھا کہ ہر وردی پوش اور سادہ پوش ایجنٹ کو میدان رست خیز میں جھونک دیا جائے۔ کچھ ائرپورٹ پر ہی ہوں گے۔ چند قریب...... اور بقیہ کو فاصلہ طے کرنا پڑے گا۔ سینٹرل کمانڈ پوسٹ سے FAA ہر مسافر کی تفصیل فیکس کردے۔

پریذیڈنٹ نے ایک ثانیے کے لیے کلین کی آنکھوں میں دیکھا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھایا...... چند سیکنڈ بعد وہ FBI کے سربراہ جیری میتھیوز سے بات کر رہا تھا۔

’’تفصیل میں جانے کا وقت نہیں ہے۔ ڈولس ائرپورٹ پر فائر وال کرادو۔ مشکوک فرد کی تفصیل فیکس کروا رہا ہوں۔‘‘ پریذیڈنٹ نے جیری کو ہدایت دی۔ ’’اس کا اصل نام آئیون بریا ہے۔ قومیت سرب ہے۔ وہ جعلی امریکی پاسپورٹ پر جان اسٹاک کے نام سے سفر کر رہا ہے...... وہ امریکی شہری نہیں ہے۔ جیری، ذہن میں رکھنا یہ پانچویں سطح کی صورتِ حال ہے (لیول فائیو سچویشن) پھر کہہ رہا ہوں...... لیول۔ فائیو۔‘‘

پانچویں سطح کا مطلب تھا کہ مشکوک شخص مسلح اور خطرناک ہے۔ صورتِ حال انتہائی درجہ نازک اور قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہے۔

پریذیڈنٹ کاسٹیلا فون رکھ کر مڑا۔ ’’فائر وال سے بچنا ناممکن ہے۔ مگر میں سمجھ رہا ہوں کہ تاخیر ہوگئی ہے۔‘‘

’’سر، تاخیر والی بات ٹھیک ہے۔ مجھے یہاں آتے ہوئے راستے میں ہی کیروف کی جانب سے اطلاع ملی تھی۔ اس وقت جہاز اترنے میں محض پندرہ منٹ رہ گئے تھے۔‘‘

’’ٹھیک کہتے ہو۔ اگر وہ نکل گیا تو ہمیں بیک اَپ پلان پر جانا پڑے گا۔‘‘ وہ دونوں امکانات اور ممکنہ اقدامات وخطرات پر تبادلۂ خیال کر رہے تھے۔ جب فون نے نغمہ سرائی کی۔

’’جیری؟‘‘ کاسٹیلا خاموشی سے سنتا رہا۔ پھر ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر کلین کو مخاطب کیا۔ وہ فائر وال سے آٹھ منٹ قبل نکل گیا...... کیا مشورہ ہے؟‘‘

اچانک کلین خود کو مزید بوڑھا محسوس کرنے لگا۔ بریا ایک بار پھر بہت قریب سے نکل گیا تھا۔ آٹھ منٹ اسے بہت طویل وقفہ لگا...... لامتناہی......

’’بیک اَپ پلان۔‘‘ وہ تھکی ہوئی آواز میں بولا۔

پریذیڈنٹ دوبارہ فون کی جانب متوجہ ہوا۔ ’’جیری، احتیاط سے سنو......‘‘ بات ختم کر کے اس نے کلین سے سوال کیا۔

’’کتنی اسمال پاکس غائب ہوئی ہے؟‘‘

’’مشرقی ساحلی پٹی کو غارت کرنے کے لیے کافی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔‘‘

’’ویکسین کی سپلائی کتنی ہے بشمول یو ایس ایمرڈ میں ملٹری کے استعمال کے لیے موجود ویکسین......؟‘‘

’’ناکافی۔ بریا نصف ملین افراد کو متاثر کرسکتا ہے۔ مزید ویکسین کی تیاری میں کئی ہفتے درکار ہیں۔‘‘

’’برطانیہ، کینیڈا، جاپان...... وہاں سے خریدی جا سکتی ہے؟‘‘

’’ان کے پاس ہم سے بھی کم ہے۔ اور جو ہے وہ ان کی آبادی کے تحفظ کے لیے ہے...... عرصہ قبل WHO نے ویکسین کی تیاری بند کرادی تھی۔‘‘

کچھ دیر کے لیے خاموشی چھاگئی۔

’’کیا بریا کے یہاں آنے کا اصل مقصد وائرس کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا ہے؟‘‘ پریذیڈنٹ نے استفسار کیا۔

’’نو، سر...... یہی ایک امید کی کرن ہے۔ بریا پیسے لیتا ہے اور کام کرتا ہے۔ وہ ایک قاتل، سہولت کار اور رابطہ کار ہے...... رقم کے عوض اس کی خدمات میں چند اور چیزیں بھی شامل ہیں مثلاً اغوا......‘‘

’’سہولت کار؟‘‘ کاسٹیلا نے لفظ دہرایا۔ ’’کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ اسمال پاکس یہاں کسی کے حوالے کرے گا؟‘‘

’’میں یہی کہنا چاہتا ہوں۔ اگرچہ یہ ایک مشکل تصور ہے۔ کیونکہ اگر دہشت گرد کیمیائی یا وائرس اٹیک کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے بہتر ہوتا کہ وہ بائیو ویپن ملک کے باہر اسمبل کرتے۔‘‘ کلین نے کہا۔

’’لیکن اسمال پاکس اصل حالت میں بھی انتہائی

مہلک ہے۔ اگر نیویارک کے آبی ذخیرے میں شامل کر دیا جائے تو ہولناک تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا...... اگر ہوا سے اسے زرعی زمین کی مٹی تک پہنچا دیا جائے تو غارت گری کا تناسب مزید بڑھ سکتا ہے...... تاہم مجھے شک ہے کہ معاملہ کچھ اور ہے۔ سازشی عناصر وائرس کو اصلی حالت میں استعمال نہیں کرنا چاہتے۔ پہلے مذکورہ عناصر ''اسٹیج ٹو'' میں اس پر تجربات کر کے اس کی ہلاکت خیزی میں اضافہ کریں گے۔ رشیا میں اسٹیج ٹو کی سہولت موجود نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وائرس کو امریکا لایا گیا ہے...... ظاہر ہے کہ وہ لوگ CDC یا ہماری ملٹری لیب کو استعمال نہیں کریں گے۔ اس کے دو مطلب نکلتے ہیں۔ اول یہ کہ منصوبہ کافی عرصے سے زیرِ عمل تھا۔ یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ انہیں ایک تیسری جدید ترین لیب کی ضرورت ہے جس کے لیے وقت چاہیے...... اور ہمیں بریا کے علاوہ اس تیسری لیب کا بھی سراغ لگانا ہے۔'' کلین خاموش ہو گیا۔

''بریا کتنی دور جا سکتا ہے؟''

''فائر وال کے پلان B کی موجودگی میں بریا کو محدود ہونا پڑے گا۔ اس کی کوشش ہو گی کہ ڈلیوری دے کر واپسی کی فکر کرے۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''لیکن یہ امریکا ہے۔ اس کی انگریزی بھی اچھی نہیں ہے۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ ہمارے ہی ملک سے اسے مدد فراہم کی جائے گی۔ ممکن ہے اسے یہاں بلوانے کا کوئی اور مقصد بھی ہو۔ میں حیران ہوں کہ یہ معاملہ کب سے اور کتنی راز داری سے آگے بڑھ رہا تھا۔ عین وقت پر ڈانکو نے اپنی جان دے کر پیچیدگیاں کھڑی کر دیں۔'' کلین نے تاسف کے ساتھ اظہارِ حیرت کیا۔

''میڈیا کو تاریکی میں رکھنا ضروری ہے۔'' صدر نے حتمی انداز میں کہا۔

''یس سر۔ کیروف نے رشیا میں یہ کام کامیابی سے کیا ہے۔ جب آپ روسی صدر سے بات کریں تو استفسار کر سکتے ہیں کہ انہوں نے روسی میڈیا کو اندھیرے میں رکھنے کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟''

''ہونہہ...... ماسکو میں بریا کے ساتھ دوسرا آدمی کون تھا؟''

''وہ ایک وائلڈ کارڈ ہے...... اس کی شناخت کی کوشش بار آور ہو جاتی ہے تو یقیناً مفید رہے گی۔'' کلین نے جواب دیا۔

☆☆☆

ٹریلور، فرسٹ کلاس [illegible] آگے تھا۔ اس کے عقب میں [illegible] ان کے باعث، بزنس کلاس کا کوئی مسافر [illegible] ملتا تھا۔ وہ تیز قدمی سے امیگریشن بوتھ تک پہنچا۔ [illegible] کسٹم پوائنٹس تھے۔ ٹریلور کو ہجوم کی ضرورت تھی لیکن ڈولس، کینیڈی یا لاس اینجلس کے مانند مصروف ایئرپورٹ نہیں تھا۔ نہ ہی وہاں اس وقت کوئی بین الاقوامی فلائٹ متوقع تھی۔

وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھا اور کاغذات پیش کیے۔ آفیسر نے کاغذات دیکھتے ہوئے عام سے سوالات کیے۔ ٹریلور نے مرحوم ماں کے بارے میں صاف گوئی سے بتا دیا۔ آفیسر نے سر ہلا کر کسٹم فارم پر قلم سے کچھ لکھا اور اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

ٹریلور کے پاس سامان تھا۔ لیکن اس کے پاس سامان کی فکر کرنے کا وقت نہیں تھا۔ اسے جلد از جلد ٹرمینل سے نکلنا تھا۔ اس نے ہمت کر کے شانے پر سے عقب میں جھانکا۔ اسمتھ امیگریشن بوتھ پر تھا...... وہ بوتھ ڈپلومیٹس اور فضائی عملے کے لیے مخصوص تھا...... وہ وہاں کیا کر رہا ہے؟ وہ پینٹاگون کا آدمی ہے جو ملٹری ID پر سفر کر رہا ہے......؟

اپنا کارڈ لے کر وہ تیزی سے چلنے لگا۔

''سر، ہلکا پھلکا سفر رہا ہے؟'' ایجنٹ کا اشارہ سامان کی عدم موجودگی کی طرف تھا۔ ٹریلور نے مسکرانے پر اکتفا کیا۔ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا کہ اسمتھ اسی ایجنٹ کی طرف آ رہا تھا۔ ایڈم ٹریلور کا دل پھر بے قابو ہونے لگا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ بھاگنا شروع کر دے۔ اس نے اسمتھ کی نظر سے بچنے کے لیے کوریڈور میں دایاں موڑ کاٹا۔

''نہیں جناب۔'' عقب سے ایجنٹ کی آواز آئی۔ ''بائیں جانب۔'' ٹریلور بوکھلا کر بائیں جانب مڑا اور تقریباً بھاگتا ہوا ٹرمینل کو ملانے والی روشن سرنگ میں داخل ہو گیا۔

☆☆☆

''ڈاکٹر اسمتھ؟''

اسمتھ، کسٹم ایجنٹ کے قریب پہنچ گیا۔ ''یس؟''

''آپ کے لیے کال ہے...... اس طرف آیئے۔''

ایجنٹ نے انٹرویو روم کا دروازہ کھولا۔ جہاں مشکوک افراد سے سوال جواب کیے جاتے تھے۔ فون کی طرف اشارہ کر کے ایجنٹ واپس بوتھ کی طرف چلا گیا۔

''اسمتھ بول رہا ہوں۔''

''جان، رینڈی ہیئر۔''

''رینڈی!''

''سنو، زیادہ وقت نہیں ہے۔ ہم نے وڈیو امیج کو صاف کر لیا ہے اور تصویر سفارت خانے بھیج دی ہے۔ پریشانی کی بات نہیں ہے۔ اس کا نام ایڈم ٹریلور ہے۔ میں نے اس کے پس منظر کے بارے میں تفصیلات طلب کر لی ہیں۔''

''کیا نام بتایا؟'' اسمتھ نے سختی سے ریسیور پکڑ لیا۔

''جان، اس کی ماں روسی تھی۔ کچھ عرصے قبل اس کا انتقال ہو گیا تھا...... وہ اس کی یاد میں یہاں آتا رہتا ہے۔''

''پلیز رینڈی، ایڈم ٹریلور نام ہے؟''

''ہاں، اور وہ تمہارے ساتھ امریکن 1710 پر ہی ہے۔''

اسمتھ سناٹے میں رہ گیا۔ ''رینڈی، تم نے بہت بڑا کام کر دیا ہے۔ میرے پاس شکریے کا وقت بھی نہیں ہے۔''

''اچھا، وہ لیپ ٹاپ اور سیل کا کیا کرنا ہے؟''

''ساشا کو لیپ ٹاپ پر لگا دو...... کچھ ملے تو بتانا...... فی الوقت میں جا رہا ہوں۔''

اسمتھ، آفس سے باہر نکلا اور سیدھا اس ایجنٹ کے پاس پہنچا۔ ''مجھے تمہاری مدد چاہیے۔'' اسمتھ نے ملٹری کارڈ نکالا۔ ''ایڈم ٹریلور نامی ایک مسافر اسی فلائٹ سے یہاں پہنچا ہے۔ کیا وہ کسٹم کلیئر کر گیا ہے؟'' چک پھیریاں کھاتا ہوا سنسنی خیز اور خونریز ڈراما جو یوری ڈانکو کی موت سے وینس میں شروع ہوا تھا، اس وقت امریکا میں کلاسیکی اور شاید حتمی موڑ پر تھا...... اسمتھ نے تیزی سے حلیہ بھی بتا دیا۔

''عجیب آدمی تھا۔ اس کے پاس سامان بھی نہیں تھا۔ ابھی دو منٹ پہلے نکلا ہے؟'' اسمتھ اس کی بات سنتے سنتے حرکت میں آ چکا تھا...... بھاگتے بھاگتے اس نے کلین کا نمبر ملایا۔

''کلین ہیئر۔''

''سر، اسمتھ بات کر رہا ہوں۔ بریا کے ساتھ جو آدمی تھا، وہ امریکی ہے۔ نام ڈاکٹر ایڈم ٹریلور۔ وہ ناسا (NASA) کا سائنس داں ہے...... وہ اسی فلائٹ پر تھا......''

''کیا وہ تمہاری پہنچ میں ہے؟''

''وہ مجھ سے دو منٹ آگے ہے...... بریا خالی ہاتھ ہے۔ وائرس ٹریلور کی تحویل میں ہے۔ ہم بہت بڑا دھوکا کھا گئے۔''

''جان، اسے پکڑو...... میں صدر کے ساتھ ہوں...... ابھی رابطہ کرتا ہوں۔'' کلین کی آواز آئی۔ ''بریا، فائروال کا جال بچھانے سے چند منٹ پہلے نکل گیا تھا۔''

''اسے علاقے میں گھیریں۔ وہ اب بھی نہایت اہم مہرہ ہے۔'' اسمتھ مسافروں میں راستہ بناتا ہوا ٹریلور کے پیچھے لپک رہا تھا۔ دو منٹ سے قبل کلین نے پھر رابطہ کیا۔

''جان، وہاں ہمارے FBI ایجنٹ موجود ہیں؟''

''نہیں سر...... ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ میں اس کے سر پر ہوں۔''

''اوکے، جان گڈ لک۔''

مسافروں کے احتجاج کی پروا کیے بغیر اسمتھ دوڑنے والے انداز میں متحرک تھا۔ اسی بھاگ دوڑ میں کچھ دیر کے لیے ٹریلور، اسمتھ کی نظر سے اوجھل ہو گیا۔ اسمتھ نے بے قراری سے ہر جانب نظر ماری۔ معاً وہ شیشوں کی دوسری جانب سائڈ واک پر نظر آیا۔ جہاں نجی گاڑیاں، کیبس اور سرکاری لیموز (لیموزین) کھڑی تھیں۔ اسمتھ نے دوڑ لگائی۔ ٹریلور ایک سیاہ رنگ کی لنکن سیڈان کے کھلے ہوئے دروازے کے قریب تھا۔ لنکن کے شیشے بھی سیاہ رنگ کے تھے۔

''ٹریلور!'' اسمتھ دہاڑا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ لنکن اسٹارٹ حالت میں تھی۔ اب وہ باقاعدہ دوڑ رہا تھا۔

اپنا نام سن کر ٹریلور پلٹا۔ اسمتھ کو جھپٹتے دیکھ کر اس کی آنکھیں دہشت سے پھٹ پڑیں۔ ہاتھ میں موجود بیگ اس نے سینے سے چپکا لیا اور کھلے دروازے سے لنکن میں کود گیا۔ اسمتھ زخمی درندے کے مانند غرایا اور آخری جست بھری۔ اس کا ہاتھ سامنے کی جانب پھیلا ہوا تھا۔ ٹریلور کے اندر جاتے ہی لنکن کے چیختے ہوئے پہیے گھومے اور وزنی گاڑی آگے کی جانب اچھلی...... اسمتھ کی انگلیوں نے ہینڈل کو چھوا لیکن دروازہ بند ہو رہا تھا اور گاڑی متحرک تھی۔ اس نے خود کو غیر متوازن ہونے سے بچایا اور گرتے گرتے بچا۔

آہ...... شکار... ایک بار پھر منٹوں، سیکنڈوں کے فرق سے نکل گیا تھا۔ اس مرتبہ شکار ایڈم ٹریلور تھا۔ کاش رینڈی کی کال چند منٹ پہلے یا پھر دورانِ پرواز مل جاتی تو ٹریلور کا فرار ناممکن ہو جاتا۔

لنکن، ٹریفک میں گم ہو گئی۔ دو پولیس اہلکار جھپٹے اور دائیں بائیں سے اسمتھ کو جکڑ لیا۔ اسمتھ کے تیس قیمتی سیکنڈ اپنی شناخت کرانے میں ضائع ہو گئے۔ انہیں پرے دھکیل کر اس نے فی الفور کلین کو کال کی......

''کیا تم نے نمبر دیکھ لیا تھا؟'' کلین نے بے چینی سے

دریافت کیا۔
''نہیں۔ لیکن آخری تین ہندسے میرے ذہن میں ہیں اور بائیں کونے پر نارنجی اسٹیکر چسپاں تھا۔ سر، لنکن، گورنمنٹ ایجنسی میں رجسٹرڈ ہے۔''

☆☆☆

عقبی اور اگلے حصے کے درمیان سیاہ شیشہ حائل تھا جس کے باعث ٹریلور، ڈرائیور کو دیکھنے سے قاصر تھا۔ یہ بھی اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ آگے پسنجر سیٹ پر کوئی ہے یا نہیں؟
''ہم کہاں جارہے ہیں؟'' ٹریلور نے سوال کیا۔
عقبی حصے میں پوشیدہ اسپیکرز میں سے جواب آیا۔
''ڈاکٹر، پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ آرام سے سفر کرو اور منزل تک پہنچنے سے پہلے کوئی بات نہیں ہوگی۔'' عجیب سی آواز تھی۔ ٹریلور پہچاننے میں ناکام رہا۔ اس نے لاک ہٹانے کی کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔
'کیا ہو رہا ہے؟' اس نے سوچا۔
خود کو پُرسکون رکھنے کی اس کی ہر کوشش ہزیمت سے دوچار ہوتی آئی تھی۔ یہ حالت اس وقت سے تھی، جب سے اس نے جہاز میں اسمتھ کو دیکھا تھا۔ بعدازاں، امیگریشن، کسٹم، ٹنل، بس کے قریب لنکن کی طرف...... گویا وہ کوئی شکاری بھیڑیا تھا...... ٹریلور کے نزدیک یہ ایک کرشمہ ہی تھا کہ وہ اسمتھ کی گرفت سے بال بال بچ نکلا تھا۔
''اب میں محفوظ ہوں۔ بھیانک خواب اختتام پذیر ہوا۔'' اس نے خود کو تسلی دی۔ لیکن اس نے تعاقب کیوں نہیں کیا؟ کیا اسے علم ہے کہ اسمال پاکس میرے پاس ہے؟ نہیں، نہیں...... یہ ناممکن ہے۔ سوالات نے پھر یلغار کی۔ اس نے سر پشت سے ٹکا کر آنکھیں بند کرلیں...... جوابات اب منزل پر پہنچ کر ہی مل سکیں گے۔

☆☆☆

''جان، مجھے یقین ہے کہ تم نے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔'' کلین کچھ بے چین تھا۔ ''لیکن اب ہمیں ایک نہیں دو افراد سے نمٹنا پڑے گا۔ بریا اور ٹریلور۔'' کلین محفوظ لائن پر اسمتھ سے محوِ گفتگو تھا۔
سر، میں سمجھ رہا ہوں لیکن جہاں تک ٹریلور کا معاملہ ہے ہمیں ایک ''بریک'' ملا ہے۔ وہ یہ کہ فرار ہونے کے لیے اس نے سرکاری گاڑی استعمال کی ہے۔''
''میں اس وقت بھی کمپیوٹر پر دیکھ رہا ہوں لیکن میں اب بھی کچھ قدرے اُلجھا ہوا ہوں کہ آخر وہ بھاگا کیوں؟''
''سر، احساسِ جرم کے تحت۔ میں اس معاملے میں قطعی پُریقین ہوں۔ اسے ہوسٹن کی مڈبھیڑ یاد تھی۔ مجھے اس کا سامان بھی نظر نہیں آیا۔ یعنی عجلت کے باعث اس نے سامان کا انتظار بھی نہیں کیا۔ ایک بیگ تھا۔ جسے اس نے نومولود کے مانند سینے سے چپکایا ہوا تھا۔ اس میں کیا ہوسکتا ہے؟ میں نے آپ کو بتایا تھا۔'' اسمتھ نے بات ختم کی۔
''ایک منٹ ...... کمپیوٹر کچھ کہہ رہا ہے......''
پس منظر میں اسمتھ نے پرنٹر کی آواز سنی۔
''لنکن، جو ٹریلور کو اٹھانے آئی تھی، وہ ناسا کے پاس رجسٹرڈ ہے۔'' کلین نے انکشاف کیا۔
اسمتھ دنگ رہ گیا۔
''جان، اگر اسے بھاگنے کی ضرورت آن پڑی تھی تو کیا وہ ایسی ٹرانسپورٹ استعمال کرسکتا تھا جسے بہ آسانی شناخت کرلیا جائے؟''
''یقیناً۔ کیونکہ اسے توقع نہیں تھی بلکہ گمان ہی نہیں تھا کہ مجھ سے یوں ٹاکرا ہوجائے گا۔ میرا خیال ہے کہ اس نے مجھے جہاز میں دیکھ لیا تھا اور بوکھلا کر گاڑی منگوا کر عجلت میں نکلنے کی کوشش کی۔ ساتھ ہی میرے آواز دینے پر وہ بدحواس ہوکر دوڑ پڑا۔ یہ اس کی آخری غلطی تھی جس نے ثابت کردیا کہ وہ روس میں کیا کر رہا تھا اور شریمیٹوف ائرپورٹ پر بریا سے کیوں ملا؟'' اسمتھ نے وقفہ لیا۔ ''ٹریلور کو اٹھوالیں...... وہ بہ آسانی زبان کھول دے گا۔''
ناتھن کلین نے فیصلہ کرنے میں وقت صرف نہیں کیا۔
''میں ''فیڈرل بولو'' (Bolo) کو الرٹ کرتا ہوں۔''
کلین انتہائی قدم اٹھانے جا رہا تھا۔ ''بولو الرٹ'' کا مطلب تھا کہ دارالحکومت سے سومیل کے دائرے میں کسی بھی ایجنسی کے وردی پوش کے پاس ٹریلور کی تصویر پہنچ جائے گی اور احکامات کے مطابق اسے دیکھتے ہی اٹھا لیا جائے گا......
''اس دوران میں تم میرے پاس آجاؤ۔ پریذیڈنٹ کو بریا کے کیس پر بریفنگ دینی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کام براہِ راست تم کرو۔ میں انہی کے ساتھ ہوں...... ہم کیمپ ڈیوڈ میں ہیں۔''

☆☆☆

لنکن، وسکانسن ایونیو سے ہوتی ہوئی وولٹا پلیس کی طرف آگئی۔ گاڑی کے لاک کھل گئے۔ ڈرائیور نے اتر کر ٹریلور کی سمت والا دروازہ کھولا۔ ٹریلور ہچکچاہٹ کے ساتھ اترا۔ اور پہلی مرتبہ ڈرائیور کو دیکھا جس کا چہرہ تاثرات سے عاری تھا۔ دروازہ بند کرکے وہ سیاہ وسفید اینٹوں سے بنی

عمارت کی طرف چل پڑا۔ ٹریلور بھی حرکت میں آیا۔ ڈرائیور نے گیٹ کھولا اور کہا۔

''آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔''

ٹریلور، گھاس کے قطعے کے درمیان بنے ہوئے پختہ راستے پر چل کر داخلی دروازے تک پہنچا۔ دروازہ از خود وا ہو گیا۔ ٹریلور نے اندر قالین پر قدم رکھا۔

''بہت خوشی ہوئی تمہیں دیکھ کر۔'' ڈیلن ریڈ کی آواز آئی۔ ریڈ کی آواز سن کر وہ غش کھاتے کھاتے بچا تھا۔

''گھبراؤ نہیں۔'' ریڈ نے دروازہ بند کر دیا۔ ''کیا پرائس نے نہیں کہا تھا کہ میں یہاں ملوں گا۔ اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔''

''نہیں ایسا نہیں ہے۔'' ٹریلور اچانک پھٹ پڑا۔ ''تم نہیں جانتے کہ ائرپورٹ پر کیا ہوا، اسمتھ......''

''میں سب جانتا ہوں۔'' ریڈ نے قطع کلامی کی۔ ''میں اسمتھ کو بھی جانتا ہوں...... اس کی نظر تمہارے بیگ پر تھی؟''

''ہاں۔'' ٹریلور نے بیگ اس کے حوالے کیا۔ اور ریڈ کے پیچھے کچن میں چلا گیا۔

''لاجواب...... بہت بڑا کام کیا ہے تم نے...... بہترین۔'' ریڈ نے تولیے کے ذریعے بیگ سے فلاسک نکال کر فریزر میں رکھ دیا۔

''نائٹروجن چارج......'' ٹریلور نے کہنا چاہا۔

''میرے علم میں ہے۔ چند گھنٹے باقی ہیں۔ تب تک ہم اسے محفوظ جگہ تک پہنچا دیں گے۔'' ریڈ نے پھر بات کاٹی۔ ''پریشان مت ہو۔ بیٹھ جاؤ، میں کچھ بناتا ہوں۔'' ریڈ نے گول میز کی طرف اشارہ کیا۔ ریڈ نے اسکاچ کے دو بڑے جام تیار کیے جن میں برف کی ڈلیاں تیر رہی تھیں۔ اس نے ایک مرتبہ پھر تعریفی کلمات ادا کیے اور جام بلند کیا۔

ٹریلور نے نفی میں سر کو جنبش دی اور جام اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''میں کہتا رہا ہوں کہ سب ٹھیک نہیں ہے۔'' ریڈ کی بے پروائی اُسے کھل رہی تھی۔ اس نے جلدی جلدی دو تین گھونٹ بھرے۔ ''کیا تمہاری سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ اتفاقی امر نہیں ہو سکتا کہ اسمتھ میرے ساتھ ہی سفر کر رہا تھا۔ ماسکو میں کچھ نہ کچھ وقوع پذیر ہوا ہے...... انہوں نے مجھے بریا کے ساتھ دیکھ لیا تھا۔ بریا کے ساتھ میرا نظر آنا کیا جواز رکھتا ہے؟ پھر ائرپورٹ پر اس نے مجھے پکڑنے کی کوشش کی۔ کیوں؟ ایک ہی وجہ ہے کہ اسے معلوم ہو گیا ہے......''

''اسمتھ لاعلم ہے۔'' ریڈ نے ٹریلور کے جام میں مزید اسکاچ انڈیلی۔ ''تمہیں وہم ہو گیا ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے کہ ایسا ہوتا تو پوری FBI ائرپورٹ پر تمہارے استقبال کے لیے موجود ہوتی؟''

''میں احمق نہیں ہوں۔ میں سمجھ رہا ہوں لیکن ''اتفاق'' یہ کیسا اتفاق تھا......'' ٹریلور جام اٹھاتے ہوئے بڑبڑایا۔

''پرائس کی بھی غلطی ہے۔'' ریڈ نے اعتراف کیا۔ ''تم نے جب جہاز پر سے فون کیا تھا تو اس نے تمہیں ہدایات دی تھیں...... ایک چوک ہو گئی تھی۔ وہ تمہیں یہ کہنا بھول گیا کہ اگر اسمتھ سے مڈبھیڑ ہو تو بھاگنے کی کوشش مت کرنا...... زیادہ سے زیادہ اسے تجسس ہو گا۔ تمہارے دل میں چور تھا، بھاگنے کی وجہ سے کھیل بگڑ گیا۔''

''وہ اسمال پاکس کے بارے میں جان چکے ہیں۔'' ٹریلور نے منہ بنایا۔

''یہ ٹھیک ہے لیکن وہ کوریئر کے معاملے میں غلط فہمی کا شکار ہیں۔ وہ تمہارے نہیں، بریا کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔''

''مجھ سے سوالات کیے گئے تو میں سنبھال نہیں سکوں گا۔''

''تمہیں صرف لاعلمی کا اظہار کرنا ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکے گا۔ تمہارا ریکارڈ گواہ ہے کہ تم اپنی مرحوم ماں کی قبر پر حاضری دینے جاتے رہتے ہو...... حتیٰ کہ پولی گراف ٹیسٹ میں وہ کچھ نہیں پکڑ سکتے۔ کیونکہ تم بریا کی شناخت سے بے بہرہ ہو۔ تم اس کا نام تک نہیں جانتے۔ ریکارڈنگ میں تمہارے ساتھ بریا کی جگہ کوئی عورت بھی نظر آسکتی تھی اور وہاں کوئی آواز نہیں ہے۔ صرف ایک خاموش ٹیپ ہے۔'' ریڈ نے اسے سمجھایا۔

ٹریلور کچھ مطمئن دکھائی دیا۔ ''میں تھک گیا ہوں۔ آرام کروں گا۔ کچھ عرصے کے لیے کوئی مخل نہ ہو۔''

''یہ بہتر ہے اور انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔ فور سیزن کے سوئٹ میں آرام کرو۔ ڈرائیور تمہیں لے جائے گا۔ جتنا دل کرے وہاں رہو......'' باہر نکلتے وقت اس نے پھر ٹریلور کے عظیم کارنامے کو سراہا۔

''رقم؟''

''ہوٹل میں تمہیں ایک لفافہ ملے گا۔ اس میں دو نمبر ہوں گے۔ ایک تمہارے اکاؤنٹ کا اور دوسرا زیورچ میں ڈائریکٹر کا ذاتی نمبر۔'' ریڈ نے بتایا۔

ٹریلور ہاتھ ملا کر آگے بڑھ گیا۔ چند قدم چل کے اس

نے مڑ کے دیکھا، اہم داخلی دروازہ بند ہو چکا تھا۔ وہ گیٹ سے باہر آگیا۔ گاڑی ندارد تھی۔ اس نے سڑک پر دائیں بائیں دیکھا۔ گاڑی نصف بلاک دور کھڑی نظر آئی۔ وہ جتنا خیال کررہا تھا، اس سے کہیں زیادہ تھکا ہوا تھا۔ وہ نڈھال انداز میں گاڑی کی طرف چل پڑا۔ اسے تاخیر سے احساس ہوا کہ عقب میں کوئی آرہا ہے۔ وہ پلٹا، آنے والا شخص دو قدم دور تھا۔

''تم!'' ٹریلور، بریا کو دیکھ کر بدک گیا۔

''تمہاری یاد ستا رہی تھی۔'' بریا نے ایک قدم اور اٹھایا۔

ٹریلور کی چیخ، سسکی میں ڈھل گئی۔ لمحہ بھر کے لیے اسے یوں لگا جیسے حملۂ قلب ہوا ہے...... درحقیقت بریا کا مخصوص پتلا خنجر دل میں چھید کر گیا تھا۔ اسے اپنے خنجر اور مہارت پر کامل اعتماد تھا۔ اس نے نبض ٹٹولنے کی زحمت تک نہیں کی۔ طویل عرصہ ہو گیا تھا...... خونی خنجر کی کاٹ میں فرق آتا تھا نہ اس کی پیاس بجھتی تھی۔

☆☆☆

ڈاکٹر ڈیلن ریڈ نے دروازہ بند کر کے ایڈم ٹریلور کو ذہن سے نکال دیا۔ وہ کچن میں پہنچا تو جنرل رچرڈسن اور ڈاکٹر کارل بائر وہاں موجود تھے...... غارت گر ٹیکون مکمل تھی۔ البتہ چوتھا کونا انتھونی پرائس غیر حاضر تھا۔ رچرڈسن کے ہاتھ میں سیل فون تھا۔ ''بریا نے کام کر دیا ہے۔'' اس نے سیل فون بلند کر کے اطلاع دی۔

''ٹھیک ہے، وہ اپنے کام کا پکا ہے۔ اب نکلنے کی کرو۔''

''فلاسک کا بندوبست کر لوں، پھر چلتے ہیں۔''

کارل بائر نے فریزر میں سے فلاسک نکالی۔ ساتھ ہی ایک کولر تھا۔

بعدازاں بائر نے خاص طور پر بنائے گئے موٹے دستانے ہاتھوں پر چڑھائے اور فلاسک کا پوشیدہ چیمبر کھولا جس طرح ریوالور میں گولیاں فٹ ہوتی ہیں۔ اسی طرح وائرس کے ایمپول اپنے خانوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی اشکال دیکھ کر بائر کے ذہن میں میزائل کا تصور ابھرا...... ننھے ننھے شیشے کے بنے ہوئے میزائل جو فائر کے لیے تیار تھے لیکن ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا۔ ان کی ہلاکت خیزی میں کئی گنا اضافہ کرنا باقی تھا جس کے بعد امریکا کے اسلحہ خانوں کا کوئی بھی نیوکلیئر میزائل ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

اگرچہ بائر چالیس برس سے اس قسم کی چیزوں سے کھیلتا رہا تھا لیکن پھر بھی، وہ ہر مرتبہ تمام تر حفاظتی تدابیر بروئے کار لانا نہیں بھولتا تھا۔ کام مکمل کر کے اس نے کولر بند کیا اور کوڈ لاک لگا دیا۔ کوڈ الفا نیومرک تھا (ہندسے اور حروف) آخر میں اس نے درجہ حرارت متعین کیا اور کھڑا ہو گیا۔

''شریف حضرات، گھڑی چل پڑی ہے۔'' وہ مسکرایا۔

وولٹا پلیس کی تعمیراتی قطار میں ہر عمارت کے عقب میں ایک گیراج تھا جو گلی میں کھلتا تھا۔ ریڈ اور رچرڈسن نے کولر گیراج میں منتقل کیا جہاں ایک وولوو (Volvo) اسٹیشن ویگن کھڑی تھی۔ بائر پیچھے رہ کر جائزہ لے رہا تھا کہ وہاں کوئی نشانی نہ رہ جائے۔ انگلیوں کے نشانات اور فارنسک کے معاملات کی اسے پروا نہیں تھی۔ کیونکہ ان کے نکلنے کے بعد NSA کی خصوصی ٹیم وہاں پہنچ کر ہر نشان مٹا دیتی۔ ایسی کئی گمنام محفوظ کمین گاہیں (سیف ہاؤس) NSA کے زیرِ استعمال تھیں۔ خصوصاً واشنگٹن میں صفائی کے لیے آنے والی ٹیم کے مصروف اوقاتِ کار میں یہ ایک معمول کی بات تھی۔ بائر، ٹریلور کی روح کا شکریہ ادا کر کے وولوو میں ریڈ اور رچرڈسن کے ساتھ آن ملا...... اگلے منٹ میں تینوں عمارت چھوڑ چکے تھے۔

☆☆☆

پیٹر ہاول، سسلی کی شہرۂ آفاق آرٹ گیلری میں تصاویر دیکھتے ہوئے اسمتھ سے بات کر رہا تھا۔ وہ اپنے اطراف سے غافل نہیں تھا۔

''جان...... پیٹر بات کر رہا ہوں۔''

پینتالیس سو میل دور اسمتھ ہائی وے 77 پر تھا......

''بولتے رہو۔''

پیٹر نے فرانکو گریمالڈی سے ملاقات اور بعد کا احوال گوش گزار کیا۔ اس میں، پیٹرک ڈریک اور ٹریوس نکولس کے ساتھ خونی مڈبھیڑ کا احوال بھی تھا۔

''تمہیں یقین ہے کہ وہ امریکی فوجی تھے؟'' اسمتھ نے استفسار کیا۔

''سو فیصد۔'' پیٹر نے جواب دیا۔ ''میں نے پوسٹ آفس کی نگرانی کی تھی۔ نکولس نے جو نمبر بتایا تھا، اسی باکس نمبر پر ایک افسر آیا تھا۔ میں اسے بھی چھاپ لیتا لیکن موقع نہیں تھا اور نہ میں بس میں گھس سکتا تھا۔'' پیٹر نے وقفہ لیا۔

''ویسے جان، تمہارے فوجی بھائی کیا چکر چلا رہے ہیں؟''

''تم نے حیران کن اطلاع دی ہے۔ میری شدید

آرزو ہے کہ میں تمہارے سوال کا جواب دینے کے قابل ہوتا۔''

امریکن ملٹری ملوث ہے۔ فوجی بحیثیت قاتل خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس انکشاف نے ایک نئے زاویے کا اضافہ کر دیا تھا...... پہلے سے پیچیدہ صورتِ حال، پیچیدہ تر ہوگئی تھی۔

''اگر نکولس اور اس کا ساتھی ایک اسمگلر کے کہنے پر قاتل کا کردار ادا کر رہے تھے تو اس کا صاف مطلب ہے کہ کوئی ان کو اس کے لیے ادائیگی کر رہا تھا۔''

''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' پیٹر نے ہم خیالی کا اظہار کیا۔

''کوئی آئیڈیا ہے کہ ادائیگی کرنے والے تک پہنچا جا سکے؟''

''ایک ترکیب ہے۔'' پیٹر نے سمجھانا شروع کیا۔

پیٹر سے بات ختم کر کے اسمتھ دس منٹ بعد کیمپ ڈیوڈ کی حدود میں داخل ہو رہا تھا۔ ملٹری پروٹوکول کے ساتھ وہ روز بڈ پھر گیسٹ روم میں آیا۔

ناتھن کلین وہاں فون پر مصروفِ گفتگو تھا۔ اس نے اسمتھ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کچھ دیر بعد فون رکھ کے اس نے اسمتھ کو دیکھا۔ ''دوسری طرف کیروف تھا۔'' اس نے اسمتھ کو بتایا۔ ''کیروف الٹے قدموں چل کر کچھ پانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ بائیوپرٹ میں ہر کوئی زیرِ تفتیش ہے۔ یاردینی کے رابطے تلاش کیے جا رہے ہیں۔ قسمت کی دیوی اب تک روٹھی ہوئی ہے۔ یاردینی خاموش طبع آدمی تھا۔ وہ پیسے خرچنے کے لیے اِدھر اُدھر جاتا تھا، نہ مغرب کی پُرتعیش زندگی کے خوابوں کا اس نے کبھی اظہار کیا۔ کوئی مشکوک ای میل نہیں، کوئی فون کال بھی نہیں۔ کبھی اسے غیر ملکی سے ملتے نہیں دیکھا گیا۔ تاہم میں ناامید نہیں ہوں۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ بغیر کسی رابطے کے وہ اتنی زہریلی سازش کا حصہ بن گیا؟''

''اس کا مطلب جس نے بھی یاردینی سے رابطہ کیا، وہ حد درجہ محتاط تھا۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''نیز وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ صحیح آدمی سے رابطہ کر رہا ہے جس کی کوئی فیملی نہیں ہے، جو کرپٹ ہے اور وہ اپنا منہ بند رکھ سکتا ہے۔''

''ہاں، ایسا ہی ہے۔''

اسمتھ نے تیزی سے پیش آنے والے واقعات کی تفصیل سے کہانی سنا دی۔ روس سے ڈولس ائرپورٹ تک۔ وہ پیٹر والی تازہ خبر تک آیا تو کلین کا ایک ابرو پیشانی پر چڑھ گیا۔ آگے اسمتھ نے نئی تجاویز پیش کیں۔ فون کال نے مداخلت کی...... کلین نے مختصر بات کی۔ اس کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔ اسمتھ بغور باس کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

''بولو (Bolo) ٹریلور تک پہنچ گئے تھے۔'' کلین نے اطلاع دی۔

''لیکن؟'' اسمتھ نے سوال اٹھایا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ اچھی خبر نہیں ہے۔ کلین نے رابطہ ختم نہیں کیا تھا۔ ایک ہاتھ ماؤتھ پیس پر رکھا ہوا تھا۔ ''لیکن یہ کہ وہ مارا جا چکا ہے۔ کوئی گواہ نہیں۔ نہ کوئی اشارہ...... کچھ بھی نہیں۔ کسی نے کچھ نہیں دیکھا۔'' اس نے سرگوشی میں بتایا اور فون پر ہدایات دینے لگا۔

''مجھے سراغ رساں کی رپورٹ اور کرائم سین کی تصاویر درکار ہیں۔ فوٹو فوراً فیکس کر دو اور ہاں 'بولو الرٹ' منسوخ ہے۔''

''واشنگٹن ڈی سی کی پولیس نے وسکانسن کے قریب وولٹا پلیس کے علاقے میں ٹریلور کی لاش دریافت کی ہے۔ بظاہر رہزنی کی واردات ہے۔ پاسپورٹ اور آئی ڈی اپنی جگہ پر ہے۔ وجہ ہلاکت خنجر کا کاری وار ہے جو دل تک پہنچ گیا تھا، والٹ خالی تھا، رقم اور کریڈٹ کارڈز غائب ہیں۔''

''لاش کے آس پاس کچھ ملا...... مثلاً اس کا بیگ؟'' اسمتھ نے ناامیدی کو چھپاتے ہوئے سوال کیا۔ جواب نفی میں ملا۔

''والٹ اور پاسپورٹ اس لیے چھوڑ دیا گیا کہ ٹریلور کی شناخت میں آسانی ہو۔'' اسمتھ نے آنکھیں بند کر لیں۔ ''بریا...... جو بھی ٹریلور کو استعمال کر رہا تھا، وہ جانتا تھا کہ ٹریلور حلقے کی کمزور کڑی ہے۔ کام نکلتے ہی انہوں نے کمزور کڑی سے جان چھڑا لی اور اس کے لیے بریا کو استعمال کیا گیا ہے۔''

''کن لوگوں کی بات کر رہے ہو؟''

''سر! ابھی میں اندھیرے میں ہوں۔ تاہم اسمال پاکس کی ڈلیوری مکمل ہو چکی ہے۔ ساتھ ہی ٹریلور کا کردار بھی ختم ہوگیا۔''

''بریا کا نام تم نے کیوں لیا؟'' کلین نے وضاحت چاہی۔

''کیروف کے مطابق دوبدو لڑائی میں، یہ بریا کا اسٹائل ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ واشنگٹن میں موجود ہے۔ فائر وال نافذ ہونے کے بعد اس کے لیے یہاں سے نکلنا قریب قریب محال ہے...... سازشی ٹولے کے لیے بہتر یہی تھا کہ وہ

بریا کو ہی استعمال کریں۔ کیونکہ بریا ہمارے لیے اجنبی ہے۔ فنگر پرنٹس تک نہیں ہیں۔ اس کی چالوں اور طریقۂ واردات سے ناآشنا ہیں۔ کیروف ہی اسے بہتر جانتا ہے۔ دوسرے نمبر پر میں ہوں۔ میں نے اسے دیکھا بھی ہے اور کچھ کچھ سمجھا بھی ہے...... سازشی ٹولے کے لیے وہی بہترین ہے۔''

''یعنی شریمیٹوف ائرپورٹ پر درحقیقت اسمال پاکس کا تبادلہ ہوا تھا اور سب بریا کے تعاقب میں لگے رہے؟''

اسمتھ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''جہاز میں ٹریلور میرے ہی ساتھ محض پچیس تیس فٹ کے فاصلے پر وائرس لیے بیٹھا تھا اور میں بے خبر سوتا رہا۔'' اسمتھ نے یہ جملہ کبیدگی کے ساتھ ادا کیا۔ ''اس سے بڑھ کر ستم ظریفی اور کیا ہوسکتی تھی۔''

☆☆☆

پریذیڈنٹ کو عام سے لباس میں دیکھ کر اسمتھ نے حیرت محسوس کی۔ کلین نے اسمتھ کا تعارف کرایا۔

''مسٹر اسمتھ، تمہاری شہرت...... تم سے آگے چلتی ہے۔'' پریذیڈنٹ نے ستائش کی۔

''تھینک یو سر۔''

''جستہ جستہ، کلین کے ذریعے میرے علم میں ہے۔ خاصا خوفناک معلوم ہوتا ہے...... تازہ صورتِ حال کیا ہے؟'' پریذیڈنٹ کا انداز پُرسکون اور آواز ہموار، نگاہ کلین پر تھی۔

کلین نے ٹریلور کے قتل سے آغاز کیا۔ نیز کس طرح یہ قتل تمام تر ہنگامے میں فٹ ہوتا ہے۔

''ٹریلور۔'' پریذیڈنٹ نے کہا۔ ''کیا اس قتل کے سہارے سازشی عناصر تک پہنچا جاسکتا ہے؟''

''سر، افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ بھرپور کوشش کے اور وسائل کے باوجود میں زیادہ پُرامید نہیں ہوں۔ پسِ پردہ جن افراد سے سامنا ہے، وہ بہت محتاط اور تجربہ کار ہیں۔ روس میں کیروف نے یاردینی پر انتھک کام کیا لیکن نہیں معلوم ہوسکا کہ اس کی خدمات خریدنے والا کون تھا یا تھے۔ اسی طرح ٹریلور کے ساتھ معاملہ رہا...... تنخواہ اور مراعات سے ہٹ کر وائرس کی ڈیلیوری کے لیے کس نے اسے کتنی ادائیگی کی۔ دونوں بدقسمت رہے کہ اپنے ماسٹرز کی جانب سے سونپی گئی ذمے داری کو پورا کرنے کے باوجود کچھ حاصل نہ کرسکے۔ الٹی جان گنوائی۔ سازشیوں کی پہنچ بہت اوپر اور دور تک ہے۔ روس سے لے کر ہیوسٹن میں ناسا تک۔ یہ اشارہ ہے کہ انہیں خاص امتیازی پوزیشن حاصل ہے۔ وہ روسیوں اور ہمارے طریقۂ کار واندازسے گہری واقفیت رکھتے ہیں۔ ہمیں ایک ہی سبقت حاصل ہے کہ اور وہ آپ کا آئیڈیا تھا...... کوورٹ۔ ون۔ میں اور میرے ایجنٹ سب کی آنکھ سے اوجھل ہیں۔''

''تمہارے خیال میں یہاں سے کون ایسی منصوبہ بندی کرسکتا ہے کہ روس میں بائیو پرٹ میں نقب لگائی جائے اور چوری شدہ آئٹم کامیابی سے امریکا بھی منتقل ہوجائے؟''

''یہ بات شکوک سے بالاتر ہے کہ اسمال پاکس وائرس امریکا پہنچ گیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کے نمونے ہمارے پاس بھی ہیں۔ مثلاً CDC میں اور ملٹری لیب...... لیکن وہاں سے چرانا کم خرچ بالانشین ہونے کے باوجود خطرات سے پُر ہے۔ لہٰذا انہوں نے اتنا لمبا چوڑا منصوبہ بنایا۔ جس میں وقت بھی صرف ہوا۔ اب جبکہ چرانے والا اور اسے امریکا منتقل کرنے والا دونوں قیدِ حیات سے آزاد ہوچکے ہیں تو پیچھے قاتل رہ جاتا ہے جو مغرب کے لیے اجنبی ہے۔ آپ سے مودبانہ اختلاف کروں گا کہ سازش میں کوئی عرب فیکٹر نہیں ہے۔ مزید اضافہ کروں گا کہ وائرس نہ صرف بذاتِ خود خاصا مہلک ہے بلکہ اسے مہلک تر بائیو ویپن میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا ہمارا مشن بھی دشوار تر ہوگیا ہے۔ آخری بات...... امریکی فوجیوں کی شمولیت نے ایک نیا معما کھڑا کردیا ہے۔'' کلین کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

''امریکی فوجی...... ملٹری......؟'' پریذیڈنٹ نے ٹھہر کر کہا۔

کلین نے اسمتھ کی جانب دیکھا۔ اسمتھ نے سسلی میں پیٹر کا مختصر احوال بیان کردیا۔

''میں ان دونوں فوجیوں کا پس منظر دیکھوں گا...... ہر چیز کا تجزیہ کروں گا۔'' کلین نے عندیہ دیا۔ ''آپ کے سوال کے جواب میں، یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ملٹری ملوث ہے۔''

پریذیڈنٹ نے بمشکل کلین کے جواب کو ہضم کیا تھا۔

''درندے، وحشی۔'' پریذیڈنٹ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''مسٹر کلین یقین نہیں آتا۔ اگر ایسا ہی ہے تو ''کیوں''...... اسمال پاکس ''کیوں؟'' وہ جو بھی ہیں، کیا ارادے ہیں اُن کے؟''

کلین اپنی فرسٹریشن کو چھپا نہ سکا۔ ''مسٹر پریذیڈنٹ یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ ''کون'' اور ''کیوں'' دو سوال

ہیں۔ تیسرے ایک بلا قاتل کے روپ میں واشنگٹن میں آزاد گھوم رہی ہے۔''

''مسٹر پریذیڈنٹ۔'' اسمتھ نے قطع کلامی کی۔ ''قاتل ہمارے کام آسکتا ہے۔''

''اسمتھ، وضاحت کرو۔''

''سازشی ٹولے نے دو آدمی مروا دیے جو ہمارے ہاتھ آسکتے تھے۔ اس کے لیے انہوں نے مخصوص قاتل یعنی بریا کو استعمال کیا۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ بریا کو پیش بینی کے طور پر محفوظ رکھیں گے۔ کسی اور کو منظر سے ہٹانے کی ضرورت پڑی تو بریا کو آگے کیا جائے گا۔''

''پھر؟''

''منصوبہ سازوں تک پہنچنے کے لیے بریا ہمارے لیے آخری کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ہم اسے زندہ پکڑنے میں کامیاب ہو گئے تو امید ہے کہ ایک سمت مل جائے گی۔''

''اگر ہم نے کئی محکمے بریا کے شکار پر مامور کر دیے تو کیا اس میں پبلسٹی کا خطرہ نہیں ہے؟ اور کیا وہ بھڑک کر زیرِ زمین نہیں جائے گا؟ اس کے سرپرست اسے ہر سہولت فراہم کریں گے؟''

''سر، ایسا ممکن ہے۔'' جواب کلین نے دیا۔ ''تاہم چونکہ بریا نے واشنگٹن کی سڑک پر ایک امریکی کو قتل کیا ہے...... یعنی وہ دہشت گرد نہیں، قاتل ہے۔ اگر ہم قتل کی کڑیاں بریا سے جوڑ دیں تو پانچ ریاستوں کے تمام قانون نافذ کرنے والے ادارے اس کے پیچھے پڑ جائیں گے۔''

''بات وہی ہے، وہ روپوش ہو جائے گا؟'' پریذیڈنٹ نے اعتراض کیا۔

''نہیں، سر۔ بریا کو کنٹرول کرنے والے ہمارے محکموں اور ان کے طریقہ کار سے آگاہ ہیں۔ وہ انہیں ہینڈل کر لیں گے۔ ساتھ ہی وہ آرام محسوس کریں گے کہ ہر کارروائی ان کی نظر میں ہے۔'' کلین نے اسمتھ پر نگاہ ڈالی۔

''دوسری طرف اگر ہم پبلسٹی کے بغیر بریا کے شکار کے لیے نکلے تو اس کے سرپرست خود کو اندھیرے میں محسوس کریں گے۔'' اسمتھ نے اضافہ کیا۔ ''انہیں خدشہ ہوا کہ اندھیرے کا تیر بریا کو نشانہ بنانے والا ہے تو پھر بریا کا انجام بھی پاردینی اور ٹریلور کے مانند ہوگا۔''

''گڈ...... میں فرض کروں گا کہ آپ لوگوں کے پاس بریا کو قابو کرنے کے لیے کوئی منصوبہ ہوگا؟''

''یس سر۔'' اسمتھ نے پلان کی وضاحت کا آغاز کیا۔

☆☆☆

انسپکٹر مارکو ڈیونٹی نے وینس میں اپنی اقامت گاہ پر سیکیورٹی سسٹم کو غیر فعال کیا اور اندر قدم رکھا۔ خانساماں اور ملازم کی جگہ دو معمر خواتین تھیں...... بوجہ سیکیورٹی سسٹم ازبس ضروری تھا۔ ڈاک اکٹھی کر کے اس نے ڈرائنگ روم کا رخ کیا۔ کلب چیئر میں نشست جما کر اس نے ایک لفافہ چاک کیا جو اوفن باخ بینک، زیورچ سے بھیجا گیا تھا۔ بیلنس شیٹ نکال کر اس نے اکاؤنٹ میں رقم چیک کی...... ''امریکی اتنے اچھے نہیں ہیں، تاہم ادائیگی کے معاملے میں پکے ہیں۔'' وہ بڑبڑایا اور لفافہ ایک طرف رکھ دیا۔

وہ کیا کھیل رہے ہیں، ڈیونٹی کو کوئی غرض نہیں تھی۔ نہ ہی اسے روکو برادرز کی موت سے دلچسپی تھی۔ یہ سچ تھا کہ اس کے ضمیر نے اس وقت چبھن محسوس کی جب اسے پیٹر ہاول کا سودا کرنا پڑا۔ پیٹر سسلی روانہ ہو گیا تھا۔ پھر اس کی کوئی خبر نہیں ملی تھی۔ اس دوران میں ڈیونٹی کا اکاؤنٹ امریکی ڈالرز کے بل پر صحت پکڑتا رہا۔

وہ اٹھ گیا۔ شاور لے کر تازہ دم ہوا اور کھانے کی طویل میز پر آ گیا۔ جہاں اس کی پسندیدہ اشیا کھانے کے لیے چن دی گئی تھیں۔ عمر رسیدہ خواتین، چوتھی منزل پر اپنے کمروں میں جا چکی تھیں۔ وہ خیالات میں غلطاں ہاتھ منہ چلا رہا تھا۔ پیٹ پوجا کا آغاز اس نے اسٹرابری سے کیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ چھٹیاں لے کر موج کرنے کس مقام کا انتخاب کرے۔

''شام بخیر، مارکو۔''

پھل، ڈیونٹی کے حلق میں پھنستے پھنستے رہ گیا۔ وہ غیر یقینی نظروں سے پلک جھپکائے بغیر پیٹر کو اندر آتے دیکھ رہا تھا۔ پیٹر کی چال ڈھال ایسی تھی، جیسے اسے وہاں دعوت پر مدعو کیا گیا ہو۔ وہ اطمینان سے میز کے دوسرے کونے پر بیٹھ گیا۔

ڈیونٹی کو معاً ہوش آیا۔ اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے بریٹا نکال کر سیدھا کیا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' اس نے خشک لہجے میں سوال کیا۔

''یہ کیا کر رہے ہو مارکو، میرے دوست؟ میں یہاں نہیں آسکتا...... کیا انہوں نے تمہیں میری موت کی اطلاع دی ہے؟''

ڈیونٹی کے نقوش بگڑ گئے۔ ''مجھے نہیں معلوم تم اس

طرح کیوں بات کر رہے ہو؟''

''اچھا...... پھر یہ گن مجھ پر کیوں تان رکھی ہے؟''

پیٹر نے آہستگی سے مٹھی کھولی اور ہتھیلی پر موجود چھوٹی سی وائل میز پر رکھ دی۔ ''ڈنر سے لطف اندوز ہو رہے ہو...... اچھی مہک ہے، اور اسٹرابری...... خوب، بہت خوب۔ اسٹرابری کا ذائقہ خوب ہوگا؟''

ڈیونٹی کی نظریں وائل پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر نگاہ ہٹ کر پیالے میں بچی ہوئی اسٹرابریز پر چلی گئی۔ اس نے وحشت ناک خیالات کو ذہن سے دور رکھنے کی کوشش کی۔

''کیا تم اندازہ لگا رہے ہو کہ میں نے ان میں زہر ملا دیا ہے...... کیوں، میرے دوست...... میں تمہارا سیکیورٹی سسٹم توڑ سکتا ہوں تو ذرا سی ایٹروپن (زہر) ملانا تو معمولی بات ہے؟''

ڈیونٹی کا بریٹا، ہاتھ میں لرز اٹھا۔ وہ آگاہ تھا کہ ایٹروپن (Atropine) بیلا ڈونا فیملی کا نباتاتی زہر ہے۔ بے ذائقہ اور بے بو۔ جو مرکزی اعصابی نظام پر حملہ آور ہو کر ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ اس نے عالمِ ہیجان میں تیزی سے یاد کرنے کی کوشش کی کہ زہر کس رفتار سے اثر انداز ہوتا ہے۔

''میرے دوست، تمہارے قد اور وزن کے حساب سے زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ خرچ ہوں گے۔ زیادہ ملاوٹ کرتا تو وقفہ مزید کم ہو جاتا۔'' پیٹر نے دھیرے سے وائل میز پر بجائی۔ ''تاہم تریاق یہاں ہے، میرے پاس۔''

''پیٹرو، سمجھنے کی کوشش کرو......'' ڈیونٹی نے اٹالین انداز میں اس کا نام لیا۔

''ہاں، ضرور...... سمجھاؤ میری کیا قیمت لگائی تھی؟ رقم کس نے دی؟ کچھ ہے سمجھانے کے لیے تو بتا دو اور اگر نہیں سمجھا سکتے تو پھر خود کو مردہ خیال کرو۔'' پیٹر کے لہجے میں درشتگی آ گئی تھی۔

''لیکن میں تمہیں مرنے سے پہلے ختم کر سکتا ہوں۔'' ڈیونٹی پھنکارا۔

پیٹر نے نفی میں سر ہلایا۔ ''شاور لیتے وقت گن کہاں رکھ گئے تھے؟'' پیٹر کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

ڈیونٹی نے ٹریگر دبا دیا۔ کلک کی آواز کے سوا کچھ نہیں تھا، وہ ٹریگر دباتا گیا، تاہم گولی کے نام پر کوئی شے برآمد نہ ہوئی۔ کلک کی آوازیں اس کی سماعت سے یوں ٹکرائی تھیں جیسے اس کے تابوت میں کیلیں ٹھونکی جا رہی ہوں۔

''پیٹرو۔ میں قسم کھاتا ہوں۔''

پیٹر نے ہاتھ بلند کیا۔ ''وقت کم ہے تمہارے پاس، ضائع مت کرو۔ امریکی فوجیوں نے روکو برادرز کو ہلاک کیا تھا۔ کیا تم نے ان کی مدد کی تھی؟''

ڈیونٹی نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ ''میں نے ان کو اتنا بتایا تھا کہ روکوز کس طرح فرار ہوں گے۔''

''ہدایات تم کو کون دیتا تھا؟''

''فون پر...... آواز الیکٹرونک ڈیوائس کی مدد سے ہر مرتبہ بدل دی جاتی تھی۔ پہلے مجھے روکوز کی مدد کے لیے کہا گیا تھا۔ دوسری مرتبہ فون فوجیوں کے حوالے سے آیا تھا۔''

''اور میرے لیے؟''

ڈیونٹی بدحواس ہونے لگا۔ ''اور تم......'' اس نے سرگوشی کی۔ اس کا حلق خشک ہونے لگا۔ معاً اسے احساس ہوا کہ اس کی حرکتِ قلب میں اضافہ ہو رہا ہے۔

''پلیز، پیٹرو...... وہ تریاق......''

''ادائیگی کیسے ہوتی رہی؟''

''ہر ویزل...... اوفن باخ بینک، زیورچ۔ خدا کے لیے، پیٹرو تریاق دو۔''

پیٹر نے اس کا سیل فون میز پر اس کی جانب دھکیلا......

''کال کرو اُسے۔ تم جیسا گاہک ضرور اس کے نجی نمبر سے واقف ہوگا۔ اسپیکر آن رکھنا۔ میں کوڈ سننا چاہتا ہوں۔''

سیل فون پھسلتا ہوا ڈیونٹی تک پہنچ گیا تھا۔ اس نے پھرتی سے نمبر ملایا...... وہ مستقل وائل میں محفوظ تریاق کو گھور رہا تھا۔

''پلیز، پیٹرو...... پلیز......''

☆☆☆

لیئر جیٹ کونا ائرپورٹ پر اترا تو جزیرے پر شام ڈھلنے لگی تھی۔ بائر کی زیرِ نگرانی تین افراد نے وائرس والا کولر گاڑی میں منتقل کیا۔ پینتالیس منٹ بعد وہ بیورزرمٹ کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو رہے تھے۔ آرمی کے لیے مختص میڈیکل ریسرچ کمپلیکس، بائر نے بہ آسانی حاصل نہیں کیا تھا۔ اس کے لیے اسے سو ملین ڈالرز سے زائد رقم خرچ کرنی پڑی تھی۔ مزید یہ کہ ایک سال تک گفت و شنید کے بعد مطمئن ہو کر امریکیوں نے کمپلیکس بھاری رقم کے عوض بیورزرمٹ کے حوالے کیا تھا۔

بائر نے تعمیرات میں حسبِ ضرورت ردوبدل کیا...... اس وقت کئی منزلہ عمارتی سلسلہ تین زونز پر مشتمل تھا۔ سب

سے گہرازون لیبس کے لیے مخصوص تھا۔ جہاں.... مہلک وائرس پر تجربات کیے جاتے تھے...... ''کلوس جانش'' بائر کا معتمدِ خاص تھا۔ وہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ انہوں نے نارنجی رنگ کا محفوظ لباس پہنا ہوا تھا۔ بکس نما کولر کو ٹرالی پر منتقل کر کے لیب میں محفوظ کیا گیا۔

بائر اسکرین پر تمام کارروائی دیکھ رہا تھا۔ کلوس جانش وائرس محفوظ کر کے واپس اوپری منزل پر آ گیا۔

''تم اور تمہاری ٹیم تیار ہے؟''

جانش نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کا انداز مودبانہ تھا۔

''لیکن تجربہ آج نہیں کریں گے۔'' بائر نے کہا۔ ''ہم منزل کے قریب ہیں۔ انسانی تاریخ کا عظیم تجربہ۔ روسی، جس کا تصور نہیں کر سکتے اور امریکی ہمت نہیں کرتے۔ ہم وائرس میں جینیٹک تبدیلی لائیں گے۔ ماضی اور مستقبل کی کوئی بھی ویکسین کام نہیں کرے گی۔ یہ میدانِ جنگ کا ناقابلِ شکست ہتھیار ہوگا...... بائیو ویپن۔

حد درجہ مضبوط قرنطینہ کے علاوہ کوئی حل نہیں ہو سکتا۔ آبادی متاثر ہو گی تو سرحدیں بند کرنی پڑیں گی۔ پانی، کھانے یا ہوا میں چھوڑ دیا گیا تو لوگ ساحل پر آئی ہوئی مچھلیوں کی طرح مرنا شروع ہو جائیں گے۔ لوگ بھاگیں گے لیکن سرحدیں بند ہوں گی۔

پھر ویکسین کی بھیک مانگی جائے گی جس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ سب ٹھیک رہا تو بھکاریوں کے دامن میں ڈالنے کے لیے ہم نئی ویکسین پر کام کریں گے لیکن بھکاری اسے مفت میں حاصل نہیں کر سکیں گے۔''

کلوس، باس کی بڑھکیں سن رہا تھا اور سر ہلاتا جا رہا تھا۔

☆☆☆

میگان اولسن نے اپنی سرخ مستنگ کار مخصوص جگہ پر کھڑی کی۔ جو ناسا کے ممبرز کا پارکنگ ایریا تھا۔ یہ ممبرز خلائی شٹل کے پروگرام سے وابستہ تھے۔ کار لاک کر کے وہ ایڈمن بلاک میں چلی گئی۔ اس نے ڈنر کے دوران ڈیلن ریڈ کا پیغام وصول کیا تھا۔ پیغام کے آخر میں ارجنٹ کا لفظ اس کے لیے بوریت کا سبب رہا تا ہم اسے مثبت ردِعمل پیش کرنا تھا۔ ریڈ کے دفتر کا دروازہ لاک نہیں تھا۔ وہ دستک دے کر اندر چلی گئی۔ وہ اس وقت چھٹی منزل پر تھی۔

آفس دو حصوں میں تقسیم تھا۔ دفتری کام کے لیے جگہ سے ہٹ کر بڑا کانفرنس روم تھا۔ جہاں بیضوی شکل کی بڑی سی میز موجود تھی۔ میگان نے پلکیں جھپکائیں۔ میز کے اطراف میں جو افراد براجمان تھے، ان میں شٹل مشن پائلٹ، فرینک اسٹون اور کمانڈر بل کیرول نمایاں تھے۔ ان کے ساتھ مشن ڈائریکٹر، ہیری لندن اور ڈپٹی ڈائریکٹر آف ناسا، لورنی ایلین بائی تشریف فرما تھے۔ آخری الذکر دونوں حضرات حلیے اور لباس سے تھکے نظر آ رہے تھے۔ جیسے لمبی فلائٹ سے آئے ہوں۔ میگان نے سوچا کیا ارجنسی ہو سکتی ہے۔ جبکہ شٹل کی روانگی میں محض اڑتالیس گھنٹے رہ گئے تھے......لندن اور ایلین کو یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔

''میگان۔'' ریڈ کی آواز آئی۔ ''مختصر نوٹس پر آنے کا شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ تم حاضرین سے واقف ہو۔''

ایک دوسرے سے ہائے، ہیلو کی بھنبھناہٹ ابھری......

ریڈ نے گردن کی پشت کا مساج کیا پھر میز پر دونوں ہاتھ رکھ کر چوکس ہو گیا۔ درحقیقت اس کی توجہ میگان پر تھی۔

''کیا تم تک خبر پہنچی ہے؟''

میگان نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کیسی خبر؟''

''ایڈم ٹریلور کا آج واشنگٹن میں قتل ہو گیا ہے۔'' اس نے افسردہ انداز میں بتایا۔ ''رہزنی کی واردات کے دوران وہ مارا گیا۔''

''اوہ، میرے خدا، کیسے؟ کیا ہوا تھا؟''

''پولیس کے پاس بتانے کے لیے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ وہ تفتیش کر رہے ہیں۔ ٹریلور ابھی روس کے سفر سے آیا ہی تھا۔ ہوٹل میں اس کی ریزرویشن تھی۔ میرا خیال ہے کہ ہیوسٹن پہنچنے سے قبل وہ ایک رات ہوٹل میں گزارنا چاہتا تھا۔ وہ وسکانسن ایونیو کے قریب ٹہل رہا تھا۔ محفوظ علاقہ ہے۔ پتا نہیں کس مردود نے اسے نشانہ بنا ڈالا۔'' ریڈ نے ہاتھ کی انگلیوں سے بالوں میں کنگھی کی۔ ''بعد ازاں کسی راہ گیر نے پولیس کو اطلاع دی...... ہمارا بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔'' اس کے لہجے میں تاسف کا عنصر موجود تھا۔

''ڈیلن، جو کچھ بھی ہوا، اس نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا ہے۔'' ایلین نے کہا۔ ''لیکن ہم اپنے پروگرام سے عین وقت پر ہٹ نہیں سکتے۔''

ریڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاتھ لہرایا۔ اور دوبارہ میگان کی طرف متوجہ ہوا۔ یک لخت میگان کی رفتارِ قلب میں اضافہ ہو گیا۔

''تم ٹریلور کی بیک اپ ہو۔ موجودہ صورتِ حال میں تمہاری ڈیوٹی کو فعال کیا جاتا ہے۔ کیا تم تیار ہو؟''

میگان کا حلق خشک ہو گیا۔ تاہم اس نے مضبوط لہجے میں اعتماد سے کہا۔ ''یقیناً...... اگرچہ مجھے توقع نہیں تھی کہ اس انداز میں مجھے شامل ہونا پڑے گا۔ لیکن ہاں میں تیار ہوں۔''

''تم نہیں جانتی ہو، یہ سن کر ہم سب کو کتنی خوشی ہوئی ہے۔'' ریڈ نے سب پر نظر دوڑائی۔ ''کوئی سوال؟''

فرینک اسٹون نے کہا۔ ''ووٹ آف کانفی ڈینس کے سوا کچھ نہیں۔''

چند منٹ میں ہی سب نے اعتماد کا اظہار کر دیا۔

''میں اپنی بہترین صلاحیتوں سے کام لوں گی۔'' میگان نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

''او کے۔'' ریڈ بولا۔ ''میں دوسروں کو بھی بتا دوں گا۔ آرام کریں۔ کل صبح ملاقات ہوگی۔''

تھوڑی دیر بعد وہاں صرف ریڈ اور میگان رہ گئے۔

''ریڈ، تم بائیو میڈیکل ریسرچ پروگرام کے چیف ہو۔'' میگان نے ستواں آواز میں کہا۔ ''تم اور ٹریلور دونوں کافی قریب تھے۔ اب شٹل میں ٹریلور کی جگہ میں ہوں...... تم کیا محسوس کرتے ہو؟''

''وہ ٹیم کا ایک اہم حصہ تھا، میں اس کی کمی محسوس کروں گا۔ جہاں تک تمہارا تعلق ہے، تم سے بہتر بیک اَپ مجھے نظر نہیں آتا۔'' ریڈ نے جواب دیا۔

☆☆☆

میگان اپنے اپارٹمنٹ پہنچی تو دروازے پر ایک نوٹ، ٹیپ سے چپکا ہوا تھا۔ وہ بھونچکا رہ گئی۔ تاہم جلد ہی خود پر قابو پا کر واپس پلٹی اور ایک بلاک دور کافی شاپ میں پہنچی۔ اس وقت وہاں تقریباً سناٹا تھا۔ گنتی کے گاہکوں میں اس نے فوراً اسے تاڑ لیا۔

''جان!''

وہ کونے والے بوتھ میں تھا۔ اٹھ کر بولا۔ ''ہیلو میگان۔''

''میرے خدا، تم یہاں کیا کر رہے ہو۔'' میگان نے نشست سنبھالی۔

''میں بتاؤں گا...... سنا ہے کہ تمہیں مشن میں شامل کر لیا گیا ہے۔ موجودہ حالات میں یہ تمہارا حق ہے۔''

''شکریہ، لیکن مجھے توقع نہیں تھی کہ اسی طرح ہو گا...... مجھے امید تھی کہ تم کال کرو گے۔ اب میرے پاس کم وقت بچا ہے۔''

''جانتا ہوں۔''

میگان نے اس پر جانچنے والی نگاہ ڈالی۔ ''کیا میں سمجھوں کہ اس وقت تم محض مبارکباد دینے آئے ہو...... اگرچہ میں خوش ہوں۔''

''میں یہاں ٹریلور کی وجہ سے ہوں۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

''میں سمجھی نہیں؟ میڈیا کے مطابق واشنگٹن پولیس کیس دیکھ رہی ہے۔''

''ہاں، ایسا ہے لیکن ٹریلور ناسا ٹیم کا اہم ممبر اور چیف میڈیکل آفیسر تھا۔ مجھے یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے کہ اس کے پس منظر یا سرگرمیوں کی معلومات سے، اس کی ہلاکت کی کوئی وجہ تلاش کر سکوں۔''

میگان کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ ''میں اب بھی نہیں سمجھی؟''

''میگان غور سے سنو، تم اس کی جگہ لے رہی ہو۔ تم نے اس کے ساتھ کام بھی کیا ہوگا۔ تم اس کے بارے میں کچھ بتا سکو تو کافی مدد ملے گی۔''

کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔

''پہلی بات یہ کہ میری تمام ٹریننگ، ڈیلن ریڈ نے سپروائز کی تھی۔ جو خالص ریسرچ تھی۔ ریڈ بائیو میڈیکل ریسرچ پروگرام کا ہیڈ ہے۔ وہی چیف میڈیکل آفیسر ٹریلور کے ساتھ کام کرتا تھا۔ پھر ڈپلی کیٹ تجربات میرے ساتھ...... اس مفروضے کے ساتھ کہ کہیں مجھے ٹریلور کی جگہ نہ لینی پڑ جائے۔ لہٰذا، میں نے ٹریلور کے ساتھ براہِ راست کام نہیں کیا۔ لیکن اس کا یہ مفروضہ درست ثابت ہوگا، وہ بھی اس انداز میں...... یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔''

''ہو سکتا ہے یہ مفروضہ نہ ہو۔'' اسمتھ نے معنی خیز جملہ کہا۔

میگان نے سنسنی محسوس کی۔ ''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟'' وہ کوشش کے باوجود اپنے تاثرات پر قابو نہ پا سکی۔

''بتاتا ہوں...... تمہاری اپنی ذاتی رائے اس کے بارے میں؟ یا کوئی اس کا قریبی دوست؟ اس کے بارے میں کچھ اور...... کچھ بھی؟''

''جان، وہ ایک تنہائی پسند اور کم گو آدمی تھا۔ وہ ایک میڈیکل جینئس تھا۔ شاید اس کی شخصیت میں یہی ایک چیز تھی جو ابھر کر سامنے آئی۔ باقی کچھ نہیں۔'' وہ وقفے کے بعد دوبارہ گویا ہوئی۔ ''کیا تمہاری تفتیش، شٹل کی روانگی پر اثر انداز ہو سکتی ہے؟''

''نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔''

''میں زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتی ہوں کہ ان لوگوں

کے نام فراہم کر دوں جو براہِ راست ٹریلور کے ساتھ کام کرتے رہے۔'' میگان نے پیشکش کی۔

''اوکے۔'' اسمتھ نے سر ہلایا۔ یہ اور بات تھی کہ وہ پہلے ہی اس سے زیادہ معلومات حاصل کر چکا تھا۔ ایف بی آئی، ناسا اور نیشنل سیکیورٹی ایجنسی سے حاصل شدہ ریکارڈ وہ پہلے ہی چھان چکا تھا...... تاہم میگان نے نام گنوائے تو اس نے شکریہ ادا کیا۔

''تم کہہ رہے تھے...... شاید...... کہ میری شمولیت اتفاقی نہیں؟''

''میں غالباً وہی ہو چلا ہوں۔ شاید اس لیے کہ کوئی سرا ہاتھ نہیں آرہا...... نیک خواہشات تمہارے ساتھ ہیں۔ واپسی پر ایڈورڈ کے مقام پر تمہارا انتظار کروں گا۔ (ایڈورڈ ائرفورس بیس، کیلی فورنیا میں خلائی شٹل کا لینڈنگ اسٹیشن)

وہ مسکرائی۔ ''مجھے جانا چاہیے۔''

''ہاں۔'' جان نے گرمجوشی سے اس کا ہاتھ دبایا۔

''بحفاظت اپنے گھر یعنی زمین پر واپس آجانا۔''

☆☆☆

میگان خیالات میں کھوئی ہوئی واپس اپارٹمنٹ پہنچی۔ ٹریلور کی موت حادثہ تھی یا قتل...... قطعی غیر متوقع۔ پھر اچانک اسمتھ کی آمد۔ اسمتھ نے خوب صورتی سے بات گول کر دی تھی کہ اسے کس نے بھیجا تھا۔ وہ کیا کر رہا ہے؟ کس کے پیچھے ہیوسٹن آیا ہے؟ اور کیوں؟ میگان کے پاس سوالات کے جواب حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ تھا۔

اپارٹمنٹ میں پہنچتے پر اس نے فی الفور خفیہ نمبر ملایا۔ یہ نمبر وہ کافی عرصے بعد استعمال کر رہی تھی۔

''ناتھن کلین، ہیئر۔''

''سر، میگان اولسن۔''

''میرے خیال میں تمہیں اسپیس اسٹیشن کے آس پاس ہونا چاہیے۔''

''سر، چند گھنٹوں بعد نکلوں گی۔''

''نمبر کیوں ملایا؟''

''میرے خیال میں یہ بات آپ کو بتانی چاہیے کہ کچھ دیر پہلے جان اسمتھ میرے پاس آیا تھا۔'' میگان نے صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ ''مجھے کیا کرنا چاہیے؟''

''کچھ نہیں۔ وہ یو۔ ایس۔ ایمرڈ میں اپنے تجربے کی بنیاد پر ملوث ہوا ہے۔''

''سر، میں نہیں سمجھی۔''

وقفے کے بعد کلین کی آواز آئی۔ ''میگان، غور سے سنو......'' اس نے میگان کو بتایا کہ ٹریلور روس اپنی مدفون ماں کی وجہ سے گیا تھا۔ اسی دوران بائیو پرٹ میں چوری ہوئی اور روسیوں نے ائرپورٹ کی ریکارڈنگ میں ٹریلور کو دیکھا جو چوری شدہ نمونہ لے جانے والے کے ساتھ کھڑا تھا۔

میگان کی شریانوں میں لہو کی گردش تیز ہوگئی۔ کلین نے مزید کہا۔

''اصل کوریئر نے نمونہ ٹریلور کے حوالے کیا۔ روسی اور ہم مغالطے میں غلط آدمی کا پیچھا کرتے رہے اور ٹریلور نمونہ لے کر واشنگٹن پہنچ گیا۔ اس کی افادیت ختم ہوگئی تھی۔ لہٰذا اسے قتل کر دیا گیا۔'' کلین نے اختصار کے ساتھ بات مکمل کی۔ ''روسیوں اور ہم نے میڈیا کو حقائق سے بے خبر رکھا ہے۔''

میگان کی بے قراری بڑھ گئی۔ ''وہ کیا لے کر آیا تھا؟''

''اسمال پاکس!''

میگان کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ قوتِ گویائی جیسے سلب ہوگئی۔

''میگان دھیان سے سنو۔ پہلے ٹریلور پر شک تھا لیکن اب مجھے یقین ہے کہ اس نے کیا حرکت کی اور بدلے میں جان گنوائی......سوال یہ ہے کہ شٹل پروگرام میں ٹریلور کے ساتھ کوئی ملوث تھا یا نہیں؟''

''میں لاعلم ہوں سر۔'' میگان نے جواب دیا۔ ''تاہم میری رائے میں یہ قریب قریب ناممکن ہے۔ تمام لوگ مشن سے نظریاتی وابستگی رکھتے ہیں اور پروفیشنل ہیں۔''

''کوورٹ۔ ون، اس مفروضے پر کام کر رہی ہے کہ اسمال پاکس واشنگٹن کی حدود میں ہے۔ ٹریلور، لندن سے نان اسٹاپ فلائٹ کہیں کی بھی لے سکتا تھا...... مثلاً شکاگو، میامی، لاس اینجلس...... اس نے واشنگٹن منتخب کیا۔ اس کی ایک ہی وجہ ہوسکتی ہے کہ واشنگٹن میں کوئی محفوظ مقام ہے جہاں اسمال پاکس کا نمونہ محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ انتہائی ضرورت کے وقت ہی اسے نکالا جائے گا...... تب تک اسے مخصوص ماحول میں محفوظ کرنا ضروری ہے......''

''کیا آپ چاہیں گے کہ ان حالات میں، میں شٹل کے ساتھ جاؤں؟''

''بالکل۔ لیکن جب تک خلائی پرندہ اُڑ نہیں جاتا، خود کو نارمل رکھنا۔ کوئی چیز مشکوک معلوم ہو تو فوراً مجھے اطلاع

دینا...... اور ہاں اگر ہماری دوبارہ بات نہ ہو سکے تو واپسی تک کوورٹ۔ون اور میری نیک خواہشات تمہارے ساتھ ہیں۔گڈ لک۔"

کلین نے رابطہ منقطع کر دیا اور میگان خلا میں گھورتی رہ گئی۔اس کا یہ سوال نوکِ زبان پر رہ گیا...... "کیا اسمتھ بھی کوورٹ۔ون کا حصہ ہے؟" لیکن کوورٹ۔ون کی ہیئتِ ترکیبی ایسی تھی کہ یہ سوال کرنا لاحاصل تھا۔

دونوں نے نیک تمناؤں اور بحفاظت واپسی کی دلی خواہش کا اظہار کیا تھا۔کیوں؟ کیا محض اس لیے کہ خلائی مشن عموماً آخری وقت تک خطرناک تصور کیے جاتے ہیں؟ اگر کلین، واشنگٹن میں اسمال پاکس تلاش نہ کر پایا تو اس کا کیا مطلب ہوگا؟ ان سوالات اور شٹل کی بحفاظت واپسی میں کوئی تعلق ہے؟

☆☆☆

ناسا سکیورٹی آفس (ایڈمن) دوسری منزل........

ڈیوٹی آفیسر نے کارڈ لے کر کمپیوٹر پر اسکین کیا۔وہ پینٹاگون کا آئی ڈی کارڈ تھا، جو اسمتھ نے اس کے ہاتھ میں دیا تھا۔

"تمہارا کمانڈنگ آفیسر کہاں ہے؟" اسمتھ نے استفسار کیا۔

"جناب میں معذرت چاہتا ہوں۔شفٹ بدل رہی ہے۔کرنل بریوسٹر عمارت سے نکل گئے ہیں اور کرنل ریو کو آنے میں تاخیر کا سامنا ہے۔"

"میں ریو کا انتظار نہیں کر سکتا۔مجھے کلیئر کرو۔"

"لیکن جناب......"

"لیوٹیننٹ، میری کلیئرنس کون سی ہے؟" اسمتھ نے دبنگ انداز میں سوال کیا۔

"سر، کاسمک (Cosmic)۔"

"کاسمک کا مطلب؟"

"آپ کسی وقت بھی یہاں تازہ ترین رپورٹ سے لے کر کچھ بھی دیکھ سکتے ہیں۔" ڈیوٹی آفیسر نے جواب دیا۔

"گڈ، اب طریقہ کار کے مطابق مجھے لاگ اِن کرو۔ ریو کے علاوہ، تم کسی کو نہیں بتاؤ گے کہ میں یہاں ہوں۔اگر ریو سے براہِ راست ملاقات ہو اور وہ بات کرنا چاہے تو کہنا کہ میں ریکارڈ روم میں ہوں۔"

"یس سر۔" آفیسر مرعوب ہو چکا تھا۔"اور کچھ جناب؟"

"اسٹاف کو ہدایت کرنا کہ مجھے نظر انداز کریں۔اپنا کام شروع کرو۔"

بلٹ پروف دروازوں سے گزرتے وقت اسمتھ سوچ رہا تھا کہ وہ اپنا تاثر ایک مشکوک آدمی کے طور پر کرنے میں کامیاب رہا ہے۔

ڈیوٹی آفیسر، اسمتھ کے ہمراہ تھا۔ان کا سفر ایک فائر پروف دروازے پر ختم ہوا۔آفیسر نے کوڈ پنچ کر کے دروازہ کھولا اور اسمتھ نے اندر قدم رکھا۔جہاں نو عدد تیز ترین کمپیوٹر موجود تھے۔کمپیوٹرز ڈیٹا اسٹوریج ٹاورز کے ساتھ منسلک تھے۔اسمتھ نے محسوس کیا کہ ریکارڈ روم کا اسٹاف متجسس نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ دوسروں سے ہٹ کر الگ ورک اسٹیشن پر آ گیا۔

"یہ کرنل ریو کا یونٹ ہے۔" آفیسر نے کہا۔"آپ اسے استعمال کر سکتے ہیں۔"

"شکریہ، میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔کوئی مخل نہ ہو۔"

"سمجھ گیا جناب۔" اس نے ایک سیل فون اسمتھ کے حوالے کیا۔"جب آپ کا کام ختم ہو جائے تو تین صفر نو.. ملا لیجیے گا۔میں آ جاؤں گا۔"

اسمتھ نے کمپیوٹر آن کیا اور ایک فلاپی ڈسک نکال کر لگائی۔ڈسک وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔چند سیکنڈز کے اندر وہ تمام سکیورٹی بلاکس کو گرا چکا تھا۔ناسا کا نیٹ ورک اس کی انگلیوں کے نیچے تھا۔اس نے ٹریلور کی ٹریکنگ شروع کی۔وہ کہاں رہتا تھا؟ کہاں کام کرتا تھا؟ اندرونی و بیرونی فون لاگ، ای میل...... وہ پیاز کی ہر تہ سے گزرنا چاہتا تھا۔رہِ عمل متعین کرنے کے لیے اسے ایک کلیو درکار تھا۔

روس میں ٹریلور کی موجودگی سے ناسا میں کون واقف تھا؟ اسمتھ نے منطقی سوال سے آغاز کیا۔

☆☆☆

ریڈ دفتر پہنچا تو وہ اسمتھ کی موجودگی سے بے خبر تھا۔اس کا ذہن صبح کے مصروف ایجنڈے پر تھا۔کمپیوٹر سے ابھرنے والی پنگ اشارہ کر رہی تھی۔اس نے غائب دماغی سے کی بورڈ کو چھیڑا۔دماغ ابھی تک مصروفیات میں الجھا ہوا تھا۔اسکرین پر ایک نام اچھل کر سامنے آیا۔معاً ریڈ ہڑبڑا کر اٹھا۔وہ نام ایڈم ٹریلور کا تھا۔کوئی ان کے نیٹ ورک میں گھسا ہوا تھا۔

ریڈ نے جھپٹ کر فون اٹھایا...... سکیورٹی آفیسر، اسمتھ کے بارے میں بتا رہا تھا۔ریڈ نے اعصابی کشیدگی ختم کرنے کی کوشش کی۔

"سر، کوئی مسئلہ ہے؟"

''نہیں، کچھ نہیں۔'' ریڈ نے جواب دیا۔ ''ریو سے کہنا کہ مہمان کو ڈسٹرب نہ کرے۔'' ریڈ نے فون رکھ دیا...... مہمان ہے یادر انداز؟ اس نے گہری گہری سانسیں لیں۔ اسمتھ کا بھوت یہاں بھی پہنچ گیا۔ واشنگٹن میں پولیس، رہزنی کی واردات کے طور پر قاتل کے لیے سرگرداں ہے۔ میڈیا میں بھی کوئی انوکھی بات نہیں۔ اس منظرنامے نے ریڈ، بائر اور رچرڈسن کو مطمئن کر دیا تھا۔ پھر اسمتھ یہاں کیا کر رہا ہے؟

ریڈ نے گھونسا بنا کر میز کی چرمی سطح کو ٹھونکا۔ اسے یاد آیا کہ پرائس نے کیا بتایا تھا۔ جب ٹریلور نے جہاز میں اسمتھ کو دیکھا تو اس کی حالت بگڑ گئی تھی۔ اس وقت سازشی ٹولے نے فیصلہ کیا تھا کہ ٹریلور کا کوئی مناسب بندوبست کرنا پڑے گا۔ اب وہ یہ سوچ رہا تھا کہ ٹریلور کی حالت کیوں بگڑی تھی۔ اس وقت ریڈ کے لیے بھی یہاں اسمتھ کی خبر دھماکا خیز ہی تھی۔ اسے لگا کہ ٹریلور کی جگہ وہ جہاز میں بیٹھا ہے۔ اسمتھ کے قریب۔

بوڑھے سوئس بائر کا مشورہ خوب تھا کہ احتیاطاً ٹریلور کا تمام ریکارڈ صاف کر دیا جائے۔ شاید کوئی سن گن لینے آجائے...... اور آنے والا آگیا تھا۔ ریڈ جتنا سوچتا جا رہا تھا، اس کی حیرانی کم ہو رہی تھی۔ اسمتھ کی شہرت ہی ایسی تھی۔ وہ ایک خطرناک شکاری بھیڑیا تھا...... جو آخری سانس تک شکار کا پیچھا نہیں چھوڑتا تھا۔ ریڈ کی اعصاب زدگی کم ہوئی تو اس نے پینٹا گون میں رچرڈسن کا نمبر ملایا۔

''ریڈ بات کر رہا ہوں...... جس مصیبت کے بارے میں ہم بات کرتے رہے تھے، وہ حقیقت میں ڈھل چکی ہے۔'' اس نے کہا۔ ''تم اتفاق کرو گے کہ اسمتھ کا مسئلہ اب حل ہو جانا چاہیے۔''

☆☆☆

اسمتھ، رونالڈ ریگن ائرپورٹ سے نکلا تو سیکرٹ سروس کی سیڈان منتظر تھی...... کیمپ ڈیوڈ کی جانب وہ نصف سفر طے کر چکے تھے، جب متوقع کال موصول ہوئی۔

''پیٹر کیسے ہو؟''

''ابھی تک وینس میں ہوں۔ چند دلچسپ خبریں ہیں۔'' پیٹر نے ڈیونٹی اور سوئس بینکر کے بارے میں اختصار سے بتایا۔

''بہت اچھے...... سن رہا ہوں۔''

''کیا ہرویزل سے گپ شپ کروں؟'' پیٹر نے سوال کیا۔

''نہیں، ابھی نہیں۔ میں بتاؤں گا...... ذرا ڈیونٹی کی وضاحت کرو۔ کہیں وہ الارم نہ بجا دے؟''

''وہ شدید فوڈ پوائزننگ کے بعد کم از کم ایک ہفتے کے لیے اسپتال میں ہے۔ ٹھیک ہونے کے بعد وہ چپ رہے گا۔ اس کی دُم میرے ہاتھ میں ہے۔ تمام مالی ریکارڈ...... وہ جانتا ہے کہ میں ایک کال کر کے اسے برباد کر سکتا ہوں۔''

''ٹھیک ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو کتنی دیر میں تم سوئٹزرلینڈ پہنچ جاؤ گے؟''

''دو گھنٹے میں۔'' پیٹر نے جواب دیا۔

''رائٹ، پیٹر میں تم سے رابطے میں رہوں گا۔''

بات ختم ہونے کے کچھ دیر بعد اسمتھ منزل پر پہنچ چکا تھا۔ اس نے کلین کو منتظر پایا۔

رسمی مکالموں کے تبادلے کے بعد کلین نے موٹے کاغذ کی لپٹی ہوئی شیٹ کھولی۔ جس پر بریا کا اسکیچ بنا ہوا تھا۔ بریا کے نقوش میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ اسے ہائر کرنے والے کے لیے یہ ایک اہم بات تھی۔ کلین نے اسکیچ میں چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں کروا کے اسے مزید غیر نمایاں کر دیا تھا۔ یہی اسکیچ پولیس کو دیا گیا تھا۔ پولیس سے مڈبھیڑ ہو بھی جاتی تو فوری طور پر بریا کی شناخت ممکن نہیں تھی۔ مزید یہ کہ بریا اور اسے استعمال کرنے والے خود بھی محتاط ہوں گے...... اسمتھ اور کلین دونوں آگاہ تھے کہ وہ رسک لے رہے ہیں۔ تاہم ان کی منصوبہ بندی میں اس کے بغیر چارہ بھی نہیں تھا۔ بریا روس میں نہیں امریکا میں تھا۔ اسمتھ کے خیال میں اب چالیں چلنے کی باری کوورٹ۔ ون کی تھی۔

اسمتھ نے ویکسین کی پیش رفت دریافت کی۔

''پریذیڈنٹ کچھ نہ کچھ کریں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہراس اور شکوک نہ پھیلیں۔ ایک یا زائد ممالک کو بڑی مقدار میں آرڈر کرتے ہیں تو لازماً سوالات اٹھیں گے...... اسٹریٹجی ترتیب دی جا رہی ہے۔ تم بتاؤ ہیوسٹن میں کیا کر آئے ہو؟''

''سر، تالاب میں پتھر پھینک دیا ہے میں نے...... ٹریلور اور بریا کے پیچھے جو بھی ہے، وہ میری طرف سے ہوشیار ہو گیا ہے یا ہو گئے ہیں...... کوئی نہ کوئی ردِعمل آنا چاہیے۔''

''اور ٹریلور؟''

''وہ اس حد تک ہوشیار رہا کہ پیچھے کوئی نشان نہیں چھوڑا...... معمولی سا کلیو بھی نہیں۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

''کوئی بات نہیں ہمارا ایک اور مہرہ تیار ہے۔''

"سر، آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" ایک آواز آئی۔

اسمتھ نے چونک کر رخ پھیرا اور روسی کا حلیہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ بھیس بدلنے میں بڑی فنکاری کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ وہ ناکامی و نا امیدی اور پچھتاوے کی سچی تصویر نظر آرہا تھا۔ کسی کے لیے بھی اس پر دوسری نظر ڈالنا قطعی ناپسندیدہ تھا۔ ٹائی اور شرٹ پر خوراک اور کافی کے دھبے تھے۔ جوتے تقریباً گھسے ہوئے نظر آرہے تھے۔ سستا سا بریف کیس بھی چٹخا ہوا تھا۔ لمبے بالوں کی وگ کوّے کا گھونسلا بنی ہوئی تھی۔ آنکھوں کے نیچے حلقے پڑے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ میک اپ آرٹسٹ نے آنکھوں میں الکوحل کی سرخی بھی پیدا کردی تھی۔

"مبارک ہو، جنرل۔" اسمتھ متاثر نظر آیا۔ "جواب نہیں، میں بھی پہلی نظر میں دھوکا کھا گیا تھا۔"

"امید ہے کہ بریا بھی دھوکا کھائے گا۔" کیروف مسکرایا۔

وزنی لیکن کسرتی جسم والے کیروف کا ساتھ اسمتھ کے لیے مفید تھا۔ بائیو پرٹ اور ماسکو کے ہنگامے اور ناکامی کے بعد جنرل کیروف نے روسی صدر کو قائل کرلیا تھا کہ امریکا میں اس کی موجودگی ازبس ضروری ہے۔ بریا کے شکار کے لیے امریکی کیروف کے تجربے کو خوش آمدید کہیں گے......

کلین کے نزدیک بھی کیروف کی واشنگٹن میں موجودگی بے بدل تھی۔ کیروف نے واشنگٹن میں ایک سال گزارا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کن علاقوں میں لوگ نسلی بنیادوں پر تعداد میں زیادہ ہیں......

کلین نے بھی امریکی صدر کو کیروف کی اہمیت پر دلائل دیے تھے۔ امریکی صدر نے روسی ہم منصب سے بات کرنے کے بعد کیروف کو آنے کی اجازت دے دی تھی...... کیروف کی آنکھوں میں اسمتھ کچھ اور ہی دیکھ رہا تھا۔ لارا کی بے وفائی اور غداری نے مل کر سازشیوں، بالخصوص بریا کے لیے، کیروف کی دلی نفرت میں اضافہ کردیا تھا۔ روس میں ناکامیوں نے اسے برہم کردیا تھا۔ کیروف کے اندر چھپا فوجی بے چین تھا۔ اس کی عزتِ نفس شدید مجروح ہوئی تھی۔

"کہاں سے آغاز کرنا ہے، جان۔" اس نے اسمتھ سے سوال کیا۔ اسمتھ نے اسے سمجھایا کہ پوشیدہ حریفوں سے کس قسم کا ردِعمل متوقع ہے اور ان دونوں نے مل کر کیا کرنا ہے۔ چونکہ روسی ایمبیسی کیروف کی آمد سے بے خبر تھی اس لیے اسمتھ اسے اپنی رہائش گاہ پر ہی ٹھہرانا چاہتا تھا۔ اسمتھ کا مسکن "بھسڈا" بریا کے شکار کے لیے بیس کیمپ تصور ہو گا۔

"تمہیں یقین ہے کہ بیک اپ کی ضرورت نہیں ہے؟" کلین نے تشویش کا اظہار کیا۔ وہ دونوں آدمیوں کو بغیر کور کے خطرات میں جھونکنا نہیں چاہتا تھا۔ اگرچہ اسمتھ کے مانند وہ بھی کیروف کی صلاحیتوں سے باخبر تھا۔

"سر، ہم یہ رسک نہیں لے سکتے کہ بریا شک میں پڑ جائے۔ اس خونی دھندے میں اس کی اپنی کلاس ہے۔" اسمتھ نے کہا۔

"میں آپ کی تشویش کو سمجھتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ اسمتھ کو آنچ نہیں آئے گی۔" کیروف نے ٹھوس لہجے میں کہا۔ "جان، اگر بریا اپنی کمین گاہ سے نکل کر تمہارے لیے آتا ہے تو یقین کرو وہ ہماری جیب میں ہوگا۔"

☆☆☆

نوّے منٹ بعد اسمتھ، فارم ہاؤس کی طرز پر بنے اپنے مسکن میں بیٹھا تھا۔ کیروف گیسٹ روم میں آرام کرنے لگا۔ اس دوران اسمتھ شاور لے کر تازہ دم ہوگیا۔ دونوں کافی لے کر کچن ٹیبل پر نقشہ کھول کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر تبادلۂ

خیال کے بعد ''ڈیوپون سرکل'' پر نشان لگا دیا گیا۔
اسمتھ نے ''رسگ ساور'' نکال کر شولڈر ہولسٹر میں فٹ کیا۔ کیروف نے پسٹل دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور واپس بیڈ روم میں گیا۔ وہ ایک عام سی سیاہ چھتری لے آیا۔ پینتالیس ڈگری کے زاویے پر چھتری پکڑ کے اس نے انگوٹھے سے دستے پر دباؤ ڈالا۔ پلک جھپکنے میں چھتری کی نوک پر ایک انچ کی تیز دھار نمودار ہوئی۔

''یہ ماسکو سے ساتھ لایا ہوں۔'' اس نے بتایا۔ ''یہ بلیڈ جیسی دھاری دار نوک، حیوانی مسکن دوا ایسپر ومیزن میں بجھی ہوئی ہے۔ یہ انتہائی سرعت کے ساتھ عمل پذیر ہوتی ہے۔ سوکلو کا جنگلی سؤر بھی سیکنڈوں میں غافل ہو جاتا ہے۔ نیز اگر اتفاق سے تمہاری پولیس مجھے روکتی ہے تو میرے قبضے سے گن جیسی کوئی چیز برآمد نہیں ہونی چاہیے۔''

اسمتھ نے ستائشی انداز میں سر ہلایا۔ اس کے اطمینان و اعتماد میں اضافہ ہوا تھا کہ کیروف خالی ہاتھ بریا سے بھڑنے نہیں جا رہا۔ اسمتھ چارا تھا، اصل کام کیروف نے کرنا تھا۔

''میں تمہیں چالیس منٹ آگے رکھوں گا۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''چالیس منٹ بعد میں روانہ ہو جاؤں گا۔''

☆☆☆

کیروف، واشنگٹن کی سڑکوں پر بظاہر ایک مجہول شخص کے مانند رواں تھا لیکن اس کے اندر ایک زخمی ناگ پھنکار رہا تھا۔ واشنگٹن کے قلب سے نزدیکی علاقے ترقی کے باعث تبدیل شدہ لگ رہے تھے۔ ''ڈیوپون سرکل'' بھی بدلا بدلا نظر آتا تھا۔ تاہم اس علاقے کی بنیادی خصوصیات اپنی جگہ پر تھیں۔ مخصوص طرز کے کیفے، بوتیک، میسوڈینسین بیکریز، ترکی قالین کی دکانیں، سربیا کے ایمپوریم، یونانی ریسٹورنٹس، یوگوسلاوین کافی ہاؤس...... غیر مانوس ملک میں دور آنے والے شخص کے لیے یہاں کیسی کشش تھی۔ چاہے وہ شخص اجرتی قاتل ہی کیوں نہ ہو۔ یہاں آکر بریا کو لگے گا جیسے وہ اپنے ہی گھر میں ہے۔ بریا اس کشش اور سہولت کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ کیروف بھی محسوس کر رہا تھا، جیسے وہ اپنے ہی علاقے میں ہے۔ جانی پہچانی زبانیں اور نسلی ہم آہنگی، کھانے اور موسیقی......

کیروف نے ایک اوپن ائر چوکور میز پر نشست پکڑی۔ میز پر چھتری تنی ہوئی تھی۔ آنے والی کروشین عورت کو اس نے کافی کا آرڈر دیا۔ بریا اگر بھیس بدل کر بھی اس طرف آیا تو کیروف محض اس کی آنکھوں سے اسے شناخت کر سکتا تھا۔ بریا بھی کیروف کو دوسری نہیں تو تیسری جھلک میں پہچان سکتا تھا۔ لیکن ایسا کرنا اس کے لیے اس لیے دشوار تھا کیونکہ شعوری طور پر اس کے گمان میں نہ ہوگا کہ کیروف امریکا بلکہ عین واشنگٹن میں ہے۔ کیروف کو نفسیاتی برتری حاصل تھی۔ تاہم وہ بہرحال ایک طرح سے اندھیرے میں تھا...... نہیں جانتا تھا کہ اس وقت بریا کہاں پر ہے؟

کیروف کافی کا لطف لیتے ہوئے نظریں دوڑاتا رہا...... اسے زیادہ دیر ایک جگہ نہیں ٹکنا تھا۔ اگر اسمتھ کا پلان کامیاب رہتا ہے' اس صورت میں بریا کو خنجر زنی کرتے ہوئے اس علاقے میں بہت سہولت محسوس ہوگی۔ اس کے اعتماد میں اضافہ ہو جائے گا۔ بعض اوقات اضافی اعتماد آدمی کی نگاہ پر پردہ ڈال دیتا ہے۔

☆☆☆

جہاں کیروف، بریا کی تاک میں منڈلا رہا تھا...... وہاں سے ٹھیک تین چوتھائی میل دور ایک فلیٹ کا دروازہ کھلتا ہے۔ دو کمروں کا فلیٹ آخری منزل پر تھا۔ باہر ٹریلور کو لانے والی لنکن کا ڈرائیور کھڑا تھا۔ کچیم شحیم لیکن خاموش ڈرائیور۔

بریا نے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا اور دروازہ لاک کر دیا۔ ڈرائیور کا دیا ہوا لفافہ چاک کر کے بریا نے عبارت پڑھی۔ عبارت سرب زبان میں تھی۔ بریا اندر ہی اندر مسکرایا۔ امریکی سائنس داں اور روس کے یار دینی کی ہلاکت کی ادائیگی ہو چکی تھی اور حسب معمول فوراً ہوئی تھی۔ یہاں، اس مرتبہ امریکی عجلت میں دکھائی دے رہے تھے۔ عبارت کے مطابق ادائیگی پہلے ہی ہو چکی تھی۔ بریا نے ڈرائیور کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور دوسرے کمرے میں آ گیا۔ دوسرے کمرے میں اس نے ڈیجیٹل کوڈڈ سیٹلائٹ فون نکالا...... اور اوفن بارخ بینک، زیورچ میں ہرویزل سے بات کرنے لگا۔ بات مختصر تھی۔ اس کا اکاؤنٹ مزید پھول چکا تھا۔

وہ ڈرائیور والے کمرے میں واپس آیا۔
''تصویر؟''

ڈرائیور نے خاموشی سے تصویر پکڑائی اور عبارت والا لفافہ واپس لے لیا...... بریا، جان اسمتھ کی تصویر غور سے دیکھ رہا تھا۔ سیکیورٹی کیمرے کی تصویر کافی نمایاں تھی۔ روشن اور صاف۔ بریا پُرسوچ انداز میں مسکرایا۔

''کب؟'' اس نے تصویر واپس ڈرائیور کے پھیلے

ہوئے ہاتھ پر رکھ دی۔

''جتنی جلد ہو سکے۔ تم تیار رہنا۔ کال کسی بھی وقت آسکتی ہے۔'' ڈرائیور کھڑا ہو گیا۔ ''اور کچھ؟''

''نہیں، تم جا سکتے ہو۔''

☆☆☆

برہنہ ڈاکٹر بائر آخری جراثیم کش کمرے سے باہر آیا...... چینجنگ روم میں لباس پہنا اور شیشے کی دیواروں والے میزنائن فلور پر آ گیا۔ جہاں چیف آف اسٹاف کلوس جانش اس کا منتظر تھا۔

جانش نے خم ہو کر ہاتھ پھیلایا اور بائر کو تعظیم پیش کی۔

''شاندار، بے نظیر...... میں نے اس سے پیشتر کبھی ایسی چیز نہیں دیکھی۔''

بائر نے اس سے ہاتھ ملایا۔ ''اور نہ ہم آئندہ کبھی ایسی شے دیکھ سکیں گے۔'' بائر نے کچھ دیر آرام کیا...... پھر واپس لیبارٹری میں چلا گیا۔ لیکن جوش اور انہماک کے باعث وہ تھکن سے عاری تھا...... اس کا ارتکازِ توجہ آخری حد کو چھو رہا تھا۔ زندگی بھر کا علم اور تجربہ بائر نے جھونک دیا تھا۔

وائرس پہلے ہی مہلک تھا۔ اب وہ ایک ناقابلِ دفاع مہیب آتش فشاں میں تبدیل ہو چکا تھا۔ آخری چند قدم ریڈ نے طے کرنے تھے۔ بائر کو افسوس تھا کہ اس موقع پر وہ زمین پر رہ جائے گا۔ تاہم ریڈ کی واپسی پر برسوں پرانا خواب شرمندۂ تعبیر ہونے جا رہا تھا۔ زمین کی طبیعیات (فزکس) اس کی عظیم الشان فتح میں حائل تھی۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے اسے ریڈ کا سہارا لینا پڑا تھا۔

☆☆☆

وقت اپنی رفتار سے سفر کر رہا تھا۔ درمیانی شب بیت گئی تھی، تین بج رہے تھے۔ بارہ بجے کے بعد سے میگان تقریباً بیدار تھی۔ آٹھ گھنٹے بعد وہ شٹل میں ہو گی، یہ سوچ اسے ہیجان میں مبتلا کیے ہوئے تھی۔ بالآخر وہ کروٹیں بدل کر اٹھ بیٹھی۔ گراؤنڈ پر ٹہلتی ہوئی وہ کمپاؤنڈ میں نکل آئی۔

کیپ کناورل کی سیکیورٹی فول پروف تھی۔ تیز دھار آہنی باڑھ، سادہ پوش ائر پولیس اور ٹیلی ویژن کیمرے۔ اطراف میں پھیلے ہوئے محکمہ خفیہ کے سادہ پوش۔ فاصلے سے میگان نے سیکیورٹی جیپ کے کھانسنے کی آواز سنی۔ وہ واپسی کا ارادہ کر رہی تھی کہ اس کی سماعت سے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اس نے گردن موڑی، ایک ہیولا عمارت کے سائے سے نکل کر روشنی میں آ گیا تھا۔

''ریڈ؟'' میگان حیرت زدہ تھی۔ ''اس وقت کیا کر رہا ہے؟'' وہ ہاتھ لہرا کر اسے آواز دینے ہی والی تھی جب موڑ پر اس نے کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس دیکھیں۔ وہ خاموش رہی اور مزید پیچھے کھسک گئی۔ آنے والی گاڑی پر ناسا کا لوگو نمایاں تھا۔ ریڈ واپس سائے میں چلا گیا۔ سیڈان اس کے قریب رک گئی۔ ایک عمر رسیدہ شخص اتر کے ریڈ کے قریب آ گیا۔

ریڈ کس کا منتظر تھا؟ کس کا؟ آنے والا کون تھا؟ اور وہ اس وقت یہاں کیونکر پہنچنے میں کامیاب ہوا؟ آٹھ گھنٹے رہ گئے تھے لانچنگ میں اور کئی گھنٹے پہلے ہی کیپ کناورل اور اطراف میں سرگرمیاں معدوم و معطل کر دی گئی تھیں۔ میگان تو بیدار تھی۔ اب اس کی چھٹی حس بھی جاگنے لگی۔ شٹل کے کریو ممبر سے بیرونی آدمی کا اس طرح ملنا ایک غیر معمولی بات تھی۔ تمام ممبرز قواعد کے مطابق قرنطینہ کی حدود میں تھے۔ فیملی ممبر بھی نہیں مل سکتا تھا۔ میگان کو وہاں سے ہٹ جانا چاہیے تھا۔ وہ ایسا ہی کرتی اگر کوورٹ۔ ون کی رکن نہ ہوتی۔ اس کی چھٹی حس پوری طرح جاگ چکی تھی اور پلکیں جھپکا رہی تھی۔ وہ چھپ چھپا کر محفوظ حد تک قریب چلی گئی۔

تاہم مدّھم سرگوشیاں سننے میں ناکام رہی۔ سیکنڈ کے کسی حصے میں اس نے ایک چمکیلی جھلک دیکھی۔ وہ کوئی سلنڈر نما شے تھی۔ جو عمر رسیدہ نے ریڈ کے حوالے کی۔ ریڈ نے فوراً ہی اسے اوور آل کی جیب میں منتقل کر دیا۔

ریڈ گزشتہ چھ خلائی مشن کا تجربہ رکھتا تھا۔ وہ قوائد کے خلاف کیسے جا سکتا ہے؟ سیڈان جا چکی تھی۔ ریڈ کی طرح میگان نے بھی واپسی کی راہ پکڑی۔ وہ ریڈ کے ساتھ براہِ راست کام کرتی رہی تھی۔ وہ دوستوں کے مانند پیش آتا تھا۔ میگان نے ریڈ سے بات کرنے کا فیصلہ کیا اور فوراً رد کر دیا۔ اسے ٹریلور اور گمشدہ اسمال پاکس یاد آئی۔ اسمال پاکس، جس کی تلاش خاموشی لیکن شدت کے ساتھ جاری تھی۔ پھر کلین کی ہدایت ذہن میں آئی...... اپارٹمنٹ میں پہنچ کر اس نے کلین سے رابطہ قائم کیا۔

☆☆☆

وہاں موجود افراد کو احتیاط سے جانچنے کے بعد پاس دیے گئے تھے۔ سب خلا بازوں کی آمد کے منتظر تھے۔ کیمروں کی چکاچوند میں ٹیم باہر آئی۔ وہ جانتے تھے کہ مشن پر جانے سے قبل آخری بار انسانوں کو دیکھ رہے ہیں۔ دوبارہ یہ موقع اس وقت ملے گا جب وہ خیریت سے زمین پر واپس آ جائیں گے۔ خلا بازوں نے میڈیا کی طرف دیکھ کر ہاتھ

ہلایا۔

شٹل ڈسکوری روانگی کے لیے تیار تھی۔ خاص طرز کی گاڑی میں خلابازوں کی ٹیم چند منٹ میں شٹل سائٹ پر پہنچ گئی۔ وہاں سے انہیں ایلیویٹر کے ذریعے 195 فٹ اوپر سفید کمرے تک بھیجا گیا۔ وہاں سے ضروری اشیا سے لیس ہوکر ٹیم کو شٹل میں داخل ہونا تھا۔

☆☆☆

شمال مشرق میں کئی میل دور...... اسمتھ نے کافی کا دوسرا کپ ختم کیا اور گھڑی دیکھی۔ کیروف، ڈیوپون سرکل میں پوزیشن لے چکا ہوگا۔ اسمتھ کھڑا ہوگیا۔ نکلنے سے پہلے اس نے مانیٹرز پر نظر ڈالی۔ جن پر بیرونی سیکیورٹی کیمرے مختلف مناظر دکھارہے تھے۔ عقبی سمت میں وسیع لان تھا...... جھاڑیوں سے پاک۔ ایک سمت میں درختوں کی قطار تھی۔ بتھسڈا کونے میں تھا۔ باقی دوسمتوں کی دیواروں میں پتھریلے بلاک تھے۔ ان میں موشن سینسرز پوشیدہ تھے۔ اگر کوئی سینسرز سے بھی بچ نکلتا تو جدیدترین الارم سسٹم تھا۔ کوئی الارم سسٹم سے بچ کر دروازوں یا کھڑکیوں کو آزمانے سے قاصر تھا۔ بالفرض محال یہ رکاوٹ بھی دور ہوجاتی تو مسکن کے چاروں طرف دیواروں میں حساس پریشر پیڈز موجود تھے۔ وہ نہ صرف الارم کو فعال کردیتے، ساتھ ہی اسپرنکلر (فوارہ نما نظام) آن ہوکر مخصوص گیس کا اخراج شروع کردیتا۔ یہ گیس ٹارگٹ کودس سیکنڈ میں لٹانے کی صلاحیت رکھتی تھی...... یہی وجہ تھی کہ اسمتھ خواب گاہ کی سائڈ ٹیبل میں گیس ماسک تیار رکھتا تھا۔

اگرچہ اس کا اندازہ تھا کہ بریا اسے ہلاک کرنے کے لیے دور مار رائفل استعمال نہیں کرے گا پھر بھی وہ محتاط تھا۔ دہری جانچ پڑتال کے بعد وہ عقبی سمت کچن میں آیا۔ گیراج کچن کے ساتھ ملحق تھا۔ اسمتھ نے کچن کاؤنٹر پر رکھے مانیٹر پر نظر ڈالی۔ بعدازاں کچن سے گیراج میں چلا گیا۔ گاڑی باہر نکال کر اس نے ریموٹ سے گیراج لاک کردیا۔

☆☆☆

کاؤنٹ ڈاؤن میں پندرہ منٹ رہ گئے تھے۔ عملے کے مابین ہدایات اور احکامات کا تبادلہ ہورہا تھا۔ میگان نے آنکھیں بند کرکے دعائیہ کلمات ادا کیے۔ معاً شٹل لرز اٹھی...... سیکنڈ کے اندر ٹھوس بوسٹرز کی گڑگڑاہٹ...... اندر بوسٹرز کی گرج کم سنائی دے رہی تھی۔

میگان نے گراؤنڈ کنٹرول کی آواز سنی۔ ''ہیوسٹن، ہم ''ڈسکوری'' اٹھارہے ہیں!''

بیرونی ٹینک نے شٹل کے مرکزی انجن کو فیڈ کیا۔

میگان کو یوں لگا جیسے وہ ہڈیاں کڑکڑادینے والی رولر کوسٹر پر سوار ہے۔ اس سواری کو اب کوئی نہیں روک سکتا تھا۔ شٹل اٹھنے کے کچھ دیر بعد ٹھوس بوسٹرز علیحدہ ہوکر سمندر میں جا گرے...... جہاں سے انہیں نکال لیا جانا تھا۔ ڈسکوری اب اپنے مرکزی انجنوں کے بل پر، کششِ ثقل توڑنے کی جدوجہد میں مصروف تھی۔ تیز سے تیز تر...... بلند سے بلند تر...... 3-G کا مطلب انتہائی دباؤ تھا۔ جس کے بعد ڈسکوری نے زمین کے مدار میں داخل ہوجانا تھا۔ دوسروں کی طرح میگان کو تربیت کے ساتھ تنبیہہ کی گئی تھی۔ 3-G کا مطلب سمجھانے کے لیے کہا گیا تھا۔ سمجھو جیسے کوئی گوریلا تمہیں دبا رہا ہے۔ لیکن حقیقی تجربے کی بات ہی اور ہوتی ہے...... خلابازوں کے مخصوص LES (لانچ انٹری سوٹ) جو پندرہ سے زائد اشیا پر مشتمل ہوتا ہے، یہ مشکل دباؤ برداشت کرپاتا ہے۔ میگان نے محسوس کیا کہ وہ گوریلے کے نہیں بلکہ ہاتھی کے نیچے ہے۔ اس کی حالت غیر ہوگئی۔

چھ منٹ بعد ایک سوچوراسی میل کی اَن دیکھی بلندیوں میں، مرکزی انجنوں نے کام بند کردیا۔ باہر ایندھن کا ٹینک الگ ہوگیا...... میگان دم بخود رہ گئی۔ کیسا سکوت اور سکون تھا؟ جیسے کوئی پرندہ فضائے بسیط میں پر ہلائے بغیر ساکت و صامت محو پرواز ہو...... یا پھر کوئی مچھلی گہرے سمندر میں...... وہ یک دم ہلکی پھلکی ہوگئی تھی۔ اس نے گردن موڑی، کھڑکی سے دوسری جانب ستارے ہی ستارے...... وہ سمجھ گئی، ڈسکوری مدار میں ہے۔

☆☆☆

بریا، ڈرائیور کے ساتھ لنکن میں اپنی مہم پر تھا۔ ڈرائیور نے مزید اطلاعات اور ہدایات فراہم کی تھیں۔ لنکن، بتھسڈا کی طرف جارہی تھی۔ بریا نے تحریر پڑھ کر ڈرائیور کو واپس کردی۔

اسے ڈرائیور اور لنکن کی ضرورت تھی۔ واشنگٹن میں اس طرح کی ایگزیکٹو سیڈان گاڑیوں کی بہتات تھی۔ دوسرے، فرار کی صورت میں وہ تنہا خود پر انحصار نہیں کرسکتا تھا، انجانے راستوں اور ٹریفک کی بھول بھلیوں میں پھنس جاتا۔

مطلوبہ علاقے میں پہنچ کر سیاہ لنکن کی رفتار کم ہوگئی۔ ڈرائیور نمبر دیکھتا ہوا بتھسڈا تک پہنچ گیا۔ بریا نے بغور مکان اور اطراف کا جائزہ لیا۔ درختوں کی قطار دیکھی۔ عقبی سمت سے کھڑکیاں روشن دکھائی دے رہی تھیں۔ تاہم اندر کسی قسم کی حرکت نظر نہیں آئی۔

''دوسرا چکر لگاؤ۔'' بریا نے ڈرائیور سے کہا۔ دوسری

مرتبہ بریا نے اطراف کے گھروں سے بتھسڈا کا موازنہ کیا۔ دوسرے گھروں کے فرنٹ لان...... کسی میں بائیسکل اور کہیں کھلونے نظر آئے۔ کہیں گیراج کے ساتھ باسکٹ بال کے ''ہوپ'' دکھائی دیے۔ بتھسڈا کا رقبہ زیادہ تھا...... وہ کونے میں الگ تھلگ تھا۔ بظاہر ویران تھا۔ نئی معلومات کی روشنی میں بریا نے سوچا کہ شکار اکیلا رہتا ہے...... اس کا کام تنہائی اور رازداری کا متقاضی ہے۔ اس قسم کی لوکیشن میں اسے خطرے کی بُو آرہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ مکان مہلک انتہائی نظام سے لیس ہوگا۔ لنکن، بتھسڈا والی سڑک پر پیچھے نکڑ پر کھڑی تھی۔ انجن اسٹارٹ تھا۔ ڈرائیور باہر بونٹ سے ٹیک لگائے سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔ وہاں جوگنگ کرنے اور کتے ٹہلانے والے گھوم رہے تھے...... ڈرائیور کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کا منتظر ہو۔

''دیکھ چکا ہوں...... کل صبح آئیں گے۔'' بریا نے ڈرائیور سے کہا۔ بریا سے کام لینے والے چاہتے تھے کہ اسمتھ کا صفایا کرنے میں دیر نہ کی جائے۔ تاہم بریا نے راہ میں حائل رکاوٹوں کو محسوس کرلیا تھا۔ اسمتھ آفس بھی نہیں جاتا تھا۔ اس کے آنے جانے کے کوئی متعین اوقات کار نہیں تھے۔ گھر میں گھسنا خطرناک تھا۔ ایک ہی صورت تھی کہ اسے گھر سے باہر کھلی فضا میں نشانہ بنایا جائے۔ ایک بات بریا کے حق میں تھی کہ اسمتھ، گارڈ وغیرہ کی ضرورت سے بے نیاز تھا...... ڈرائیور نے جو تازہ معلومات فراہم کی تھیں، اس کے مطابق اسمتھ ہتھیار نہیں رکھتا تھا۔ بریا کو آس پاس رہتے ہوئے اس کا تعاقب کرتے ہوئے مناسب موقع تلاش کرنا تھا۔ سب سے اہم بات جو بریا کے علم میں لائی گئی تھی، وہ یہ کہ اسمتھ کو کسی خطرے کا احساس نہیں تھا۔

ڈرائیور نے سگریٹ بجھائی۔ بریا نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ پینتالیس منٹ گزر چکے تھے۔

''وہ باہر نکل رہا ہے۔'' ڈرائیور نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ بریا نے ونڈ شیلڈ کے پار دیکھا۔ گیراج سے گہرے نیلے رنگ کی سیڈان نکل رہی تھی۔

''تیار رہو...... ہوشیاری کے ساتھ۔'' بریا نے کہا۔

☆☆☆

اسمتھ عقبی آئینے پر نظر رکھے ہوئے تھا...... چند میل گزرنے کے بعد وہ تاڑ گیا کہ کون سی گاڑی اس کا پیچھا کررہی ہے۔ اسمتھ نے کسی قسم کا شک محسوس نہیں کیا۔ یہ وہی ائرپورٹ والی لنکن تھی۔ اسمتھ نے سیل فون پر کیروف کو اطلاع کردی۔

''میں تیار ہوں، جان۔'' اس کا جواب آیا۔ سرخ بتی پر اسمتھ نے بریک لگا کر عقبی شیشے میں جھانکا۔ لنکن اور اس کے درمیان تین گاڑیاں تھیں۔ سبز اشارے پر آگے بڑھا اور رفتار میں اضافہ کرتا گیا۔ وہ دائیں بائیں راستہ بناتا ہوا تیز رفتاری سے جا رہا تھا۔ مقصد یہی تھا کہ بریا سمجھے، شکار عجلت میں ہے اور اس کی توجہ صرف اسمتھ پر مرکوز رہے، شکار عجلت میں ہو تو آسان ہدف بن جاتا ہے......

''وہ جلدی میں ہے۔'' بریا سوچ رہا تھا۔

''کیوں؟''

''وہ ڈیوپون سرکل کی طرف جارہا ہے۔'' ڈرائیور نے کہا۔ جیسے وہ بریا کے خیالات پڑھ رہا ہو۔ بریا کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئیں۔ اس کا اپارٹمنٹ اسی علاقے میں تھا۔ کیا اسمتھ وہیں جارہا ہے؟ کیا وہ جان چکا ہے؟

کنکٹی کٹ ایونیو پر اسمتھ کی گاڑی اور تیز ہوگئی۔ بائیں طرف آر اسٹریٹ پر مڑی پھر دائیں جانب ایکس نمبر اسٹریٹ پر...... سیڈان کی رفتار کم ہونے لگی۔ ایس (S) اسٹریٹ کے آخر میں اسمتھ نے ایک جگہ پارکنگ میں کار روک دی۔ بریا نگرانی کررہا تھا۔ اس جانب مشرقی یورپ کے ریسٹورنٹس اور دکانیں تھیں...... واشنگٹن پہنچنے کے بعد یہی اس کے لیے واحد جگہ تھی جہاں وہ خود کو گھر پر محسوس کرتا تھا۔

یہاں وہ غالباً میری خبر لینے آیا ہے...... بریا نے سوچا۔ یا پھر کسی نے میری تصویر دیکھی ہے۔ بریا نے خبروں میں تصویر دیکھی تھی جس کے پیچھے پولیس لگی تھی۔ اس تصویر کی مدد سے کوئی اسے شناخت نہیں کرسکتا تھا۔ ہوسکتا ہے، یہاں کسی نے اسے دیکھا ہو۔ حالانکہ وہ کبھی کبھار ہی اپنے اپارٹمنٹ سے باہر نکلتا تھا۔ وہ بھی رات میں۔ ''نہیں، نہیں...... اگر اسے یہاں میری موجودگی کا شک ہوتا تو اکیلا نہ آتا۔'' بریا نے فیصلہ کیا اور گاڑی سے اتر گیا۔

''یہیں رہنا...... یہیں واپس آؤں گا۔'' بریا نے ڈرائیور سے کہا۔ دکانیں، فوارے، کافی شاپس، ریسٹورنٹس، چھتریاں......

اسمتھ کو پتا تھا، کس طرف جانا ہے...... وہ باخبر تھا کہ موت اس کے تعاقب میں ہے اور زیادہ دور نہیں۔ پیجر، گردے کے قریب جیب میں تھا...... کیروف کی کال تھرتھراہٹ پیدا کرکے خاموش ہوگئی۔ یہ اشارہ تھا کہ بریا، اسمتھ کے پیچھے پچاس فٹ کے دائرے میں ہے......

اسمتھ کی چال دھیمی تھی اور وہ اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

بریا نے یہی محسوس کیا کہ شکار نامانوس علاقے میں غیر آرام دہ حالت میں ہے۔ بریا کا ہاتھ جیکٹ کی جیب میں چلا گیا......

اسمتھ کا پیجر دو مرتبہ تھرتھرایا۔ اشارہ تھا کہ بریا اس کے پیچھے پچیس فٹ کے فاصلے پر ہے۔ اسمتھ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ شروع ہوگئی۔ اس کے اعصاب کی آزمائش تھی۔ بڑے نازک اور فیصلہ کن لمحات تھے۔ وہ مڑ کے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ نہ دوڑ لگا سکتا تھا۔ طویل بھاگ دوڑ اور خونریزی کے بعد فیصلے کی گھڑی آئی تھی۔ پیسٹری شاپ کے قریب سے گزر کر وہ ایک ریسٹورنٹ کی میز کی طرف گیا جس پر چھتری تنی ہوئی تھی...... وہ اب بھی اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ کیروف کا کہیں پتا نہیں تھا۔

بریا محض دس قدم کے فاصلے پر تھا۔ جب کیروف ایک ایمپوریم کی آڑ سے نکلا...... جان، بھاگنا مت...... جان، مجھ پر بھروسا کرو...... وہ بے آواز بریا کی پشت پر نمودار ہوا۔ عام سی چھتری اس کے ہاتھ میں تھی۔

اسمتھ سامنے دیکھ رہا تھا۔ سنسنی تمام بدن میں پھیل گئی تھی۔ اس کی حسیات بتا رہی تھیں کہ قاتل بہت قریب ہے...... شاید ایک گز یا دو گز دور...... عقب میں جھانکنے کی خواہش دبانے کے لیے اسمتھ کو سخت جدوجہد کرنی پڑی۔

بریا نے دستے کی مخصوص جگہ پر انگوٹھے سے دباؤ ڈالا اور طاقتور اسپرنگ نے خنجر کا پتلا اور لمبا بلیڈ باہر اُگل دیا...... نوک دار...... دھاری دار...... خونی خنجر، واشنگٹن میں دوسری بار ایکشن میں تھا۔ شکار دو قدم کے فاصلے پر تھا۔ پریشان، بے چین اور غیر مسلح۔ بریا نے ایک قدم بڑھانا تھا اور وار کرنا تھا...... اس کی تمام تر توجہ شکار پر مرکوز تھی۔

کیروف، بریا کے سر پر تھا۔ چھتری نے بے آواز اس کے ہاتھ میں قوس بنائی اور پنڈلی کے ساتھ چپک گئی۔ ایک قدم بڑھا کر اس نے پنڈلی اٹھائی۔ چھتری کو آگے دھکیلتے ہوئے، نیچے کی طرف حرکت دی...... چھتری کی نوک سے نوک برآمد ہوئی۔ کاٹ دار اور زہریلی......

شکاری بے خبر تھا کہ اصل شکاری پیچھے ہے...... اور آگے جو شکار ہے...... وہ شکار نہیں شکاری ہے...... درحقیقت دو شکاریوں کے درمیان شکاری نما شکار تھا......

خنجر والا ہاتھ اٹھا...... ادھر کپڑے سے گزر کر پنڈلی میں گھسنے والی نوک نے گوشت کا ذائقہ چکھا...... بمشکل نصف انچ کی خراش پڑ گئی۔

جو وار آگے کرنا تھا، وہ پیچھے کرنا پڑا۔ اونٹ پہاڑ تلے آ گیا تھا۔ بریا نے اضطراری طور پر گھومتے ہوئے، زاویہ بدل کر اندھادھند عقب میں خنجر گھمایا...... اس کی پھرتی اور ردِعمل قابلِ رشک تھا۔ تاہم کیروف اپنا کام کر کے دو قدم پسپا ہو چکا تھا۔ ایک ساعت کے لیے نظریں چار ہوئیں...... بریا کی آنکھوں میں الجھن تھی جو فوراً ہی غائب ہوگئی۔ اب وہاں حیرت تھی، ناقابلِ یقین حیرت...... روسی جنرل؟ بریا کو لگا جیسے واقعی وہ روس میں ہے...... اگلی ساعت میں حیرت بھی تحلیل ہوگئی۔ اس نے قدم بڑھایا...... لڑکھڑایا...... سریع الاثر زہر نے کام شروع کر دیا تھا۔ خنجر ہاتھ سے گرا اور نگاہ دھندلا گئی۔ وہ آگے کی طرف گرا۔ کیروف نے مسکراتے ہوئے سرب زبان میں قصیدہ خوانی کی اور اسے مضبوط بازوؤں میں سنبھال لیا۔ بریا نے منہ کھولا لیکن کوئی آواز برآمد نہ ہوئی۔

''آؤ میرے محبوب، تمہیں یہاں سے ہٹا لیں...... قبل اس کے کہ بھیڑ لگنا شروع ہو۔'' کیروف نے سرگوشی کی۔

اسمتھ، عقب میں سرگرمی محسوس کر کے پلٹ چکا تھا۔ دونوں نے مل کر بریا کو وہاں سے ہٹایا۔ کیروف بلند سرب زبان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ چند افراد متوجہ ہو کر ہمدردی سے سر ہلا رہے تھے۔ دونوں بریا کو ایک نیلی وین تک لے آئے۔

☆☆☆

اسمتھ نے خوب سوچ سمجھ کر دوا منتخب کی تھی۔ بریا ان کے لیے بہت اہم تھا۔ دوا کے بغیر بریا سے کچھ اُگلوانا اتنا آسان نہ تھا۔

بریا سفید رنگ کے علاوہ کچھ دیکھنے سے محروم تھا۔ ہر طرف چمک دار سفیدی۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ دوبارہ کھولیں تو سفید رنگ کی چمک میں اضافہ ہو گیا تھا۔ آس پاس تھرتھراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کیں تو تاریکی بھی سفید محسوس ہوئی۔ سفیدی میں کیروف کی شبیہ ابھری، جس کے ہاتھ میں چھتری تھی۔ وہ سرب زبان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ منظر غائب ہو گیا۔

''پانی پی کر تم بات کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔'' قریب سے کیروف کی آواز آئی۔ وہ روسی زبان استعمال کر رہا تھا...... بریا کی جون بدل گئی تھی۔ وہ زندہ تھا لیکن بے اختیار۔ اسمتھ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ خالی خالی آنکھیں شیشے کی گولیوں کے مانند نظر آ رہی تھیں۔ تینوں ایک میز پر تھے۔ ٹیپ ریکارڈر آن تھا۔ کیروف کی گود میں جو گن تھی، اس کا رخ بریا کی جانب تھا۔ کیروف نے اسمتھ کو

اشارہ کیا۔

''یاردینی کو ہلاک کرنے کے لیے تمہاری خدمات کس نے حاصل کی تھیں؟'' اسمتھ نے نرمی سے سوال کیا۔

''زیورچ کے ایک آدمی نے۔'' جواب آیا۔ جیسے کوئی روبوٹ بول رہا ہو۔

''تم زیورچ گئے تھے؟''

''نہیں۔ فون پر بات ہوتی تھی۔''

''اس کا نام کیا ہے؟''

''جیراللہ۔''

''جیراللہ ادائیگی کیسے کرتا تھا؟''

''رقم وہاں اوفن باخ بینک کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتی تھی۔ جسے ہرویزل سنبھالتا تھا۔''

زیورچ...... ویزل...... اوفن باخ...... پیٹر نے بھی یہی نام بتائے تھے...... اسمتھ چونک اٹھا۔

''تم ہرویزل سے مل چکے ہو؟''

''ہاں۔ کئی بار۔''

''اور جیراللہ سے؟''

''کبھی نہیں۔'' بریا نامی روبوٹ نے جواب دیا۔

اسمتھ نے کیروف کی جانب دیکھا۔ جس نے سر ہلا کر تصدیق کی کہ روبوٹ جو کہہ رہا ہے۔ ٹھیک کہہ رہا ہے۔

''تم جانتے ہو کہ تم نے روس کے یاردینی سے ریلوے اسٹیشن پر کیا چیز حاصل کی تھی؟''

''جراثیم۔''

''وہ جراثیم تم نے ائرپورٹ پر جس آدمی کو دیے تھے، اس کا نام کیا تھا؟''

''ڈیوڈ۔''

اسمتھ نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ ''تم نے ڈیوڈ کو واشنگٹن میں قتل کر دیا تھا؟''

''ہاں۔''

''کس کے کہنے پر؟''

''جیراللہ۔''

''تم کسی امریکی سے ملے ہو؟''

''صرف اپنے ڈرائیور سے۔''

''نام؟''

''نہیں پتا۔''

''باتوں میں ڈرائیور نے جیراللہ یا کسی اور کا ذکر کیا تھا؟''

''نہیں۔''

اسمتھ نے وقفہ دیا۔ منصوبہ سازوں نے رازداری کا فول پروف بندوبست کیا ہوا ہے...... کوئی رخنہ نہیں چھوڑا تھا۔

☆☆☆

آئیون بریا واپس نہ آیا۔ ڈرائیور نے مناسب وقت تک انتظار کیا پھر خاموشی سے لنکن چھوڑ کر وہاں سے کھسک لیا۔ اسے پتا تھا کہ جلد ہی لنکن چوری ہو جائے گی یا ڈیویون پورٹ کے اُچکوں کے ہاتھ آجائے گی۔ وہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے فروخت کر دیں گے۔ اگر پولیس کے ہتھے چڑھی، تب بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ وہ دستانے استعمال کرتا تھا۔ گاڑی میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو اس کا تعلق گاڑی سے ثابت کرتی۔ ناسا کے کاغذات میں اس کا نام شامل نہیں تھا جس ڈرائیور کے نام گاڑی تھی، وہ کیلی فورنیا میں تھا۔

وہاں سے ہٹ کر ڈرائیور نے کال ملائی اور بھیجنے والوں کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ دوسری طرف سے ڈرائیور کو ہدایت ملی کہ وہ سیدھا ڈولس ائرپورٹ پہنچے اور مخصوص لاکر سے دو بیگ نکالے...... جن میں کپڑے، رقم اور آئی ڈی ہوگی۔ ٹکٹ بھی ہوگا۔ وہ میکسیکو نکل جائے اور اگلے حکم تک وہیں قیام کرے۔

انتھونی پرائس نے ڈرائیور سے بات کر کے ڈاکٹر کارل بائر کا نمبر ملایا۔ بائر اسمال پاکس، ریڈ کے حوالے کر کے واپس ہوائی پہنچ چکا تھا...... پرائس نے اسے صورتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ ''مسئلہ حل ہونے کے بجائے مزید بگڑ گیا ہے...... مجھے یقین ہے کہ بریا، اسمتھ کے پاس ہے...... بالآخر اسے زبان کھولنی پڑے گی۔'' پرائس نے تشویش ظاہر کی۔

''پھر کیا ہوا؟'' بائر نے کہا۔ ''بریا کے پاس بتانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے اور ٹریلو مر چکا ہے جس کے ساتھ کھوجی بھی اندھیرے میں چلے گئے ہیں۔''

''نہیں، بریا کا کچھ کرنا پڑے گا۔'' پرائس کی آواز بلند ہو گئی۔

''وہ اسمتھ کے پاس ہے تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اسمتھ نے اسے حوالات میں نہیں رکھا ہوگا۔'' بائر نے سمجھانے کی کوشش کی۔

پرائس سوچ میں پڑ گیا۔ ''ٹھیک ہے، پھر شیڈول بدل دو۔''

''ایسا نہ کرنا ریڈ، اور ''کینڈرا کومپیکٹ'' کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔'' بائر نے پھر اختلاف کیا۔

''ایسا نہیں کریں گے تو خطرہ بڑھ جائے گا۔ ریڈ، خلا میں تجربہ پرسوں کرے گا...... یہی تجربہ وہ آج بھی کر سکتا ہے۔''

''تمام تجربات کا شیڈول طے شدہ ہے۔''

''ریڈ نمٹ لے گا۔ شیڈول تبدیل کرنے کی کوئی بھی وجہ ہو سکتی ہے۔'' پرائس نے اصرار کیا۔

''ویری ویل۔ میں ریڈ سے رابطہ کرتا ہوں۔'' بائر نے آواز سے بدمزگی ظاہر نہ ہونے دی۔ رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔ بائر ایلیویٹر کے ذریعے تہ خانے کے ذیلی حصے میں آ گیا۔ اس کے کامپلیکس میں یہ مواصلاتی نظام کا قلب تھا۔ بائر نے اپنے نجی چیمبر میں آ کر کونسول کے بالمقابل نشست سنبھالی۔ کی بورڈ کو چھیڑا...... چائنا میں ژیان یو کا بنایا ہوا سیارچہ جسے فرانسیسیوں نے نیو گیانا کے مقام سے مدار میں بھیجا تھا...... بیدار ہو گیا۔ اب تک سوئے ہوئے سیارچے کا ایک ہی مقصد...... جس کے حصول کے بعد دھماکا خیز مواد از خود سیارچے کو تباہ کر دیتا اور اس کا نام و نشان مٹ جاتا۔

بائر نے پیغام تیار کیا۔ پیغام مائیکرو ٹرانسمیشن کے لیے تھا جس نے ناسا کی فریکوئنسی استعمال کی...... نینو سیکنڈ میں لیزر بیم کے مانند پیغام سیارچے سے ہو کر ڈسکوری میں ریلے کر دیا گیا۔ فوراً ہی سیارچے کا وجود ناپید ہو چکا تھا۔ ناسا کی فریکوئنسی میں مختصر وقفے کے لیے چھیڑ خانی ہوئی تھی۔ اسے پکڑے جانے کا امکان تھا۔ تاہم... ماخذ کا پتا لگانا ناممکن تھا...... حتیٰ کہ ریلے پوائنٹ بھی معلوم نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مائیکرو ٹرانسمیشن کے جھماکے کو دور خلا میں روپوش کسی بلیک ہول یا اجنبی ستارے کی کارستانی سے ہی موسوم کیا جا سکتا تھا۔ قباحت ایک ہی تھی کہ ریڈ جواب نہیں دے سکتا تھا۔ نہ کوئی دوسرا پیغام بھیجا جا سکتا تھا۔ دو طرفہ پیغام رسانی ناسا کے گراؤنڈ کنٹرول سے ہی ممکن تھی۔

☆☆☆

دو سو دو میل کی بلندی پر ڈسکوری 17,500 میل فی گھنٹا کی رفتار سے سفر کر رہی تھی۔ زمین کے گرد اس کا چوتھا چکر تھا۔ عملہ اپنے اپنے کام میں مصروف تھا۔ معاً کمانڈر بل کیرول کی الجھی ہوئی آواز آئی۔

''ریڈ، تم نے دیکھا؟''

''کیا بات ہے؟''

''پیغام ہے...... لیکن مشن کنٹرول خاموش ہے۔''

''حیرت ہے...... کیا پیغام ہے؟'' ریڈ نے سوال کیا۔

''بظاہر تجربات کا شیڈول تبدیل کیا گیا ہے۔ تم آگے ہو۔ اور میگان چوتھے نمبر پر......''

''مگر کیوں......؟'' میگان نے احتجاج کیا۔

''پریشان مت ہو۔ میں دیکھتا ہوں۔'' ریڈ نے تسلی دی۔

میگان ابتدا کرنے کے بجائے اب چوتھے نمبر پر چلی گئی تھی۔ برائے نام کشش ثقل کی وجہ سے وہ نہایت آہستگی سے خلائی سوٹ میں حرکت پذیر تھی...... ریڈ پائلٹ اور کمانڈر کے پیچھے گویا معلق الٹا لٹکا ہوا تھا۔

''مجھے ابتدا کرنی ہوگی۔'' اس نے لاگ، میگان کی طرف بڑھایا۔ ''یہ آخری لمحات کی تبدیلی ہے...... میں بتانا بھول گیا تھا۔''

''میں مدد کروں؟'' میگان نے کہا۔

''پیشکش کا شکریہ۔ میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے۔'' میگان کے ہیڈ سیٹ میں ریڈ کی آواز آئی...... پھر ریڈ نے حرکت کی۔

میگان مانیٹر پر اسے مڈ ڈیک کی طرف جاتے دیکھ رہی تھی۔ وہاں سے تیرتا ہوا وہ سرنگ میں داخل ہوا جو خلائی تجربہ گاہ سے جڑی ہوئی تھی۔ میگان نے اپنا رخ دھیرے سے بل کیرول کی جانب کیا۔

''پیغام کس نے ٹرانسمٹ کیا تھا؟''

''کوئی نام نہیں ہے۔ صرف نمبر ہے۔''

میگان نے خود کو سنبھالتے ہوئے کیرول کے شانوں پر معلق کیا اور اسکرین پر نظر ڈالی۔ چھ ہندسوں کا نمبر تھا۔ وہ الجھن میں پڑ گئی۔

''بھیجنے والا شاید عجلت میں تھا۔'' پائلٹ اسٹون نے رائے دی۔

میگان پیچھے ہٹ گئی۔ اس نے یہ نمبر ریڈ کی ناسا آئی ڈی پر دیکھا تھا۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ خود کو پیغام بھیج دے۔ کچھ گڑبڑ تھی۔

خلائی تجربہ گاہ میں آ کر ریڈ نے کیمروں کی آنکھ سے بچتے ہوئے کارل بائر سے وصول کردہ سلنڈر نکالا۔ ٹائی ٹینیم کے سلنڈر میں ایک ٹیوب تھی۔

بائیو ریک پر مصروف کار رہتے ہوئے اس کا ذہن پیغام کی وجہ بھی کھوج رہا تھا۔ یقیناً پیغام بائر نے بھیجا تھا۔ لیکن کیوں؟ روانہ ہوتے وقت آخری اطلاعات بریا کے بارے میں تھیں جسے اسمتھ کو ختم کرنے کا ٹاسک دیا گیا تھا۔ کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ جو وجہ بھی تھی، وہ اتنی اہم تھی کہ بائر

پیغام بھیجنے پر مجبور ہوگیا۔ دوسرے پیغام کی ریڈ کو توقع نہیں تھی۔ ایسا کرنے سے اُلجھن شک میں بدل جاتی۔ نتیجتاً تفتیش شروع ہوجاتی تھی۔ جو کام معمر سوئس کارل بائر نے شروع کیا تھا۔ اس کی تکمیل ریڈ کو کرنی تھی۔ ریڈ نے ذہن کو خیالات سے پاک کرکے اپنے ٹارگٹ کی جانب ذہن کو یکسو کیا۔

☆☆☆

کلین کی نگاہ میں سنگ و آہن کی صلابت تھی۔ وہ روز بڈ کے لیونگ روم میں خاموشی سے اسمتھ کا بیان سن رہا تھا...... ''بدنامِ زمانہ قاتل بریا کا تعلق سوئس بینک کے اعلیٰ عہدیدار سے ہے؟'' اس نے سرگوشی کی۔

اسمتھ نے کیسٹ کی جانب اشارہ کیا۔ ''بریا سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں، ان کے مطابق روس اور مشرقی یورپ کے متعدد جرائم پیشہ افراد نے اسے استعمال کیا اور وہ موٹی رقم وصول کرتا رہا...... بریا کو استعمال کرنے والے اعلیٰ عہدیدار ہیں۔''

''ٹھیک ہے...... کافی گند ہوگا اس کیسٹ میں۔ کسی دن ہمارے کام آسکتا ہے۔ لیکن ایسا کوئی دن نہیں آئے گا، جب تک ہم اسمال پاکس کا سراغ نہیں لگا لیتے...... بریا اور کیروف اس وقت کہاں ہیں؟''

''سر، وہ محفوظ مقام پر ہیں۔ جنرل کی درخواست ہے کہ بریا کو اس کے ساتھ ماسکو جانے دیا جائے۔ اس کے لیے اسے تعاون درکار ہے۔ اسے اپنا پرانا حساب چکتا کرنا ہے۔''

''انتظامات کیے جاسکتے ہیں۔ لیکن کیا تم پُریقین ہو کہ ہمارے لیے بریا کی ضرورت ختم ہوگئی ہے؟''

''شیور...... بریا ہمارے لیے بیکار ہے۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔'' کلین کھڑا ہوگیا اور دیوار کے قریب جاکر ایک تصویر کو گھورنے لگا۔ ''بدقسمتی سے بریا کو قابو کرنے کے باوجود ہم پھر سے بند گلی میں آگئے ہیں۔ سوئس، مالی لین دین کے معاملے میں بہت سخت ہیں۔ اگر ہم نے حکومتی سطح پر بھی کوشش کی تو کوئی حوصلہ افزا نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ دوسرے وقت بہت ضائع ہوجائے گا۔''

''سر، آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں...... میں نے پیٹر کو احتیاطاً روکا ہوا ہے۔ اب وقت ہے کہ میں اسے حرکت میں آنے کا اشارہ کردوں۔''

کلین نے پُرسوچ نظروں سے اسمتھ کی طرف دیکھا۔

''جان، اسے سمجھا دینا کہ رازداری کا خیال رکھے۔'' کلین نے گویا منظوری دے دی۔ اسمتھ ملحقہ کمرے میں چلا گیا جو وہاں کلین کے مواصلاتی نظام کا اعصابی مرکز تھا۔

اسمتھ نے لائن ملا کر اختصار کے ساتھ پیٹر کو بریا کے بارے میں بتایا اور زیورچ روانگی کا سگنل دیا......

''متذکرہ کیسٹ کی نقل بھی بھجوا رہا ہوں کام آسکتی ہے۔'' اسمتھ نے مزید بتایا۔ ''ہوٹل کا بندوبست بھی ہو جائے گا۔''

''جان، اب میں زیورچ سے کال کروں گا۔'' پیٹر نے کہا۔ بات ختم کرکے اسمتھ واپس کلین کے پاس آگیا۔

''جان، ڈاکٹر ڈیلن ریڈ کے بارے میں کیا رائے ہے؟''

اسمتھ نے چونکتے ہوئے اپنے باس کی طرف دیکھا۔

''سر......؟''

''ٹریلور کا تعلق ناسا سے...... ریڈ کا رشتہ ناسا سے......'' کلین نے احتیاط سے بات بڑھائی۔ ''شٹل کی روانگی سے قبل، رات میں دیر سے کسی نے ریڈ سے ملاقات کی۔ وہ کون تھا؟ ہم ابھی تک اندھیرے میں ہیں اور اصول و ضوابط کے خلاف وہ کیونکر ریڈ تک پہنچا؟ ملاقات پہلے سے طے شدہ تھی۔''

اسمتھ پلک جھپکائے بغیر کلین کو تک رہا تھا۔ وہ آگاہ تھا کہ ریڈ جس دنیا میں ہے، وہاں معلومات غیر ضروری طور پر شیئر نہیں کی جاتیں۔ وہ کوورٹ۔ون کا باس تھا اور اس وقت وہ بالواسطہ طور پر اسمتھ کو بتا رہا تھا کہ ٹھیک ناسا کے دل میں کوورٹ۔ون کا ایجنٹ بیٹھا ہے......

''میگان اولسن۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''ڈسکوری کی روانگی سے فقط چند گھنٹے قبل...... کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ سر، آپ پہلے مجھے بتا دیتے۔''

''جان، ضروری نہیں تھا۔ جیسے میگان تمہارے بارے میں لاعلم ہے۔''

''پھر اب......؟''

''اب اس لیے کہ میگان کی اطلاع کے بعد میرے نزدیک ریڈ مشکوک ہوچلا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ ٹریلور اور ریڈ کے مابین اصل تعلق کیا تھا؟''

''کیا میگان، ریڈ کی نگرانی کر رہی تھی؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

''نہیں، محض اتفاق ہے کہ اس نے اجنبی مہمان کو غلط وقت پر ریڈ سے ملتے دیکھ لیا۔ میں نے احتیاطاً اسے ہدایت

دی تھی کہ اپنے اطراف سے چوکس رہے۔''
''لیکن ریڈ تو اس وقت خلا میں ہے؟''
''میں کچھ اور چاہ رہا ہوں۔ ڈسکوری کی واپسی پر ریڈ کو بھی دیکھ لیں گے۔''
اسمتھ نے سوالیہ نظروں سے کلین کو دیکھا۔ کلین نے دو فائلیں نکال کر سامنے رکھ دیں۔
''یہ ان دونوں فوجیوں کی فائلیں ہیں جو پیٹر سے سسلی میں ٹکرائے تھے۔ پیٹر، ہرویزل سے زیورچ میں نمٹے گا۔ ریڈ کو واپسی پر دیکھ لیں گے۔ اس دوران میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ فوجیوں کی ڈوریاں کون ہلا رہا ہے؟ پریذیڈنٹ کو بھی اس معاملے میں تشویش ہے۔''
''مجھے کیا کرنا چاہیے؟'' اسمتھ نے فائلوں پر نظر ڈالی۔
''انہیں پڑھ لو۔ بعدازاں وہی چال چلو جس پر بریا باہر آیا تھا۔ تالاب میں پتھر پھینکو یا مکڑی کے جالے کو چھیڑو...... دیکھتے ہیں کون سا مکڑا باہر آتا ہے؟''

☆☆☆

پیٹر ہاول، زیورچ کے ڈولڈر گرینڈ ہوٹل میں قیام پذیر تھا۔ وہ ہرویزل نامی بینکار سے ملنے کی تیاری میں مصروف تھا۔
''سوان وے۔'' وہ بڑبڑایا۔ ایک بینکار کی کتنی تنخواہ ہوگی جو وہ ''سوان وے'' میں ڈنر کرتا ہے؟ سوچتے ہوئے اس نے بزنس سوٹ زیب تن کیا۔ آخری طائرانہ نظر ڈالی اور نکل کھڑا ہوا۔ وہ ٹیکسی پکڑ کر شہر کے قلب میں واقع مالیاتی ڈسٹرکٹ کی طرف جا رہا تھا۔
آٹھ بج رہے تھے، جب وہ سوان وے میں داخل ہوا۔ اندر کا ماحول شاہانہ تھا۔ چکا چوند کر دینے والا۔ فرنیچر سے کراکری اور باوردی ویٹرس تک ہر چیز خیرہ کن تھی۔ بغیر ریزرویشن کے وہاں ڈنر تک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہ درانہ وار گھستا چلا گیا۔ استفسار پر رعب دار انداز میں بولا۔
''میں ہرویزل کا مہمان ہوں۔''
''جناب آپ جلدی آ گئے ہیں۔ ویزل صاحب کی ٹیبل کچھ دیر بعد تیار ہوگی۔ آپ لاؤنج یا بار میں تشریف رکھیں۔ میں آپ کو مطلع کر دوں گا۔''
پیٹر لاؤنج میں آ گیا......
''کیا میں آپ کو جانتا ہوں؟''
پیٹر نے شانے پر سے عقب میں دیکھا۔ سوال کرنے والا دراز قامت اور چھریرے بدن کا مالک تھا۔ آنکھیں غیر معمولی سیاہ تھیں۔ عمر چالیس برس کے لگ بھگ رہی ہوگی۔
''میرا نام پیٹر ہاول ہے۔'' پیٹر نے جواب دیا۔
''اوفن باخ بینک میں اکاؤنٹ ہے؟''
''نہیں۔ کچھ اور کاروباری بات ہے۔'' پیٹر نے ایک نام لیا۔ جو اس نے اسمتھ کی بھیجی ہوئی کیسٹ میں سنا تھا۔ پیٹر نے عمداً آواز دھیمی رکھی تھی۔ اس نے ہرویزل کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک دیکھی۔
''میری ٹیبل پر آؤ۔'' اس نے اشارہ کیا۔ پیٹر نے نشست چھوڑ دی۔ ایک منٹ بعد وہ گراں قدر کیبن میں تھا۔ جہاں تین فٹ تک قیمتی لکڑی اور اس سے اوپر چاروں طرف شیشہ لگا تھا۔ اندر ٹیبل پر دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئے۔
''ہاں...... بولو۔'' ہرویزل نے سگار نکالا۔
''بینک اور اکاؤنٹ سے کوئی سروکار نہیں۔ براہِ راست تم سے کام ہے۔'' پیٹر نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ ہرویزل نے سگار واپس رکھ کر پلکیں جھپکائیں۔
''میرے خیال میں تم غلطی پر ہو۔ تمہارا نام میں نے کبھی نہیں سنا۔''
''بریا کا نام تو سنا ہے...... یا نہیں؟''
جواب میں ہرویزل کھڑا ہو گیا۔ پیٹر نے ہاتھ دراز کیا اور کہنی کے قریب سے اس کا بازو تھام لیا۔ ہرویزل نے محسوس کیا کہ اس کا ہاتھ مفلوج ہو رہا ہے۔
''بیٹھ جاؤ۔'' پیٹر دھیمے انداز میں غرایا۔ ''فائدے میں رہو گے۔''
''تم ایسا نہیں کر سکتے...... ہمارے اپنے قوانین......''
''میں تمہارے قوانین کے لیے نہیں آیا۔ میری دلچسپی تمہارے گاہکوں کے اندر ہے۔'' پیٹر نے بازو چھوڑ دیا۔
''میں نجی معاملات پر گفتگو نہیں کرتا۔'' ہرویزل کہنی مسل رہا تھا۔
''لیکن اب تم کرو گے...... بریا کا نام یاد ہے یا کچھ اور نام گنواؤں؟ مجھے روپیا پیسا نہیں چاہیے۔ تم جانو تمہارا کام جانے۔ مجھے صرف یہ بتاؤ کہ بریا...... آئیون بریا کو ادائیگی کون کرتا تھا؟''
''یہ ایک مجرمانہ حرکت ہے۔'' ہرویزل نے اِدھر اُدھر دیکھا۔
''تم ایسے نہیں مانو گے۔'' پیٹر نے ایک چھوٹا ریکارڈر نکال کر ٹیبل پر رکھ دیا۔ آگے جھک کر ائرپیس اس

نے ہرویزل کے کان میں لگا دیا۔ ’’سنو۔‘‘ پیٹر نے پلے کا بٹن دبا دیا۔

ہرویزل سنتا رہا، اس کی پیشانی پر شکنیں بڑھتی گئیں۔

’’کسی نے میرا نام بھی لیا ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں؟‘‘ ہرویزل کی آواز مزید لٹک گئی۔

’’کسی نے نہیں بلکہ بریا نے تمہارا نام لیا ہے۔‘‘

’’پھر کیا ہوا؟‘‘ ہرویزل نے مزاحمت کی کوشش کی۔

’’پھر یہ ہوا کہ بریا ایک اجرتی قاتل ہے۔ اور وہ KGB یعنی روسیوں کے لیے بھی کام کرتا رہا ہے۔ مسٹر ویزل، تم روسیوں کی رقوم بھی ہینڈل کرتے رہے ہو......‘‘

ہرویزل کی رنگت پھیکی پڑ گئی تھی۔

’’اگر روسیوں کو علم ہو گیا کہ تم امریکیوں سے بھی بریا کے معاملے میں ڈیلنگ کرتے رہے ہو تو تم جانتے ہو کیا ہو گا......روسی معاف نہیں کرتے نہ بھولتے ہیں۔ تمہاری کہانی ختم ہو جائے گی۔ قوانین کام آئیں گے نہ تمہاری پولیس۔ یہ تمام معلومات کہیں اور بھی محفوظ ہیں۔ میں ایسے ہی منہ اٹھا کر نہیں چلا آیا۔ مجھے تمہارے کاروبار سے کوئی غرض نہیں۔ نہ تمہیں کوئی نقصان پہنچے گا۔‘‘

’’کیا چاہتے ہو؟‘‘ ہرویزل نے جلد ہی ہتھیار ڈال دیے۔

’’امریکا میں کون یہاں پر بریا کا اکاؤنٹ بھر رہا ہے؟ امریکا میں کون بریا کی خدمات کے عوض ادائیگی کرتا تھا......اس کا نام؟‘‘

☆☆☆

ریڈ پانچ گھنٹے سے خلائی تجربہ گاہ میں موجود تھا۔ عملے کی حرکات اور آوازیں وہ ہیڈ سیٹ میں سن رہا تھا۔ میگان اپنا تجربہ کرنے کے لیے بے قرار تھی۔

ریڈ سوچ رہا تھا کہ اگر میگان یہ جان جائے کہ وہ تجربہ گاہ میں کیا کر رہا ہے تو اس کی بے قراری ختم ہو جائے گی۔ ریڈ زیادہ وقت لے رہا تھا۔ اس کی دو وجوہات تھیں۔ ایک تو اسے عملے کی باتوں پر کان رکھنے تھے۔ دوسرے زمین پر ناسا کا گراؤنڈ کنٹرول عملے سے کیا گفت وشنید کر رہا ہے......

باکس میں ربر کے خاص دستانے منسلک تھے۔ اس کے ہاتھ پر دوسرے دستانے تھے۔ دونوں ہاتھ ربر کے خانوں جیسے دستانوں کے ذریعے باکس میں چلے گئے تھے۔ نظریں مائیکرو اسکوپ سے چپکی ہوئی تھیں۔ دونوں پیر اس نے فرش پر آنکڑوں میں پھنسائے ہوئے تھے جوش اور کام کی خطرناک نوعیت کے باعث اسے تھکنے کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ مائیکرو اسکوپ کے نیچے اسمال پاکس کا وائرس ہے جسے ہوائی کی نجی تجربہ گاہ میں سوئس سائنس داں کارل بائر نے ری انجینئر کیا تھا۔ وہ نہ صرف اس کی ہلاکت خیزی بڑھانے میں کامیاب رہا تھا بلکہ وائرس کے حجم میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا تھا۔ اسے مہیب بائیو ویپن میں بدلنے کے لیے وہ مزید کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ سوائے اس کے کہ وائرس کو خلائی تجربہ گاہ میں لے جائے۔ لہٰذا اس کے لیے برسوں کاوش کے بعد ایک سازشی ٹولا بنایا گیا جس میں روسی، سوئس اور امریکی شامل تھے۔ بائر، ریڈ، رچرڈسن، پرائس، لارا وغیرہ اہم مہرے تھے۔ لارا روس میں ماری گئی...... چند پیادے تھے۔ جیسے یاردینی اور ٹریلور وغیرہ...... پہلے مرحلے کا آغاز روس میں بائیو پرٹ سے ہوا اور وائرس امریکا پہنچا دیا گیا۔ بریا کی اہمیت پیادوں سے بڑھ کر تھی۔ تاہم وہ بھی خرچ ہو گیا۔ منصوبہ فول پروف تھا۔ لہٰذا کامیابی سے آگے بڑھتا رہا۔ دوسرے مرحلے میں بائر نے وائرس کی ہیئت تبدیل کی اور اسے ریڈ کے حوالے کر دیا۔ آخری مرحلہ ریڈ نے خلا میں طے کرنا تھا جس کے بعد وائرس ایک بھیانک عفریت میں تبدیل ہو جاتا۔ خلا میں کششِ ثقل برائے نام ہوتی ہے۔ جسے ’’مائیکرو گریویٹی‘‘ کی اصطلاح دی گئی۔ مائیکرو گریویٹی میں تجربات اتفاقیہ شروع ہوئے تھے۔ جب برسوں پہلے چند ابتدائی خلائی مشن میں سے ایک کے دوران خلاباز ایک بیگ بھول گئے تھے۔ بیگ میں سینڈوچ تھے۔ دو دن بعد جب بیگ کھولا گیا تو خلابازوں نے دیکھا کہ سینڈوچ غباروں کے مانند پھول چکے تھے۔ جیسے ان میں گیس بھر دی گئی ہو۔ یہ دریافت کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگی کہ بیکٹیریا ز نے اپنا حجم بڑھا لیا تھا۔ سائنس دانوں کو نیا خیال سوجھا۔ اس مشاہدے نے ثابت کر دیا تھا کہ ’’مائیکرو گریویٹی‘‘ میں بیکٹیریا بہت تیزی سے پرورش پاتے ہیں۔

جب ناسا کی رپورٹ کارل بائر کی نظر سے گزری تو اس کا شیطانی ذہن فوراً وائرس کی طرف گیا۔ بیکٹیریا یوں ردِعمل پیش کرتے ہیں تو وائرس کیوں نہیں؟ اس وقت اس نے ایک ’’منصوبہ‘‘ بنایا اور شروع ہو گیا۔ منصوبے میں بہت وقت لگا۔ تاہم یہ مجبوری تھی۔ وہ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اب ریڈ اس انسانیت سوز منصوبے کو آخری رنگ دینے جا رہا تھا۔ اور جو کچھ وہ مائیکرو اسکوپ میں دیکھ رہا تھا، اس

مشاہدے نے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں برفیلی سوئیاں بھر دیں۔ وائرس مزید دس گنا حجم بڑھا چکا تھا۔ ہلاکت خیزی بھی اسی حساب سے تھی۔ زمین پر اس سے بڑھ کر مہیب اور خوفناک ہتھیار دوسرا نہیں تھا۔ اسمال پاکس کا عام وائرس عمل پذیری کے لیے پانچ سے دس دن لیتا ہے۔ ریڈ جو کچھ دیکھ رہا تھا، اس کے بعد اس نے اندازہ لگایا کہ یہ دورانیہ گھٹ کر منٹوں میں تبدیل ہو گیا تھا۔ جس کا کوئی دفاع نہیں تھا۔ سوائے اس کے کہ غیر متاثر آبادی کو نئی ویکسین دی جائے۔ جس کا کوئی وجود نہیں تھا۔ پسِ پردہ کارل بائر ویکسین پر کام کر رہا تھا۔

ریڈ کا آخری قدم بھیانک تھا۔ چند لمحوں کے لیے اس نے ہچکچاہٹ محسوس کی۔ تاہم یہ کیفیت جلد ہی ختم ہو گئی۔ اس نے مائیک میں کہا۔

''دوستو! میں اپنا کام ختم کر چکا ہوں اور اب ڈنر ٹائم ہو گیا ہے۔''

''ہم کال کرنے والے تھے۔'' اسٹون کا جواب آیا۔ ''لذیذ کھانا تیار ہے۔''

ریڈ نے چھوٹا سا قہقہہ لگایا۔ ''میرا انتظار کرو۔ سب افراد میس میں آجائیں۔''

''ہم منتظر ہیں۔''

ریڈ نے مائیک بند کر دیا، ائرپیس کھلا تھا۔ اسے اب بات کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ صرف آوازیں سننی تھیں۔ غیر انسانی آوازیں...... وہ اس کے لیے تیار تھا۔ اس کو دیکھنا تھا کہ خلا میں تیار کردہ عفریت کتنی تیزی سے کام کرتا ہے۔

وہ واپس بائیو ریک پر آیا۔ اسمال پاکس کے تبدیل شدہ وائرس کا کچھ حصہ احتیاط سے ایک ٹیوب میں منتقل کیا اور اسے فریزر میں محفوظ کر دیا۔ پھر وہ تجربہ گاہ کے دوسرے حصے کی طرف گیا اور ایک لاکر کھولا...... جس میں ای ایم یو (EMU) سوٹ رکھا تھا۔ یہ سوٹ خلاباز، باہر خلا میں چہل قدمی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ دبیز لباس کو زیب تن کر کے ریڈ نے سر پر خاص ہیلمٹ لگایا۔ محفوظ ہو کر اس نے بائیو ریک کا رخ کیا۔ اس نے اطمینان سے گلو باکس کی سیل توڑی...... اس سے قبل وہ ائر سپلائی کا پائپ مخصوص جگہ پر فکس کر چکا تھا۔ اس کے ذریعے وائرس شٹل کے تمام حصوں میں نفوذ کر سکتا تھا۔ گلو باکس کی ڈش میں موجود خوفناک حد تک جان لیوا مواد آزاد ہو گیا۔ وائرس، وائرس ہوتا ہے۔ حجم بڑھنے کے باوجود اس کے ذرات انسانی آنکھ سے دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

☆☆☆

''میگان تم آ رہی ہو؟'' کارٹر نے کھانا شروع نہیں کیا تھا۔ وہ اور والس، میس میں تھے۔ ریڈ نے کو بھی آنا تھا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں پہنچ رہی ہوں۔''

اسی لمحے میس کے اندر ٹیم کے دونوں ممبرز کے ہیڈ سیٹ میں آواز آئی۔ ''ڈسکوری، دس اِز مشن کنٹرول۔ یہاں آلات لوئر ڈیک میں ائرلاک کی خرابی بتا رہے ہیں۔ کوئی چیک کر لے تو اچھا رہے گا۔''

''ٹھیک ہے، ہم سمجھ گئے۔''

میگان بھی سن چکی تھی۔ کارٹر نے میگان سے چیک کرنے کی درخواست کی۔ کیونکہ وہ میس سے باہر مذکورہ خرابی سے قریب تھی جبکہ اسٹون میس میں داخل ہو رہا تھا۔

''بھوک بہت لگ رہی ہے۔ خیر جاتی ہوں۔'' میگان نے جواب دیا۔ ائرلاک کی خراب دیکھنے کا مطلب تھا کہ وہ ای ایم یو سوٹ پہن لے۔ اس کے بغیر وہاں جانا ممکن نہیں تھا۔ لوئر ڈیک پر کارگو کے پیچھے ائرلاک تھا۔ میگان نے تیاری مکمل کی اور مڈ ڈیک سے لوئر ڈیک پر آ گئی۔ ''وائرز کا مسئلہ ہے اور کچھ نہیں۔'' اس نے خود سے کہا۔

☆☆☆

''کارٹر، تھوڑا بہت شروع کرتے ہیں، ریڈ بھی نہیں آیا۔'' والس نے کہا۔

''آنے والا ہو گا، شروع کرو۔'' کارٹر، شرمپ، کاک ٹیل کی طرف متوجہ ہوا۔ والس نے اورنج جوس سے آغاز کیا۔

''کہاں رہ گیا؟'' کارٹر نے اسٹون کی طرف دیکھا۔ ''ریڈ کہاں ہو؟'' اسٹون نے مائیک میں سوال کیا۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ اس وقت کارٹر کو کھانسی آ گئی۔

''آہستہ کھاؤ۔'' اسٹون نے بروکولی کا ذائقہ چکھا۔ کارٹر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ کھانسے جا رہا تھا۔

''شاید پھندا لگ گیا ہے۔'' والس اٹھا۔ اس نے کارٹر کے شانوں پر ہاتھ رکھ دیے۔ کارٹر کا جسم لرز رہا تھا۔ معاً اس نے خون کی قے کی۔ خون نیچے جانے کے بجائے بے وزنی کی حالت میں تیرنے لگا۔

اسٹون اچھل پڑا۔ بے ساختہ اس کی چیخ نکل گئی۔ وہ کچھ کہنے والا تھا لیکن کہنے کے بجائے اس نے اپنے سینے کو مسلا۔ اسے لگا جیسے پورا جسم جل رہا ہے...... اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اس پر خون تھا......

اس وقت ٹیم کا چوتھا ممبر کیرول میس کے دروازے

میں نظر آیا۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ والس بھی دہشت کے عالم میں کارٹر اور اسٹون کو دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں ہاتھ پیر پھینک رہے تھے...... جیسے تشنج کی کیفیت میں ہوں۔

''فلائٹ ڈیک چلو اور اسے سیل کر دو۔'' کیرول چلّایا۔

''لیکن......''

''گو...... و...... ناؤ۔''

''ڈسکوری...... ڈسکوری۔ کیا مسئلہ ہے؟'' گراؤنڈ کنٹرول کی آواز آئی اور کیرول کی آنکھ ناک سے جریانِ خون شروع ہوگیا۔

''ڈسکوری، ڈویو کاپی...... ڈسکوری؟''

لوئر ڈیک پر میگان ائرلاک کے اندر تھی۔ اس نے چیخ پکار سنی اور ای ایم یو کے ٹرانسمٹ بٹن پر ہاتھ مارا۔

''اسٹون! کارٹر؟ والس؟''

کوئی جواب نہیں آیا۔ میگان، ائرلاک کے تاروں سے اُلجھ رہی تھی۔ اس نے خرابی کو نظر انداز کرتے ہوئے ڈور کھولنے کے لیے لیور کھینچا۔ دہشت نے اس کے ہاتھ پیر پھلا دیے۔ دروازہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔

☆☆☆

ہیری لندن بھاگتا ہوا مشن کنٹرول کے ہال میں پہنچا۔ وہاں تمام ٹیکنیشن کونسول پر جھکے ہوئے ڈسکوری کو پکار رہے تھے۔ لندن کمانڈنگ پوسٹ کی جانب لپکا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ جواب نہیں آرہا۔

''وڈیو دکھاؤ۔'' وہ دہاڑا۔

''ممکن نہیں ہے سر۔ وہاں خرابی ہے۔''

''آڈیو!'' لندن نے ہیڈسیٹ چڑھایا۔ حتی الامکان اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے وہ بولا۔

''ڈسکوری، میں مشن ڈائریکٹر بول رہا ہوں۔ جواب دو، پلیز۔ ڈسکوری۔ دس اِز مشن ڈائریکٹر...... جواب دو......''

''مشن کنٹرول، دس اِز ڈسکوری۔'' پھٹی پھٹی آواز آئی۔ ہیری لندن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

''والس، تم ہو؟''

''یس سر۔''

''کیا ہو رہا ہے وہاں؟'' لندن منتظر تھا۔ دوسری جانب سکوت تھا۔

''کنٹرول...... ل......''

''ہاں۔ والس بولو۔ بتاؤ......''

''ہم سب...... سب مر رہے...... ہیں۔''

لندن کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

☆☆☆

ہیری لندن کو کام کرتے ہوئے تقریباً دو دہائی کا عرصہ گزر گیا تھا۔ جنوری 1986ء میں چیلنجر کا بدترین المیہ رونما ہوا۔ جب شٹل زمین سے اٹھنے کے بعد 73 سیکنڈ میں ہی پھٹ گئی تھی۔ ٹیم کے ساتوں ممبرز ہلاک ہوگئے تھے۔ اس وقت لندن مشن کنٹرول میں تھا۔ تمام مناظر اس کے حافظے پر نقش ہو گئے تھے۔ مشن کنٹرول کا ہر فرد رو رہا تھا۔ اس دن سے لندن ہمیشہ دعا کرتا رہا کہ اسے پھر کسی المیے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

آج اسے پھر ایک المیے کا سامنا تھا۔ اس کے ہاتھ لرز رہے تھے...... اس نے خود پر قابو پایا اور مائیک میں مختصر تقریر کی۔ لُب لباب تھا، کیا ہو رہا ہے؟ کیا ہو سکتا ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ تقریر کے اختتام تک امید اور اعتماد نے گھبراہٹ کی جگہ لے لی تھی۔ کنٹرول روم کا عملہ اس کی ہدایات کے مطابق اپنے اپنے کام میں جت گیا۔

لندن کی پہلی کال پریذیڈنٹ کے سائنس ایڈوائزر رچ وارفیلڈ نے وصول کی۔ وارفیلڈ فوراً ہی صورت حال کی نزاکت کو سمجھ گیا۔ وارفیلڈ نے ایک درجن کے قریب سوالات کیے۔ آخر میں اس نے پوچھا۔ ''ارضی آبادی کو بچانے کے لیے شٹل کو خلا میں ہی تباہ کرنے کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟''

لندن کچھ دیر خاموش رہا پھر جواب دیا۔ ''ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ حکم صرف پریذیڈنٹ جاری کر سکتے ہیں۔''

''آخری سوال...... آٹو پائلٹ کے ذریعے اسے زمین پر لایا جاسکتا ہے؟''

''یقیناً، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم ایسا چاہتے ہیں؟'' لندن نے سوال کے جواب میں سوال کیا۔

لندن کی دوسری کال سیفٹی رینج آفیسر کے لیے تھی پھر رچرڈسن اور انتھونی پرائس...... رچرڈسن، اسپیس سیکیورٹی ڈویژن کا کوآرڈی نیٹر بھی تھا۔ بعض شٹل مشن کی اصلیت خفیہ رکھی جاتی ہے۔ ایسے مشن این ایس اے، اسپانسر کرتی ہے۔ لہٰذا پرائس کو فون کرنا ضروری تھا۔ لندن کے پاس جو فہرست تھی، اس میں پرائس کا نام بھی شامل تھا۔ اگرچہ یہ مشن خفیہ نہیں تھا۔ اگلے دو گھنٹے اسی قسم کے رابطوں یا پھر مشن کنٹرول کو ہدایات جاری کرنے میں گزرے۔

دفعتاً کسی نے آواز لگائی۔ ''ہیری، سرکٹ فور!''

لندن نے پکارنے والے کی طرف دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔ وہ فی الفور چینل فور پر آیا۔

''مشن کنٹرول دس از ڈسکوری۔ ڈو یو کاپی؟''

☆☆☆

ریڈ نے مشن کنٹرول سے ریڈیو رابطہ بند کر دیا تھا۔ صرف وہ خلا بازوں کی چیخ و پکار سن رہا تھا۔ جو منٹوں میں ناپید ہوگئی۔ دوسرے مرحلے میں اس نے رابطہ بحال کر کے مشن کنٹرول کو آواز دی۔

''دس اِز مشن ڈائریکٹر۔ حالات بتاؤ۔''

''لندن تم ہو؟''

''ہاں، میں ہوں۔''

''او خدایا شکر ہے۔ لندن میں نے سوچا تھا کہ اب کبھی کسی انسان کی آواز نہیں سن سکوں گا۔''

''ریڈ اوپر وہاں کیا ہوا ہے؟''

''میں کچھ نہیں جانتا۔ میں تجربہ گاہ میں تھا۔ جو کچھ میں نے سنا، اُف...... وہ بھیانک تھا۔ ان کی چیخیں، یوں لگ رہا تھا کوئی ان کا گلا گھونٹ رہا ہے۔ کمیونیکیشن بھی ڈاؤن ہو گیا...... میں خوف زدہ ہوں۔''

''پُرسکون رہو۔ خود کو سنبھالو۔ یہ بتاؤ تجربہ گاہ میں اور کون ہے؟''

''میں اکیلا ہوں۔''

''تم وہاں کسی ممبر سے بات کر سکتے ہو؟''

''نہیں، یہ ممکن نظر نہیں آرہا۔''

''ریڈ آخری پیغام والس کا تھا۔ ٹوٹے پھوٹے چند الفاظ۔ جس کے مطابق وہ سب مر رہے تھے۔ ہمارے اندازے کے مطابق کوئی بیکٹیریا یا وائرس آزاد ہو گیا ہے۔''

''نو...... و...... کیا کہہ رہے ہو۔ ہمارے تجربات میں ایسا کوئی مہلک وائرس وغیرہ شامل نہیں ہے۔''

''ریڈ، تم جا کر اُن کو دیکھو۔''

''نہیں ہیری، میں نے ان کی چیخیں سن کر ای ایم یو پہن لیا تھا لیکن یہاں سے نکلنے میں خطرہ ہے۔''

''ریڈ، ہم تمہیں بحفاظت واپس لے آئیں گے۔ میرا وعدہ ہے۔ تم ای ایم یو کے اندر ہو۔ تمہیں جا کر دیکھنا چاہیے۔ ہمیں تصاویر بھی چاہئیں۔ وڈیو فیڈ چیک کرنا۔''

''اوکے ہیری۔ میں جاتا ہوں۔'' ریڈ نے دل میں کہا، آڈیو، وڈیو تو میرے کنٹرول میں ہے۔ وہ زیرِلب مسکرایا۔

مڈ ڈیک پر کیرول، کارٹر اور اسٹون کی لاشیں دیکھ کر وہ لرز اٹھا۔ خوفناک، دل ہلا دینے والا منظر تھا۔ خون آلود لاشیں اِدھر اُدھر تیرتے ہوئے دیواروں سے، آلات سے ٹکرا رہی تھیں۔

ریڈ وہاں سے ہٹ کر مڈ ڈیک پر آگیا۔ جہاں والس کمانڈر چیئر میں بندھا ہوا تھا۔ وائرس نے ریڈ کی توقعات سے کہیں زیادہ سرعت اور ہلاکت کا مظاہرہ کیا تھا۔

''مشن کنٹرول، دس اِز ڈسکوری۔''

بلاتوقف لندن کا جواب آیا۔ ''ہاں، ریڈ بتاؤ۔''

''سب ختم ہوگئے ہیں۔ میگان پتا نہیں کہاں ہے؟''

''ریڈ، مرنے والوں کی جسمانی حالت بتاؤ۔ بہت ضروری ہے۔''

ریڈ نے جو دیکھا تھا، بتا دیا۔

''میں لوئر ڈیک پر میگان کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔''

''ٹھیک ہے، ہم منتظر ہیں۔''

☆☆☆

میگان کے ٹرانسمیشن سسٹم میں خلل تھا۔ تاہم اس نے ریڈ اور مشن کنٹرول کی بیشتر باتیں سن لی تھیں۔ غم واندوہ کی لہر نے اسے نڈھال کر دیا۔ ساتھ ہی اسے اطمینان تھا کہ وہ ای ایم یو سوٹ میں ہے اور ریڈ آنے والا ہے۔

میگان کے ذہن میں اَن گنت سوالات بگولوں کی طرح چکرا رہے تھے۔ ذہن ہٹا کر اس نے ائرلاک کے اُلجھے ہوئے تاروں کو دیکھا۔ ڈور پینل پر ہدایات کو پھر پڑھا۔ ایک بار پھر کوشش کی لیکن دروازہ برفانی سیل کے مانند جامد رہا۔

''آرام سے رہو، ریڈ آرہا ہے۔'' اس نے خود کو سمجھایا۔ اس نے مائیک کی طرف توجہ دی۔

''مشن ڈائریکٹر، لوئر ڈیک پر بھی کوئی نہیں ہے۔''

میگان نے ہیڈ سیٹ میں ریڈ کی آواز سنی۔ ''میں اسٹوریج کی طرف جا رہا ہوں۔''

میگان کو اندازہ تھا کہ آہنی دروازہ پیٹ کر وہ ریڈ کو متوجہ نہیں کر سکتی۔ مائیک کام نہیں کر رہا تھا۔ تاہم اس نے دونوں ہاتھ بلند کر کے دروازہ بجانے کی کوشش کی۔

''ائرلاک کو دیکھو، وہاں گڑبڑ تھی۔'' مشن کنٹرول نے کہا۔

''میں دیکھتا ہوں۔'' ریڈ نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس طرف نمودار ہوا جہاں میگان پھنسی ہوئی تھی۔

پورٹ ہول کی دوسری جانب اسے میگان کا چہرہ دکھائی دیا۔ میگان کی آنکھیں جگمگا اٹھیں۔ ریڈ نے کمیونیکیشن کا انٹرکام موڈ تبدیل کیا اور کہا۔

''میگان تم سن رہی ہو؟''

میگان نے سر ہلا کر جواب دیا۔

''کیا تمہارا ٹرانسمیٹر ڈاؤن ہے؟''

میگان نے پھر سر ہلایا۔

''سمجھ گیا۔ بہرحال کوئی فرق نہیں پڑتا۔''

میگان کی آنکھوں میں اُلجھن نظر آئی۔

''تم نہیں سمجھیں؟'' وہ بولا۔ ''تم کیسے سمجھ سکتی ہو؟ مختصر یہ کہ میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔''

میگان کا اپنی سماعت پر سے اعتبار اٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں غیر یقینی اور خوف کا عنصر ابل پڑا۔

ریڈ اسے اپنے کارنامے کے بارے میں بتا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ تھی۔ میگان کو یوں لگا جیسے ائرلاک کی دوسری جانب ایک انسان نہیں کوئی ''ایلین'' موجود ہے۔ انسانوں کی دشمن کوئی خلائی مخلوق۔

''ناسا، آٹو پائلٹ کے ذریعے شٹل اتار لے گی۔ جب تک میں زندہ ہوں۔ وہ اسے تباہ نہیں کریں گے۔'' وہ کہہ رہا تھا۔ ''ناسا کو یہ پتا ہے کہ مجھے بحفاظت نکالنا ہے اور اس کے بعد...... تم ماضی کا حصہ بن جاؤ گی۔ یہ تمام باتیں اس لیے بتا رہا ہوں کہ تم میرے ساتھ کام کرتی رہی ہو۔ اتنا حق تو تمہارا بنتا ہے۔'' اس نے سرد آواز میں کہا۔ ''اور ہاں میں تمہیں کبھی بھلا نہیں سکوں گا۔''

ریڈ نے فریکوئنسی بدل کر مشن ڈائریکٹر سے رابطہ کیا۔

''مشن ڈائریکٹر، دس اِز ریڈ۔''

''کاپی، ریڈ۔''

''مم...... میگان مل گئی ہے۔'' اس نے لرزاں آواز میں کہا۔ ''دوسروں کے مانند وہ بھی ختم ہو چکی ہے۔''

میگان پھٹی پھٹی آنکھوں سے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

ریڈ کی نئی اطلاع پر مشن کنٹرول میں کچھ دیر کے لیے خاموشی چھائی رہی۔

''مجھے افسوس ہے، ریڈ۔ کیا تم فلائٹ ڈیک پر آ گئے؟''

''او کے...... کیا تم نے ''بلیک بک'' کھولی ہے؟''

''ہاں، کیا بات ہے؟''

''اس میں ایک نام ہوگا، ڈاکٹر کارل بائر۔ اگر یہ جراثیم یا وائرس کا معاملہ ہے تو اس سے نمٹنے کے لیے کارل بائر سے بہتر دوسرا آدمی نہیں ہے۔'' ریڈ نے کہا۔

''سمجھ گیا، ہم ڈاکٹر بائر کو لینڈنگ سائٹ پر تیار رکھیں گے...... اور تمہیں صحیح سلامت نکال لیں گے۔''

''راجر، مشن ڈائریکٹر۔''

☆☆☆

ماسکو میں آدھی رات کا وقت تھا۔ تاہم بے ڈیجیٹل کارپوریشن کے دفاتر میں روشنی تھی۔ کانفرنس روم میں رینڈی رسل نے کافی کا چوتھا کپ ختم کیا۔ وہ متواتر ساشا کی مصروفیت کا مشاہدہ کر رہی تھی۔ نابغہ روزگار ساشا، لارا کے لیپ ٹاپ سے الجھا ہوا تھا۔ لیپ ٹاپ، اسمتھ نے روس چھوڑنے سے قبل رینڈی کو دیا تھا۔

ساشا توانائی کی سطح برقرار رکھنے کے لیے گھنٹے میں ایک آدھ بار کوک اور بسکٹ لے رہا تھا۔ تین مرتبہ رینڈی نے مشورہ دیا کہ بریک لے لیتے ہیں یا کل دیکھ لیں گے۔ تاہم وہ بھی ایک ضدی تھا۔ ہر مرتبہ اس نے رینڈی کا مشورہ رد کر دیا۔

''میں قریب پہنچ رہا ہوں۔'' وہ بڑبڑایا۔

رینڈی جان گئی تھی کہ الیکٹرانک کی دنیا میں کھونے کے بعد ساشا کے لیے وقت بے معنی ہو کر رہ جاتا تھا۔ رینڈی نے اکتا کر آخری مشورہ تنبیہ کے انداز میں دیا۔ ساشا نے ہاتھ اٹھایا۔ دوسرا ہاتھ کی بورڈ پر تھا۔

''چند منٹ...... اور......''

''یہ دیکھو!'' اس نے فخریہ انداز میں کہا اور انگلیاں چٹخائیں۔ رینڈی کو اپنی بصارت پر شک ہوا۔ بڑا مانیٹر جو چھ سات گھنٹے سے نہ سمجھ آنے والے کیڑے مکوڑوں جیسے کوڈز سے بھرا ہوا تھا۔ اچانک ای۔ میلز کی لڑی میں تبدیل ہونا شروع ہو گیا۔

''ساشا، کیسے...... میں نہیں سمجھ سکی؟'' رینڈی اظہارِ حیرت کیے بغیر نہ رہ سکی۔

ساشا کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''یہ کمپیوٹر جس کے زیر استعمال تھا، وہ ''کارنی وور'' سے رابطے میں تھا۔ ایف بی آئی کے تازہ ترین کوڈ پروگرام کا نام ''کارنی وور'' ہے۔ جو خلا سے متعلق ہے...... میں نہیں سمجھتا کہ امریکا سے باہر کسی اور کو اس کی خبر ہونی چاہیے یا خبر ہے......''

''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' رینڈی نے گویا سرگوشی کی۔ اس کی نظریں اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

''یہ کینڈرا کو میپکٹ کس بلا کا نام ہے؟''

☆☆☆

اسمتھ، تھسڈا کی اسٹڈی میں کلین کی دی ہوئی فائلیں کھولے بیٹھا تھا۔ ٹریوس نکولس اور پیٹرک ڈریک دونوں امریکی فوج میں سارجنٹ تھے۔ دونوں کا تعلق ٹیکساس سے تھا۔ دونوں صومالیہ، خلیج اور نائیجیریا کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ اسمتھ کی دلچسپی ان کی فننس رپورٹ پر مرکوز ہوگئی۔ رپورٹس، بنینگ (جارجیا) کے ایڈوانس وار فیئر اسکول کی تھیں۔ دونوں اپنی کلاس میں اول، دوم آئے تھے۔ انتہائی سخت جان افراد یہاں کے دشوار مراحل سے گزر پاتے تھے۔ حیران کن امر یہ تھا کہ دونوں غائب شدہ تھے۔ گزشتہ پانچ برسوں میں ایسا ہوتا رہا تھا اور مختلف وجوہات کی بنا پر غائب شدہ فوجیوں کی تلاش میں سرگرمی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا تھا۔ ان میں بیشتر دنیا بھر کے مختلف خطوں میں پھیلی ہوئی لڑائیوں میں مشغول رہے تھے لیکن نکولس اور ڈریک، پیٹر ہاول کے مطابق سسلی میں تھے۔ ڈریک، پیٹر کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ نکولس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ صرف ایک فون نمبر تھا۔ جو پیٹر نے مجروح نکولس سے حاصل کیا تھا۔

اگلے ایک گھنٹے تک اسمتھ منصوبہ بندی کرتا رہا اور ایک کے بعد دوسرا منصوبہ رد کرتا رہا۔ غلطی کی گنجائش نہیں تھی۔ بظاہر فون نمبر کا وجود نہیں تھا۔ نہ ہی اسمتھ یہ جانتا تھا کہ اگر اٹھایا گیا تو کون اٹھائے گا۔ اسمتھ کا بولا ہوا ہر لفظ اور ایکشن میں اس کی زندگی کے لیے خطرہ پوشیدہ تھا۔ وہ غور و فکر میں ڈوبا ہوا تھا...... دفعتاً فون کی گھنٹی نے اسے خیالات کی دنیا سے باہر نکال لیا۔ وہ رینڈی کا فون تھا۔

”رینڈی، وہاں کیا وقت ہو رہا ہے؟“ اسمتھ چونکا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ ساشا نے لارا کے لیپ ٹاپ کا راز کھول دیا ہے۔“

رینڈی کی آواز میں کچھ تھا۔ ”ٹھیک ہے رینڈی...... بتاؤ کیا نکلا ہے۔“ وہ دوسری طرف سے رینڈی کی وضاحت سنتا رہا۔ کینڈرا کومپیکٹ کے نام پر وہ الجھن میں پڑ گیا۔

”میں نہیں جانتا، یہ کس چیز کا نام ہے...... بہرحال تمام ای میلز وغیرہ مجھے بھیج دو۔“

”اور سیل فون؟“

”کوئی کام کی بات ہے؟“

”روسی ملٹری کے نمبرز ہیں۔“ رینڈی نے جواب دیا۔

”روانہ کردو۔“

”مجھے آگاہ کرتے رہنا...... آخر کیا ہو رہا ہے؟“

”ہاں، لیکن ابھی نہیں...... یہاں حالات تیزی سے کروٹ بدل رہے ہیں۔“

”اوکے، میں بھیجتی ہوں۔“

پنگ کی آواز پر اسمتھ اپنے کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہوا...... وہ رینڈی کی بھیجی ہوئی ای میلز کھنگالنے میں مشغول ہوگیا۔ بھیجنے والے کا کوڈ نیم اسفنکس اور وصول کرنے والے کا میفسٹو تھا۔ وہ یہی سمجھ پایا کہ پیغامات کے تبادلے کا تعلق کینڈرا کومپیکٹ سے ہے، نیز اسفنکس، لارا ٹیلون کا کوڈ نیم ہے۔ وہ دو سال سے ”میفسٹو“ سے رابطے میں تھی۔ وہ اس کو بائیو پرٹ سے متعلق معلومات فراہم کرتی رہی تھی۔ آخری چند ای میلز میں یوری ڈانکو اور آئیون بریا کا ذکر اُن کے اصل نام کے ساتھ کیا گیا تھا۔

”میفسٹو کون ہے؟“ یہ سوال بار بار اسمتھ کے ذہن میں سر اٹھا رہا تھا۔ اس کا تمام ارتکاز اسکرین کی جانب تھا۔ وہ اچانک رک کر پیچھے کی جانب گیا اور مبارک باد کے نوٹ پر رک گیا۔ نوٹ کے مطابق ”میفسٹو“ تعریفی سند وصول کر رہا تھا۔ اسمتھ نے مبارک باد کی ای میل اور تاریخ پڑھی پھر......

”یو ایس ایمرڈ“ کا کوڈ استعمال کر کے پینٹاگون کی سائٹ پر جا دھمکا۔ گیارہ نومبر کی تاریخ چیک کی۔ تقریب کی تصاویر اسکرین پر نمودار ہوئیں۔ پریذیڈنٹ کاسٹیلا کے ہاتھ میں تعریفی سند تھی...... اس کے سامنے ایک فوجی کھڑا تھا۔ اسمتھ پلکیں جھپکنا بھول گیا۔

☆☆☆

”کیا تمہیں پورا یقین ہے؟“ کلین نے سوال کیا۔

”قطعی جناب۔“ اسمتھ نے جواب دیا۔ ”ای میل پر جو تاریخ تھی...... ویسی ایک ہی تقریب ہوئی ہے جہاں ایک ہی سند ایوارڈ کی گئی تھی۔ جنرل فرینک، رچرڈسن کو...... کوئی غلطی نہیں ہے۔“

”ہم آگے بڑھ رہے ہیں، جان۔“ کلین کی آواز میں دبا دبا جوش تھا۔ ”یہ ایک نیا موڑ ہے جو تمہیں اپنی راہِ عمل متعین کرنے میں آسانی فراہم کرے گا۔“ کلین کی آواز آئی۔

نیا منصوبہ بنانے میں اسمتھ نے دو گھنٹے صرف کیے اور تفصیلات کلین کے گوش گزار کردیں۔

”اس میں خطرہ بہت زیادہ ہے، جان۔ میرے خیال میں تمہیں تنِ تنہا اس آگ میں نہیں کودنا چاہیے۔“

”یقین کریں، سر...... اگر پیٹر ہوتا تو میں اسے ساتھ

رکھتا۔ لیکن وقت کم ہے اور یورپ میں اس کی ضرورت ہے۔''

''تمہیں کتنا وقت درکار ہے؟''

''جن جزئیات کا میں نے ذکر کیا ہے، آپ تیار رکھیں تو میں اپنا کام شروع کرتا ہوں۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

''میری طرف سے اوکے سمجھو...... لیکن تمہیں ایک ٹرانسمیٹر پوشیدہ رکھنا چاہیے۔''

اسمتھ نے فون پر ہامی بھری۔ ''اگر کچھ غلط ہوا تو آپ کے علم میں ہوگا کہ میں کتنے فاصلے پر ہوں۔''

بعدازاں رابطہ منقطع ہوگیا۔ اسمتھ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ننھا فائبر آپٹک ٹرانسمیٹر نکالا۔ اسے گھورتے ہوئے اس کے خیالات بھٹکنے لگے۔ تصور میں یوری ڈانکو نظر آیا، اس کی بیوہ کا خیال آیا۔ وہ تمام افراد جو اب تک کینڈرا کو میپیکٹ کی قربان گاہ کی بھینٹ چڑھ چکے تھے اور آگے یہ راہِ اجل کہاں تک جائے گی یا وہ اس زہریلی سازش کو ختم کرنے میں کامیاب ہوجائے گا؟

اس نے ایک گہری سانس لی اور پیٹر کا دیا ہوا نمبر ملایا۔ نمبر کون، کہاں سے ملا رہا ہے، یہ کھوجنا ناممکن تھا۔ دوسری جانب گھنٹی بجنا شروع ہوئی۔ اسمتھ نے ہلکا سا تناؤ محسوس کیا۔

کچھ دیر بعد ایک غیر انسانی آواز ابھری۔ آواز الیکٹرونک ڈیوائس سے گزر کر آرہی تھی۔ صرف ایک لفظ......

''یس؟''

''میں...... ڈریک، زخمی ہوں...... واپس آگیا ہوں...... اندر آنا چاہتا ہوں۔''

☆☆☆

رچرڈسن نے فی الفور سگار بجھا دیا۔

''پھر کہو۔''

ٹوٹی پھوٹی آواز آئی۔ ''...... ڈریک...... زخمی...... اندر آرہا ہوں۔''

''سیف ہاؤس، الفا میں جاؤ۔ دہراتا ہوں سیف ہاؤس الفا۔ کاپی؟''

''کاپی!'' رابطہ منقطع ہوگیا۔

رچرڈسن بند فون کو گھورتا رہا۔ دفتر میں سکوت گہرا ہوتا گیا۔ بس دیوار گیر گھڑی کی ٹک ٹک......

ڈریک...... زخمی...... ناممکن......

رچرڈسن نے منجھے ہوئے کمانڈر کے مانند فیصلہ کیا۔ پہلی مختصر کال بیرک میں کی۔ دوسری کال NSA کے ڈپٹی ڈائریکٹر انتھونی پرائس کو۔ وہ دونوں افراد کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ اس دوران اس نے جدید ریکارڈنگ آلات کی مدد سے آنے والی کال پھر سنی۔ آواز انسانی تھی لیکن کافی بگڑی ہوئی...... ڈریک زیادہ دور نہیں تھا۔ وہ سیف ہاؤس الفا تک پہنچ جائے گا۔ لیکن...... لیکن وہ تو مردہ ہے۔

کچھ دیر بعد دونوں افراد اس کے دفتر پہنچ چکے تھے۔ پرائس کے ساتھ دوسرا آدمی ایک مضبوط جسم والا فوجی تھا۔

''گڈ ایوننگ جنرل۔'' ٹریور نکولس نے سیلیوٹ کیا۔

''ڈرنک لو، سارجنٹ...... تمہیں ضرورت ہے۔''

جنرل نے بار کی جانب اشارہ کیا اور پرائس سے ہاتھ ملایا۔ پرائس نے نکولس کی جانب دیکھا۔ اس کا ایک ابرو سوالیہ انداز میں پیشانی پر چڑھ گیا۔ جواب میں رچرڈسن نے ریکارڈر کا بٹن دبایا۔ وہ دونوں افراد کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ نکولس کے چہرے پر شدید حیرت تھی اور پرائس کے تاثرات میں تشویش۔

''ڈریک کیونکر کال کرسکتا ہے؟'' پرائس نے مطالبہ کیا۔ ''کیا وہ زندہ ہے؟''

''سر، ڈریک کو میں نے اپنی آنکھوں سے مرتے دیکھا ہے۔ چھرے کا وار جان لیوا تھا۔'' نکولس نے جنرل کو دیکھا۔

''کیا تم آخری سانس تک اس کے پاس رہے تھے؟'' پرائس غرایا۔

''پرائس بس کرو۔'' رچرڈسن نے مداخلت کی۔ ''سارجنٹ میں نے تمہاری رپورٹ پڑھی تھی لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم خود مسٹر پرائس کو جزئیات بتاؤ۔''

''یس سر۔'' نکولس، پرائس کی طرف متوجہ ہوا۔ پرائس نے اس کی کہانی سنی۔ چند ایک سوالات کیے اور سوچ میں پڑ گیا۔

''نکولس نے احکامات کے مطابق ایکشن لیا۔'' رچرڈسن بولا۔ ''سوال یہ ہے کہ ڈریک کی جگہ کس نے لی ہے؟''

''پیٹر ہاول کے سوا کون ہوسکتا ہے۔'' پرائس نے جواب دیا۔

رچرڈسن نے نکولس کو دیکھا۔

''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' سارجنٹ نے اتفاق کیا۔ ''لیکن ایک بات مشکوک ہے۔'' اس نے سیف

ہاؤس الفا کے بارے میں کیوں نہیں معلوم کیا؟''

''پھر؟''

''وہ اور اسمتھ ساتھ کام کرتے رہے ہیں..... لگتا ہے اس نے اطلاع اسمتھ تک پہنچائی..... کال اسمتھ نے کی ہو گی۔''

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' رچرڈسن نے سر ہلایا۔

''اسمتھ.....'' پرائس نے دانت پیسے۔ ''رچرڈ تم ایک بار ہمیشہ کے لیے اسمتھ کا مسئلہ ختم کیوں نہیں کر دیتے۔''

''ہاں۔'' رچرڈسن کے جبڑے بھنچ گئے۔ ''نکولس تم سیف ہاؤس پہنچو۔''

☆☆☆

اسمتھ، جوتوں سے لے کر ٹوپی تک تمام تر سیاہ لباس میں تھا۔ بتھسڈا سے نکل کر وہ روانہ ہوا تو متواتر عقب میں نگاہ رکھے ہوئے تھا۔ گاڑی نے پوٹومیک کراس کیا اور فیئر فیکس کاؤنٹی، ورجینیا میں داخل ہوگئی۔ رات کے اس پہر ٹریفک کم تھا۔ وہ تیز رفتاری سے سیف ہاؤس الفا کی طرف رواں تھا۔ تین چوتھائی میل کے فاصلے پر اس نے گاڑی درختوں کے جھنڈ میں روک دی۔ پشت پر موجود بیگ کو شانوں کی جانب سے ٹھیک کیا اور جاگنگ شروع کر دی۔

''الفا'' سے کچھ دور آڑ میں رک کر اس نے جائزہ لیا۔ آہنی باڑ کی بالائی سطح تیز دھار اور نکیلی تھی۔ گیٹ پر موجود تالا وزنی اور زنگ سے پاک تھا۔ تالے کے علاوہ گیٹ کے دونوں حصوں کے درمیان تالے کے قریب موٹی زنجیر بھی لپٹی ہوئی تھی۔ لیمپ روشن تھے..... پارکنگ سنسان تھی۔

''زیرِ استعمال ہے لیکن استعمال میں نہیں۔'' اسمتھ بڑبڑایا۔

اسمتھ کا واسطہ اس قسم کے مقامات اور عمارتوں سے پڑتا رہا تھا۔ اس نے احتیاط سے فاصلہ برقرار رکھتے ہوئے عمارت کا چکر مکمل کیا۔ اس نے ایک جگہ منتخب کر لی جہاں باڑ دریا کے کنارے کو چھوتی تھی۔ وہ چکنی پہاڑی نما چٹانوں پر چڑھا اور جست لگا کر باڑ پار کر لی۔ کچھ دیر وہ پُرنم زمین کے ساتھ چپکا رہا۔ پھر اٹھ کر دوڑ لگائی اور ویران پارکنگ سے گزر کر دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ وہ بصارت سے زیادہ سماعت پر زور دے رہا تھا۔ حشرات الارض کی مدھم آوازوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ تاہم اس کی چھٹی حس اعلان کر رہی تھی کہ وہ تنہا نہیں ہے۔ اس کی مختصر کال نے مکڑ جال کو مرتعش ضرور کیا تھا لیکن مکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسمتھ نے دیوار کے ساتھ لگے لگے حرکت شروع کی۔

☆☆☆

تین منزل اوپر ٹریور نکولس، نائٹ ویژن کے ذریعے اسمتھ کے سائے کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اسمتھ کو باڑ پھلانگتے وقت ہی پکڑ لیا تھا۔ وہی منطقی گزرگاہ تھی۔ فوجی، فوجی کی ذہنیت سے واقف تھا۔ نکولس ہیلی کاپٹر کے ذریعے آیا تھا اور اسمتھ کے آنے سے کافی پہلے پہنچ گیا تھا۔ اس نے سیف ہاؤس کا اندر باہر سے خوب جائزہ لے کر اپنی حکمتِ عملی مرتب کی اور اسمتھ کا انتظار کرنے لگا۔

اسمتھ کے پہنچنے پر اس نے تاریک کھڑکی چھوڑ دی۔ کنکریٹ کے گرد آلود فرش پر کریپ سول شوز کسی قسم کی آہٹ پیدا نہیں کر رہے تھے۔ سیڑھیوں پر آ کر اس نے سائیلنسر لگا کولٹ وُوڈس مین ہاتھ میں لے لیا۔ اعشاریہ بائیس کا خاموش کولٹ قاتل کا ہتھیار تھا۔ نکولس، اسمتھ کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا۔ گولی کھاتے وقت وہ اسمتھ کے تاثرات دیکھنے کا خواہشمند تھا۔ اس کی آنکھوں میں موت کی دہشت دیکھ کر اسے خوشی ہوتی۔ پیٹر کے ہاتھوں ڈریک کی موت اسمتھ کی وجہ سے ہوئی تھی۔ وہ یہ بھول گیا تھا کہ اپنے ساتھی کے ساتھ وہ پیٹر کو قتل کرنے گیا تھا۔ پیٹر کیا کرتا؟ وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ پیٹر نے زخمی حالت میں اسے چھوڑ کر ایک موقع دیا تھا۔ اس کے بجائے نکولس سوچ رہا تھا کہ پہلی گولی وہ اسمتھ کے پیٹ میں مارے گا۔ جیسے ڈریک نے پیٹر کے ہاتھوں پیٹ میں زخم کھایا تھا۔

دو منزل نیچے آ کر وہ لینڈنگ پر رک گیا۔ پھر گراؤنڈ فلور پر آ کر پھر تھم گیا۔ وہ جانتا تھا کہ وہاں موجود دروازوں میں سے صرف ایک دروازہ بظاہر بند تھا۔ باہر سے اسے کھولنے کے لیے اسمتھ کو کچھ نہیں کرنا تھا۔ گراؤنڈ فلور کے ستونوں کی آڑ لیتا ہوا نکولس مخصوص دروازے کے قریب ہو گیا۔ وہ اور اس کا ہتھیار دونوں پوری طرح تیار تھے۔

☆☆☆

اسمتھ ایک کے علاوہ تمام دروازوں کو آزما چکا تھا۔ وہ بچے ہوئے اکلوتے دروازے کو گھور رہا تھا۔ اس کے اندازے کے مطابق فرضی ڈریک کو اسی دروازے سے گزرنا تھا۔ اسمتھ نہیں جانتا تھا کہ اس نے فون پر کس سے بات کی تھی۔ اندر کون اس کا یا مردہ ڈریک کا منتظر تھا..... وہ ایک تھا یا اندر ایک سے زائد افراد تھے۔ کیا اسمتھ کو اکیلے آنا چاہیے تھا؟

اس نے سر جھٹکا اور پشت سے بیگ اتار کر کھولا۔

بیگ سے ربر کی گیند نما شے نکالی...... ساتھ ہی ہولسٹر سے ''سگ ساور'' نکال لیا۔ ایک ہاتھ میں بیگ اور گیند نما شے تھی، دوسرے ہاتھ میں گن...... اسمتھ نے پیر سے دروازے کے زیریں حصے پر ہلکا سا دباؤ ڈالا۔ دروازہ کھلا تھا۔ اس نے پیر کا دباؤ بڑھایا۔ دروازہ کھلا...... اسمتھ نے ایک قدم اندر رکھا۔ دفعتاً کوئی شے اس کے سینے سے ٹکرائی۔ تصادم شدید تھا۔ وہ لڑکھڑایا بیگ ہاتھ کی گرفت سے نکل گیا۔ دوسرے تصادم پر وہ چکرا کر دیوار سے جا لگا۔ سینے میں چنگاریاں بھر گئیں۔ اس نے کھڑے رہنے کی کوشش کی لیکن گھٹنے مڑ گئے۔ دیوار کے ساتھ پھسلتے ہوئے اس نے ایک سایہ دیکھا جو ستون کی آڑ سے نکل رہا تھا۔ اسمتھ کے ہاتھ میں موجود گیند، اسٹن گرینیڈ تھا۔ انگوٹھے سے پن ہٹا کر اس نے کمزور تھرو کی۔ سگ ساور اس موقع پر استعمال کرنا حماقت تھی۔ وہ ٹھیک نشانہ لینے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ گیند اچھال کر اس نے آنکھیں بند کیں، کانوں پر ہاتھ رکھے اور دیوار کے ساتھ زمین سے چپک گیا۔

نکولس پُراعتماد شکاری کے مانند اسمتھ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ نشانے پر دو گولیاں کافی سے زیادہ تھیں۔ اس کی سوچ میں رخنہ اس وقت پڑا، جب اس نے گیند نما شے اچھلتے دیکھی۔ جبلّت اور تربیت کے باعث اس نے تیز ردِعمل پیش کیا۔ تاہم آنکھیں بند کرنے میں اسے ایک ساعت کی تاخیر ہوگئی۔ اسٹن گرینیڈ کسی سُپر نووا کے مانند پھٹا۔ بے پناہ روشنی نے نکولس کو اندھا کر دیا۔ آواز کی ان دیکھی لہر کے تصادم نے اسے زمین بوس کر دیا۔

نکولس جوان اور فٹ تھا۔ تربیت یافتہ تھا۔ آنکھیں کھولتے وقت وہ ہراساں نہیں تھا۔ اگرچہ کچھ دیکھنے سے قاصر تھا۔ نگاہ کے سامنے سفید چادر تنی ہوئی تھی۔ گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ چند سیکنڈ بعد بینائی واپس آئی۔ تاہم اس نے فوراً اٹھنے سے پرہیز کیا۔ وہ اس بات سے آگاہ تھا کہ وہ اسمتھ کے سینے میں دو گولیاں اتار چکا ہے۔ اسے تھوڑا انتظار کرنا تھا۔

اچانک دور کہیں سائرن کی چیخ ابھرنا شروع ہوئی۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ نظر پوری طرح صاف نہیں تھی۔ تاہم وہ کھڑکیوں کو دیکھ سکتا تھا۔ اس نے کھڑکی سے دیکھا۔ تاریکی میں درختوں کے درمیان دو سرخ دھبے قریب تر ہوتے جا رہے تھے۔

''لعنت ہے۔'' اسمتھ اکیلا نہیں تھا۔ کس کو لایا ہے؟ کتنے افراد ہیں؟ وہ پلٹا۔ نگاہ صاف ہو چکی تھی۔ وہ اس طرف

بھاگا جہاں اسمتھ گرا تھا...... اسمتھ غائب تھا۔ سائرن کی آواز واضح ہوگئی تھی۔ اسمتھ کا بیگ وہیں پڑا تھا۔ نکولس نے بیگ اٹھایا اور بھاگتا ہوا عقبی دروازے سے نکل گیا۔ اسے خطرے سے دور ہونے میں دیر نہیں لگی تھی۔ دو عدد سیڈان گاڑیاں قریب پہنچ چکی تھیں۔

آنے دو...... انہیں لاش کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ نکولس نے سوچا۔

☆☆☆

میگان پینل کے ڈھیلے لٹکتے ہوئے تاروں کو گھور رہی تھی۔ مایوسانہ خیالات کو دور دھکیلنے کی کوششوں میں مصروف تھی۔ اس نے تاروں کے ساتھ مختلف ٹرمینلز کے کمبی نیشنز آزمائے تھے۔ ہر مرتبہ ناکامی کے بعد اس کا ذہن اُلجھ گیا تھا۔ شٹل کا ائرلاک ڈور مضبوطی سے اپنی جگہ پر موجود تھا۔ ایک چیز رہ گئی تھی، اس کا مائیک...... تاہم ابھی وہ اسے آزمانا نہیں چاہتی تھی۔

''پُرسکون رہو۔'' اس نے خود کو ہدایت دی۔ ''یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ ہوگا...... تمہیں صرف تلاش کرنا ہے۔''

یہ امر پاگل کر دینے کے لیے کافی تھا کہ لاک ڈور کے دوسری جانب محض چند فٹ دور ریڈ موجود تھا۔ جو ایمرجنسی لیور کے ذریعے دروازہ کھول سکتا تھا لیکن اس نے دوسروں کے مانند میگان کو بھی مرنے کے لیے چھوڑ دیا تھا۔ میگان نے سرتوڑ کوشش کی تھی۔ اس کی ناکامیوں سے پیدا ہونے والی مایوسی میں دہشت کا عنصر ریڈ کی وجہ سے شامل ہو رہا تھا جو میگان کے زندہ وجود سے بے نیاز کئی گھنٹوں سے گراؤنڈ کنٹرول پر ہیری لندن سے رابطے میں تھا۔ وہ ہیری کو مرنے والوں کے بارے میں تفصیل سے بتاتا رہا تھا۔ انداز ایسا تھا کہ جیسے کسی ہارر فلم کی منظرکشی کے بارے میں بتا رہا ہو۔ میگان کے لیے ریڈ کی شخصیت کا یہ رخ قطعی اجنبی اور بھیانک تھا...... غیر انسانی...... وہ انسان نہیں، خونی درندہ تھا۔ وہ عرصے تک اس درندے کے ساتھ کام کرتی رہی اور غافل رہی......

لیکن وہ اسمال پاکس، ڈسکوری پر کیسے لایا؟ کلین نے بتایا تھا کہ ٹریلور کس طرح بائیو پرٹ سے اسمال پاکس امریکا لایا۔ لیکن وہ تو واشنگٹن پہنچتے ہی مارا گیا تھا۔ اسمال پاکس کا نمونہ لانچنگ سائٹ پر کیسے پہنچا؟ پھر میگان کو وہ رات یاد آئی جب رات کی تاریکی میں ریڈ کسی اجنبی سے ملا تھا۔ اجنبی نے کوئی شے ریڈ کے حوالے کی تھی...... اس کے سوا اور کوئی توجیہہ پیش نہیں کی جاسکتی تھی۔ مدار میں پہنچنے کے بعد ریڈ نے اسمال پاکس، بائیو فریزر میں منتقل کر دی ہوگی...... خلائی تجربہ گاہ میں پہلا تجربہ میگان کو کرنا تھا۔ وہ پیغام کہاں سے آیا تھا، جس کی وضاحت کہیں سے نہیں ہوئی اور اسے اتفاق پر محمول کیا گیا...... لیکن پیغام کے مطابق ریڈ نے میگان کی جگہ لے لی۔ میگان وہ معما حل نہ کرسکی۔ ریڈ نے کسی کو زیادہ سوالات کرنے کا موقع نہیں دیا تھا۔ کسی کو خبر نہ ہوئی کہ وہ خلائی تجربہ گاہ میں اسمال پاکس پر تجربہ کر رہا تھا۔ میگان نے وحشت ناک حقیقت کو قبول کرلیا تھا۔ ریڈ کے نزدیک وہ مردہ تھی۔ ریڈ کی کمنٹری کے مطابق ڈسکوری میں صرف ریڈ ہی زندہ بچا تھا۔

میگان نے ایک بار پھر وائرنگ پینل کی طرف توجہ مرکوز کردی۔ زمین پر گراؤنڈ کنٹرول سے ریڈ نے جو باتیں کی تھیں۔ وہ میگان اپنے ہیڈ سیٹ میں سنتی رہی تھی۔ تاہم ریڈ کو پروا نہیں تھی۔ وہ جانتا تھا کہ میگان کا بچنا ناممکن ہے...... ہیری لندن شٹل کی واپسی کی تیاریاں کر رہا تھا۔ کچھ کرنے کے لیے میگان کے پاس کافی وقت تھا۔ وہ جہاں پھنس گئی تھی وہاں سے نکلنا ضروری تھا۔ اس کے بعد ہی وہ لوئر بے کے کمیونیکیشن یونٹ تک پہنچ سکتی تھی لیکن اگر وہ تاروں کی پیچیدگی میں ہی الجھی رہتی تو قیمتی وقت کا ضیاع تھا۔ اگر وہ پینل پر توانائی ضائع نہ کرتی...... پھر اس کے پاس ایک ہی امکان رہ جاتا، جس پر عمل کر کے وہ دروازہ کھول سکتی تھی۔ لیکن اس میں خطرہ تھا۔ دروازہ کھلنے پر اس کے بچنے کی ضمانت نہیں دی جاسکتی تھی۔

☆☆☆

اسمتھ لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلا۔ جیکٹ اتار کر اس نے دہری بلٹ پروف کے فیتے ڈھیلے کیے۔ بلٹ پروف، نوایم ایم تک کسی بھی گولی کو روکنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ اس کے باوجود نکولس کی اعشاریہ بائیس کی گولیوں کے دھکے ایسے تھے جیسے کوئی سانڈ سینے سے ٹکرایا ہو......

اپنی کار میں پہنچ کر اسمتھ نے پوزیشن بتانے والا گلوبل سسٹم آن کیا۔ فوراً ہی اسکرین پر فیئرفیکس کاؤنٹی کے نقشے کے ساتھ نیلا نکتہ حرکت کرتا نظر آیا۔ اسمتھ نے کلین سے رابطہ کیا۔

''سر، اسمتھ بول رہا ہوں۔''

''جان، تم ٹھیک ہو؟ مجھے دھماکے کی رپورٹ ملی ہے۔''

''مجھے گرینیڈ استعمال کرنا پڑا تھا۔''

''کہاں ہو تم؟''

''''الفا'' سے زیادہ دور نہیں ہوں۔ مچھلی نے کانٹا نگل لیا ہے...... ٹارگٹ حرکت میں ہے۔'' اسمتھ نے اسکرین پر نیلے نکتے پر نظر ڈالی۔ ''آپ کے آدمی ٹھیک وقت پر پہنچے تھے۔''

''ویری گڈ۔''

☆☆☆

درختوں کے درمیان ایک میل کی ہائیکنگ کے بعد سارجنٹ نکولس اپنی کار تک پہنچ گیا۔ اطراف اور تعاقب سے مطمئن ہونے کے بعد اس نے گاڑی اسٹارٹ کی...... الیگزینڈریا کے نواح میں ہاورڈ جانسن موٹر لاج کے آخری یونٹ کے سامنے اس نے گاڑی روکی اور اندر داخل ہوا۔ رچرڈسن اور پرائس منتظر تھے۔

''رپورٹ، سارجنٹ؟''

نکولس نے کامیابی کی اطلاع کے ساتھ مختصر تفصیل بتائی۔

''کیا تم مطمئن ہو؟'' پرائس نے مطالبہ کیا۔

''کیا چاہتے ہو؟'' رچرڈسن نے مداخلت کی۔ ''اسمتھ کا سر پلیٹ پر رکھ کے پیش کر دیا جائے؟'' سارجنٹ تم جاؤ، ویل ڈن۔''

''تھینک یو سر۔''

''یہ کیا ہے؟'' پرائس نے بیگ کی طرف اشارہ کیا۔

''یہ اسمتھ کے پاس تھا۔'' نکولس نے بیگ کھولا۔ اشیا نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیں۔ ایمونیشن کے فالتو کلپ، ایک نقشہ، سیل فون، مائیکرو کیسٹ ریکارڈر اور ایک چھوٹی گول گیند۔

''یہ کیا ہے؟''

''فلیش گرینیڈ، سر۔''

''ٹھیک ہے۔ ہم بات کریں گے، تم باہر جاؤ۔''

نکولس کے ہٹنے کے بعد پرائس گویا ہوا۔ ''نکولس کے بیان کے مطابق اسمتھ کا بیک اپ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ لاش دیکھے بغیر نکل گیا......''

''سینے پر دو گولیاں کھانے کے بعد کون بچ سکتا ہے؟'' رچرڈسن نے منہ بنایا۔ ''میں پہلے ہی ایک آدمی پالرمو میں کھو چکا ہوں اور اسمتھ نے محفوظ لائن پر کیسے مجھے فون کر لیا تھا؟''

''لائن محفوظ تھی...... نمبر تمہارے آدمی نے پیٹر کو دیا تھا۔''

رچرڈسن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''تم ہمیشہ اپنے ہاتھ صاف رکھنا چاہتے ہو۔ آرڈر دیتے ہو اور ٹی وی پر رزلٹ دیکھتے ہو۔ یا پھر نکتہ چینی اور غیر ضروری سوالات...... تم اسے کھیل سمجھتے ہو۔ یہ کھیل نہیں ہے۔ کیا تمہیں یقین نہیں کہ بالآخر فائدہ ہمارے ہی ملک کو پہنچے گا؟''

''یقین ہے۔'' پرائس نے جواب دیا۔

''لیکن تم نے اپنا بستر بیورزرمٹ کے ساتھ لگایا ہوا ہے۔ ریڈ کے ذریعے جو کچھ ہاتھ آنے والا ہے، اس کے بعد ایک معمولی سا تجربہ دہشت پھیلا دے گا...... دنیا تریاق کی بھیک مانگے گی اور بیورزرمٹ خبر لیک کرے گی کہ کمپنی تحقیق کر رہی ہے اور تریاق کی فراہمی میں مدد کر سکتی ہے۔ لیکن کس قیمت پر...... میدان میں وہی ایک کمپنی ہوگی۔ تم مجھے بتاؤ کہ انہوں نے تمہیں کتنے شیئرز دیے ہیں؟''

''ایک ملین۔'' پرائس نے ناگواری سے کہا۔ ''لیکن یہ میری کمائی ہے۔ بریا کو میں ہی لایا تھا۔ پلان میں بریا کا رول کیا تھا؟ سب جانتے ہیں اور میں نے کبھی نہیں پوچھا کہ اپنی خدمات کے عوض تم نے بیورزرمٹ سے کیا وصول کیا؟''

''یہ کون سا موقع ہے اِن باتوں کا...... جب ہم منصوبے کے آخری مراحل میں داخل ہو چکے ہیں؟''

''بات تم نے چھیڑی تھی، میں نے نہیں۔''

''تم میرے آدمیوں پر شک کر رہے تھے۔''

رچرڈسن نے کہا۔ ''اور......''

پرائس نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔ وہ اسمتھ کے بیگ سے نکلنے والی چیزوں کو گھور رہا تھا۔ جو کاؤنٹر پر سجی تھیں۔

''کیا ہوا؟'' رچرڈسن نے سوال کیا۔

پرائس نے مائیکرو کیسٹ ریکارڈر اٹھایا۔ کیسنگ کا جائزہ لیا۔ پھر اس کا کور ہٹا کر کیسٹ نکالا۔ نیچے دو پنیں تھیں۔ پرائس نے پنوں کو دبایا تو اسمبلی باہر آ گئی۔ نیچے سوراخ میں جدید ترین ٹرانسمیٹر نظر آ رہا تھا۔

دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں۔ کچھ کہنے سننے کا یارانہ تھا۔

''سارجنٹ۔'' رچرڈسن دہاڑا۔

نکولس بھاگ آیا۔ گن اس کے ہاتھ میں تھی۔

رچرڈسن نے اسے ریکارڈر کی اصلیت دکھائی اور استفسار کیا۔

''کیا اسمتھ مر چکا ہے؟''

نکولس نے ٹرانسمیٹر دیکھا۔ ''سر...... وہ......''

"اسمتھ مر چکا ہے؟"
"یس سر!"
رچرڈسن کا وزنی ہاتھ نکولس کے جبڑے سے ٹکرایا۔
"اگر تمہاری زندگی میں مذہب کا کوئی پہلو رہا ہے تو اب ہمارے پاس دعا کے سوا کچھ نہیں بچا۔ ہماری تمام گفتگو سن لی گئی ہے۔" پرائس کے نقوش بگڑ گئے۔ "نکلو یہاں سے۔" اس نے رچرڈسن سے کہا۔
تینوں باہر کاروں کی طرف دوڑے۔
پچاس فٹ دور اسمتھ اپنی کار میں دبکا ہوا یہ ہڑبونگ دیکھ رہا تھا۔ "رچرڈسن، پرائس اور نکولس ہیں۔" اس نے کلین کو مطلع کیا۔
"میں جانتا ہوں۔" کلین کی آواز آئی۔ "نکولس کے علاوہ دونوں آوازیں میں نے اور پریذیڈنٹ نے پہچان لی ہیں۔"
"سر، میں حرکت میں آرہا ہوں۔"
"نہیں جان، اطراف میں دیکھو۔"
"کون ہیں وہ؟" اسمتھ نے سوال کیا۔
"کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ رچرڈسن اور پرائس سے نمٹ لیں گے۔ تم اپنی جگہ پر رہو۔ کھیل ختم ہوتے ہی وہاں سے نکل جاؤ اور صبح وائٹ ہاؤس میں ملو۔"
"سر......"
دھماکا ہوا اور گولی نے ونڈ شیلڈ کو اُڑا دیا۔ اسمتھ نے خود کو نشست پر گرا دیا۔ دو مزید گولیاں سیڈان میں گھس گئیں۔

☆☆☆

اسمتھ کی کار شیڈ کے نیچے تھی لیکن وہ روشن چاند کے رخ کو بھول گیا۔ نکولس نے باہر نکلتے ہی سیڈان کی موجودگی محسوس کر لی تھی۔
"کوئی غلطی نہ کرنا۔" رچرڈسن چلّایا۔ بادل چاند کو ڈھانپنے جا رہا تھا۔ اسمتھ کو جب احساس ہوا تو نکولس کی چلائی ہوئی گولی ونڈ شیلڈ سے ٹکرا چکی تھی۔ خود نکولس قاتلانہ ارادوں سے پیش قدمی کر رہا تھا۔
وہ سیڈان سے پندرہ فٹ دور تھا۔ جب اچانک سیڈان کی ہیڈ لائٹس روشن ہو گئیں۔ تیز روشنی نے نکولس کی آنکھوں کو چندھیا دیا۔ سیڈان کا انجن غرایا۔ جو ہونے جا رہا تھا، اسے نکولس نے محسوس کر لیا۔ تاہم وہ مطلوبہ پھرتی نہ دکھا سکا۔ اس نے زمین چھوڑی ہی تھی کہ دوٹن وزنی سیڈان کے دھکے نے اسے ہوا میں اچھال دیا۔ وہیل کے پیچھے اسمتھ سیدھا ہوا اور ایکسلریٹر دباتا چلا گیا۔ نکولس کا قلابازیاں کھاتا جسم واپس نیچے آرہا تھا، جب وہ دوڑتی ہوئی سیڈان سے پھر ٹکرایا۔ دوسری ٹکر اتفاقی تھی۔ جو اسمتھ کو غیر ضروری محسوس ہوئی۔ اس نے تین سیڈان گاڑیاں دیکھیں۔ دو نے مل کر سڑک بلاک کر دی تھی۔ دونوں میں سے متعدد سیاہ پوش سیائے نکلے...... تیسری کار دونوں کے عقب میں فاصلے پر تھی۔
رچرڈسن اور پرائس نے روڈ بلاک تاخیر سے دیکھا اور گاڑی گھمانے کی کوشش کی۔ اسمتھ وہاں سے نکلنے کے بجائے، بلائے بے درماں کے مانند ان کے عقب میں آگیا۔ رچرڈسن کی گاڑی پوری رخ بدل نہیں سکی تھی...... جب اسمتھ کی گاڑی پہلو کے بل پھسلتی ہوئی اس کے ساتھ ٹکرائی۔ ان کا رخ پھر روڈ بلاک کی جانب ہو گیا۔ تب اسمتھ کو ادراک ہوا کہ دو عدد سیڈان اس کے عقب میں بھی ہیں۔ روڈ بلاک کے قریب اترنے والے سیاہ پوشوں نے پوزیشن لے لی تھی۔
رچرڈسن نے روڈ بلاک سے بچنے کے لیے بریک لگائے اور گاڑی سڑک سے اتارنے کی کوشش کی۔ عقب سے اسمتھ کے دائیں بائیں سے دونوں گاڑیاں گولی کی طرح رچرڈسن کی گاڑی کی طرف جا رہی تھیں۔ آخری لمحات میں دونوں گاڑیوں کے ڈرائیور باہر لڑھک گئے۔ اسمتھ جھلک ہی دیکھ پایا۔ سیکنڈ کے کسی لمحے میں وہ سمجھ گیا کہ کیا ہونے والا ہے۔ اسے کلین کے الفاظ یاد آئے......
اس کی گاڑی ترچھی حالت میں رکی ہوئی تھی۔ وہ... فی الفور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ تاہم اس نے کھڑے ہونے کی حماقت نہیں کی تھی۔
پہلا دھماکا ان دونوں متحرک گاڑیوں کا تھا جو رچرڈسن کی کار میں گھس گئی تھیں۔ دوسرا دھماکا تینوں گاڑیوں کے تصادم کا تھا جو روڈ بلاک کے ساتھ ہوا اور تیسرا دھماکا...... جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ روڈ بلاک پر پانچ گاڑیاں متصادم ہوئی تھیں۔ رچرڈسن اور پرائس کی گاڑی سینڈوچ بن گئی تھی۔ کم سے کم بھی تین فیول ٹینک پھٹے تھے۔ تاہم اسمتھ نے اندازہ لگایا کہ کلین کی بھیجی ہوئی گاڑیوں میں دھماکا خیز مواد بھی تھا۔
وہاں دیو قامت آگ کا گولا تھا جو فضا میں بلند ہوا اور واپس آتے ہوئے آتش بازی کے انار کے مانند پھٹ کے بکھر گیا۔ اسمتھ، زمین کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔
کچھ دیر بعد اس کے حواس بحال ہوئے تو دو نا معلوم

آدمیوں نے اسے سنبھالا۔ ''سر، آپ کو یہاں نہیں ہونا چاہیے۔''

''تم لوگ کون ہو؟''

ایک آدمی نے چابیاں اسمتھ کو پکڑائیں اور سڑک کی مخالف سمت میں سبز رنگ کی شیوی کی جانب اشارہ کیا۔

''آپ نکل جائیں...... وہائٹ ہاؤس میں، مسٹر کلین کے پاس پہنچیں۔ ہمیں یہاں کچھ کام کرنا ہے۔''

☆☆☆

بتھسڈا پہنچ کر اسمتھ نے لباس اتار پھینکا اور باتھ روم میں گھس کر گرم شاور میں بے سدھ ہوگیا۔ وہاں سے نکل کر زیریں لباس چڑھایا اور بستر میں گر گیا۔ چند گھنٹوں کے لیے ذہنی گھڑی اسٹارٹ کی اور آنکھیں بند کرلیں۔ وہ سوچکا تھا۔

بیدار ہوکر اس نے پھر شاور لیا۔ بعدازاں محفوظ لائن پر پیغامات دیکھے۔ ایک پیغام نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی۔ پیغام پیٹر کی جانب سے تھا۔ پیغام پڑھ کر اس نے کمپیوٹر سنبھالا۔ کوڈڈ پروگرام چلا کر فائل ڈاؤن لوڈ کی۔ فائل پیٹر نے بھیجی تھی جس کے مندرجات پڑھ کر وہ دنگ رہ گیا۔ اسمتھ نے اس کی نقل تیار کی۔ اصل فائل محفوظ کی اور پیٹر کو ای میل بھیجی:

''بہت اچھے...... شاندار۔ گھر واپس آجاؤ۔ مشروب میری جانب سے...... جے، ایس۔''

صبح کے آثار نمودار ہو رہے تھے۔ اسمتھ تیار ہوکر نکل پڑا۔ اس کا رخ وہائٹ ہاؤس کی جانب تھا۔ منزل پر گارڈ نے اس کی آئی ڈی دیکھی اور کمپیوٹر لسٹ میں نام چیک کرکے اسے آگے بڑھا دیا۔ میرین کارپورل، اسمتھ کے ہمراہ تھا۔ خاموش راہداریوں سے گزرتے ہوئے وہ مغربی بازو کے ایک چھوٹے سے دفتر میں پہنچے۔ ناتھن کلین نے اٹھ کر استقبال کیا۔ کلین کا حلیہ دیکھ کر اسمتھ متحیّر رہ گیا۔ کوورٹ۔ ون کے چیف کا شیو بڑھا ہوا تھا۔ لباس شکن در شکن تھا۔ تھکن کے آثار ہویدا تھے۔

''تم نے ایک کارنامہ انجام دیا ہے۔'' کلین نے تعریف کی۔ ''بے شمار لوگ تمہارے مقروض ہیں، اگرچہ وہ تمہیں نہیں جانتے۔'' کلین کے اشارے پر اسمتھ سر ہلاتا ہوا بیٹھ گیا۔

''اکیلا میں کچھ نہیں کرسکتا تھا۔''

''تمہاری کسرِ نفسی ہے۔''

''لیکن سر، آپ شاید کئی دن سے نہیں سوئے؟''

کلین کے تاثرات بدل گئے۔ ''تم نے نہیں سنا شاید؟''

''کیا نہیں سنا، سر؟''

''اچھا ہے، اچھا ہے...... اس کا مطلب بات پھیلی نہیں ہے۔'' کلین نے گہرا سانس لیا۔ ''آٹھ گھنٹے قبل کیپ کناورل پر مشن ڈائریکٹر ہیری لندن نے بتایا ہے کہ ڈسکوری ہنگامی حالات سے دوچار ہے...... ایک کے سوا تمام ممبرز ہلاک ہوچکے ہیں۔''

کلین نے افسردگی کے ساتھ کہا۔ اس کی آواز ٹوٹ گئی تھی۔ ''میگان بھی۔''

اسمتھ کو لگا جیسے اس کے عضلات اکڑنا شروع ہوگئے ہیں۔ اس نے بولنے کی ناکام کوشش کی۔ جب وہ بولا تو اسے اپنی آواز اجنبی لگی۔

''کیا ہوا سر، آگ؟''

کلین نے نفی میں سر ہلایا۔ ''شٹل ٹھیک کام کر رہی ہے...... کوئی اور ہی چیز ہے جس نے شٹل ممبرز کے جسم چھلنی کر دیے۔''

اسمتھ کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ ''ایک ممبر کیسے بچ گیا؟ کون ہے وہ؟''

''ڈیلن ریڈ۔''

اسمتھ سناٹے میں رہ گیا۔

''ہیری اور ناسا کے عہدیدار تگ و دو میں لگے ہیں کہ خلا میں کیا حادثہ پیش آیا۔''

''ریڈ کیسے بچ گیا؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

''اس کا سوٹ، اسپیس ورک کے لیے تھا۔ باقی کے پاس کوئی حفاظتی انتظام نہیں تھا۔ ایسے سوٹ بعض حفاظتی اشیا سے محروم ہوتے ہیں۔ بظاہر ریڈ کوئی تجربہ کر رہا تھا۔''

''میگان نے بتایا تھا کہ جب شٹل کو روانہ ہونا تھا، اس رات کوئی ریڈ سے ملنے آیا تھا...... نیز ریڈ اور ٹریلور کا تعلق بھی مشکوک تھا۔'' اسمتھ کو ہیوسٹن میں ڈائننگ ہال کی ملاقات یاد آئی۔ جب وہ میگان سے بات کر رہا تھا اور ریڈ بھی شامل ہوگیا۔ ٹریلور کو اسمتھ نے فاصلے سے گھورتے ہوئے پکڑا تھا۔

''سر، ہلاک شدگان کے اجسام کس حالت میں ہیں؟''

''چھلنی...... زخم، زخم...... خون ہی خون۔''

اسمتھ کے تاثرات پتھرا گئے۔ وہ نہیں سمجھ سکا کہ وہ حالتِ اشتعال میں ہے یا رنج و غم کی کیفیت سے دوچار ہے۔

''پیٹر کا پیغام ملا ہے۔'' اس نے خود کو سنبھالا۔

''ہرویزل سے اس نے خاصی بات چیت کی ہے...... بریا کا تعلق بینک سے پرانا اور نفع بخش ہے۔ خاص طور پر ایک آدمی کی وجہ سے جو اسے بار بار ادائیگی کرتا رہا۔ اس آدمی کا تعلق بیورزرمٹ اے، جی سے ہے۔''

اب کلین کے حیران ہونے کی باری تھی۔ ''فارما کی دنیا کا بہت بڑا نام؟''

اسمتھ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''گزشتہ تین برسوں میں بریا کے زیورچ اکاؤنٹ میں دس ڈپازٹ گئے ہیں...... ادائیگی بیورزرمٹ کی جانب سے کی گئی۔ آخری .... تین میں سے دو کی ادائیگی اس وقت ہوئی جب روس میں یاردینی اور امریکا میں ٹریلور مارا گیا۔''

''تیسرا ڈپازٹ؟'' کلین نے سوال کیا۔

''وہ میرے لیے تھا۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

''ثبوت؟''

جواب میں اسمتھ نے فلاپی ڈسک نکالی۔

کلین نے ڈسک لیے بغیر سر کو جنبش دی۔ ''اجرتی قاتل کو بیورزرمٹ کی جانب سے ادائیگی۔ یعنی بیورزرمٹ، اسمال پاکس کے سلسلے کی ایک کڑی ہے اور شاید مرکزی کڑی۔ لیکن دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ کمپنی کو اسمال پاکس کی ضرورت کیوں ہے؟ اور کمپنی نے بریا کو کس کے کہنے پر استعمال کیا اور معاوضہ ادا کیا؟ کیا ڈسک میں اس کا نام ہے؟'' کلین نے ڈسک کی طرف اشارہ کیا۔

''نہیں۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''تاہم نام تک رسائی مشکل نہیں۔ خود کارل بائر جیسی اتھارٹی ہی بریا کو استعمال کر سکتی ہے۔''

کلین کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ ''لیکن کہیں کسی کاغذ پر بائر کی انگلیوں کے نشانات کہ اس نے بریا کے لیے احکامات جاری کیے تھے...... یا کوئی ایسا ثبوت کہ اس کے کہنے پر بریا کو ادائیگی کی جاتی رہی؟ کیا یہ ایک علیحدہ مسئلہ نہیں؟''

''بالکل ہے...... بائر بہت محتاط رہا ہے۔'' اسمتھ کا لہجہ سپاٹ تھا۔ ''سوال ہے کہ اس نے اسمال پاکس کو کیوں منتخب کیا؟ کیا ویکسین بنانے کے لیے؟ نہیں۔ ویکسین تو ہم بھی بنا سکتے ہیں۔ شاید جینیٹک تبدیلی کے لیے۔ لیکن کیوں؟ اسمال پاکس پر برسوں سے تجربات ہوتے رہے ہیں۔ اسے میدانِ جنگ میں بطور ہتھیار مؤثر طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ انکیوبیشن کے دوران کافی وقت لیتا ہے۔ مریض میں علامات تیزی سے ظاہر نہیں ہوتیں۔ علامات ظاہر ہونے کے بعد مریض قلیل مدت میں نہیں مرتا۔ اس کے باوجود کارل بائر وائرس کے پیچھے پڑا رہا اور قتل و غارت گری سے بھی دریغ نہیں کیا۔''

''علامات کیا ہوتی ہیں؟ مریض کس طرح مرتا ہے؟''

''پہلی علامت منہ میں تالو پر ظاہر ہوتی ہے۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''پھر بڑھ کر چہرے اور بازوؤں پر...... اس کے بعد تمام جسم پر۔ آغاز میں تالو پر خونی خراش پڑتی ہے۔ زخم زخم لیکن خلا میں تجربہ کے بعد وائرس ہولناک ردعمل پیش کرتا ہے۔''

کلین پلک جھپکائے بغیر اسمتھ کو گھور رہا تھا۔ ''جیسے شٹل کے عملے کے ساتھ ہوا۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''کیا بائر نے اسمال پاکس، ڈسکوری تک پہنچائی......؟''

اسمتھ کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اذیت تھی۔ وہ میگان کا تصور ذہن سے صاف کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے آخری لمحات کس کرب و اذیت میں گزرے ہوں گے...... تصور میں میگان نے مرتے وقت کس کس کو یاد کیا ہو گا؟

''ایسا ہی ہے۔ اسمال پاکس وائرس، روانگی سے قبل شٹل کے اندر تھا۔''

''لیکن......''

''خلا میں...... مائیکروگریویٹی میں بیکٹیریا اور وائرس کو ری انجینئر کیا جا سکتا ہے...... یہ تبدیلی ایسی ہوتی ہے، جس کا زمین پر تصور نہیں کیا جا سکتا۔ ہم کرۂ ارض سے اسمال پاکس کا صفایا کرنے میں کامیاب رہے۔ لیکن دو مقامات پر اس کے نمونے محفوظ تھے...... امریکا اور روس۔

''بائر نے کسی طرح وائرس کو ہتھیار میں تبدیل کرنے کا طریقہ دریافت کر لیا...... ہو سکتا ہے، اسے پچاس یا ساٹھ فیصد کامیابی ملی ہو۔ ممکن ہے وہ پوری طرح مطمئن نہ ہوا ہو۔ پُریقین ہونے کے لیے اسے مختلف ماحول میں تجربے کی ضرورت تھی۔ ایسا ماحول جہاں بیکٹیریا وغیرہ نہایت سرعت سے نشوونما پاتے ہیں اور اس نے ایسا ہی کیا۔'' اسمتھ خاموش ہو گیا۔

''جان، اگر تمہارا تجزیہ درست ہے تو اس کا مطلب ڈاکٹر ریڈ، کارل بائر کے ساتھ ملا ہوا ہے؟''

''صرف وہ کیوں بچ گیا؟ وہ ناسا کے بائیومیڈیکل ریسرچ پروگرام کا ڈائریکٹر ہے اور کئی مرتبہ خلائی مشن پر جا چکا ہے۔ بائر کے لیے وہ بہترین آدمی ہے۔''

''تم کہنا چاہ رہے ہو کہ اس نے اپنی ہی ٹیم کا مرڈر کیا؟''

''یہی حقیقت ہے۔'' اسمتھ کے چہرے پر یاس آلود سنجیدگی تھی۔

''کیوں؟ آخر کیوں؟'' کلین نے ہاتھ مسلے۔ ''دیوانگی ہے۔''

''پہلی وجہ، کوئی گواہ نہ رہے...'' اسمتھ کی آواز ٹوٹ گئی۔ ''دوسری وجہ یہ دیکھنا تھا کہ اب وائرس انسان کا کیا حشر کرتا ہے؟''

کلین خاموش رہا۔ اس کے جبڑے بھنچے ہوئے تھے۔ کچھ دیر کے لیے وہاں سکوت نے ڈیرا ڈال دیا۔ بالآخر کلین گویا ہوا۔

''بائر... رچرڈسن، پرائس، ٹریلور، لارا ٹیلون...''

''ریڈ کو ملا کر فی الحال یہی مرکزی کردار ہیں۔ باقی مہرے تھے۔ کوئی نہیں بچا۔ مرکزی کرداروں میں ریڈ اور بائر سلامت ہیں۔'' اسمتھ نے کہا۔

''بائر کو اکھاڑنے کے لیے ہمیں مضبوط شواہد درکار ہیں۔ رچرڈسن اور پرائس کی گفتگو میں صرف بیورز رمٹ کا نام سنا گیا ہے۔'' کلین نے کہا۔

''نہیں سر، وقت نہیں ہے۔ بائیو ویپن، شٹل میں ہے اور شٹل ریڈ کے قابو میں ہے۔ بائر اور اس کے ساتھی ثبوت اور شواہد مٹا دیں گے اور مجھے یقین ہے کہ رچرڈسن اور پرائس کا ریکارڈ کھنگالنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ شٹل کی واپسی بائر کی ضرورت ہے۔ اسے ریڈ اور وائرس درکار ہیں۔ وہ ریڈ سے تو جان چھڑا لے گا۔ میرا مطلب ہے وائرس حاصل کرنے کے بعد...'' اسمتھ نے پُرسوچ انداز میں کہا۔ ''کتنی دیر میں ناسا ڈسکوری کو اتار لے گی؟''

''تقریباً آٹھ گھنٹے میں وہ کیلی فورنیا کے ایڈورڈ ائرفورس بیس پر ہوگی۔'' کلین نے سوالیہ انداز میں جواب دیا۔

اسمتھ نے آگے جھک کر کہا۔ ''کیا آپ فوری طور پر مجھے پریذیڈنٹ سے ملوا سکتے ہیں؟''

☆☆☆

دو گھنٹے بعد کلین اور اسمتھ، اوول آفس سے متصل چھوٹے سے دفتر میں موجود تھے۔ پریذیڈنٹ میٹنگ میں تھے... دوران انتظار کیپ کنا ورل سے کال آئی۔

''مسٹر کلین! میں ہیری لندن، مشن کنٹرول... آپ نے سوال کیا تھا؟''

''میں سن رہا ہوں۔''

''ہم شٹل کو بحفاظت واپس لانے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ اگرچہ اس سے پیشتر ہمیں ایسی صورتِ حال کا سامنا نہیں رہا۔ تاہم میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ ڈسکوری کو نیچے اتار لیں گے۔''

''شکریہ مسٹر لندن، میں رابطے میں رہوں گا۔'' کلین نے اسمتھ کی جانب دیکھا۔

''تمام بات چیت، لندن کے پاس ''بلیک بک'' میں محفوظ ہے۔'' کلین نے اسمتھ کو آگاہ کیا۔

''میرا اندازہ ہے کہ اس ریکارڈ میں کارل بائر کا نام بھی آیا ہوگا۔''

''ریڈ نے بائر سے اپنا حصہ تو وصول کرنا ہے۔'' کلین نے اسمتھ کی بات کی تصدیق کی۔

''سمجھ میں آتا ہے۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''بائر کو اس وقت سائٹ پر ہونا چاہیے، جب ریڈ اپنی سواری کے ساتھ اترے۔ کسی بہانے سے ریڈ، بائر کو بلائے گا۔''

کلین نے اثبات میں سر ہلایا اور کلوز ڈ سرکٹ مانیٹر کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں ایک تصویر اچانک نمودار ہوئی تھی۔

''کھیل شروع۔''

☆☆☆

پریذیڈنٹ کاسٹیلا کے چہرے پر تفکر کے اثرات تھے۔ وہ اپنی ڈیسک کے عقب میں براجمان تھا۔ تفکر پر اختیار اور اعتماد حاوی تھا۔ اس نے وہاں موجود افراد پر نظر ڈالی۔ سی آئی اے کی نمائندگی بل ڈاج کر رہا تھا۔ وہ ناسا کی تازہ ترین سرگرمی سے آگاہ تھا۔ ڈاج کے ساتھ قومی سلامتی کی مشیر مارتھا نیسبٹ بیٹھی تھی۔ اس کے سامنے سیکریٹری اسٹیٹ سائمن ٹرمپ موجود تھا۔

''مجھے امید ہے کہ آپ لوگوں نے حالات کے مطابق اپنے خیالات کو مجتمع کرلیا ہوگا۔ ہمیں ٹھیک درست فیصلہ کرنا ہے۔'' پریذیڈنٹ نے آغاز کیا۔ ''ڈسکوری تقریباً ایک گھنٹے میں اس کھڑکی کے قریب ہوگی جہاں سے وہ دوبارہ زمینی فضا میں داخل ہوجائے گی۔ اس مقام پر گراؤنڈ کنٹرول کے لیے صورتِ حال بہت حساس ہوگی اور ڈسکوری کی اترائی مدّھم ہوجائے گی۔ لہٰذا چار گھنٹے کا وقت صرف ہوگا۔ پچھتر منٹ مزید درکار ہوں گے جب وہ ایڈورڈ بیس پر لینڈ کرے گی۔ سوال سادہ ہے۔ کیا اسے لینڈ کرنے

دیا جائے؟''

''سر، ایک سوال ہے۔'' مارتھا نے لب کشائی کی۔

''وہ مقام یا وقت کون سا ہے، جب ہم اسے فضا میں تباہ کرنے کا آپشن کھو بیٹھیں گے؟''

''بظاہر اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جیسا کہ آپ لوگوں کے علم میں یہ بات آچکی ہے کہ شٹل خود کار تباہ کن مواد کے ساتھ آرہی ہے...... نیز ہم پبلسٹی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ تاہم امکان ہے کہ سیٹلائٹ ریلے کے ذریعے ہم تباہی کا نظام فعال کر سکتے ہیں۔ غالباً یہ ممکن ہے کہ اس طرح ہم شٹل کی موجودہ پوزیشن سے لے کر زمین چھونے سے قبل...... اسے کسی وقت بھی تباہ کر دیں۔''

''لیکن مسٹر پریذیڈنٹ، شٹل میں جو کچھ ہے وہ خلا میں ڈیزائن کیا گیا ہے۔ وہ ہمارے ماحول میں سرایت کرنے کے لیے غیر موثر ہے۔'' بل ڈاج نے کہا۔

''ایسا ہی ہے۔'' پریذیڈنٹ کاسٹیلا نے کہا۔

''سر، یہ بھی صحیح ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ درحقیقت ڈسکوری کے اندر ہوا کیا؟'' سائمن نے نکتہ اٹھایا۔ ''ہمارے پانچ قیمتی، تجربہ کار افراد ختم ہو گئے۔ ہم نہیں جانتے، کیوں اور کیسے؟ ایک ابھی زندہ ہے۔ میدانِ جنگ میں ہم مارے جانے والوں کو بھی واپس لاتے ہیں اور اگر کوئی بچ جائے تو ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ اسے واپس لایا جائے۔''

''میں اتفاق کرتی ہوں۔'' مارتھا بولی۔ ''پہلی بات بظاہر شٹل میں میکینکل خرابی نہیں ہے۔ دوسرے ناسا کی کوششیں جاری ہیں۔ اگر تمام افراد، جن میں ایک زندہ ہے کو زمین پر لایا جائے تو کیا ہو سکتا ہے...... اس وقت وہ کھانے پینے کی اشیا کو جانچ رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ مائیکرو گریویٹی میں جراثیم بہت تیزی سے پروان چڑھتے ہیں۔ اس بات کے بہت زیادہ امکانات ہیں کہ نامعلوم خطرہ زمین پر بے اثر ہونے کے ساتھ خلا میں ناقابلِ مزاحمت عفریت ہو۔''

''خواتین وحضرات!'' پریذیڈنٹ کاسٹیلا نے ان سب پر گہری نظر ڈالی اور کہا۔ ''آپ سب کے سوال، تبصرے اور مشورے اپنی اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں۔ آپ کی رائے کا احترام کرتے ہوئے شٹل کا زمین پر آنا ضروری ہے۔''

پریذیڈنٹ نے مزید کہا۔ ''اگرچہ بچنے والا خود ڈاکٹر ہے لیکن اس کے پاس وقت، سہولت اور ضروری مدد نہیں ہے۔ لہٰذا وہ نتیجہ خیز تحقیق کرنے سے قاصر ہے۔ ہم صرف لاشوں کی عمومی کیفیت سے آگاہ ہیں لیکن اموات کی حقیقی وجہ سے محروم ہیں۔'' پریذیڈنٹ نے حاضرین پر ایک طائرانہ نظر ڈالی۔ ''ایک امر یقینی ہے۔ ہیری لندن کے ذہن میں شٹل تباہ کرنے کا خیال تک نہیں ہے۔ آخری فیصلہ شٹل کی لینڈنگ ہے۔''

''سر میرے پاس ایک حل ہے۔ افسوسناک سانحے کے بعد جنرل رچرڈسن ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ وہ اسپیس سیکیورٹی ڈویژن کا کو۔ ڈائریکٹر تھا۔ اس نے چند باتیں مجھ سے شیئر کی تھیں۔ رچرڈسن کو وہم تھا، کہیں مشن کے ساتھ کوئی انہونی نہ ہو جائے۔ یہ ایک اور سانحہ ہے کہ ایسا ہو گیا...... اس کا وہم حقیقت بن گیا۔ لہٰذا ہم نے ایک علیحدہ خاص سہولت ڈیزائن کی......'' بل ڈاج کی بات ادھوری رہ گئی۔

''اور یہ سہولت کہاں ہے؟'' سائمن نے سوال کیا۔

''لاس اینجلس سے شمال مشرق میں ساٹھ میل کے فاصلے پر ''گروم لیک'' ہے۔ وہ جگہ ہماری پروازوں کی آزمائش کے لیے ہے۔''

''میں سمجھا نہیں؟'' پریذیڈنٹ نے کہا۔

بل ڈاج نے بریف کیس سے ایک ویڈیو کیسٹ برآمد کی اور اسے وی سی آر میں پلے کر دیا۔ سب ٹی وی اسکرین کو تک رہے تھے۔ جہاں ایک صحرائی علاقے کی شبیہ ابھرنا شروع ہوئی......

''یہاں تو کوئی خاص بات نظر نہیں آرہی۔'' مارتھا کی آواز آئی۔

''اسے قصداً خفیہ رکھا گیا ہے۔'' بل ڈاج نے جواب دیا۔ ''آئیڈیا ہم نے اسرائیل سے مستعار لیا تھا۔ اسرائیل کے پاس اپنے فائٹر کرافٹس کو چھپانے کے لیے زمین ناکافی تھی۔ انہوں نے زیرِ زمین بنکر بنا کر اس کا حل نکالا۔ زیرِ زمین رن وے بھی تھا۔ جن کی اپنی جدید خصوصیات ہیں۔'' اس نے اسکرین کی طرف اشارہ کیا۔

''وہ ہمارا ایک رن وے ہے۔'' بل ڈاج نے بٹن دبا کر فریم منجمد کیا۔ ''یہاں رن وے بظاہر ختم ہو رہا ہے۔ لیکن دراصل یہ مزید چھ سو فٹ آگے چلا گیا ہے اور ڈھلوان کی شکل میں بنکر میں چلا جاتا ہے۔ رن وے کے دونوں سروں پر صورتِ حال اسی طرح ہے۔'' اس نے بٹن دبا کے ویڈیو آگے بڑھائی۔ ''زمین کے نیچے ہائیڈرولک جیک کا سسٹم ہے۔ اندر روشنیوں کی وجہ سے تاریکی نہیں ہے۔ وہ جراثیم کش چیمبر ہے۔ جس کی دیواروں میں دہرا کنکریٹ ہے۔

دیواروں کی موٹائی چھ فٹ ہے۔ ہوا کی آمدورفت کے لیے ''ہیپا فلٹرز'' ہیں۔''

''بنکر کی دیواریں بے حد مضبوط اور کئی فٹ موٹی ہیں۔ شٹل کے اندر جاتے ہی بنکر خودکار طریقے سے سیل ہو جائے گا۔ اندر ایک بڑی ٹیوب خاص مقصد کے لیے بنائی گئی ہے۔ ٹیوب کا ایک سرا شٹل کے ساتھ اور دوسرا چیمبر کے ساتھ مل جائے گا۔ ریڈ کو شٹل سے ٹیوب میں اور پھر چیمبر میں لایا جائے گا۔''

''اگر شٹل کے اندر ایسا کوئی خطرہ ہوا جو ہمارے لیے قابلِ برداشت نہیں......؟'' مارتھا نے تشویش ظاہر کی۔

''ایسی صورت میں ٹیم کو باہر نکال لیا جائے اور پھر یہ ہوگا۔'' بل ڈاج نے اسکرین کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں شعلے ہی شعلے نظر آرہے تھے۔ ''ہمارے بندوبست میں تین فیول بم ہیں۔ آگ اور تپش ہر شے کو راکھ تک بھسم کردے گی۔ ہر شے، ہر چیز...... یہی میرے الفاظ ہیں۔''

''مجھے چند منٹ درکار ہیں۔ آپ لوگ بات چیت کریں۔ میں جلد واپس آتا ہوں۔'' پریذیڈنٹ یہ کہتے ہوئے کھڑے ہوگئے۔

☆☆☆

پریذیڈنٹ کاسٹیلا دروازہ کھول کر ملحقہ کمرے میں داخل ہوئے۔ کلین اور اسمتھ وہاں موجود تھے۔

''سب دیکھا اور سنا...... کیا کہنا ہے آپ دونوں کا؟''

دونوں کلوزڈ سرکٹ اسکرین اور اسپیکر پر سب دیکھ اور سن چکے تھے۔

''بہت دلچسپ۔'' کلین نے جواب دیا۔ ''کتنا بڑا اتفاق ہے۔ ناقابلِ تصور۔ گروم لیک پر ریڈی میڈ نظام پہلے سے موجود ہے اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی؟''

''میرے خیال اور معلومات میں ایسا کچھ نہیں تھا۔'' پریذیڈنٹ نے کہا۔ ''یقیناً بل ڈاج کے بجٹ میں بلیک منی کا اضافہ ہوچکا ہے۔ اسی لیے اسے فکر نہیں تھی کہ کسی کو خبر ہوتی ہے یا نہیں۔''

''یہ انتظام صرف ایک مقصد کے لیے کیا گیا ہے۔ مسٹر پریذیڈنٹ ...... شٹل کو بنکر میں لاکر وائرس نکال لیا جائے اور اسپیس کرافٹ کو تباہ کردیا جائے۔'' اسمتھ نے کہا۔

''میں اتفاق کرتا ہوں۔'' کلین نے سر ہلایا۔

''انتظام میں کئی برس لگے ہوں گے اور بائر کا منصوبہ بھی طویل المدتی تھا۔ گروم لیک میں بائر کو بل ڈاج جیسے ساتھی کی ضرورت تھی۔ رچرڈسن کی پوزیشن مختلف تھی۔ کیمیکل بائیولوجیکل ٹریٹی، پبلک ریکارڈ کا حصہ ہے جس پر آپ نے دستخط کیے تھے اور رچرڈسن نے اسے منظور کرانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔''

''اور اس نے وہ لکیر کراس کرلی جو حُبّ الوطنی اور غداری میں تفریق پیدا کرتی ہے۔'' کاسٹیلا نے تبصرہ کیا۔ ''میں نے تم دونوں کا منصوبہ سن لیا ہے لیکن میں پھر استفسار کرتا ہوں، کیا تم لوگ چاہو گے کہ ہم اسے زمین پر لے آئیں؟''

☆☆☆

پریذیڈنٹ کی واپسی پر اوول آفس میں خاموشی چھا گئی۔ تینوں پریذیڈنٹ کی جانب متوجہ تھے۔

''خاتون اور حضرات، آپ لوگوں کی شرکت اور آرا کا شکریہ۔ میں نے تمام گفتگو بغور سنی اور تجزیے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ شٹل کو گروم لیک پر اترنے دیا جائے۔'' پریذیڈنٹ نے منظوری دی۔

تینوں سر اثبات میں ہلے۔

''بل، تم مجھے گروم لیک پروگرام کی تفصیل بتاؤ گے...... شٹل اور اسپیس کرافٹ کے ساتھ کیا اور کیسے کرنا ہے۔''

''سر، ایک گھنٹے میں تفصیل آپ کو فراہم کردی جائے گی۔'' سی آئی اے ڈائریکٹر کی آنکھوں میں چمک تھی۔ ''آخری بات سب کے علم میں ہونی چاہیے۔ ڈاکٹر ریڈ نے خاص طور پر ڈاکٹر کارل بائر کی موجودگی کی درخواست کی تھی۔ یہ ایک محفوظ اور اچھی درخواست ہے۔ کیمیائی حیاتیاتی حادثوں کے لیے دنیا میں بائر جیسی اتھارٹی موجود نہیں۔ ماضی میں وہ پینٹاگون کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ اس میں گروم لیک کا پروجیکٹ بھی شامل تھا۔ اس کی موجودگی اس موقع پر ایک قیمتی اثاثے کی حیثیت رکھتی ہے۔''

''ٹھیک ہے۔ ملاقات ختم ہوتی ہے۔ ائرفورس ون دو گھنٹے میں ''نیواوا'' کے لیے پرواز کر جائے گا۔'' پریذیڈنٹ نے اختتامی جملہ کہا۔

☆☆☆

کارل بائر، کیلی فورنیا میں اپنی کمپنی کی شاخ کے قریب موجود تھا۔ وہ آگاہ تھا کہ شٹل گروم لیک میں ہی لینڈ کرسکتی ہے۔ کیلی فورنیا میں اس کی موجودگی کو اتفاق پر محمول کیا جائے گا۔ یہاں سے وہ کم وقت میں گروم لیک پہنچ سکتا تھا۔ جب اسے ہیری لنڈن کی کال موصول ہوئی تو اس نے مصنوعی شاک کا کامیاب اظہار کیا۔ بعدازاں گہرے رنج

اور تفکر کے ساتھ چند فقرے ادا کیے۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ ہیری لندن نے اسے بتایا کہ ریڈ کی درخواست کے مطابق گروم لیک پر بائر کی موجودگی ضروری ہے۔ بائر نے بلاتامل اپنے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ساتھ ہی اس نے مشورہ دیا کہ اس کی موجودگی کی کلیئرنس کے بارے میں جنرل رچرڈسن سے بھی معلوم کیا جائے۔

فلائٹ ڈائریکٹر نے لڑکھڑاتی آواز میں بائر کو بتایا کہ رچرڈسن اور پرائس کس طرح ایک حادثے میں ہلاک ہوگئے۔ یہ سن کر بائر واقعتاً حیرت زدہ رہ گیا۔ اس نے ہیری لندن کا شکریہ ادا کیا اور فی الفور سی این این ڈاٹ کام پر آگیا۔ بائر نے بغور حادثے کی جزئیات پڑھیں۔ تصاویر دیکھیں۔ دونوں کی اموات ہر زاویے سے حادثاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

''اچھا ہوا'' وہ بڑبڑایا۔ ''دو اہم گواہ ختم ہوگئے۔''

اس کے نزدیک، دونوں کی افادیت ختم ہو چکی تھی۔ جاتے جاتے وہ ایک اچھا کام کر گئے...... اسمتھ کو ساتھ لے گئے۔

☆☆☆

''مونجاوا'' ڈیزرٹ کے ساتھ لاس اینجلس کے شمال مشرق میں پچھتر میل کے فاصلے پر ایڈورڈ ائرفورس بیس کی زمین تھی۔ بومبرز اور فائٹر ائرکرافٹس کے علاوہ شٹل کا لینڈنگ زون علیحدہ تھا۔ چھ مقامات ''ریڈ'' (RAID) ٹیموں کے لیے مخصوص تھے۔ ٹیمیں، کیمیائی حیاتیاتی حادثے کی صورت میں حرکت پذیر ہوتی تھیں۔ عوام کو ریڈ کی ٹیموں سے بے خبر رکھا جاتا تھا۔

RAID کسی حد تک NEST سے مشابہ تھی، جس کے ماہرین شکاریوں کے مانند تھے۔ وہ گمشدہ یا چوری کردہ نیوکلیئر ہتھیاروں کا سراغ لگاتے تھے۔ ایمرجنسی کے لیے C-130 اور تین کمانچی ہیلی کاپٹرز کی سہولت مہیا تھی۔ باسکٹ بال کورٹ جتنے بڑے چیمبر میں RAID کے گیارہ آدمی لیول فور کے حیاتیاتی خطرے سے نمٹنے کی تیاری کر رہے تھے۔ انہوں نے خاص قسم کے سوٹ پہنے ہوئے تھے اور اسلحہ ساتھ رکھا تھا۔ بارھویں آدمی کا نام جیک ریلی تھا۔ کمانڈر جیک ریلی اپنے دفتر میں تھا جہاں ایک آفیسر اور اسمتھ موجود تھے۔ کلین، ٹیسٹ سائٹ پر موجود تھا۔ جیک ریلی کو پریذیڈنٹ کی جانب سے ہدایت مل چکی تھی کہ وہ اور اس کی ٹیم اسمتھ کے احکامات کے تحت حرکت کرے۔

گھنٹی بجنے پر فون ریلی نے اٹھایا۔

''یس سر...... سمجھ گیا۔ جی، یہیں ہے۔'' اس نے فون اسمتھ کی جانب بڑھایا۔

''جان، کیا صورتِ حال ہے؟'' پریذیڈنٹ کی آواز آئی۔

''ہم تیار ہیں، سر۔ صرف چیمبر بنکر اور شٹل کے نقشے درکار ہیں۔''

''نقشے مل جائیں گے۔ تم اور ریلی دیکھو پھر مجھے کال کرنا۔''

چند منٹ بعد کمیونیکیشن آفیسر نے فیکس سے آنے والے نقشے نکال کر میز پر رکھ دیے۔ اسمتھ نے ایک نقشہ الگ کیا۔ نقشے میں بڑی جگہ کی نشاندہی کی گئی تھی۔ جو چوکور شکل میں ایک سو چالیس فٹ طویل تھی۔ چوڑائی چالیس فٹ اور بلندی ساٹھ فٹ تھی۔ اس کی چھت درحقیقت خفیہ ریمپ تھا۔ شٹل کے داخلے کے وقت یہ کھلتا اور پھر واپس بند ہو جاتا۔ گویا شٹل کو ایک مضبوط زنداں میں مقید ہو جانا تھا۔ غور کرنے پر دیواروں پر گیس پائپ نظر آرہے تھے۔ جو نیم پوشیدہ تھے۔ اسمتھ نے سوچا کہ فیول بم پھٹیں گے تو لازمی وہاں گیس بھی بھر جائے گی۔ نتیجہ خوفناک الاؤ کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ اندر دیوار کے ساتھ ایک ٹیوب بھی دکھائی دے رہی تھی۔ اسمتھ نے شٹل اور بنکر کو اسٹڈی کیا۔

''شٹل میں کیا ہو سکتا ہے؟'' ریلی نے سوال کیا۔

''جو کچھ ہے ہم اسے نکال لیں گے، قبل اس کے کوئی اور نکالے۔''

ریلی، اسمتھ کا بازو پکڑ کر ایک طرف لے گیا۔ ''جان، کیا ہو رہا ہے؟ عجیب سرگرمی ہے۔ پریذیڈنٹ بذاتِ خود موجود ہیں۔ مختلف ہدایات آرہی ہیں۔ اب یوں لگ رہا ہے کہ تم شٹل میں سے کچھ نکالنے جا رہے ہو......؟''

اسمتھ مزید کونے میں ہو گیا اور سرگوشی کی۔ ریلی کا منہ کھلا اور بند ہو گیا۔ وہ ہراساں نظروں سے اسمتھ کو دیکھ رہا تھا۔ ریلی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ سوچ رہا تھا کاش اس نے کچھ نہ پوچھا ہوتا۔ بعض اوقات لاعلمی بہتر ہوتی ہے۔

☆☆☆

میگان اولسن نے حقیقت قبول کر لی تھی۔ ہر ترکیب آزمالی تھی۔ ائرلاک ڈور، ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔ وہ دروازے سے پیچھے ہٹ گئی۔ ریڈ اور مشن کنٹرول کی آوازیں ہیڈسیٹ کے ذریعے اس کی سماعت سے ٹکرا رہی تھیں۔ شٹل چند منٹ بعد خلائی ماحول سے نکل کر زمینی فضا

کی آخری حدِ فاصل کو توڑنے والی تھی۔ جس کے بعد وہ کششِ ثقل کی زد میں آجاتی۔ ایک حربہ باقی تھا۔ وقت کم تھا۔ بڑی فیصلہ کن اور نازک صورتِ حال تھی۔ میگان آگاہ تھی کہ شٹل جب خلا سے کرۂ ارض کی سرحد پار کرے گی تو کیا ہوگا......

ایسا ہی لگے گا جیسے وہ کسی طاقتور سانڈ کی پشت پر ہے جو عالمِ اشتعال میں اچھل کود کررہا ہے۔ جو کرنا تھا فوراً کرنا تھا۔ وہ چاروں دھماکا خیز بولٹس کو گھور رہی تھی۔ جو دروازے کے چاروں کونوں پر موجود تھے۔ یہ ترکیب انتہائی ہنگامی صورتِ حال کے لیے تھی۔ چاروں بولٹس میں ٹائمر تھے۔ ایک کو چھیڑنے پر چاروں کے ٹائمر اسٹارٹ ہوجاتے تھے۔ چاروں بولٹ ہٹنے پر معین وقت پر دھماکے کے ساتھ طوفانی دھکا اندر کی جانب آتا۔ میگان کو پچاس فٹ دور ہونا چاہیے تھا۔ وہاں حد سے حد چودہ پندرہ فٹ کی گنجائش تھی۔ اس کے زخمی ہونے کے امکان کافی روشن تھے۔ کوئی کرشمہ ہوبھی جاتا تو اس کا خلائی سوٹ ضرور متاثر ہوتا۔ ریڈ کی پھیلائی ہوئی موت حفاظتی سوٹ کے بغیر اسے منٹوں میں ختم کر دیتی۔

میگان نے منفی خیالات کو ہٹا کر خود کو پُرسکون کیا۔ تاہم سینے میں دل ہتھوڑے کے مانند چل رہا تھا۔ میگان نے توجہ بولٹس پر مرکوز کی۔ جن کا رنگ سرخ تھا۔ درمیان میں زرد نشان تھا۔ فرش سے کچھ اوپر وہ بے وزنی کی کیفیت میں دروازے کی طرف گئی۔ زیریں دائیں بولٹ کے مرکزی زرد نشان کو دبایا۔ مختصر کنٹرول پینل نمودار ہوا۔ دو الفاظ چمک رہے تھے۔ ہاں یا نہ...... میگان نے گلو میں پوشیدہ انگلی احتیاط سے ہاں پر رکھ دی۔

''اوہ نو......و......''

ٹائمر آن ہوگیا تھا۔ معین وقت محض ساٹھ سیکنڈ تھا۔

میگان نے حتی الامکان تیزی سے حرکت کی اور دوسرا زیریں بولٹ بھی فعال کردیا۔ اس نے گھٹنے خم کیے اور پیروں سے فرش کو دبایا۔ تیرتا ہوا جسم اوپر اٹھا اس نے سنبھل کر باری باری بالائی دو بولٹ بھی فعال کر دیے۔ اس کے بیس سیکنڈ بچے تھے۔ اس نے دونوں پیر دروازے پر ٹکا کر خود کو پیچھے دھکیلا۔ وہ آخری حد تک دور ہٹ گئی۔ اسے دروازے کی طرف پشت کرنی چاہیے یا دیوار کے متوازی رہنا چاہیے تھا۔ یوں کم از کم چہرہ محفوظ رہنے کا امکان تھا لیکن وہ چاروں بولٹس کے مرکز میں جھلملاتی روشنی کو تکتی رہ گئی...... اور...... اور...... دھماکا ہوگیا۔

☆☆☆

دو منزل اوپر فلائٹ ڈیک پر ریڈ، ہیری لنڈن سے آخری ہدایات لے رہا تھا۔

''تم بہت قریب ہو۔'' لنڈن کی آواز آئی۔

''بلیک آؤٹ میں کتنی دیر ہے؟''

''پندرہ سیکنڈ۔'' لنڈن کا جواب آیا۔

کرۂ ارض کی فضائی سرحد میں داخل ہوتے وقت مواصلاتی روابط منقطع ہوجاتے ہیں۔ جسے ''بلیک آؤٹ'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ تقریباً تین منٹ کا انقطاع ہوتا ہے۔ تجربہ کار خلا بازوں کے لیے بھی یہ وقفہ اعصاب شکن ہوتا ہے۔

''کیا تم نے بیلٹ باندھ لی ہے؟''

''جتنا باندھ سکتا تھا، باندھ لیا۔ میرا خلائی سوٹ بہت دبیز ہے۔''

''حوصلہ رکھو۔ ہماری کوشش ہے کہ کم وقت میں اور کم جھٹکوں کے ساتھ تمہیں خلا سے اندر لے آئیں۔'' ہیری لنڈن نے کہا اور گنتی شروع کی۔

ریڈ نشست میں جما ہوا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے ذہن میں تھا کہ بلیک آؤٹ کے بعد وہ خلائی لیب میں جائے گا اور......

شٹل نے جھٹکا کھایا۔ ریڈ کو لگا جیسے اس کے بندھن ٹوٹ رہے ہیں۔

''ہیری یہ کیا مصیبت؟''

''ریڈ کیا ہوا؟''

''ہیری، یہاں......

رابطہ یک لخت منقطع ہوگیا۔ ہیری لنڈن نے ٹیم کے ارکان کو دیکھا۔ ''ٹیپ چلاؤ۔''

''ہیری، یہ کیا مصیبت ہے؟''

''ریڈ، کیا ہوا؟''

''ہیری یہاں......''

''...... ایک دھماکا ہوا ہے۔'' لنڈن نے سرگوشی کے انداز میں فقرہ مکمل کیا۔

☆☆☆

ائرفورس ون کے کانفرنس کا دروازہ اچانک کھلا اور کمیونیکیشن آفیسر بوکھلایا ہوا اندر داخل ہوا۔ پریذیڈنٹ نے اس کا دیا پیغام پڑھا...... اور چہرے کی سرخی مدھم پڑ گئی۔

''کیا یہ صحیح ہے؟'' پریذیڈنٹ نے آفیسر کو گھورا۔

''سر، ہیری لنڈن نے دیا ہے۔''

"رابطہ کراؤ۔ ابھی، اسی وقت۔" پریذیڈنٹ نے ٹیبل کے اطراف میں نظر دوڑائی۔ "شٹل میں دھماکا ہوا ہے۔"

☆☆☆

بولٹ، راکٹ کے مانند میگان کی جانب آئے اور دیوار میں گھس گئے۔ عین اسی وقت شٹل زمینی ماحول کی حد پار کرتے ہوئے شدید انداز میں جھٹکے کھا رہی تھی۔ لہٰذا اُڑتا ہوا دروازہ لہراتا ہوا میگان کے مخالف بائیں دیوار سے ٹکرایا۔ پھر کیرم کی گوٹ کے مانند ٹکرا کے پلٹا اور انچوں کے فاصلے سے میگان کے قریب سے گزرا...... دوسری دیوار سے ٹکرایا......کرشمہ ظہور پذیر ہو چکا تھا۔

میگان نے حواس بحال کیے اور تیرتی ہوئی خلا سے نکل گئی۔ اس کا رخ اوپر مڈ ڈیک کی جانب تھا۔ جہاں وہ بیرل نما سرنگ میں جا سکتی تھی۔ پھر سیدھی خلائی تجربہ گاہ میں......

☆☆☆

ریڈ، میگان کو گالی دیتا ہوا بڑبڑایا۔ مردود نے بولٹ اُڑا دیے ہیں۔ وہ کونسول کی اشارتی روشنیوں کو دیکھ رہا تھا جو ظاہر کر رہی تھیں کہ ائرلاک کا کوئی دروازہ خرابی کا شکار ہے۔ اس نے تیزی سے اپنے بندھن کھولے۔ وہ دو منزل اوپر تھا اور اسے نیچے جانا تھا۔ پانی میں ڈائیو لگانے والے پیراک کے مانند وہ سر کے بل متحرک ہوا۔ ریڈ نے اندازہ لگایا کہ وہ دو منٹ میں میگان کو تلاش کر لے گا۔ بلیک آؤٹ ختم ہو گیا تھا۔ ریڈ جانتا تھا کہ دھماکا نہ سننے کے باوجود ہیری لندن کو آلات کے ذریعے علم ہو جائے گا۔ حساس ریکارڈنگ بتا دے گی کہ دھماکا ہوا ہے۔

وہ میگان کی دلیری پر حیران تھا۔ ائرلاک کی محدود جگہ میں دروازہ اُڑانے کا مطلب تھا...... ننانوے فیصد موت۔ وہ مڈ ڈیک تک پہنچ گیا۔ آنکھ کے کونے پر اسے حرکت کا احساس ہوا۔

"مائی گاڈ، وہ زندہ ہے۔" ریڈ نے میگان کو دیکھا۔ جس کی پشت ریڈ کی جانب تھی۔ وہ اس وھیل کو گھما رہی تھی جیسا آبدوز میں ہوتا ہے۔ وہ سرنگ میں جانا چاہتی تھی۔ ریڈ نے ٹول باکس کی طرف حرکت کی اور اس میں مخصوص طرز کی آری پر ہاتھ ڈالا۔

☆☆☆

اسمتھ، کمانچی ہیلی کاپٹر میں محوِ پرواز تھا۔ ہمراہ RAID کے ایجنٹ تھے۔ ریلی بھی موجود تھا۔ اسمتھ نے ریلی کی طرف دیکھا۔ "ہم کتنی دور ہیں؟" اس نے ہیلمٹ کے مائیکروفون میں سوال کیا۔

"چالیس منٹ۔"

اسمتھ نے دوسرا سوال کرنا چاہا لیکن اس کے ہیڈسیٹ میں نئی آواز سنائی دی۔

"بلیو برڈ کالنگ، ریڈ ون۔"

"دس از ریڈ ون۔" اسمتھ نے فوراً جواب دیا۔ بلیو برڈ ناتھن کلین تھا۔

"جان؟"

"یہاں ہوں، سر...... ہم منتظر تھے کال کے۔"

"ہمیں نئی صورتِ حال کا سامنا ہے۔ پریذیڈنٹ کا آرڈر ہے کہ تم لوگ نئے مشن کے لیے ان کے ساتھ مل جاؤ۔"

"یس سر...... نئی صورتِ حال......؟"

"مشن کنٹرول، ریڈ سے رابطے میں تھے۔ شٹل کا رابطہ معمول کے مطابق بلیک آؤٹ کے دوران منقطع ہو گیا تھا۔ ہیری لندن کا کہنا ہے کہ اس وقت شٹل میں دھماکا ہوا تھا۔ بعد ازاں کمپیوٹر نے تصدیق بھی کر دی۔"

"کیا خلائی جہاز صحیح سلامت ہے؟"

"آلات کی ریڈنگ کے مطابق ٹھیک ہے۔ دھماکا ایک ائرلاک میں ہوا تھا۔ وجوہات کا علم نہیں۔ بظاہر بولٹ اُڑنے سے ہو سکتا ہے۔" کلین نے رائے دی۔

"خود ریڈ اس وقت کہاں تھا؟" اسمتھ نے سوال کیا۔

"فلائٹ ڈیک پر...... لیکن ہیری لندن یقین سے نہیں کہہ سکتا، کتنا نقصان ہوا ہے۔ ریڈ کی سلامتی بھی مشکوک نظر آ رہی ہے۔ جان، اوپر بالکل خاموشی ہے۔"

☆☆☆

بولٹ اُڑنے سے چند سکنڈ قبل میگان نے ریڈ اور ہیری لندن کے مابین آخری مکالمہ سنا تھا۔ وہ جب مڈ ڈیک تک پہنچی تو اسے ادراک تھا کہ ریڈ تحقیق کے لیے نیچے آئے گا۔ وہ تصدیق کرنا چاہے گا کہ وہ مر چکی ہے۔ اگر میگان اسے ائرلاک میں نظر نہ آئی، پھر وہ دوسری جگہوں پر تلاش کرے گا۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ زیادہ دیر خود کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ ریڈ تلاش کر لے گا۔

سرنگ کا وھیل گھماتے وقت اس کے ذہن میں تھا کہ اس کی پشت ان سیڑھیوں کی جانب ہے جو تینوں منزلوں کو ملاتی ہے۔ ریڈ نے اسے دیکھا تو اس کے پیچھے آئے گا۔ خود کو بچانے کے لیے میگان کے لیے ضروری تھا کہ وہ عقب

سے غافل نہ رہے۔ اس مقصد کے لیے اس نے ایک چھوٹا شیشہ فٹ کیا تھا جو عقبی منظر اجاگر کررہا تھا۔ اسی پیش بینی نے اس کی زندگی بچالی، مڑ میں اس نے ریڈ کا عکس دیکھ لیا......

ریڈ آری لے کر اس کی جانب آرہا تھا۔ میگان کے ہاتھ وھیل پر تھے جو آخری حد تک گھوم چکا تھا۔ تاہم میگان نے ہاتھ نہیں ہٹائے۔ وہ ظاہر کررہی تھی، جیسے وھیل پھنس گیا ہے۔ وہ قریب آگیا تھا۔ اس کا بازو دراز ہوا...... مخصوص آری کی چونچ ''آرافش'' کے مانند تھی۔

میگان نے بایاں ہاتھ وھیل سے ہٹایا اور دروازے کے ریلیز بٹن پر ہاتھ رکھا۔ ٹائمنگ کا کھیل تھا...... آری کے دندانے خلائی سوٹ کو بہ آسانی نقصان پہنچا سکتے تھے اور سوٹ کے اندر کی ہوا باہر نکل جاتی۔ جس کے بعد باہر کی مہلک ہوا اندر آتی...... میگان بمشکل تین سانس لیتی اور جان لیوا وائرس ہوا کے ساتھ پھیپھڑوں تک پہنچ جاتا۔

مائیکرو گریویٹی میں خلا باز زمین کی نسبت بہت کم رفتار سے حرکت کرتے ہیں۔ جب ریڈ وار کررہا تھا، اس وقت یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا بازو سلوموشن میں اوپر سے نیچے آرہا ہے۔ میگان نے ریلیز بٹن دباتے ہوئے خود کو دروازے کے سامنے سے ہٹایا۔ مدھم سسکی کی آواز آئی۔ دروازہ کھلا۔ ریڈ کا بازو نیچے آچکا تھا۔ وہ بازو کی حرکت کے ساتھ خود کو ساکت نہیں رکھ سکتا تھا۔ دروازہ کھلتے وقت وہ اس جگہ پر تھا جہاں ایک سیکنڈ قبل میگان موجود تھی۔ وہ کھلتے ہوئے دروازے سے ٹکرایا۔ آری ہاتھ سے نکل کر ہوا میں تیرنے لگی۔ ریڈ بھونچکا رہ گیا تھا۔ دونوں سلوموشن میں حرکت کررہے تھے۔ میگان سرنگ میں داخل ہوگئی۔ اُدھر ریڈ سنبھل چکا تھا۔ اندر ایک اور بٹن تھا، میگان نے اسے دبایا تو دروازہ واپس بند ہونے لگا۔ واپس آنے کی رفتار مدھم تھی۔ جیسے ہی اندرونی وھیل دسترس میں آیا، میگان نے دروازہ کھینچا۔ بند ہوتے دروازے کی دراز میں آری چمکی۔ ہاتھ کے قریب سے میگان کا سُوٹ چند انچ کے فرق سے بچ گیا۔ قبل اس کے ریڈ دوسرا وار کرتا، میگان نے دروازہ بند کیا اور وھیل گھما کر ہنگامی لیور کھینچ کر دروازہ جام کردیا۔

''چالاک لڑکی، کیا تمہارا انٹرکام آن ہے؟'' ریڈ کی آواز میں وحشت تھی۔ میگان کا دل حلق میں اچھلا...... اس نے انٹرکام یونٹ کا بٹن دبایا۔

''میں تمہاری سانسوں کی آواز سن رہا ہوں۔ جب تک ایمرجنسی لاک اپنی جگہ پر ہے، میں اندر نہیں آسکتا۔ تم خود کو محفوظ خیال کررہی ہو...... ایسا نہیں ہے۔ میں اندر آسکتا ہوں۔''

میگان نے ذہن دوڑایا کہ وہ کیا کرسکتا ہے۔ تاہم اس کے ذہن میں کوئی جواب نہیں آیا۔

''تم یہاں سے زندہ نہیں نکل سکتیں...... کبھی نہیں۔''

میگان نے ہراس کو لگام ڈالی۔ ''ڈیلن تم بھی نہیں بچو گے۔ میں تمہارے پھیلائے ہوئے عفریت کو ختم کرنے جارہی ہوں۔''

''اوہ، واقعی۔ تمہیں کچھ نہیں معلوم میں نے کیا کیا ہے۔''

''اوہ، یس، میں جانتی ہوں۔''

''ساٹھ منٹ میں ہم زمین پر ہوں گے۔ اتنی دیر میں تم کیا تلاش کروگی؟ اگر کامیاب بھی ہوگئیں تو اسے تلف کیسے کروگی؟ اسے .... کھڑکیوں سے باہر پھینکوگی تو عفریت زمین پر پھیل جائے گا۔ کیونکہ اب ہم خلا میں نہیں ہیں۔''

میگان نے کلک کی آواز سنی۔ ریڈ نے مائیکروفون بند کردیا تھا۔ میگان نے پریشان ہونے کے بجائے خلائی لیب کی طرف حرکت کی۔

☆☆☆

ریڈ، فلائٹ ڈیک پر آیا اور کمانڈر کی نشست سنبھال کر بیلٹس باندھ لیں۔ شٹل نے زمینی فضا کی دوسری سرحد کو کاٹا اور لرزنے لگی۔ وہ اب بھی بہت بلندی پر تھی۔ سسٹم نے انجن بند کیا اور شٹل کی رفتار کم ہوگئی۔ یہ معمول کے مطابق تھا تاکہ کششِ ثقل اثرانداز ہوکر شٹل کو نیچے کھینچنا شروع کردے...... ریڈ انسٹرومنٹ پینل کا جائزہ لے رہا تھا۔ ڈسکوری نے بفرزون سے نکل کر گلائیڈنگ کا انداز اختیار کرلیا۔

ہیری لندن کی اضطرابی آواز آئی۔ ''ریڈ، میری آواز آرہی ہے؟ کیا تم ٹھیک ہو؟ تم تصدیق کرسکتے ہو؟''

'ہیری میرے پاس وقت نہیں ہے'۔ ریڈ نے دل ہی دل میں کہا اور کمیونیکیشن سسٹم ڈاؤن کردیا۔ وہ میگان کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ لڑکی پہلی مرتبہ خلا میں آئی تھی اور اس نے ریڈ کے اندازوں کو غلط ثابت کردیا تھا۔ کیا وہ یہ بھی جانتی ہے کہ فلائٹ ڈیک کا ایک لیور سرنگ کے دروازے کے لاک ہٹادے گا۔

☆☆☆

میگان کے پاس وقت کم تھا۔ اس نے خود کو لیب کے مرکز میں ''اسپیس فزیالوجی ایکسپریمنٹ'' کی مخصوص کرسی میں باندھ لیا۔ یہ سلیڈ چیئر کہلاتی ہے جس پر خلابازوں کے

جوڑ، پٹھے، کان اور آنکھوں کو چیک کیا جاتا ہے۔

شٹل نے دوسری سرحد کو پار کیا تو میگان نے بندھن کھول دیے۔ اس نے نظر دوڑائی۔ وہاں خلائی تجربات کے لیے درجنوں ریکس تھے۔ میگان نے ذہن پر زور دیا کہ ریڈ نے وائرس کہاں چھپایا ہوگا؟ ایس اے ایم سسٹم، سی پی ایف اور ایم وی آئی ایم...... معاً اسے خیال آیا کہ ریڈ نے وائرس کی ہیئت تبدیل کی تھی۔ ظاہر ہے اس نے بائیوریک استعمال کیا ہوگا۔ اس نے بائیوریک کا کمپیوٹر آن کیا۔ اسکرین پر کچھ نہیں تھا۔ ''خبیث نے ہر چیز مٹا دی ہے۔'' میگان نے گلوباکس کو دیکھا۔ وہ خالی پڑا تھا۔ اس نے دونوں انکیوبیٹر یونٹ دیکھے۔ ریکس اور کنٹرول پینل...... پاور پینل...... کولر آن تھا۔ میگان نے کولر کھولا۔ پہلی نظر میں سب ٹھیک تھا۔ لیکن وہ مطمئن نہیں تھی۔ اس نے ٹیسٹ ٹیوب کا ریک کھینچا، ان کی مارکنگ دیکھی اور واپس اندر کر دیا۔ دوسرا ریک، پھر تیسرا ریک...... تیسرے ریک میں ایک ٹیوب پر کوئی نشان نہیں تھا۔ وہ بے خبر تھی کہ ریڈ نہ صرف لیب میں پہنچ چکا ہے بلکہ اس کے عقب میں ہے۔

ریڈ نے بازو اس کی گردن میں ڈالا اور گھٹنے کے پیچھے ٹھوکر لگائی۔ بازو سے اسے پیچھے کھینچا۔ میگان کندھے کے بل گری۔

''اٹھنا مت۔'' ریڈ غرایا اور اس نے کولر کے ریک میں سے ٹیوب نکال کر خاص قسم کی پاؤچ میں رکھ لی۔ پاؤچ جیب میں رکھ کر وہ میگان کی طرف مڑا۔

''تم اب بھی یہ سب روک سکتے ہو۔'' میگان نے مایوسی سے کہا۔

ریڈ نے نفی میں سر ہلایا۔ ''جن کو بوتل میں واپس نہیں ڈالا جا سکتا۔'' اس نے واپسی کی راہ اختیار کی۔ سرنگ کا دروازہ لاک کر دیا۔ سطح زمین بیس منٹ کی دوری پر تھی۔

☆☆☆

ائرفورس ون ایک گھنٹے سے گروم لیک (نیوادا) میں موجود تھا۔ پریذیڈنٹ کی سیکیورٹی اور ٹیم ہمراہ تھی۔ ائرفورس ون کو شٹل لینڈنگ کے مقام سے ڈیڑھ میل دور لینڈ کرایا گیا تھا۔

پریذیڈنٹ کاسٹیلا گرم موسم نظرانداز کر کے ٹیم کے ساتھ شٹل لینڈنگ کے مقام پر پہنچ گیا۔ وہ بنکر کا جائزہ لے رہا تھا۔ بنکر کی غیر معمولی مضبوط دیواروں میں ایک دیوار کے درمیانی حصے میں ٹیوب نما شے دراز ہوتی چلی گئی تھی۔ ٹیوب کی اونچائی آٹھ فٹ اور چوڑائی پانچ فٹ تھی۔

''یہ کیا شے ہے؟'' پریذیڈنٹ نے ایک ائرپولیس آفیسر سے سوال کیا۔ ایک انجن نما مدھم آواز نے پریذیڈنٹ کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔ آواز گالف کارٹ کی تھی جس میں ائرفورس سیکیورٹی گارڈ کے ساتھ بائر بیٹھا تھا۔ ٹیم کے قریب کارٹ رک گئی۔ بائر اتر کر پریذیڈنٹ کی طرف آیا۔

''مسٹر پریذیڈنٹ، آپ کو دیکھ کر خوشی ہوئی۔ اگرچہ میری آرزو تھی کہ ملاقات کسی خوشگوار موقع پر ہو۔'' بائر نے قدرے مؤدبانہ انداز اختیار کیا۔

پریذیڈنٹ نے فوراً نوٹ کر لیا کہ بائر کی آنکھیں اس کی کمزوری ہیں جو اندر کا حال کھول دیتی ہیں۔ کاسٹیلا نے کلین اور اسمتھ کی باتیں یاد نہ کرنے کی کامیاب کوشش کی اور دھیمے سے مسکراتے ہوئے اس آدمی سے ہاتھ ملایا، جس کے نام کی وہ قدر کرتا تھا جبکہ بائر انسانی روپ میں ایک درندہ تھا۔

''تمہاری موجودگی سے مجھے اطمینان ہوا ہے۔'' کاسٹیلا نے کہا۔ ''کیا تم اس ٹیوب کے بارے میں بتاؤ گے؟'' اس نے بائر سے سوال کیا۔

''یقیناً مسٹر پریذیڈنٹ۔'' وہ کاسٹیلا اور اس کی ٹیم کو بنکر میں لے گیا۔ ٹیوب کیا تھی۔ سرنگ ہی تھی جو دیوار میں نصب آگے طویل ہوتی گئی تھی۔

''یہ موبائل ٹیوب میرا اپنا ڈیزائن اور تخیل ہے۔ اسے دنیا میں کہیں بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ اس کا صرف ایک استعمال ہے۔ ہاٹ زون سے کسی کو باہر نکال لانا۔ ایسا ہاٹ زون جس میں داخل ہونا ناممکن یا دشوار ہو۔'' بائر نے بتانا شروع کیا۔

وہ ان لوگوں کو ٹیوب کے اختتامی سرے تک لے گیا۔

''کیا براہِ راست شٹل میں جانا ممکن نہیں ہے؟ حفاظتی لباس کے ساتھ جایا جا سکتا ہے؟''

''ممکن ہے۔'' بائر نے کہا۔ ''لیکن ہم نہیں جانتے کہ شٹل کے اندر خطرے کی نوعیت کیا ہے۔ ڈاکٹر ریڈ زندہ اور محفوظ ہے۔ یہ بہتر ہوگا کہ اسے وہاں سے نکال کر ٹیوب کے راستے چیمبر میں لایا جائے۔ اس میں خطرہ کم ہے، بجائے اندر جانے کے۔''

''ڈاکٹر نہیں جانتا کہ وہاں کیا ہوا اور ہمیں کس خطرے کا سامنا ہے......''

''یقین سے نہیں کہا جا سکتا۔'' بائر نے جواب دیا۔

''میرے ذہن میں ہے کہ ریڈ کو نکال کر روبوٹ کو اندر بھیجا جائے۔ اندازہ ہے کہ خطرہ وائرس یا ایسی کسی شکل میں ہے۔ یہاں بہترین لیب کی سہولت موجود ہے۔ روبوٹ نمونہ نکال لائے گا۔ میں لیب میں تجزیہ کر کے ایک گھنٹے کے اندر خطرے کی حقیقی نوعیت سے آگاہ کردوں گا۔''

''ریڈ کے لیے تمہاری حکمتِ عملی کیا ہوگی؟''

''چیمبر تمام ضروریات سے مزین ہے۔ الٹرا وائلٹ لائٹ بھی ہے۔ جو کسی بھی ہلاکت خیز بیکٹیریا کو ختم کرسکتی ہے۔ ٹیوب کا ایک سرا چیمبر کے ساتھ مل جائے گا۔ ریڈ کی حالت سے مطمئن ہونے کے بعد میں اسے چیمبر سے نکال لوں گا۔ اس دوران میں خود بھی حفاظتی لباس میں رہوں گا۔ اگرچہ پورا محفوظ ہے۔''

اگلے سوال پر بائر نے وضاحت کی کہ حفاظتی لباس کی صفائی کیوں ضروری ہے؟ اور وائرس باہر لانے کے لیے اس نے کیا طریقہ وضع کیا ہے......

''سر، پندرہ منٹ رہ گئے ہیں۔'' بل ڈاج نے کہا۔

''ریڈ سے رابطہ ہوا؟''

''نہیں، رابطے ابھی تک منقطع ہیں۔''

''ٹھیک ہے، آگے بڑھتے ہیں۔''

☆☆☆

وقت میگان کے ہاتھ سے نکل رہا تھا۔ اس نے ہرممکن تیزی سے ''سلیڈ چیئر'' سنبھالی۔ اسے کوئی شبہ نہیں تھا کہ ریڈ شٹل برباد کرنے کے لیے خودکار نظام فعال کردے گا۔ تاکہ اس کی غیر انسانی سرگرمیوں کا ہر ثبوت مٹ جائے اسی لیے اس نے خلائی لیب میں میگان کو ہلاک کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی اور اپنے مطلب کی چیز لے گیا تھا۔ یہ کرسی میگان کی آخری واحد امید تھی۔ سلیڈ چیئر پر خلا بازوں کی جسمانی حالت جانچ کر رپورٹ خلائی ڈیک کے علاوہ گراؤنڈ کنٹرول کو بھی دی جاتی تھی۔ خلائی تجربہ گاہ میں کمیونیکیشن کا واحد ذریعہ یہ کرسی تھی۔

میگان نے دونوں ٹخنے کرسی کے ساتھ باندھے...... اس کا ایک ہاتھ آزاد تھا۔ اس ہاتھ سے اس نے کمیونیکیشن یونٹ میں مائیکروفون جیک لگایا۔ اس کے علم کے مطابق رپورٹ آواز کے بجائے ہندسوں کی شکل میں جاتی تھی لیکن اس کے برعکس کسی نے نہیں بتایا تھا کہ اب آواز بھی پہنچائی جا سکتی ہے۔ میگان نے انسٹرومنٹ پینل فعال کیا۔ تاہم وہ سوچ رہی تھی کہ مائیک استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شاید آواز بھی چلی جائے۔

☆☆☆

''ریڈ۔ ون، دس اِز واٹر گلاس۔''

آگے جانے والے کمانچی ہیلی کاپٹر کے ہیڈسیٹ میں آواز آئی۔ جسے اسمتھ نے بھی سنا۔

''ریڈ۔ ون، تم ممنوعہ علاقے میں ہو۔ فوراً شناخت کراؤ۔''

''براس ہیٹ۔ شناخت، براس ہیٹ۔'' پائلٹ نے جواب دیا۔ براس ہیٹ کاسٹیلا کا سیکرٹ کوڈ تھا۔

''اوکے کلیئر۔ رن وے R ستائیس پر آؤ۔''

''R ستائیس، راجر۔''

☆☆☆

گراؤنڈ کنٹرول پر ہیری لندن، شٹل کی کارکردگی پر نگاہ رکھے ہوئے تھا۔

''لندن؟''

لندن نے سر اٹھا کر کمیونیکیشن آفیسر کو دیکھا۔ ''کیا بات ہے؟''

''پتا نہیں۔'' آفیسر نے اُلجھی ہوئی آواز میں کہا اور پرنٹ آؤٹ لندن کے حوالے کیا۔ ''ابھی ابھی موصول ہوا ہے۔''

وہ سلیڈ چیئر سے آنے والی میڈیکل رپورٹ تھی۔

''یہ کیسے ممکن ہے؟ شاید اوپر کوئی خرابی ہے۔ ریڈ فلائٹ ڈیک پر ہے۔ رپورٹ کی درستگی کہہ رہی ہے کہ کوئی خلائی تجربہ گاہ میں ہے۔''

''یس سر۔'' آفیسر نے اتفاق کیا۔ اسے یہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی کہ وہاں جو بھی ہے، وہ زندہ ہے۔ کرسی کے آلات آن تھے۔ مانیٹر مختلف علامتوں کا اظہار کر رہا تھا۔ حرکاتِ قلب بھی تھیں۔ اگرچہ مانیٹر پر اظہار مدّھم تھا۔ تاہم دل دھڑک رہا تھا۔

ہیری لندن نے چشمہ اتارا۔ وہ دنگ رہ گیا اور سنسنی محسوس کر رہا تھا۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

''سر، یہ سنیں۔ آخری چند منٹوں کی ٹیپ ہے۔''

لندن نے ہیڈفون دبوچا۔ ''پلے کرو۔''

آواز بہت مدھم تھی لیکن بلاشبہ انسانی آواز تھی، جو ایتھر سے آرہی تھی۔

''دس اِز ڈسکوری...... اسپیس لیب...... زندہ ہوں...... دہراتی ہوں، زندہ ہوں...... مدد کرو...... مدد......''

☆☆☆

اسمتھ اور ریلی، ریڈ۔ ٹیم کے ساتھ کمانچی سے باہر

آئے۔ اسمتھ نے مہیب ہینگر دیکھے۔ شمال اور مغربی سمت پہاڑی سلسلہ تھا۔ شمال مشرق میں صحرا کے سوا کچھ نہ تھا......

ٹیم نے ایک ٹرک میں سازوسامان لوڈ کیا۔ اسمتھ اور ریلی، فوجی گاڑی میں تھے۔ ایک ہینگر میں پارٹیشن بنا کر اسے ٹیم کے لیے مختص کیا گیا تھا...... تیاری آخری مراحل میں تھی۔

ایک آفیسر نے اسمتھ کو کال کے بارے میں بتایا۔ کال بلیو برڈ کی جانب سے تھی۔

''جان، کیا پوزیشن ہے؟''

''ہم چوتھی سطح کے درجے پر ہیں۔ حفاظتی لباس بھی پہن لیا گیا ہے۔ شٹل قریب ہے؟''

''جب تم لوگ بنکر میں پہنچو گے تو وہ بنکر میں ہوگی۔ تم لوگ حفاظتی لباس میں ہوگے۔''

''بائر......؟''

''اسے کوئی شک نہیں ہوا۔ وہ اپنے پروگرام پر عمل کررہا ہے۔''

''ایک اہم بات بتانی ہے۔''

''یس سر۔''

''چند منٹ قبل شٹل کی تجربہ گاہ سے لندن نے ''ڈسٹرپس سگنل'' وصول کیا ہے۔ جانچ پڑتال ہورہی ہے۔ میں تمہیں جھوٹی امید نہیں دلانا چاہتا لیکن یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ میگان اولسن کی آواز تھی۔''

اسمتھ کے انگ انگ میں سوئیاں چبھنے لگیں۔ امید اور خوشی کی کیفیت ناقابلِ بیان تھی۔ ساتھ ہی اسے یہ احساس ہوا کہ حالات کی نئی کروٹ نے نئے خطرات کو جنم دیا ہے۔

''کیا لندن نے ریڈ کو بتایا؟''

''نہیں، کیونکہ رابطہ منقطع ہے لیکن میں نے لندن کو ہدایت کردی ہے کہ رابطہ ہو بھی جائے تو وہ اس بارے میں خاموشی اختیار کیے رکھے۔''

رابطہ ریڈ نے منقطع کر رکھا ہے۔ اسمتھ نے سوچا۔ وہ ہیجانی کیفیت میں تھا...... ریڈ کو علم ہوگیا تو وہ باہر آنے سے قبل میگان کو نہیں چھوڑے گا۔

''سر، مجھے یقین ہے کہ رابطہ منقطع رہے گا لیکن اچھا ہوا، آپ نے لندن کو خبردار کردیا...... کیا میں ٹیپ سن سکتا ہوں؟''

''آواز مزید خراب ہوگئی ہے۔ تاہم تم سن لو۔''

اسمتھ نے آنکھیں بند کرکے توجہ مرکوز کی اور ہمہ تن گوش ہوگیا۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا۔

''سر، میگان زندہ ہے۔''

☆☆☆

''واٹر گلاس، دس اِز آئی بال، ڈُو یو کاپی؟''

''آئی بال، وی ریڈ یو فائیو بائی فائیو۔''

''راجر ڈیٹ۔ مینٹین سرویلنس۔''

گروم لیک کے کنٹرول ٹاور اور ائرفورس کے طیاروں کو لیڈ کرنے والے آئی بال کے درمیان جملوں کا تبادلہ ہوا۔ یہ جملے بہت سے افراد نے سنے۔ تمام نظریں مانیٹرز پر تھیں۔ جہاں ڈسکوری بادلوں کی اوٹ سے نمودار ہوئی۔ ایک دوسری اسکرین پر کارل بائر نظر آرہا تھا۔ اس نے جراثیم کش چیمبر چھوڑ دیا جو پریپ روم کے نام سے موسوم تھا۔ چیمبر کی کنکریٹ کی دیوار میں خلا نمودار ہوا۔ ٹیوب کا ایک سرا خلا کے ساتھ ملتا تھا۔ بائر ٹیوب میں داخل ہوا اور کنکریٹ کا خلا واپس بند ہونے لگا۔ یہ بلاسٹ ڈور تھا۔ سرنگ نما روشن ٹیوب میں اس نے آگے بڑھنا شروع کیا۔ ٹیوب، ربر پیڈ اور خاص پلاسٹک کی بنی ہوئی تھی۔ اندر سے بیرونی منظر نظر آتا تھا لیکن خاصا دھندلا۔ ٹیوب کے دوسرے سرے کے قریب بنکر کی چھت دروازے کے دو کواڑوں کے مانند کھل رہی تھی۔ فرق یہ تھا کہ کواڑ دوہیکل تھے۔ وہاں سے رن وے ڈھلوان شکل میں اندر اتر رہا تھا۔

''دس اِز بائر۔'' ہیڈ سیٹ میں اس نے کہا۔ ''کیا تم سن رہے ہو؟''

''یس سر، بنکر کے آبزرویشن روم سے ٹیکنیشن نے جواب دیا۔

''کیا شٹل لینڈ کرچکی ہے؟''

''سر، کسی بھی لمحے وہ زمین پر ہوگی۔''

''گڈ۔'' بائر آگے بڑھتا رہا۔

اسمتھ یہ گفتگو سن رہا تھا۔ اس نے ریلی کو اشارہ کیا۔ ''گوناؤ۔'' ٹیم منقسم ہوکر دو ٹرکوں میں سوار ہوگئی۔ ٹرکوں کی چھت اور پہلوؤں پر کینوس موجود تھا۔ اسمتھ اور ریلی جیپ میں تھے اور ٹرکوں سے آگے تھے۔ صحرا کی رات میں تینوں گاڑیاں ٹارگٹ کی طرف متحرک تھیں۔ اسمتھ کے پاس ہتھیلی کے برابر ایک مانیٹر تھا۔ شٹل صحرا کے اوپر تین ہزار فٹ کی بلندی پر تھی۔ اس کے لینڈنگ گیئر لاک تھے اور ناک اٹھی ہوئی تھی۔ اسمتھ، میگان کی طرف سے دھیان ہٹانے کی کوشش کررہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ پہلا کام شٹل میں گھس کر میگان کو تلاش کرنا ہے۔ وہ اس بات سے بھی آگاہ تھا کہ اس کا یہ عمل میگان کی ہلاکت کے امکانات میں اضافہ کردے گا۔ پہلے ریڈ کو قابو کرنا ناگزیر تھا۔ اسمتھ کے ارادوں پر کلین

معترض تھا۔ اگرچہ اسے میگان کی جانب سے تشویش تھی لیکن وہ باخبر تھا کہ خود اسمتھ کتنا بڑا خطرہ مول لینے جارہا ہے۔

''جان اُدھر دیکھو۔'' ہیڈ سیٹ میں ریلی کی آواز آئی۔ جان نے اس کے اشارے کی جانب دیکھا۔ تیز روشنیاں زمین سے قریب ترتھیں۔ شٹل کے اطراف میں بھی روشنیاں تھیں۔ وہ ائرفورس کے طیارے تھے جو دائیں بائیں شٹل کے ہمراہ تھے۔ ریلی نے گنتی شروع کی۔ ''پانچ سو فٹ..... دوسو۔ ٹچ ڈاؤن۔''

اسمتھ کی ٹیم رن وے کے متوازی جارہی تھی۔ شٹل کے عقب میں تین عدد فائر ٹرک اور پچاس فٹ کے فاصلے پر تھے۔ شٹل کی ناک جھکی اور نوز گیئر نے وزن کو سنبھالا۔ پھر رفتار کم کرنے کے لیے پیراشوٹ کھل گئے۔

''نیچے اترو۔'' اسمتھ نے کہا اور دونوں جیپ سے کودے۔ دونوں ٹرک بھی آس پاس رک چکے تھے۔ رن وے کی ڈھلوان کھلے ہوئے دیوہیکل کواڑوں میں چلی گئی تھی۔ شٹل بھی بنکر میں غائب ہوگئی۔

''جان۔'' ریلی چیخ اٹھا۔ لیکن اسمتھ دوڑ لگا چکا تھا۔ اسمتھ نے دو تہائی فاصلہ طے کیا تھا۔ جب اس نے قدموں کے نیچے لرزش محسوس کی۔ رن وے کا ڈھلوانی حصے واپس سیدھا ہورہا تھا۔ اس کے بعد کواڑ بند ہوجانے تھے اور صحرا پر صرف رن وے دکھائی دیتا۔ اسمتھ جتنا تیز جاسکتا تھا، وہ بھاگتا رہا۔ زمین میں نمودار خلا کے کنارے پر اس نے دیکھا کہ نیچے بنکر کا فرش دس فٹ کے فاصلے پر ہے۔ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ اس نے گہری سانس لی اور اندر کود گیا۔ فرش چھوتے ہی وہ بیلن کے مانند متحرک ہوا اور کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ رن وے سیدھا ہوا اور کواڑ بند ہونے لگے۔ اسمتھ کھڑا ہوگیا۔ اس کی نظر سرنگ نما ٹیوب پر گئی۔ روشن ٹیوب کے اندر ایک دھندلا سایہ نظر آرہا تھا۔ جو دھیرے سے مڑا۔ اس کا رخ اسمتھ کی جانب ہوگیا۔

☆☆☆

کارل بائر کی توجہ شٹل کی طرف تھی۔ پھر اس نے اوپر کی طرف ڈھلوان کو واپس جاتے دیکھا۔ محض ایک ثانیہ کے لیے اسے لگا جیسے کوئی شے اوپر سے گری ہے۔ تاہم اس نے اسے بصری فریب خیال کیا۔

''کنٹرول، میں ڈاکٹر بائر ہوں۔ سب ٹھیک ہے؟''

''دس از کنٹرول۔ سب ٹھیک ہے۔''

''میں ٹیوب میں شٹل تک جاؤں گا۔ ریڈ کے باہر آتے ہی شٹل سیل کردوں گا۔ سمجھ گئے؟''

''کاپی ڈاکٹر..... گڈ لک۔''

☆☆☆

ریڈ کمانڈنگ چیئر سے اٹھ کر شٹل سے نکلنے کی تیاری کررہا تھا۔ اسے میگان کا خیال آیا۔ کیا وہ زندہ ہوگی؟ ریڈ نے جیب تھپتھپائی جہاں ٹیوب میں وائرس کا عفریت موجود تھا..... وہ بیرونی دروازے کے قریب آیا۔ الفانیومرک کوڈ لگایا۔ اس نے سر اٹھا کر چھت میں ڈسپلے پینل کو دیکھا۔ سبز بتی روشن ہوگئی۔ دفعتاً دروازہ کھل گیا۔ ریڈ نے خود کو بائر کے رُوبرو پایا جس کا چہرہ حفاظتی ہیلمٹ کے اندر تھا۔

''تم!'' وہ جیسے چلّا اٹھا۔

منصوبے کے مطابق بائر کو ریڈ کا انتظار جراثیم کش چیمبر میں کرنا تھا لیکن رچرڈسن اور پرائس کی غیر موجودگی میں، وہ منصوبہ تبدیل کرنے کا فیصلہ کرچکا تھا۔ ریڈ کی حیرت پر وہ مسکرایا۔

''تم یہاں کیا کررہے ہو؟'' ریڈ نے وضاحت طلب کی۔

بائر دو قدم اندر چلا گیا۔ ''رچرڈسن اور پرائس اس دنیا میں نہیں ہیں۔'' اس نے شٹل کا دروازہ بند کردیا۔

''کیا مطلب؟ کیسے..... کب؟''

بائر نے وضاحت کی۔ کیسے دونوں حادثے کا شکار ہوگئے۔ پھر اس نے دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ ''پریذیڈنٹ کاسٹیلا کو وائرس کا علم ہوچکا ہے۔'' بائر لاعلم تھا کہ اس کا جھوٹ واقعی سچ ہے۔

اگرچہ ریڈ کا چہرہ مخصوص ہیلمٹ کی حفاظتی پلیٹ کے پیچھے تھا۔ اس کے باوجود بائر نے اس کے چہرے پر کھنڈی زردی دیکھ لی۔

''یہ ناممکن ہے۔''

''یہ حقیقت ہے۔'' بائر نے جواباً کہا۔ ''میری بات غور سے سنو۔ مجھے نہیں معلوم کہ کاسٹیلا اور اس کے آدمی کتنا کچھ جانتے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ انہوں نے رچرڈسن اور پرائس کی کڑی تمہارے ساتھ تلاش کرلی ہو۔ ہم کوئی چانس نہیں لے سکتے۔ اگر تمہاری تلاشی لی گئی تو کھیل ختم ہوجائے گا۔ لیکن وہ لوگ میرے اوپر انگلی نہیں رکھ سکتے۔''

''میرا کیا ہوگا؟'' ریڈ کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔

''کچھ نہیں، میرا یقین کرو۔ جلد ہی تم ہیرو بن جاؤ گے۔ تباہ کن مشن سے بچنے والے واحد آدمی۔ تم اتنا کرو کہ نمونہ مجھے دے دو۔''

ریڈ کچھ دیر بائر کو دیکھتا رہا۔ رچرڈسن اور پرائس کی

غیر موجودگی اعلان کر رہی تھی کہ بائر سچ بول رہا ہے۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پاؤچ نکالا اور بائر کے حوالے کر دیا۔ بائر نے اسے کھولا...... ٹیوب نکالی۔ اسے کھولا۔ پھر اسے قریبی فولادی کاؤنٹر پر خالی کر دیا۔

ریڈ اچھل پڑا۔ ''پاگل ہو گئے ہو۔ یہی کل اثاثہ تھا۔''

''میں نے کب کہا کہ سب ضائع کرنا ہے۔'' اس نے ایک ڈبیا نکال کر کھولی۔ اس میں سے ایک کیپسول اور روئی کا پھایا نکالا۔ روئی کسی چیز میں تر تھی۔ ہلاکت خیز مواد کاؤنٹر پر اس طرح پڑا تھا جیسے تھوڑا سا دودھ چھلک جاتا ہے۔

بائر نے کیپسول کی ٹپ ہٹائی۔ کچھ روئی لے کر اس کی مدد سے مواد کا کچھ حصہ کیپسول میں منتقل کیا۔ کیپسول بند کر کے باقی بھیگی ہوئی روئی میں اسے لپیٹ کر ڈبیا میں رکھ لیا۔ ٹک کی آواز آئی اور ڈبیا بند ہو گئی۔ وائرس کا بچا ہوا مواد وہیں تھا۔ اس میں ارتعاش پیدا ہو گیا تھا۔ ریڈ منہ کھولے بائر کی حرکات دیکھ رہا تھا۔

''کیا تم کیپسول میں لے جاؤ گے۔ اس کی حفاظت کیسے کرو گے؟''

''کیپسول سرامک سے بنا ہے اور مخصوص روئی کے اندر ہے۔ پریشان مت ہو۔ یہ میرے نئے پلان کا حصہ ہے۔''

''کیسا پلان......؟''

اچانک کوئی چیز چمکی۔ یہ چمک آلۂ جراحی کی تھی جس نے ریڈ کے حفاظتی سوٹ کو کاٹا اور اندر جلد میں خراش ڈال دی۔

''نہیں...... ن......'' ریڈ چیختا ہوا عقب میں لڑکھڑایا۔

''میرے نئے پلان کے لیے ضروری ہے کہ کوئی گواہ نہ ہو۔'' بائر نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ باہر آ کر تم سوال جواب اور تفتیش کو ہینڈل نہیں کر سکو گے۔''

ریڈ نے بائر کو پکڑنے کی ناکام کوشش کی اور زمین بوس ہو گیا۔ ذرا دیر میں اس کا بدن بُری طرح جھٹکے کھا رہا تھا۔ سخت تشنج کا شکار تھا...... پھر اس کی کمر پیچھے کی جانب مڑنے لگی۔ مناسب فاصلے سے بائر اپنی تخلیق کی کارکردگی کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ نظریں اس وقت بھی پھڑکتے ہوئے ریڈ کے لہولہو جسم پر تھیں۔ جسم کا خون سوٹ کی وجہ سے نظر نہیں آ رہا تھا۔ تاہم آنکھوں، ناک، منہ...... سے نکلنے والے خون نے ہیلمٹ کی پلیٹ پر سرخ پردہ ڈال دیا تھا۔ عام آدمی کے لیے یہ ایک دہشت ناک منظر تھا۔

بائر کا ہاتھ شٹل تباہ کرنے کے خودکار نظام کے پینل کی طرف جا رہا تھا جسے فعال کر کے اسے باہر نکل جانا تھا۔

☆☆☆

اسمتھ، شٹل کے لینڈنگ گیئر کے پاس پہنچ چکا تھا۔ وہاں سے وہ ٹائروں پر چڑھا۔ پھر لینڈنگ اسمبلی کی جانب حرکت کی۔ وہاں سے کھڑکی نما در کھول کر اندر رینگ گیا۔ اندر ایک اور نسبتاً بڑا کھڑکی نما در تھا۔ اس کے مرکز میں کراس تھا۔ انگلیاں پھنسا کر اسمتھ نے اسے گھمانا شروع کیا۔ اسے کھول کر وہ شٹل کے پیٹ میں پے لوڈ بے کے قریب نمودار ہوا۔ جو خلائی تجربہ گاہ کی پشت تھی۔ یہاں مختلف اشیا اسٹور کی گئی تھیں۔ تجربہ گاہ کی پشت پر آبدوز کے دروازے کے مانند بیضوی شکل کا دروازہ تھا...... جسے کھولنے کے لیے اس کے پہیے کو گھمانا تھا جس کے بعد وہ تجربہ گاہ میں داخل ہو سکتا تھا۔

تجربہ گاہ کے اندر میگان عالم وحشت میں گھومتے ہوئے پہیے کو تک رہی تھی۔ وہ نڈھال تھی۔ ''ابھی تاخیر نہیں ہوئی۔'' اندر سے آواز آئی۔ اس نے تیزی سے سلیڈ چیئر کے بندھن کھولے اور ہمت کر کے لیب سے سرنگ میں جانے والے دروازے کی طرف بڑھی۔ اگرچہ اسے خدشہ تھا کہ ریڈ نے دروازہ لازمی لاک کیا ہوگا۔ خدشہ ٹھیک نکلا۔ ناکامی اور مایوسی کا اندھیرا میگان کو نگل رہا تھا۔ وہ آنسو روکنے کے لیے لڑ رہی تھی اور سوچنے کی سعی لاحاصل میں تھی کہ معاً اسے اسٹوریج سیکشن کی جانب سے آواز سنائی دی۔

''ریڈ کو وہاں سے آنے کی کیا ضرورت ہے؟'' میگان نے ہتھیار کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا...... کچھ نہ تھا۔ پھر سیل ٹوٹنے کی وجہ سے سسکاری کی آواز آئی اور دروازہ کھل گیا۔ وہ جامد حالت میں کھڑی دیکھتی رہی۔ دماغ سن تھا۔ وہ کیا کر سکتی تھی۔

ایک ٹانگ پھر دوسری ٹانگ اندر آئی۔ پھر کوئی جھکائی دے کر اندر آیا...... ہیلمٹ نظر آیا...... آنے والا خلائی لباس میں نہیں تھا۔ اس کا مخصوص لباس حیاتیاتی خطرے سے بچنے کے لیے تھا۔ میگان کا دل شدت سے دھڑکا۔

''میگان!''

اس کا سکتہ ٹوٹ گیا۔ اس نے اسمتھ کو جکڑنے کی کوشش کی لیکن خلائی لباس میں یہ ممکن نہیں تھا۔ اسمتھ نے اس کے دونوں شانے پکڑ لیے۔ اس کا ہیلمٹ، میگان کے

ہیلمٹ سے ٹکرا رہا تھا۔ فیس پلیٹ ایک دوسرے کے ساتھ مل رہی تھیں۔ وہ پلکیں جھپکائے بغیر اسمتھ کو تک رہی تھی۔ ضبط کا یارا نہ رہا۔ آنسوؤں کی لڑی نے رخساروں پر پھسلنا شروع کر دیا۔ وہ اسمتھ کے شانے سے ٹک کر رو رہی تھی جن آنسوؤں سے چند سیکنڈ قبل لڑ رہی تھی، انہیں آزاد کر دیا۔

''تمہیں کیسے پتا چلا؟'' اس نے سسکی لی۔

''انہوں نے تمہارا ٹوٹا پھوٹا پیغام سن لیا تھا۔''

''پھر تم میرے لیے آ گئے......''

دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پھر اسمتھ نے آہستہ سے کہا۔ ''آؤ چلیں۔ ہمیں نکلنا ہے۔''

''اور ریڈ؟''

''مجھے پتا ہے، وہ بائز کے ساتھ ملا ہوا ہے۔''

''بائز؟''

''وہ آدمی جسے تم نے لانچنگ سے قبل رات میں ریڈ سے ملتے دیکھا تھا...... باقی باتیں بعد میں۔ بائز، شٹل میں ہے۔ وہ شٹل تباہ کیے بغیر یہاں سے نہیں جائے گا۔'' اسمتھ نے میگان کو شٹل، بنکر، ٹیوب کی پوزیشن بتائی۔ چیمبر کے بارے میں بتایا......

''جان۔'' میگان نے ایک سمت میں پینل کی طرف اشارہ کیا۔

''شٹل کی بربادی کا خودکار نظام کام کر رہا ہے۔ اسے روکا نہیں جا سکتا...... ہمارے پاس فقط چار منٹ ہیں۔''

اسمتھ، میگان کو لے کر تیزی سے آنے والے راستے سے واپس نکل آیا۔ میگان، اسمتھ کے پیچھے تھی۔ اس نے حیرت سے دیوار پر سرنگ نما ٹیوب کو دیکھا...... اسمتھ نے اپنے سوٹ میں سے چاقو برآمد کیا اور چند وار کر کے ایک جگہ سے ٹیوب میں جگہ بنائی۔

''میگان اندر چلی جاؤ۔'' اسمتھ نے اس کی مدد کی۔ پھر خود بھی اندر چلا گیا۔ میگان نے دیکھا کہ اسمتھ ساکت ہے۔

''جان، وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔''

اسمتھ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس کے تاثرات حزن آلودہ اور آنکھوں میں غصہ تھا۔ میگان کے تصور میں خلا بازوں کے مردہ اجسام گھوم گئے۔ کتنی اذیت میں انہوں نے جان دی تھی۔ وہ سمجھ گئی کیا ہونے جا رہا ہے۔

''جاؤ تم۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''رکنا مت نہ پیچھے دیکھنا۔ ٹیوب کے اختتام پر بلاسٹ ڈور سے گزر کر تم چیمبر میں پہنچ جاؤ گی۔''

''جان......؟'' میگان لرز اٹھی۔ آواز ٹوٹ گئی۔

''گو، میگان...... جہاں ٹیوب کٹی ہے، وہاں خیال رکھنا۔''

☆☆☆

مختصر وقت کا احساس اسمتھ کے ذہن سے محو ہو چکا تھا۔ وہ میگان کے مخالف سمت میں شٹل کی طرف جا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا، بائز جیسے دولت مند اور طاقتور آدمی کے جرائم کا حساب حد درجہ دشوار تھا جبکہ تمام گواہان مر چکے تھے۔ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ بائز نے ریڈ کو بھی ختم کر دیا ہوگا۔ بائز بچ گیا تو کوشش کرے گا...... کہیں اور...... کسی اور وقت، ایک نیا ''کینڈرا کومپیکٹ'' جنم لے گا۔

اسمتھ ٹیوب میں بھاگتا ہوا شٹل کے بند دروازے تک پہنچ گیا۔ عین اسی وقت دروازہ کھلا۔ بائز ٹھٹک گیا۔ وہ ناقابلِ یقین نظروں سے اسمتھ کو دیکھ رہا تھا۔ اسمتھ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے واپس اندر دھکیل دیا۔ اسمتھ کی نظر ریڈ کی مڑی تڑی خونچکاں لاش پر پڑی۔ غیظ و غضب کے باعث اسمتھ کا چہرہ پتھرا گیا۔ بائز نے ہیڈ سیٹ میں ریڈیو فریکوئنسی تبدیل کی۔

''تم...... یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''تمہیں، تمہارے عفریت کے سپرد کرنے آیا ہوں۔'' اسمتھ کی آواز سے زہر ٹپک رہا تھا۔ چہرے پر غصہ اور نفرت تھی۔ اسمتھ نے ایک قدم اندر رکھا ایک باہر ہی تھا۔

''کک...... کیا کر رہے ہو؟'' آنِ واحد میں بائز کے شیطانی ذہن نے کام کرنا بند کر دیا۔

اسمتھ نے اس کے سینے پر چاقو کا وار کیا۔ حفاظتی لباس پھٹا۔ سینہ زخمی ہو گیا۔ بائز کی آنکھیں دہشت سے پھٹ گئیں۔ اس نے اسمتھ کی طرف آنے کی کوشش کی۔ اسمتھ نے دوسرا قدم بھی اندر رکھا، ایک لات بائز کے سینے پر ماری۔ وہ گرا اور مزید دور ہو گیا پھر اسے اٹھنا نصیب نہیں ہوا۔ اسمتھ نے اس کی حالت دیکھنے کی کوشش نہیں کی اور دروازے کے قریب نصب پینل پر انگلیاں چلا کر باہر نکل گیا۔ عقب میں شٹل کے فولادی دروازے کی سیل اپنی جگہ بیٹھ گئی تھی۔

اسمتھ نے بھاگتے ہوئے ریڈیو فریکوئنسی تبدیل کی۔

''کنٹرول، میگان کہاں ہے؟''

''جان، میں کلین ہوں۔ میگان محفوظ ہے۔ ہم نے بلاسٹ ڈور کھلا رکھا ہے۔ نکلو وہاں سے...... ڈور بند کرنا

پڑے گا۔ آخری منٹ گزر رہا ہے۔''

اسمتھ کے ذہن میں تھا کہ ٹیوب میں وہاں خلا ہے جہاں اس نے چاقو سے اسے کاٹا تھا۔ بھاگتے ہوئے اسے دھیان رکھنا تھا۔ وہ حتی الامکان تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ جب اسے بلاسٹ ڈور دکھائی دیا تو ڈور بند ہونا شروع ہو چکا تھا۔ یقیناً تباہ کن دھماکے میں چند سیکنڈ رہ گئے۔ شٹل کو پھٹنا تھا اور وہاں آگ لگنی تھی۔

''پانچ سیکنڈ...... جان......!'' کلین کی مضطرب چیخ سنائی دی۔ اسمتھ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ جان توڑ کر بھاگ رہا تھا۔ پندرہ قدم...... دس قدم...... اسمتھ کا انگ انگ احتجاج کر رہا تھا۔ عضلات تڑخ رہے تھے۔ ان میں جلن بڑھتی جا رہی تھی۔

پانچ قدم...... چار قدم اور تین سیکنڈ۔ بلاسٹ ڈور بند ہونے والا تھا۔ اسمتھ نے آخری قدم اٹھایا اور جست لگائی۔ وہ دروازے کے کنارے کو چھوتا ہوا دوسری طرف الٹرا وائلٹ چیمبر میں گرا۔ عقب میں دروازہ بند ہو چکا تھا۔ اسے لگا جیسے اس کے نیچے زمین نے کروٹ لی ہو۔ بلاسٹ ڈور پر اندر سے یوں دھکا لگا جیسے کئی ہاتھی مل کر ٹکرائے ہوں۔

☆☆☆

اسمتھ کی آنکھ کھلی تو چھت کی سفیدی نظر آ رہی تھی۔ اس نے فوراً ہلنے کی کوشش نہیں کی۔ ساکت پڑا رہا۔ دھیرے دھیرے اس نے حرکت شروع کی۔ جسم سلامت تھا۔ تاہم یوں لگ رہا تھا جیسے وہ نیاگرا آبشار سے گرا ہو۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کہاں ہے؟

دروازہ کھلا اور کلین اندر آیا۔

''میں کہاں ہوں؟'' اسمتھ نے نقاہت زدہ آواز میں سوال کیا۔

''انسانوں کے درمیان زمین پر۔ جان، بہت خوشی ہوئی۔ میں سمجھا تھا کہ تم نکل نہیں پائے۔ تم چیمبر میں بے ہوش ہو چکے تھے۔ ڈاکٹرز کا کہنا ہے، تم ٹھیک ہو۔'' کلین نے کہا۔

''کیا ہوا تھا؟''

''دھماکے کے بعد ریلی اپنی ٹیم کے ساتھ چیمبر میں گیا تھا۔ تمہیں بے ہوشی کی حالت میں ہی ضروری مرحلوں سے گزار کر ٹیم باہر لے آئی...... پھر اسپتال۔''

''میگان؟''

''وہ ٹھیک ہے۔ تم دونوں ٹھیک ہو۔''

''کھیل ختم؟'' اسمتھ نے سرگوشی کی۔

''یس۔'' ''کینڈرا کومپیکٹ'' ''ٹوٹ گیا۔''

☆☆☆

میڈیا رپورٹس کے مطابق جنرل فرینک رچرڈسن اور ڈپٹی ڈائریکٹر، این ایس اے، انتھونی پرائس ایک اندوہناک حادثے میں جانبر نہ ہو سکے۔ حادثہ بریک لائن میں خرابی کی وجہ سے ہوا۔ رچرڈسن کی تدفین، فوجی اعزاز کے ساتھ آرلنگٹن کے قومی قبرستان میں کی گئی۔ پرائس کی تدفین نیوہیمپشائر میں فیملی پلاٹ پر کی گئی۔

بعد کی رپورٹس کے مطابق بحرالکاہل میں لاس اینجلس کے مغرب میں چھ سو میل دور ایک جیٹ طیارہ ڈوب گیا۔ وجوہات تلاش کی جا رہی ہیں۔ مذکورہ جیٹ، بیورزرمٹ فارما کی ملکیت تھا اور ہوائی جا رہا تھا۔ حادثے کے وقت اس میں ایک ہی مسافر تھا۔ ڈاکٹر کارل بائر۔ لاش کی تلاش جاری ہے۔ بظاہر امکانات نہیں ہیں کہ طیارہ فضا میں ہی پھٹ گیا تھا۔

پریذیڈنٹ کاسٹیلا نے قوم سے تعزیتی خطاب کیا۔ ماضی میں ''چیلنجر'' کی تباہی کے بعد ڈسکوری کا حادثہ خلائی المیے کا دوسرا واقعہ تھا۔ تفتیش کے مطابق شٹل کی واپسی کے دوران فیول پمپ میں خرابی پیدا ہوئی۔ شٹل ایڈورڈ ائربیس پر لینڈ کرنے کی ناکام کوشش کے بعد المناک تباہی سے دوچار ہوئی۔

☆☆☆

''میگان کا کیا ہوا؟'' رینڈی رسل، اسمتھ کے قریب کھڑی تھی۔ ''اسمتھ۔''

''میگان کا نام، شناخت، چہرہ سب تبدیل کر دیا گیا ہے۔ وہ بچ گئی تھی لیکن اسے مُردوں میں شمار کرنا مجبوری تھی۔ کوئی چوائس نہیں تھی۔ معاملات کو خفیہ رکھنے کے لیے یہ ناگزیر تھا۔ اب وہ نئی شناخت کے ساتھ نئی زندگی گزارے گی۔''

''شکریہ تم نے مجھے بتایا۔'' رینڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسمتھ نے قبروں کے کتبوں پر نظر ڈالی اور نرمی سے بولا۔

''تمہاری مدد کے بغیر انجام مختلف ہوتا۔'' اس نے قدم بڑھا کر پھول پوری ڈانکو کی قبر پر رکھ دیے۔ ''اس بہادر آدمی کی قربانی کے بغیر ہم کہاں ہوتے؟''

وہ ڈانکو کو بھرپور خراجِ عقیدت پیش کر رہا تھا۔

تلاش ماضی

پیرس کے گلی کوچوں میں پنپنے والی داستان

عروسی عذاب

تھرل، ایکشن اور سسپنس سے بھرپور کہانی

وبائی دہشت

رابرٹ لڈلم کا ایک شاہکار ناول دو حصوں میں